کلینیکل میٹریا میڈیکا

پروفیسر آرنسٹ اے فیرنگٹن

ترجمہ و ترتیب

ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحیٰ
ڈی ایچ ایم ایس۔ آر ایچ ایم پی (پاکستان)

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۴۴

معدنیات کی بادشاہت

اب ہم معدنیات کی بادشاہت سے حاصل کی گئی ادویات کا مطالعہ شروع کریں گے میں نے ادویات کو ان کے تعلقات کی نسبت سے ترتیب دیا ہے۔ جس طرح ہم ان کو کیمیائی خواص کی رو سے دیکھتے ہیں۔ میں آپ کو ان کے تعلقات کا عمومی خیال پیش کروں گا خاص طور پر وہ ادویات جن کا تعلق معدنیات کی بادشاہت سے ہے اگر آپ کیمسٹری سے رائے لیں تو آپ دیکھیں گے کہ یہ عناصر ایک دوسرے کے ساتھ کہربائی تعلق رکھتے ہیں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ مثبت کہربائی قطبی میلان اور منفی کہربائی قطبی میلان ہے ان میں سے چند عناصر پُر زور منفیت رکھتے ہیں اور دوسرے عناصر حقیقی مثبیت رکھتے ہیں اور ان میں سے چند عنصر جیسے کہ سونا چاندی کا تعلق درمیانی ہے ایک حد تک غیر جانب داران کو میں نے مقناطیسی غیر جانب دار کا نام دیا ہے۔

جوں جوں ہم آگے بڑھیں گے مطالعہ کا یہ طریقہ اپنی فائدہ مندی ثابت کرے گا۔ منفی کہربائی کو ایصال نور اور مثبت کو ایصال حرارت کہا جاتا ہے اس نسبت سے انتہائی اثرات مقناطیس کے ہر سرے پر دیکھے جا سکتے ہیں اور جب ہم مقناطیس کے خم پر پہنچتے ہیں تو یہ سب غائب ہو جاتے ہیں ایک اور حقیقت کا جاننا بھی مستحسن ہے عام دعویٰ ہے کہ منفی کہربائی اثر رکھنے والے عناصر آنتوں پر صبح کے وقت سینہ پر بعد دوپہر اور یہ بھی کہ دن کے دوران یہ عناصر جسم کے اوپر والے حصے پر عمل کرتے ہیں اور مثبت کہربائی عناصر سینہ پر صبح کے وقت اور آنتوں پر شام کے وقت اثر انداز ہوتے ہیں آپ میں سے بہت سے معالج سلفر کے صبح کے دستوں کو جانتے ہیں مریض بستر سے اٹھ کر بھاگتا ہے آپ یہ بھی جانتے ہیں سلفر کا دمہ کس طرح بعد دوپہر بڑھ جاتا ہے۔ ادویات کی دوسری انتہا کی جانب چلتے ہیں

ہمارے پاس پوٹاشیم کے نمکیات کی مثال موجود ہے آپ جانتے ہیں کہ سینہ کی علامات میں قبل دوپہر اضافہ ہو جاتا ہے اور آنتوں کی علامات میں بعد دوپہر اضافہ ہوتا ہے یقیناً یہ عام دعویٰ ہے لیکن آپ کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوگا کیونکہ اس طرح آپ ادویات کا فرق تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ آیئے میں اس کی وضاحت کروں آپ کے پاس ایک خنازیر کا مریض ہے اور آپ سلفر اور چونے کے نمک میں فرق تلاش کرنا چاہتے ہیں آپ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ دونوں ادویات میں کتنی زبردست مماثلت موجود ہے یہی حقیقت دستوں میں بھی ہے دست صبح کے وقت یا دست بعد دوپہر۔ ممکن ہے کہ ان کی اہمیت محسوس نہ ہو۔

منفی کہربائی **Electro -**	مثبت کہربائی **Electro +**
Oxygen Ozone. *** Nitric ac. Amyl nitr. ** Sulphur. Selenium ** Sulph. a.c. ** Carboneum sulph.	Antozone. Hydrogen
*** Fluoric acid *** Iodine. ** Spongia. ** Bromine. Chlorine. ** Muriatic ac. Cyanogen.	Ammonium. Kalium. Natrum. Lithium.
** Carbo veg. ** Carbo an. *** Graphites. ** Petroleum. Cosmoline. ** Silicea.	Calcarea Baryta carb Strontia carb.
*** Phosphorus. ** Phosphoric ac. *** Arsenicum alb. Aresenicum iod. Tellurium. Antimon. Crud. Antimon. tart.	Zincum Magnesium. Cadmium. Alumina. Plumbum. Stannum.
Aurum. Argentum. Mereury. (Thallium.) Cuprum.	Ferrum. manganum. Niccolum. Kobaltum.

Platina.

Palladium

iridium.

Indium.

Rhodium

Osmium

بصورت دیگر یہ دونوں کا فرق بھی ہو سکتا ہے یہ دعویٰ کرتے ہوئے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ چونکہ سلفر صبح کے دست پیدا کرتی ہے اس لئے ہمیشہ دوا بھی یہی ہوگی جب یہ علامت سامنے ہو۔

اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کو دونوں ادویات میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو جن کا عمل مختلف اطراف ہے تو یہ مماثلت بہت اہمیت اختیار کر جاتی ہے جیسے ہی آپ ان ادویات تک پہنچتے ہیں جو مقناطیس کے غیر جانب دار حصے میں موجود ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ان کے اثرات زیادہ نمایاں نہیں ہیں حتیٰ کہ آخر کار ان کی جانب دھیان نہ جائے گا۔

ادویات کی اس ترتیب سے ہمیں ایک اور حقیقت بھی سمجھ لینی چاہیے۔ آپ ملاحظہ کریں کہ ہمارے پاس آکسیجن اور سلفر ہے یہ کیمیائی عناصر ہیں جو کہ کیسٹری میں ایک دوسرے کے قریب رکھے گئے ہیں نہ صرف یہ کیمیائی طور پر مماثل ہیں بلکہ بطور ادویات بھی مماثل ہیں فہرست میں نمبر ۲ نائٹروجن ہے جس کو بطور نائٹرک ایسڈ استعمال کیا جاتا ہے فہرست میں اس سے نیچے درج ادویات کے گروہ کو ہیلوجن کہا جاتا ہے یہ گروہ فلورین، فلورک ایسڈ آیوڈین، برومین اور سپنجیا پر مشتمل ہے سپنجیا کو یہاں بطور کیمیائی عنصر نہیں رکھا گیا بلکہ بطور دوا رکھا گیا ہے کیونکہ یہ آیوڈین اور برومین کی ممنون احسان ہے کیونکہ ان کی خصوصیات اس کے اندر موجود ہیں۔

ان ادویات کو عملی تعلق کی بنا پر یاد رکھنا چاہیے کیونکہ نہ صرف یہ کیمیائی طور پر بلکہ ادویاتی طور پر بھی مماثل ہیں۔ علاوہ ازیں ادویات کی یہ گروہ بندی آپ کو اس قابل بنا دے گی کہ آپ ادویات کا گروہ اپنے دماغ میں سنبھال رکھیں تاکہ کسی بھی دوا کا انتخاب کر سکیں جو آپ کے مریض کے لئے موزوں ہو۔ میں نے یہاں سائنوجن کا تعارف کرایا ہے کیونکہ یہ ہالوجن سے کیمیائی اور ادویاتی تعلق رکھتی ہے فہرست میں اس سے نیچے کاربن کا گروہ ہے کاربو ویج کاربوانیمیلس۔ اینتھراکوکالی۔ ہیرا اور گریفائٹس میں نے اس گروہ میں پٹرولیم اور پٹرولیم جیلی کو بھی شامل کر لیا ہے یہ دو چکنے عناصر ہیں اور ان میں کاربن کی کثرت ہے اور خالص کاربن

سے بہت مماثلت ہے۔

اگلے لیکچر میں آپ کو ایسی نمایاں علامات بتاؤں گا جن کا ہر کاربن سے تعلق ہے یوں آپ کہہ سکیں گے کہ یہ ایسا مریض ہے جس کو کاربن کی کوئی دوا درکار ہے دوا کونسی ہو گی اس کا انتخاب بھی آپ اسی مانند کریں گے جس طرح آپ نے ہالوجن کا انتخاب کیا ہے۔ اگلا گروہ فاسفورس اس کے تیزاب اور آرسنک پر مشتمل ہے اس کے نیچے ہمارے پاس ٹیلوریم۔ انٹی مونیم کروڈم اور انٹی مونیم ٹارٹ ہے یہ سلفائنڈ سے مماثل ہیں اور ان کو سلفائنڈ کے برابر جگہ دی جاسکتی ہے ادویات کا یہ گروہ بہت مماثل ہے فاسفورس اور آرسنک کا موازنہ معالج کے دماغ میں موجود ہوتا ہے لیکن اکثر معالج کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ مریض کو کونسی دوا دی جائے۔

انٹی منی سے بننی ادویات قلمی شکل میں سلفر اور سلینیم سے مماثلت رکھتی ہیں ایک اور حقیقت بھی ہے جسے ہم کیمیا سے اُدھار لے سکتے ہیں وہ عناصر جن کی قلمی شکل مماثل ہو ان کے ادویاتی اثرات بھی مماثل ہوتے ہیں یہ عناصر بسااوقات کیمیائی طور پر ایک دوسرے کی جگہ لے سکتے ہیں میں یہ حقائق اس لئے آپ پر واضح کر رہا ہوں تاکہ آپ کو ادویات کا معقول تصور مل جائے ایک عام انسان کی مانند نہیں بلکہ ایک ایسے انسان کی مانند جو ادویات کی فطرت کو اور اپنی ذات کو بھی جانتا ہو۔

اس سے نچلا گروہ قیمتی دھاتوں سونا چاندی کا ہے اس کے بعد ہم دوسری جانب بڑھیں گے اور ادویات میں وہی تعلق تلاش کریں گے جیسے کہ ہم نے پہلے ادویات کا تعلق دیکھا ہے ہر کوئی جانتا ہے کہ بیریم اور سٹرونشیم کیمیائی طور پر اور ادویاتی طور پر کتنی قریبی مماثلت رکھتی ہیں یہ تعلق بہت حد تک بنیادی مماثل ہے دونوں ادویات ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کی جاسکتی۔ یہاں سلفر اور سلفیورک ایسڈ ہیں۔ فرض کریں آپ دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی فرض کر لیں کہ مرض بہت پیچیدہ ہے آپ کہتے ہیں کہ میں سلفر دوں گا اگر صبح تک مریض بہتر نہ ہوا تو سلفیورک ایسڈ دوں گا یہ

بُرا طریقہ علاج ہے یہ کہنا بہتر ہو گا کہ میں سلفر دوں گا اگر صبح تک مریض بہتر نہ ہوا تو کلکیر یا کارب دوں گا کیوں! سلفر اور سلفیورک ایسڈ مماثل ادویات ہیں لیکن خاندانی تعلقات اور بنیاد میں مکمل طور پر اجنبی ہیں میں ان دو تعلقات پر کیوں بحث کر رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ فرق محسوس کر لیں کہ کونسی دوا ویسی ہے اور کونسی مماثل ہے

اگنیشیا اور نکس وامیکا بالکل ایک شے ہیں اگنیشیا اور زنکم ہم آہنگ ادویات ہیں دونوں مشابہت رکھتی ہیں مگر مماثل نہیں ہیں آپ دیکھیں کہ میں نے ہائیڈروجن کو تمام پوٹاش ادویات سے اوپر رکھا ہے آپ نے یہ بھی دیکھا ہو گا کہ وہاں انٹوزون بھی ہے۔

اوزون منفی آکسیجن ہے اور انٹوزون مثبت آکسیجن اوزون سمندری ہوا میں موجود ہے اور آپ کتنی بار اپنے مریض کو سمندر کے کنارے بھیجتے ہیں اس بیان سے ہم مفید صحت حقائق نکال سکتے ہیں۔ اگر میرے پاس ایک مریض ہو جو سلفر کا مریض ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ سمندر کی ہوا اس کے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ سمندری ہوا میں اوزون کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے اور سلفر کے مریض کے لئے موافق ہے دوسری جانب اگر مریض کا زیادہ تعلق نمکیات کی ادویہ سے ہے تو میں اس مریض کو ہرگز سمندر کے کنارے نہیں بھیجوں گا میں مریض کو وہاں بھیجوں گا جہاں انٹوزون موجود ہو گی یعنی جہاں دھند ہو گی۔ اب ہم ان ادویات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں جو معدنیات کی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں پہلے سلینیم کی باری ہے اس کے بعد ہم ادویات کی بادشاہ دوا سلفر کا مطالعہ کریں گے۔

سلینیم

سلینیم	آرم ٹری فائلم	< سنکونا
	کاسٹیکم، کاربوویج، فاسفورس، سیپیا	< انگور کی شراب
		> اگنیشیا
	سلفر	< پلساٹیلا

سلیئیم سلفر سے قلمی شکل میں قریبی مماثل ہے اور کیمیائی طور پر اور ادویاتی طور پر مشابہت رکھتی ہے سلیئیم خون اور لمف نالیوں پر بہت معمولی اثر رکھتی ہے لیکن اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ سلیئیم اعصابی امراض میں اکثر مظہر دوا ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سلیئیم پورے جسمانی نظام میں عام کمزوری پیدا کرتی ہے معمولی سی ورزش یا محنت سے مریض تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے اگر مریض رات کو زیادہ دیر جاگے یا ذرا سی دماغی محنت زیادہ کرے تو اگلے دن جسمانی یا دماغی کام کرنے کے قابل نہیں ہوتا خاص طور پر گرم موسم میں مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے یہ گواہی ہے کہ گرم موسم مریض کو کمزور کر دیتا ہے دیگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جونہی سورج غروب ہو جاتا ہے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے تو مریض میں قوت بڑھ جاتی ہے کمزوری کی وجہ سے مریض سست ہو جاتا ہے مریض معمولی سا تھک جائے تو سونا چاہتا ہے تاہم سونے سے اس کی تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے مریض معمولی سی اعصابی تھکاوٹ برداشت نہیں کر سکتا نتیجتاً مادہ منویہ نکل جانے سے تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خواہ مادہ منویہ بلا ارادہ خارج ہو یا قصداً۔ نتیجتاً مریض کا اگلا دن خراب گزرتا ہے مریض دماغی پراگندگی سر درد اور قریب قریب کمر کی فالجی کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے بلا ارادہ مذی کا اخراج، نیند کے دوران احتلام، پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت منی کا خارج ہو جانا۔

اب آپ دیکھیں کہ سلفر اور سلیئیم میں کتنی مشابہت موجود ہے دونوں ادویہ میں نیند کی کمی اور دماغی تھکاوٹ کے بد اثرات موجود ہیں دونوں ادویات میں سیلان مذی اور سیلان منی موجود ہے فرق اس علامت میں ہے کہ سلیئیم میں زیادہ سستی اور کاہلی موجود ہے یہاں آپ دیکھیں گے کہ دونوں عناصر ایک جیسے حالات کے لئے موزوں ہیں تاہم یہ باریک فرق آپ کے لئے کافی ہے کہ آپ جان لیں کہ کونسی دوا آپ کے مریض کے لئے موزوں ہے دونوں ادویات میں نامردی موجود ہے سلفر میں آلات تناسل زیادہ سرد اور ان میں تھرتھراہٹ موجود ہے سلیئیم میں آلات تناسل ڈھیلے اور ان میں طاقت ختم ہو جاتی ہے آلات

ڈھیلےآلاتناسل اتنے ڈھیلے ہو جاتے ہیں کہ خود بخود مادہ منویہ ٹپکنے لگتا ہے۔

سلینیم کو ہم ٹائی فائڈ بخار کے بعد پیدا ہونے والی کمزوری دور کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں جب مریض چلنا شروع کرتا ہے تو اس کی ریڑھ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ مریض کو خوف ہوتا ہے کہ اس کو کہیں فالج نہ ہو جائے آپ دوبارہ سلفر اور سلینیم کی مماثلت ملاحظہ کریں سلفر طویل امراض کے بعد پیدا ہونے والی کمزوری میں بے حد قیمتی دوا ہے یہی علامت سلینیم میں بھی ہے لیکن سلینیم میں سلفر کی مخصوص علامت معمولی سی حرکت سے گرمی کی لہریں موجود نہیں ہے۔

سلفر میں قبل دوپہر خلو معدہ کا احساس ہوتا ہے جب کہ سلینیم میں یہ علامت نمایاں نہیں ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ سلینیم اعصابی سر درد میں مظہر ہوتی ہے سر درد ڈنک دار ہوتا ہے۔اور عموماً بائیں آنکھ پر واقع ہوتا ہے سورج کی گرمی سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اب آپ دیکھیں کہ سورج کی گرمی کس طرح سلینیم کے مریض پر اثر انداز ہوتی ہے سر درد بعد دوپہر زیادہ ہو جاتا ہے۔ نوبتی سر درد۔ سخت قسم کی خوش بو یا بو سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسے کہ مشک اور گلاب کا بند پھول وغیرہ یہ درد واضح طور پر اعصابی ہوتا ہے کیونکہ سر درد کے ہمراہ مالیخولیا اور کثیر مقدار میں صاف شفاف پیشاب آتا ہے آپ کو یہ علامت ہسٹیریا کے مریضوں میں ملے گی اگرچہ یہ علامت جلسی میم، اگنیشیا، لیک ڈی فلور ٹیم، ماسکس میں زیادہ نمایاں ہے۔

اس اعصابی سر درد کا ایک اور نمایاں اظہار اس حقیقت میں دیکھا جا سکتا ہے کہ:

چائے پینے یا خاص تیزابی اشیاء سے مریض کے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے خاص طور پر لیموں کے شربت حتیٰ کہ املی کے پانی سے بھی اضافہ ہو جاتا ہے یہاں آپ دیکھیں کہ دوبارہ سلفر سے مشابہت پائی جاتی ہے سر درد کا نوبتی پن۔ سلفر کا سر درد ہفتہ وار ہوتا ہے ہر روز بعد دوپہر نہیں ہوتا سلفر میں چائے پینے سے اضافہ نہیں ہوتا تاہم کافی پینے سے اضافہ ہو جاتا

ہے۔

آپ کو شرابیوں کے سر درد میں دونوں ادویہ مظہر ملیں گی یا ان لوگوں کے سر درد میں جو عیاش ہوں گناہ گار ہوں۔ سلفر کا سر درد ہر قسم کی شراب سے بڑھ جاتا ہے لیکن سلیلیم کا سر درد بسا اوقات برانڈی شراب سے کم ہو جاتا ہے اسی طرح شکم کی علامات میں بھی افاقہ ہوتا ہے۔ اب یہ شرابیوں کی شراب کی خواہش نہیں ہے یہ تو معدہ کی خاص کمزوری کی علامت ہے یہ احساس ہے مریض چاہتا ہے کہ اس کو کوئی تحریک آور مشروب ملے اور برانڈی کی خواہش پیدا ہوتی ہے یہی علامت آپ کو سٹافی سیگریا اور ہیپر سلفر میں بھی ملے گی دونوں ادویہ میں معدہ کا شدید ڈھیلا پن موجود ہے معدہ کی دیواروں کو قوت درکار ہوتی ہے یہ سب معدہ میں ہاضم رطوبات کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سلینیم ہمارے پاس بہت سفارشوں سے پہنچی ہے سلینیم کا قبض خاص ہے اگرچہ مجھے ایک بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر جس قبض میں سلینیم مظہر ہوتی ہے اس قبض کی وجہ آنتوں کی حرکات دودیہ کی کمی ہوتی ہے حرکت دودیہ بالکل ہی نہیں ہوتی اس لئے پاخانہ مضبوطی سے کیا جاتا ہے رطوبت کے جذب ہو جانے کی وجہ سے پاخانہ بہت خشک ہو جاتا ہے اس پاخانہ کو نکالنے کے لئے مصنوعی ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں تاہم سلینیم آنتوں کی حرکات دودیہ کو درست کرتی ہے اور اس علامت کو دوبارہ واپس آنے سے روکتی ہے یہی علامت ایلومینا۔ اوپیم۔ پلمبم اور برائی اونیا میں بھی موجود ہے لیکن یہ ادویات اکثر روبہ صحت ہونے کے دوران مظہر نہیں ہوتیں۔

سلینیم کی ایک اور خصوصیت ہے جو اس کی علامات کی شرط کو پورا کرتی ہے سلینیم کی خصوصی نیند مریض بلی کی مانند سوتا ہے اکثر رات کو جاگ جاتا ہے یا معمولی سے شور سے جاگ جاتا ہے مریض ہر روز عمومی وقت سے قبل روزانہ ایک ہی وقت جاگتا ہے اس وقت مریض کی غالب تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے یہاں پھر سلینیم سلفر سے مشابہت رکھتی ہے بلی کی مانند نیند سلفر کی نمایاں علامت ہے یہ سلفر کی حقیقی بے خوابی ہے جب مریض کو نیند سے

بیدار کیاجاتاہے تو مکمل طور پر بیدار ہو جاتا ہے سلفر میں مریض کے ہر روز جاگنے کا وقت ایک نہیں ہے روزانہ جاگنے کا ایک ہی وقت سلینیم طلب کرتا ہے ایک اور مشابہت آپ کو دونوں ادویات کے جلدی امراض میں ملے گی خاص طور پر جہاں جلد تہ ہو جاتی ہے جوڑوں پر انگلیوں کے درمیان ٹخنوں کے جوڑ پر ممکن ہے چھوٹے چھوٹے دھبوں کی صورت جلد پر کھجلی ہو جس کے ہمراہ جھنجھناہٹ بھی ہو اب یہاں آپ کو اعصابی نظام میں ابتری ملے گی سر کے بال نہیں گرتے مگر بھنووں اور مونچھوں کے بال گرتے ہیں یا جسم کے دوسرے حصوں کے بال گرتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ کھوپڑی پر ایگزیما کی مانند ابھار موجود ہونگے کھجانے سے ان ابھاروں سے رقیق مواد رسنے لگتا ہے یہاں بھی ملاحظہ کریں کہ سلینیم تائیدی انداز میں سلفر سے مشابہ ہے لیکن سلفر سے اس وقت الگ ہو جاتی ہے جب مریض بڑا ہوا اور اپنی علامات بیان کر سکتا ہو یعنی دھبوں میں جھنجھناہٹ بتا سکتا ہو۔

بسااوقات سلفر کی مانند سلینیم بھی جگر کے مزمن امراض میں مظہر ہوتی ہے خاص طور پر جب جگر بڑھ گیا ہو اور صبح کے وقت بھوک کم لگتی ہو زبان پر سفید پشم ہو اس علامت کی وجہ سے سلینیم سلفر سے فوری الگ ہو جاتی ہے سلفر میں بھوک کی کمی کے ہمراہ پیاس زیادہ ہوتی ہے جو کہ سلینیم میں موجود نہیں ہے جگر میں چبھن دار درد ہوتے ہیں دردوں میں حرکت سے دبانے سے چھونے سے اضافہ ہوتا ہے اگر جگر کے مقام پر خاص سرخ حمرہ موجود ہو تو واحد دوا سلینیم ہے جو آپ کے مریض کے لئے موزوں دوا ہے۔

سلینیم حنجرہ اور پھیپھڑوں پر نمایاں اثر رکھتی ہے سلینیم سے کئی جانوروں کو زہر دیا گیا سلینیم حنجرہ کی جھلی کے استر میں سوزش پیدا کرتی ہے اور پھیپھڑوں میں بھراؤ کے ہمراہ رساؤ پیدا کرتی ہے پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دار جھلیوں میں بھراؤ تھا اور جگہ جگہ ارغوانی رنگ کے دھبے تھے جب ان کو چاقو سے چیر اگیا تو ان میں سے خون اور جھاگ دار سیرم باہر نکلا۔ میں نے گویوں کے گلے کی خرابی میں سلینیم کو بہت کامیابی سے استعمال کیا ہے خاص طور پر جب گانا شروع کرتے ہی گلا جواب دے جائے۔ سلینیم کو اس وقت بھی استعمال کیا جا سکتا

ہے جب زیادہ بولنے کی وجہ سے گلا خراب ہو گیا مریض بار بار کھنکار کر گلا صاف کرتا ہو گلے میں میدے کے رنگ کا بلغم جمع ہو جاتا ہو ان علامات سے شک پڑتا ہے کہ یہ ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہونے والی حلق کی سوزش ہے یہاں سلینیم۔ آرم ٹریفائلم۔ سپنجیا۔ کاسٹیکم۔ کاربو ویج اور فاسفورس کا ایک گروہ بنتا ہے۔

آرم ٹری فائلم کے اثرات بہت مختلف ہیں مگر حلق کی علامات میں سلینیم سے مشابہت رکھتی ہے آرم ٹری فائلم بھی گویوں اور مقرروں کی آواز کے بھاری پن کے لئے مفید دوا ہے مثلاً گویا ایک ہی سر میں گا رہا ہے اور اچانک آواز پھٹ جائے اور وہ اونچے سر میں بدل جائے۔

سلینیم کی دافع اثر ادویات پلساٹیلا اور اگنیشیا ہیں۔ چائنا اور انگور کی شراب اس کی دشمن ہیں سلینیم کی کمزوری کو سنکونا بڑھا دیتی ہے سلینیم کی لاغری سنکونا کی لاغری سے مشابہت رکھتی ہے رطوبات زندگی ضائع ہو جانے سے کمزوری سنکونا میں بھی موجود ہے تاہم سیلینیم اور سنکونا ایک دوسرے کی دشمن ہیں۔

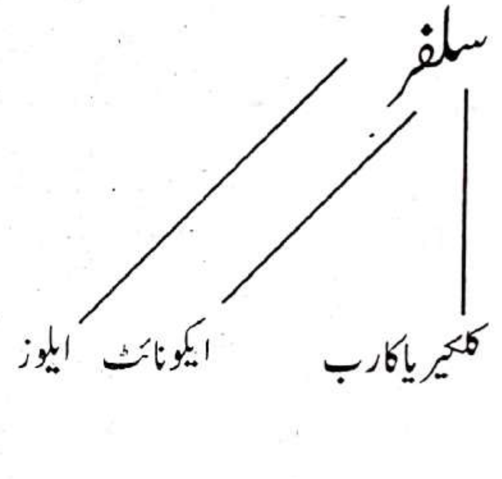
لیکچر نمبر ۴۵

سلفر (دافع سورا ادویات کی بادشاہ دوا)

سورنیم۔
مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ لیکسیس
نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ برائی اونیا

ہیپٹیشیا۔ آرسنک

کلکیر یاکارب۔ لائیکوپوڈیم۔ سلیشیا۔ سیپیا
ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا
فاسفورس۔ انٹی مونیم ٹارٹ۔ آرسنک
> نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ مرک



سلفر ایسا عنصر ہے جس کو آپ سب لوگ جانتے ہیں اگر آپ خود دوا بنانا چاہتے ہوں تو آپ کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا تاکہ آپ خالص سلفر حاصل کر سکیں دکانوں پر دستیاب اکثر غیر خالص ہوتی ہے اس میں سلفر کا آکسیجن ایسڈ بھی شامل ہوتا ہے کچھ سیلینیم اور اکثر آرسنک بھی شامل ہوتا ہے۔ جب قدرتی طور پر کیمیائی عناصر ہمراہ ہوں تو ظاہر ہے کہ ادویاتی طور پر بھی ان کا تعلق موجود ہوگا یہ ہی تعلق پودے اور زمین میں بھی موجود ہے جس زمین میں پودا نشو ونما پاتا ہے۔ پس بیلاڈونا چونے والی زمین میں اگتا ہے اس لئے اس کا ادویاتی تعلق کلکیریا سے ہوتا ہے ایگریکس کا پودا وہاں کبھی نہ اگے گا جہاں زمین میں کوئلہ موجود ہو

آپ دیکھیں کہ ایگریکس اور کاربن کے درمیان کوئی تعلق موجود نہیں ہے۔ سٹس کیناڈینسس کا پودا وہاں اگتا ہے جہاں زمین میں ابرق موجود ہو نتیجتاً آپ دیکھیں گے کہ سٹس کا میگنیشیم سے تعلق موجود ہے۔

سلفر کو ہماری کتاب الادویہ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور اس کا ہر دوا سے تعلق ہے جسے ہم استعمال کرتے ہیں اس خصوصیت کی وجہ سے سلفر کی افادیت ہے جب رد عمل نامکمل ہو تو سلفر ہماری سب سے اہم دوا ہے جب انسانی جسم بہترین انتخاب شدہ دوا قبول نہ کرے (اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ مرض کا نام کیا ہے) خواہ سلفر کی علامات مرض کی علامات سے مماثل ہوں یا نہ ہوں تو سلفر ہی بہترین دوا ہے جو رد عمل کو واپس لے آتی ہے یا تو مریض سلفر سے شفایاب ہو جاتا ہے یا کسی اور دوا کے لئے راستہ بن جاتا ہے جس سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے سلفر کی یہ خاصیت اس کے اس تعلق سے پیدا ہوتی ہے جس کو ہانیمین نے سورا کہا ہے۔ ہانیمین نے وہ تعلیم دی جو عملی طور پر درست تھی کہ جب مرض کو دبادیا جاتا ہے یعنی مرض کو بیرونی اظہار سے دبا کر جسم کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے تو ایسا میلان پیدا ہوتا ہے جو بعد میں ہر ابتری کو ترقی دیتا ہے اور مریض کو مشکل میں مبتلا کر دیتا ہے مثلاً کسی جلدی مرض خارش یا ابھار کو بیرونی طور پر دوا لگا کر دبادیا جاتا ہے (ممکن ہے کچھ وقت لگے) تو بعد میں کوئی اور مرض پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ مرض جلد کا ہو تاہم پیتھالوجی کی رو سے یہ مرض پہلے مرض سے بہت مختلف ہو سکتا ہے مثال کے طور پر مریض کو سرد ہوا لگ جانے سے نمونیہ ہو جاتا ہے یہ حالت ان ابھاروں کے دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اور یہ نمونیہ اس وقت تک شفایاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ پرانا مرض جلد پر ظاہر نہ ہو جائے آپ حیران ہوں گے کہ وہی دوا جو پہلے کام نہ کر رہی تھی اب عمل کر رہی ہے اور مریض شفایاب ہو رہا ہے اکثر اوقات سلفر پرانے مرض کو دوبارہ واپس لے آتی ہے اور اسی حقیقت کی وجہ سے سلفر کا بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے خاص طور پر اس وقت جب کسی مرض کو دبادیا گیا ہو۔

ایک حد تک سلفر ہلکے رنگ کے انسانوں کی دوا ہے جن کو بہت جلد غصہ آجاتا ہو مگر امکان ہے کہ سانولے رنگ کے انسان بھی سلفر سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جب کہ ان میں سلفر کی علامات مظہر ہوں۔ نیگرو لوگوں کے علاج میں سلفر مرکزی کردار ادا کرتی ہے خواہ ان کی نسل میں خنازیر کی تیز ترقی ہو یا نہ ہو اس کی بابت میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جن لوگوں کو جلدی امراض گھیرے رہتے ہوں سلفر ان کے لئے بھی مفید دوا ہے خاص طور پر وہ لوگ جن کی جلد کھردری ہو سخت ہو جس پر تیزی سے کئی اقسام کے ابھار پیدا ہو جاتے ہوں عام حمرہ سے لے کر ایگزیما تک۔ ان مریضوں کے جسم سے بو آتی ہے ممکن ہے یہ بدبو گندہ رہنے کی وجہ سے آئے کیونکہ سلفر کا مریض پانی کا شوقین نہیں ہوتا نہانے سے اس کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے علاوہ ازیں سلفر کا مریض نہانا پسند ہی نہیں کرتا۔ دھونے یا نہانے سے یہ بو ختم نہیں ہوتی چنانچہ آپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ جلد سے نکلنے والے یہ غیر خالص اخراجات اس بو کے ذمہ دار ہوتے ہیں مریض کی جلد سخت اور کھردری ہوتی ہے بال کھردرے ہوتے ہیں مریض الکوحل والے مشروب (شراب) پینے کی خواہش کرتا ہے خاص طور پر کھردری شرابیں وسکی بئیر اور جو کے خمیر سے بنائی گئی شراب۔ مریض کمر کی کمزوری کی وجہ سے جھک کر چلتا ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی آپ سے گزارش کر چکا ہوں کہ مریض پر ظاہری مظہر دوا رد عمل ظاہر نہیں کرتی رد عمل کی کوتاہی میں سلفر اکیلی دوا نہیں ہے میں آپ کو سوریئم کے بارے میں بھی بتا چکا ہوں آپ کو کیوپرم کا خیال بھی آنا چاہیے۔ ہمارے پاس لارو سیریس ہے جو سینہ کے امراض میں خاص طور پر پھیپھڑوں کے امراض میں کام آتی ہے جب پھیپھڑے علاج سے متاثر نہ ہوں مفید دوا ہے۔

ویلیریانہ اور امبرا گریسیا اعصابی امراض میں۔ کاربو ویج شکمی امراض میں اور ہمت ہار جانا میں جب سانس سرد اور گھٹنے سرد ہوں۔

آیئے اب میں آپ کو سلفر کے دوران خون پر اثر کی بابت بیان کروں ہر اس وقت جب کہ سلفر دوا ہو گی آپ کو دوران خون میں ابتری نظر آئے گی ایسا احساس ہوتا ہے کہ سلفر

وریدی دوران خون پر نمایاں اثرانداز ہوتی ہے اور وریدوں میں خون کی بے جافراوانی پیدا کرتی ہے لیکن دراصل یہ حقیقی فراوانی نہیں ہوتی بلکہ اس کی وجہ دوران خون کی تقسیم کی بے ترتیبی ہے جس کی وجہ سے جسم کے خاص حصوں میں اجتماع خون پیدا ہوتا ہے اور اس اجتماع خون کی وجہ شکم کی خرابیاں ہوتی ہیں خاص طور پر جگر کے ترچھے شگاف میں افراط خون آج کل عام تکلیف ہے۔

افراط خون میں اس وقت سلفر مظہر دوا ہوتی ہے جب جسم کا کوئی اخراج اچانک رک گیا ہو خاص طور پر بواسیری خون **کا اخراج**۔ مثال کے طور پر بواسیری مسوں سے خون اچانک آنا بند ہو جائے اور سر میں اجتماع خون پیدا ہو جائے عروق دمویہ بھر جائیں جگر مین اجتماع خون ہو جائے جس سے یہ ظاہر ہو کہ جسم کے ان حصوں میں اجتماع خون ہے ان حالات میں سلفر اس اجتماع خون میں کمی پیدا کرے گی بواسیری خون دوبارہ جاری ہو جائے گا اس کے بعد آپ سلفر یا کسی **مظہر دوا** کے ساتھ مریض کا علاج کر سکتے ہیں تاکہ یہ غیر فطری اخراج درست طریقے سے **شفایاب** ہو جائے۔

جب سر کے اجتماع خون میں سلفر مظہر دوا ہو تو اجتماع خون کے ہمراہ کانوں میں دھاڑنے کی آوازیں آتی ہوں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ شنوائی کی رگوں میں اجتماع خون ہے مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے کھلی ہوا میں اضافہ اور گرم کمرے میں افاقہ ہوتا ہے یہ بھاری پن اور اجتماع خون قریب پھاڑنے والا ہوتا ہے مریض جب جھکے تو سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اگر اجتماع خون سینہ میں ہو اور مریض خون تھوکے یا نہ تھوکے سلفر مظہر دوا ہوتی ہے۔ سانس لینے میں دقت ہوتی ہے سینہ پر جبر ہوتا ہے مریض تمام دروازے کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے ان علامات کے علاوہ دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے دل کی دھڑکن میں اضافہ سینہ کے خلا میں اجتماع خون کو کم کرنے کی کوشش کی وجہ سے ہوتا ہے اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں کہوں گا کہ اس وقت دل میں بہت زیادہ خون ہوتا ہے اور خون دل کی جانب تیزی سے آتا

ہے اور دل کے تیز سکڑ اؤ کے باوجود دل سے باہر نہیں نکلتا یہ سلفر کو طلب کرنے والی بہت ہی عام علامت ہے خاص طور پر جب رات کو سوتے وقت دل کی جانب یک دم خون دوڑتا ہے تو مریض پریشان ہو جاتا ہے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے سانس لینے کے لئے مریض ہانپتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ اگر مریض کو تازہ ہوا نہ ملی تو مریض کا دم گھٹ جائے گا یہی تجربہ دن میں بھی ہوتا ہے جب مریض کسی اونچی جگہ چڑھتا ہے یا ورزش کرتا ہے جب کہ دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے بسا اوقات مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ دل بہت بڑا ہو گیا ہے اور سینہ میں جگہ بہت کم ہو گئی ہے یہ علامت گلونائن یوپی ٹوریم پرف اور گرینڈ یلیا روبسٹا میں بھی موجود ہے ایک اور گواہی جو سلفر کے مریض کے دوران خون کی ترسیل کی بے ترتیبی میں پائی جاتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جسم کے مختلف چھید سرخ ہوتے ہیں ہونٹ گہرے سرخ ہوتے ہیں یہ علامت بسا اوقات سلفر کو نمونیہ، سرخ بخار، پیچش اور خون کی کمی میں مظہر دوا بناتی ہے کانوں کی سرخی باضابطہ طور پر دیکھی جا سکتی ہے جب کہ بقایا جسم کی رنگت غیر فطری نہیں ہوتی۔ اس علامت پر سلفر نے بچوں کے کان کے درد کو شفایاب کیا ہے۔ اس علامت پر ہی سلفر نے سرخ باد کو روکا ہے۔

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ پپوٹوں کے کناروں کے ساتھ سرخی موجود ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان پر رنگ کیا گیا ہو۔ مقعد کی سرخی اور دکھن ایک ایسی علامت ہے جو بچوں کے اسہال میں نظر آتی ہے سلفر یہاں بھی مظہر دوا ہے بچہ جب پاخانہ کرتا ہے تو روتا ہے یہ ایک علامت ہی آپ کی راہنمائی بار بار سلفر کی جانب کرے گی یہی بات فرج کے سوراخ کی بابت بھی سچ ہے فرج کا سوراخ بھی سرخ ہوتا ہے۔

ایک اور بہت ہی عام اظہار جس سے ترسیل خون کی بے ترتیبی کا پتہ چلتا ہے وہ گرمی کی لہریں آنا ہیں یہ اظہار نہ صرف سن یاس میں سلفر کو مظہر دوا بناتا ہے بلکہ کسی بھی مرض کے دوران اگر گرمی کی لہریں آئیں تو سلفر مظہر دوا ہوتی ہے اگر کسی بھی مرض کی موجودگی کے بغیر صحت کے زمانے میں گرمی کی لہریں آئیں تب بھی سلفر مظہر دوا ہوتی ہے۔ گرمی کی لہر

کے بعد کم یازیادہ پسینہ آتا ہے اور پسینہ آنے سے افاقہ ہوتا ہے اگر یہ سلفر کی خاص علامت ہو تو اس کے ہمراہ دوسری علامات بھی ہونی چاہیں مثلاً سر کی چوٹی پر گرمی کا احساس ایسے مریضوں کے پاؤں سرد ہوں گے اور دن دس سے بارہ بجے کے دوران معدہ میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے بسااوقات آپ اس علامت کی غیر موجودگی میں بھی مریض کو شفایاب کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر سر کی چوٹی پر گرمی پاؤں سرد اور معدہ میں کمزوری کا احساس موجود ہو تو آپ کبھی ناکام نہیں ہو سکتے۔ اگر سن یاس میں گرمی کی لہریں آئیں تو آپ کو لیکیسس، ایمائل نائٹریٹ، سلفیورک ایسڈ اور کالی بائی کرام کا خیال بھی آنا چاہیے۔

دن گیارہ بجے معدہ میں کمزوری کا احساس ہو تو فاسفورس، ایسافوٹیڈا۔ ہائیڈراسٹس اور زنکم سے مشورہ کریں۔ سلفر کے دوران خون پر عمل کی ایک مثال اس کا بخار میں مظہر ہونا ہے سلفر خاص طور پر ٹائی فائڈ بخار یا فساد خون کی حالتوں میں مظہر دوا نہیں ہوتی ایسی کوئی شہادت نہیں ہے کہ سلفر خون کی ساخت میں کوئی تبدیلی پیدا کرتی ہے جو تبدیلیاں سرخ بخار ٹائی فائڈ یا عام فساد خون کی حالت میں عام طور پر موجود ہوتی ہیں اس لئے ان حالات میں ہم سلفر استعمال نہیں کر سکتے لیکن فساد خون کے علاوہ اور وجوہات ہیں جن میں ہم کامیابی سے سلفر استعمال کر سکتے ہیں باری کا بخار ہو یا جب مسلسل بخار ہو تو سلفر استعمال کی جاسکتی ہے مسلسل بخاروں میں سلفر کو ایکونائٹ کے بعد استعمال کیا جاتا ہے جب ایکونائٹ دینے کے باوجود جلد گرم اور خشک ہو اور رد عمل ظاہر نہ ہو اور پسینہ نہ آئے جس سے افاقہ ہو بخار مسلسل چڑھا رہے اور کئی دن گزر جائیں اس لئے اس کو لگاتار جاری رہنے والا بخار کہا جاتا ہے اس بخار میں شام کے وقت معمولی سا اضافہ ہو جاتا ہے اور صبح کے نزدیک بخار میں معمولی سی کمی ہو جاتی ہے بخار مکمل طور پر اترتا نہیں ہے آپ سلفر استعمال کر سکتے ہیں جب بخار شکل بدل کر ٹائی فائڈ بننا چاہ رہا ہو اس کی راہ نما علامات درج ذیل ہیں۔

مریض غنودگی میں مبتلا ہوتا ہے زبان خشک اور نوک و کناروں سے سرخ ہوتی ہے مریض آپ کے سوالوں کے جواب آہستہ دیتا ہے مریض بخار سے پھنک رہا ہوتا ہے جسم کے

آکسیجن زیادہ استعمال کرنے سے یہ علامات پیدا ہو رہی ہوتی ہیں ایسے حالات میں سلفر انوکھا عمل کرتی ہے۔

ممکن ہے کہ سلفر باری کے بخاروں میں بھی مظہر دوا ہو اگرچہ سلفر ملیریا یا باری کے بخاروں کی دوا نہیں ہے تاہم علامات کا نوبتی ہونا سلفر میں موجود ہے اب اہم بات یہ ہے کہ آپ سلفر کا انتخاب جانی پہچانی علامات سے کریں گے مریض جواب آہستہ دیتا ہے غنودگی میں ہوتا ہے اس کے باوجود بہترین انتخاب شدہ ادویات لرزہ کو ختم نہیں کر سکتیں خاص طور پر اس وقت جب باری کا بخار بدل کر گھٹنا بڑھنا شروع کر دیتا ہے یا گھٹنے بڑھنے والا بخار باری کے بخار میں بدل جاتا ہے۔

سلفر کو ملیریا بخار کے اعصابی دردوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب درد چہرہ کا ہو اور نوبتی ہو اور کسی دوسری دوا کے قابو میں نہ آ رہا ہو۔ یہاں آپ کو چنی نم سلف۔ سنکونا اور آرسنک سے بھی مشورہ کرنا چاہیے۔ ان بخاروں میں میں سلفر کو دو ادویہ کے ساتھ کھڑا کروں گا کیونکہ یہ عموما سلفر کی پیروی کرتی ہیں یہ ادویہ بپٹیشیا اور آرسنک ہیں بپٹیشیا کی خصوصیت ایسے بخار ہیں جو ٹائی فائڈ کی جانب میلان رکھتے ہیں۔ غنودگی ختم نہیں ہوتی مریض جواب آہستگی سے دیتا ہے بلکہ غنودگی بے ہوشی میں بدل جاتی ہے حتیٰ کہ مریض سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے زبان کے پچھلے حصے پر بھوری یا سیاہی مائل بھوری پشم ہوتی ہے دانتوں پر ریزے چمٹ جاتے ہیں منہ سے بدبو آتی ہے پاخانہ بدبودار ہوتا ہے چہرہ سے مریض مدہوش نظر آتا ہے مسلسل تیز بخار یا عفونت کی موجودگی کی وجہ سے خون سڑ جاتا ہے۔

آرسنک ان سوزشی بخاروں کی دوا ہے جو ایکونائٹ اور سلفر کی حدود سے آگے بڑھ چکے ہوں بے آرامی ہو نبض بھرپور ہو جلد گرم خشک اضطراب اور موت کا خوف ہو تاہم ان علامات کی تہ میں یہ شہادت موجود ہے کہ نسوں میں لمبے عرصے سے تبدیلی آ رہی ہے اور سوزش متاثرہ حصے کی تباہی کرتی آ رہی ہے مرض خواہ ٹائی فائڈ بخار ہو یا عام سردی لگ جانے

سے بخار ہوا ہو یا نزلہ معدیہ ہو علامات آدھی رات کے بعد بڑھتی ہیں مریض کو شدید پیاس لگتی ہے مریض پانی تھوڑا پیتا ہے مگر بار بار پیتا ہے اگر پیاس جلن کی وجہ سے ہو تو بہت زیادہ ہوتی ہے مگر مریض پانی سے انکار کر دیتا ہے کیونکہ پانی سے علامات میں اضافہ ہوتا ہے ایسی جلن ہوتی ہے کہ جیسے متاثرہ حصے میں کوئلے جل رہے ہوں ان تمام علامات کے باوجود دماغ مکمل طور پر شفاف ہوتا ہے۔

آیئے اب سلفر کا لمف نظام پر اثر دیکھتے ہیں اسی عنوان کے تحت غدود اور عروق کا مطالعہ بھی کریں گے خنازیر میں سلفر ہماری ادویات کی شہزادی ہے خنازیر کی ابتدا ہو جوں ہی پہلی علامت ظاہر ہو سلفر فائدہ مند ہوتی ہے خاص طور پر مریض کا مزاج سلفر کی مانند ہو مزاج کا ذکر میں پہلے ہی کر چکا ہوں مریض کو نیند کے دوران سر پر پسینہ آتا ہے مریض کا میلان پھوڑوں پھنسیوں کی جانب ہوتا ہے سر میں سے بھوسی اترتی ہے بڑے بچوں میں کیل نکلنے کا رحجان ہوتا ہے بچے کا سر جسم سے بڑا ہوتا ہے تالو کھلا ہوتا ہے کیونکہ ہڈیوں کی نشوونما کا عمل ناقص ہوتا ہے ہڈیوں میں بوسیدگی کا میلان ہوتا ہے خاص طور پر سینہ کی ہڈی باہر کی جانب ابھر جاتی ہے اور سینہ کبوتر کی مانند ہو جاتا ہے کمر کی ہڈی ٹیڑھی ہو جاتی ہے بچے کو بے تحاشہ بھوک لگتی ہے جو شے بھی بچے کو دی جائے بچہ بھوک کے لالچ کی وجہ سے اسے چھین کر کھا جاتا ہے خواہ شے کھانے کے قابل ہو یا نہ ہو۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچہ بھوک سے مر رہا ہے غدود اتنے متاثر ہو چکے ہوتے ہیں کہ اچھی بھلی غذا کھانے کے باوجود غذا جسم میں جذب نہیں ہوتی کیونکہ غذا کے جذب ہونے کا عمل ناقص ہوتا ہے بچہ ہمیشہ بھوکا ہوتا ہے اور اس کے باوجود سوکھا ہوا ہوتا ہے لاغر ہوتا ہے بچے کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں بچے کی جلد ایک حد تک جھریاں دار ڈھیلی اور ایک حد تک زردی مائل ہوتی ہے یہ تمام علامات بیش قیمت ہیں اور سلفر کا اظہار کرتی ہیں۔ ممکن ہے آپ کو بسا اوقات منفی حالات کی ابتدا میں بھی سلفر کو استعمال کرنا پڑے جب کہ آپ کو یہ یقین ہو کہ مریض کو خنازیر ہے اور کسی دوسری مظہر دوا کی علامات بھی موجود نہ ہوں تو آپ کو سلفر دینی چاہیے۔ سلفر علامات کو ترقی دے گی اور آپ

کو دکھائے گی کہ آپ کو کس سے جنگ کرنی ہے۔

بچوں کے سوکھا کے مرض (Marasmus) میں آپ سلفر استعمال کر سکتے ہیں جب وہ بہت سی علامات جن کا میں ذکر کر چکا ہوں موجود ہوں۔ ۱۱ بجے دن بچہ شدید بھوکا ہو جہاں تک گیارہ بجے کی بھوک کا تعلق ہے آپ کو سلفر استعمال کرنی چاہیے مگر یہ علامت بدرجہ اتم موجود ہونی چاہیے دن گیارہ بجے بھوک سر کی چوٹی پر جلن اور ٹھنڈے پاؤں۔ اگر آپ کو یہ تین علامات نظر آجائیں تو سلفر آپ کو کبھی ناکام نہیں کرے گی اگر گرمی صرف سر کی چوٹی پر لگے تو آپ کو فاسفورس یا کلکیریا کا سوچنا چاہیے۔

میری خواہش ہے کہ اسی عنوان کے تحت ایک اور مرض کی بابت بیان کروں وہ مرض ٹی بی ہے میرا کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ خنازیر اور ٹی بی مماثل امراض ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ لمف رگیں ٹی بی پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ٹی بی کے مرض میں سلفر بہت قیمتی دوا ہے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ جسم کا کونسا حصہ ٹی بی کا شکار ہے سلفر ٹیوبرکلر سمیت سے پیدا ہونے والے مرض (Hydrocephalus) استسقاء دماغ میں مفید دوا ہے اس مرض میں سلفر بہت اچھا کام کرتی ہے مگر مرض کے تیسرے درجے میں نہیں جب مایوسی منڈلا رہی ہو صرف اس وقت جب پیتھالوجیکل عمل شروع ہو زبردست اینٹھنیں ہو رہی ہوں چہرے کا رنگ اچانک سرخ ہو جاتا ہو بچہ اپنا سر قابو میں نہ رکھ سکتا ہو گردن کے پٹھے کمزور ہوں بچہ اپنا سر نیچا کر کے سوتا ہو یہ علامت بہت کچھ بیان کرتی ہے سر نیچا کر کے سونے سے سر کو سنبھالنے کے لئے گردن کو کم کوشش کرنی پڑتی ہے۔ بچہ نیند کے دوران روتا ہے بسااوقات سوتے ہی نیند میں روتا ہے ایک ٹانگ یا دونوں ٹانگوں کو جھٹکے لگتے ہیں بچہ نیند میں ایسے روتا ہے جیسے کہ خوف زدہ ہو گیا ہو چہرہ سرخ اور آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں یہ بیلاڈونا کا مریض نہیں ہے اور بیلاڈونا یہاں کچھ نہیں کر سکتی اور نہ ہی کبھی کیا ہے اور بیلاڈونا کبھی بھی دماغ کی جھلیوں کی ٹیوبرکلر سوزش کو شفایاب نہیں کر سکتی۔ علامات کم یا زیادہ نوبتی ہوتی ہیں اور ان کے ہمراہ چند دماغی علامات بھی ہوتی ہیں آپ کو بہت عام علامات نظر آئیں گی

جن میں سے چند علامات میں آپ کو بتا چکا ہوں اور چند علامات لیکچر کے آخر میں بیان کروں گا میں آپ کو علامات کے مختلف گروہ بیان کروں گا میں یہ خیال پیش نہیں کرنا چاہتا کہ علامات دوا کا اظہار اس وقت کریں گی جب وہ اپنے متعلقہ گروہ میں ہوں گی۔

پھیپھڑوں کی ٹی بی میں سلفر صرف ابتدا میں مظہر ہوتی ہے میں آپ کو یہاں احتیاط برتنے کا مشورہ دوں گا بے احتیاطی یا غلطی سے دی گئی سلفر ممکن ہے کہ مرض کو بہت بڑھا دے جبکہ آپ کی خواہش مریض کو شفایاب کرنا ہے آپ کو چاہیے کہ دوا کی خوراکیں ہر گز بار بار نہ دہرائیں۔ اور سلفر کو ہرگز اس وقت تک استعمال نہ کریں جب تک آپ کو پکا یقین نہ ہو کہ دوا سلفر ہی ہے کیونکہ سلفر کا میلان ہے کہ جو کچھ جسم میں سویا ہوا ہے اس کو جگا دو۔ سلفر کے خصوصی اظہار درج ذیل ہیں۔

جسم بہت زیادہ گرم محسوس ہو، مریض کی خواہش ہو کہ کھڑکیاں کھول دی جائیں خواہ موسم کتنا ہی سرد کیوں نہ ہو، بار بار گرمی کی لہریں آئیں، معدہ میں خالی پن، سر کی چوٹی پر جلن، ٹھنڈے پاؤں وغیرہ چڑھائی چڑھتے وقت دل کی دھڑکن تیز ہو جائے بائیں چھاتی کی بھٹنی سے درد عقبی جانب جائے۔ اب آپ ایسی حالت میں سلفر استعمال کر سکتے ہیں جتنی بھی بلند طاقت آپ دینا چاہیں ایک دوا اور تین خوراکیں اور نتائج کا انتظار کریں اپنے مریض کا بہت احتیاط سے معائنہ کرتے رہیں بہت جلد شفایابی ظاہر ہو گی لیکن ہر مریض میں نہیں۔

جب ٹی بی آنتوں سے ملحقہ شکم کی جھلی پر اثر انداز ہو رہی ہو تو سلفر ان علامات میں مظہر ہوتی ہے جو سوکھا پن لاغری اور خنازیر کے تحت بیان کر چکا ہوں۔

آپ سلفر کو کولہے کے جوڑ کے مرض (Hip Joint Disease) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اور سفید سوجن (White Swelling) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں عام علامات دوا کے انتخاب میں مدد دیں گی۔

ٹیوبرکلر سمیت سے پیدا ہونے والے امراض میں آپ سلفر کا موازنہ کلکیریا کارب اور فاسفورس سے کریں دونوں ادویہ خنازیری مزاج بچوں کو سلفر کے بعد فائدہ دیتی ہیں۔

دونوں ادویہ دماغی علامات کی بجائے مریض کے عام کردار سے مظہر ہوتی ہیں جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ تینوں ادویہ میں نسیجوں کی ناقص بالیدگی پائی جاتی ہے سلفر کا مریض کلکیریا کے مریض سے دبلا ہوتا ہے لیکن کلکیریا موٹے پلپلے اور ظاہری طور پر بہترین نشوونما والے بچوں کی دوا ہے گوشت کا زردپن اور نرمی سے معلوم ہوگا کہ جسم میں چربی موجود ہے اور یہ دوسری بافتوں سے مانگی گئی ہے سلفر کے مریض کا پسینہ بدبودار ہوتا ہے کلکیریا کا پسینہ سر پر اور سرد ہوتا ہے۔

کلکیریا فاس کی علامات یہ ہیں موٹاپے کی بجائے سوکھاپن کا میلان شکم بڑا اور ڈھیلا ڈھالا تالو دیر تک کھلا رہتا ہے۔ ایک اور دوا ایپس ہے آپ جانتے ہیں کہ ایپس ٹیوبر کلر سمیت سے پیدا ہونے والی دماغی جھلیوں کی سوزش کی بہترین ادویہ میں سے ایک دوا ہے ایپس سلفر سے بہت مماثل ہے دونوں ادویہ دماغی علامات میں مظہر ہوتی ہیں جب یہ علامات کسی ابھار یا خارش سے دب جانے سے پیدا ہوئی ہوں۔ سلفر اس وقت جب مرض مزمن ہو اور ایپس جب کہ مرض حاد ہو۔ ایپس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب رساؤ بہت نمایاں ہو مریض سوتے ہوئے چیخ مارتا ہے دونوں ادویہ کی بے آرامی کا موازنہ بھی کریں سلفر کا مریض بالکل نہیں سوتا یا سوتے ہوئے اچانک جاگ جاتا ہے یا بلی کی مانند نیند لیتا ہے۔

ایپس کی تصویر درج ذیل ہے بچہ غنودگی میں مبتلا ہوتا ہے اچانک جاگتا ہے چیخ مارتا ہے ممکن ہے بچہ جزوی طور پر جاگا ہو یا مکمل جاگ گیا ہو بچہ غنودہ تو ہوتا ہے مگر سو نہیں سکتا۔

سلفر اعصابی نظام پر بڑی قوت سے اثر انداز ہوتی ہے ویسا ہی اثر جیسا کہ دوران خون پر کرتی ہے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے اور سب سے پہلے دماغ کے اعمال میں ابتری لاتی ہے مثال کے طور پر جب سلفر کی عام علامات موجود ہوں تو سلفر ہسٹریا کی حالتوں میں موزوں دوا ہے جب مریضہ کو سودائی خیال ہو کہ وہ بہت امیر ہے نتائج کی پرواہ کیے بغیر کپڑے پھاڑ دیتی ہو پھٹے پرانے کپڑوں سے کھیلتی ہو اور خوشی محسوس کرتی ہو یہ سمجھتی ہو کہ یہ بہت خوب صورت اشیاء ہیں دوسرے اوقات مالیخولیا میں مبتلا ہو جاتی ہو کام کرنے کی رغبت نہ ہو

مریضہ مکمل طور پر بے پرواہ ہو۔ یہ فاسفورک ایسڈ کی بے اعتنائی نہیں ہے بلکہ یہ بے پرواہی سستی مالیخولیا کے مریضوں میں یا مراقی مریضوں میں عام ہوتی ہے۔ بسا اوقات مریضہ مذہبی مالیخولیا میں مبتلا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ یہ مالیخولیا عجیب و غریب اور خود غرضانہ ہوتا ہے مریضہ کو خوف ہوتا ہے کہ وہ بچ نہ سکے گی مریضہ اپنی روح کے لئے بے چین ہوتی ہے اور دوسروں کی نجات سے بے پرواہ ہوتی ہے بسا اوقات مریضہ ناقابل برداشت حد تک تنک مزاج اور چڑچڑی ہو جاتی ہے خاص طور پر بچوں کی بابت یہ سب سچ ہے۔

ممکن ہے سلفر (Hydrocephaloid) استسقاء دماغ جیسے امراض میں مظہر دوا ہو میں نے ایسے حالات میں سلفر کا مکمل تجربہ کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ سلفر بے حد قیمتی دوا ہے مثال کے طور پر یہ مرض بچوں کے موسم گرما کے اسہال کے دوران ظاہر ہوتا ہے مریض بچہ بے ہوش ہوتا ہے چہرہ زرد اور سرد پسینے سے نہایا ہوا ہوتا ہے خاص طور پر پیشانی پر سرد پسینہ موجود ہوتا ہے اب آپ مریض کو ویریٹرم البم کے ساتھ نہ الجھائیں ویریٹرم مظہر دوا نہیں ہے۔ آنکھیں آدھ کھلی آپ دیکھیں گے کہ روشنی سے پتلی بہت کم رد عمل ظاہر کرتی ہے پیشاب دب چکا ہوتا ہے (خطرناک علامت) بچے کے اعضاء میں وقتاً فوقتاً جھٹکے آتے ہیں بچہ کبھی کبھار نیند سے چونکتا ہے اور روتا ہے یہ ایسی حالت ہے جہاں سلفر جادو نما اثر دکھاتی ہے خواہ دست جاری رہیں یا بند ہو جائیں سلفر کے مقابلہ کی کوئی دوا نہیں ہے جو اس کا نعم البدل ثابت ہو سکے۔ بچہ سر کو دائیں بائیں شدت کے ساتھ گھماتا ہے چہرے پر خون پھیلا ہوتا ہے نہ تو بیلاڈونا والا رونا موجود ہوتا ہے اور نہ ہی دماغی چیخ موجود ہوتی ہے جو کہ ایپس کی علامت ہے بلکہ یہ سلفر کی مخصوص علامات کا گروہ ہے۔

سلفر ریڑھ پر عمل کرتی ہے اور کئی اقسام کے حالات پیدا کرتی ہے سب سے پہلے ریڑھ کی سوزش میں مفید دوا ہے اگر ریڑھ کے مہروں کو درمیان سے دبا دیا جائے تو مریض پیچھے ہٹتا ہے سلفر کو ریڑھ کے اجتماع خون میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب یہ تکلیف ماہواری دب جانے سے پیدا ہوئی ہو اس سے بھی بڑھ کر اگر یہ تکلیف بواسیری خون بند ہو

جانے سے پیدا ہوئی ہو۔ کمر اتنی پر حس ہوتی ہے کہ اچانک معمولی سی کرخت آواز سے بھی ریڑھ میں چبھن دار درد ہوتے ہیں چھوٹی کمر میں خشک گرمی محسوس ہوتی ہے اور پاؤں اکثر ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سلفر نچلے دھڑ کے فالج (Paraplegia) میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے یا دونوں ٹانگوں کے فالج میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے ترقی یافتہ حالت میں جب کہ فالج کسی بافت کے سخت ہو جانے یا حرام مغز نرم پڑ جانے یا اس کی جھلیوں کی سوزش کی وجہ سے ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ سلفر زیادہ مظہر دوا ہو گی لیکن سلفر نے دونوں ٹانگوں کے فالج میں بہت بہتر فوائد ظاہر کیے ہیں پیشاب بند ہو گیا ہو دب گیا ہو سن پن ناف تک بڑھ جائے جب کیتھیٹر سے پیشاب نکالا جائے تو گدلا اور شدید بدبو دار ہو ایسی حالت میں سلفر کو بار بار دہرانا چاہیے میں یہ ضرور کہوں گا کہ سلفر ہمیشہ شفایاب نہیں کرے گی کیونکہ بہت سے مریض نا قابل شفا ہوتے ہیں لیکن ان مریضوں کو شفایاب کر دے گی جن کا مرض مزمن نہ ہو گیا ہو۔ اور ان کے حرام مغز میں کوئی بڑی تبدیلی نہ آئی ہو۔

ریڑھ کی عام کمزوری جس کا کوئی خاص نام نہ ہو کبھی کبھار سلفر سے شفایاب ہو جاتی ہے مریض کے کندھے جھکے ہوئے ہوتے ہیں سینہ میں خالی پن اور کمزوری ہوتی ہے گیارہ بجے دن معدہ میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جب کسی حاد مرض کی وجہ سے یہ علامات پیدا ہو گئی ہوں تب بھی ہم سلفر استعمال کر سکتے ہیں۔

اب ہم بند ھنوں جوڑوں اور پٹھوں پر سلفر کا عمل دیکھتے ہیں سلفر جوڑوں کی حاد یا مزمن سوزش میں استعمال کر سکتے ہیں جب کہ سوزشی سوجن بڑھ رہی ہو یعنی مرض پاؤں سے شروع ہوا ہو اور اوپر کی جانب آ رہا ہو رات کو اور بستر میں درد زیادہ ہو جاتے ہوں جلن کی وجہ سے مریض پاؤں بستر سے باہر نکال دیتا ہو۔ خاص طور پر سلفر کو ہم سوزشی وجع المفاصل میں مفید سمجھتے ہیں کیونکہ اس کی ایک دکھ دینے والی علامت ہے کہ نیند کے دوران مریض کو جھٹکے لگتے ہیں۔ ورم غشائے زلالی میں بھی سلفر فائدہ مند دوا ہے جب کہ رساؤ پڑ چکا ہو یہاں

سلفر تیزی سے جذب کا عمل شروع کر دیتی ہے خاص طور پر جب گھٹنے کے جوڑ متاثر ہوں۔

اب سلفر کے سیرس جھلیوں پر عمل کی جانب توجہ دیتے ہیں دماغی جھلیوں کی سوزش (Menengitis) کا ذکر کر چکا ہوں جو کہ ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہوتی ہے اب میں سلفر کے پھیپھڑوں کے غلاف پر عمل کی بابت بیان کروں گا ہم دیکھتے ہیں کہ سلفر پھیپھڑوں کے غلاف کی سوزش ذات الجنب (Pleurisy) میں مظہر دوا ہوتی ہے جب معمولی سی حرکت سے بائیں پھیپھڑے میں تیز چبھن دار درد ہوتے ہوں اور پچھلی جانب جاتے ہوں کمر کے بل لیٹنے سے اور معمولی حرکت کرنے سے اضافہ ہو جاتا ہو سلفر ان مریضوں میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے جن کو بڑی احتیاط سے انتخاب شدہ دی گئی دوا کوئی رد عمل ظاہر نہ کر رہی ہو خاص طور پر پھیپھڑوں کے غلاف میں رساؤ موجود ہو اس تعلق سے ایپس کا دھیان بھی آنا چاہیے۔ شکم کی جھلی کی سوزش ورم باریطون (Peritonitis) میں سلفر متاثرہ حصے میں پیدا ہونے والی علامات کی بجائے اپنی عام علامات سے پہچانی جاتی ہے۔

آیئے اب سلفر کا لعاب دار جھلیوں پر اثر دیکھتے ہیں ہم یہاں زکام اور نمونیہ پر توجہ دیں گے سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ سلفر آنکھوں کے پردہ عطف کی سوزش (CONJUNCTIVITIS) میں مظہر دوا ہوتی ہے سلفر اس وقت زیادہ موزوں دوا ہوتی ہے جب آنکھ میں کچھ بیرونی شے پڑ جانے سے سوزش شروع ہو گئی ہو خاص طور پر اس وقت جب ایکونائٹ ناکام ہو چکی ہو۔ آنکھوں کی خنازیری سوزشوں میں بھی جب کہ آنکھوں میں اجتماع خون کا میلان ہو تو سلفر فائدہ مند ہوتی ہے آنکھیں سرخ اور خون سے بھری ہوں آنکھوں میں ایسا احساس ہو کہ آنکھوں میں شیشے کی کرچ موجود ہے یہ سوزش گرم موسم میں بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور سردیوں کے دوران بچہ عموماً ہر تکلیف سے مبرا ہوتا ہے اس کی وجہ گرمی کی کمی ہوتی ہے بچہ جب چولہے کے پاس بیٹھا ہو تو تکلیف میں شدت آجاتی ہے سلفر کی اس راہ نما علامت کی وجہ سے ہم سلفر کو پتلی کی سوزش (KERATITIS) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ سلفر اس وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب آنکھوں کی یہ حالت رہت

کے ذرے یا آدھ جلے کوئلے کا ذرہ پڑ جانے سے پیدا ہوئی ہو اور ایکونائٹ ناکام ہو چکی ہو۔

نزلہ اور زکام میں سلفر اس وقت مظہر ہوتی ہے جب مریض کو بار بار زکام لگ جاتا ہو خاص طور پر جب نزلہ مزمن ہو گیا ہو۔ ناک سوجا ہوا ہو ناک کے اندر چھیچھڑے بنتے رہتے ہوں ناک سے فوراً خون آجاتا ہو ناک کی بیرونی نوک سرخ ہو ناک کے کناروں پر کھرنڈ ہوں ناک کے بیرونی سوراخ کی سرخی سلفر کی مستحکم علامت ہے کمرے کے اندر ناک بند ہو جائے مریض کھلی ہوا میں چلا جائے تو سانس لینے میں آسانی ہو۔

آیئے اب پھیپھڑوں اور حلق کی جانب متوجہ ہوتے ہیں سلفر حلق کی سوزش (LARANGITIS) اور نرخرہ کی سوزش (BRONCHIAL CATTARH) میں مظہر ہوتی ہے گلا بیٹھ جاتا ہے آواز گہری ہو جاتی ہے کئی مریضوں میں آواز صبح کے وقت بھاری ہو جاتی ہے یہ علامت جتنی مزمن ہو اتنی ہی سلفر مظہر دوا ہوتی ہے۔ سوزش نرخرہ اور خاص طور پر مزمن سوزش نرخرہ میں سلفر مظہر ہوتی ہے جب نرخرے میں بہت زیادہ اور گاڑھی پیپ دار بلغم ثابت قدمی سے موجود رہے مریض کو دم گھٹنے کے دورے ہوتے ہوں جن کے ہمراہ دل کی دھڑکن میں تیزی آجاتی ہو مریض کی خواہش ہو کہ کھڑکیاں کھول دی جائیں مریض جب سیدھا لیٹے تو کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہو کھانسی اتنی شدید بھی ہو سکتی ہے کہ مریض کو متلی ہو اور قے آجائے۔ اکثر اوقات سلفر نمونیہ سے بچا سکتی ہے پھیپھڑوں میں اجتماع خون کو کم کرتی ہے کیونکہ پھیپھڑوں میں اجتماع خون کے بعد پھیپھڑوں میں مواد تہ نشین ہو جاتا ہے اگر آپ ابتدا میں ہی سلفر دے دیں گے تو مرض کے راستے میں مزاحم ہو جائیں گے۔ یقیناً وہ دوا دی جائے گی جو مظہر ہو گی اگر آپ مرض کو روکنے میں ناکام ہو چکے ہوں یا دیر کر چکے ہوں اور رساؤ پڑ چکا ہو تو بھی آپ سلفر استعمال کر سکتے ہیں یہ وہ وقت ہے جب پھیپھڑوں میں سختی کی ابتدا ہو حتیٰ کہ اس وقت بھی سلفر مرض کا رخ موڑ دے گی۔ دوبارہ آپ اس وقت بھی سلفر استعمال کر سکتے ہیں جب کہ مریض میں رد عمل ظاہر نہ ہو رہا ہو اور آپ کو خوف ہو کہ مریض کے پھیپھڑوں میں ٹی بی کی گانٹھ پیدا ہو جائے گی۔ آپ نمونیہ میں

سلفر استعمال کر سکتے ہیں جب نمونیہ کا میلان ٹائی فائڈ کی جانب ہو مریض آہستہ بولتا ہو زبان خشک ہو اور اس وقت بھی جب پھیپھڑے اپنی فطری حالت میں واپس نہ آرہے ہوں نمونیہ کو دیر گزر چکی ہو اور آپ کو خوف ہو کہ پھیپھڑوں میں توڑ پھوڑ شروع ہو جائے گی تو بھی آپ سلفر استعمال کر سکتے ہیں۔

سینہ میں ہر قسم کی کھڑ کھڑاہٹ سنی جا سکتی ہے جو بلغم باہر نکلتا ہے وہ پیپ دار ہوتا ہے مریض کو دق کے بخار جیسا بخار ہوتا ہے جسم سے گوشت کم ہونا شروع ہو جاتا ہے سلفر ایسے مریض کو بچا لے گی لیکن آپ یہ یاد رکھیں کہ جب ٹی بی کی گانٹھ پھیپھڑوں میں بن چکی ہو تو سلفر بالکل استعمال نہ کریں اس وقت موزوں دوا لیکیسس ہو گی۔ سلفر پھیپھڑوں میں ٹی بی کی ابتدا میں مظہر ہوتی ہے بلکہ عین ابتدا کی دوا ہے جب کہ سینہ میں اجتماع خون شروع ہو انگلیوں سے سینہ بجانے سے پھیپھڑوں کی چوٹی کی بے حسی کا احساس ہوتا ہو سینہ کے اوپر والے حصے میں سانس کی آمد و رفت غائب ہوتی ہے یہاں دی گئی سلفر سینہ میں دوران خون کو برابر کر دیتی ہے اور شفایابی مقدر ہوتی ہے۔

آنتوں کے امراض میں سلفر بہت کارآمد دوا ہے سلفر کو آپ اسہال میں استعمال کر سکتے ہیں جب کہ درج ذیل علامات موجود ہوں پاخانوں کا رنگ تبدیل ہوتا رہے زرد پھر کیچڑ نما بعد میں پانی کا سا ممکن ہے پاخانے میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہو خصوصاً خنازیری مزاج بچوں میں صبح کے وقت اسہال میں اضافہ ہو جاتا ہے مریض بستر چھوڑ کر بھاگتا ہے۔

پیچش میں بھی سلفر استعمال کی جا سکتی ہے جب مروڑ بند ہو چکے ہوں مگر خون اور آؤں ابھی آرہی ہو یہ لازم ہے کہ آپ سلفر کو دوسری ادویہ سے الگ کر لیں جن میں حرکت کرنے سے دست آتے ہیں۔ سب سے پہلے برائی اونیا صبح کے دستوں کی مفید دوا ہے جوں ہی مریض حرکت کرتا ہے دست آجاتا ہے نیٹرم سلف بھی سلفر سے مماثل ہے اور کبھی کبھار خنازیری مزاج مریضوں میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ نیٹرم میور میں بھی صبح کے دست موجود ہیں مگر ان کے ہمراہ بہت ہوا خارج ہوتی ہے۔

ایک اور دوا ریو میکس کر سپس ہے جس میں سلفر کی سی علامات موجود ہیں مریض بستر چھوڑ کر بھاگتا ہے علی الصبح دست آتا ہے لیکن ریو میکس کر سپس نزلہ کے بعد مظہر ہوتی ہے اور ریو میکس کی مخصوص کھانسی ہمراہ ہوتی ہے۔

ایک اور دوا پوڈو فائلم ہے جس کو کبھی کبھار سلفر کے ساتھ الجھالیا جاتا ہے اس میں بھی صبح کے اسہال موجود ہیں مریض بستر سے اٹھ کر جلدی جلدی بھاگتا ہے سلفر کی مانند پاخانے رنگ بدلتے ہیں فرق یہ ہے کہ پوڈو فائلم کے اسہال دن بھر آتے رہتے ہیں دوپہر کے وقت اسہال میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سلفر میں سوراخ مقعد میں دکھن اور کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے۔

فاسفورس میں بھی صبح کے دست موجود ہیں پاخانہ سبز رنگ اور بغیر درد آتا ہے۔

ڈائسکوریا میں بھی صبح کے اسہال موجود ہیں مگر ان کے ہمراہ پکڑنے والے قولنجی درد ہوتے ہیں بالکل کالوسنتھ کے دردوں کی مانند لیکن ڈائی سکوریا کے درد اڑ کر جسم کے دوسرے حصوں میں جاتے ہیں اور کالوسنتھ کے الٹ مریض کو پچھلی جانب جھکنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ میں سلفر کی جلد کی علامات کی بابت چند الفاظ کہوں۔ مختصراً میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں جو کچھ میں آپ کو بتا چکا ہوں اب اس میں تھوڑا سا اضافہ کروں گا آپ کو یاد ہوگا کہ سلفر کی جلد کھردری کھرکھری اور بھدی ہوتی ہے اور سلفر کے حقیقی مریض کی جلد خسرے کی مانند ہوتی ہے پسینہ کم آتا ہے اور اگر آئے بھی تو جزوی ہوتا ہے پسینہ کی بو کھٹی یا بدبودار باسی ہوتی ہے کیل نکلنے کی جانب میلان ہوتا ہے خاص طور پر چہرے پر کیل نکلتے ہیں جسم پر ادھر ادھر پھنسیاں نکل آتی ہیں جو بہت سست روی سے مندمل ہوتی ہیں یقیناً چہرے پر چھائیاں ہوتی ہیں ہاتھوں اور بازوں پر بھی چھائیاں ہوتی ہیں سرخی کی جانب میلان ہوتا ہے جلد کی تہوں میں دکھن اور کھردرا پن موجود ہوتا ہے (جنگاسہ میں پستانوں میں آلات تناسل یا گردن کی جلد کی تہ میں)۔

ہم جانتے ہیں کہ سلفر کھجلی میں مظہر ہوتی ہے ہانیمن نے یہ نظریہ پیش کیا کہ اگر کھجلی کو بیرونی طور پر سلفر کی مرہم لگا کر دبا دیا جائے (خواہ آج کل کی جدید مرہموں کو لگا دیا جائے) تو کھجلی دب جانے سے کئی اور امراض ظاہر ہو جاتے ہیں دعویٰ کے ثبوت لئے ہزاروں مریضوں کا حوالہ دیا گیا۔ اس اعلان کے چند سال بعد کارسیکان نے دیکھا کہ کھجلی کے جراثیم (SARCOPTIS HOMINES) جلد کے نیچے انڈے دیتے ہیں اس نے دیکھا کہ کھجلی کی وجہ یہی ہے پھر اس نے سوچا کہ اس نے ہانیمن کے نظریہ سورا کو تباہ و برباد کر دیا ہے لیکن اس کہانی کا ایک اور پہلو بھی ہے ایک مریض جو کھجلی کا شکار ہو گلی میں جاتا ہے دوستوں سے ملتا ہے ایک سے معانقہ کرتا ہے دوسرے سے ہاتھ ملاتا ہے ایک کو مرض لگ جاتا ہے دوسرے کو کچھ نہیں ہوتا اور دوسرا بچ جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ دونوں انسانوں میں فرق موجود ہے نہیں تو دونوں کو مرض کا شکار ہونا چاہیے تھا یا دونوں ہی بچ جاتے کیونکہ دونوں نے اجنبی تاثر کا سامنا کیا تھا پہلے کا جسم تندرست نہیں تھا اس لئے اس کو مرض لگ گیا نہیں تو مرض کی چھوت اس کو نہ لگتی دوسرے کا جسم تندرست تھا اس لئے کھجلی کے جراثیم کو صحت مند جسم میں جگہ نہیں ملی۔

بہر حال کارسیکان کا یہ نظریہ ہانیمن کے نظریہ سورا کو شکست نہ دے سکا۔ سورا ایک بد قسمت نام ہے لیکن یہ نام ایسے جسموں کا اظہار کرتا ہے جو کھجلی کے جراثیم کے حق میں ہوتے ہیں۔

کھجلی (خارش) میں سلفر بے حد قیمتی دوا ہے کیونکہ یہ مرض کی علامات سے قریبی موافقت رکھتی ہے سلفر کے مریض کو جونہی بستر کی گرمی ملتی ہے تو جوڑوں کے خم اور انگلیوں کے درمیان کھجلی شروع ہو جاتی ہے جسم کی جلد کھردری اور چھلکے دار ہو جاتی ہے باریک آبلے بن جاتے ہیں جوں جوں مرض میں ترقی ہوتی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ جسم پر اِدھر اُدھر پھوڑے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اب اگر آپ چاہتے ہوں کہ آپ کا مریض کھجلی سے نجات حاصل کرے تو مریض کو چاہیے کہ وہ ان جگہوں کو گرم پانی اور صابن سے

صاف کرے اور جلد پر عام تولیے سے مالش کرے اور اس کے بعد لیونڈر کا تیل لگائے اس طرح کھجلی کے جراثیم اور انڈے تلف ہو جائیں گے اور کھجلی کو دبائے بغیر مسئلہ حل ہو جائے گا اس کے بعد سلفر یا جو بھی مظہر دوا ہو آپ مریض کو دے سکتے ہیں اور اگر سلفر کو بیرونی طور پر استعمال کر کے مرض کو دبا دیا گیا ہو تو آپ کے پاس دوسری بہت سی ادویات ہیں جن میں سے آپ انتخاب کر سکتے ہیں۔

جب کھجلی کا مرض بڑھ کر پھنسیاں پیدا ہو گئی ہوں اور ایگزیما کی شکل اختیار کر گئی ہوں اور مرض بگڑ گیا ہو تو آپ مرکیورس دیں۔

جب خاص طور پر مزاجی علامات ظاہر ہوں اور جسم پر ادھر ادھر بڑے بڑے پھوڑے نکل آئیں اور ترقی کر کے تب خالہ کی شکل اختیار کرنے لگیں تو سیپیا دیں۔

کاسٹیکم اس وقت فائدہ مند ہو گی جب کھجلی کو سلفر یا مرکری کی مرہموں سے دبا دیا گیا ہو۔

میں چاہتا ہوں کہ چند الفاظ سلفر کے معدہ پر عمل کی بابت کہوں۔ سلفر معدہ کی خرابی میں فائدہ مند دوا ہے اور کئی اقسام کی سوء ہضمی میں مظہر ہوتی ہے دوا کی مخصوص علامات اس طرح ہو سکتی ہیں سب سے پہلے تو سلفر ان افراد میں مظہر دوا ہو گی جن کے شکم میں خون کی فراوانی ہو جگر کے ترچھے شگاف میں خون کا مجہول بھراؤ ہو جس کا اظہار اس احساس سے ہوتا ہے کہ شکم میں تناؤ ہے یا بھراؤ ہے معمولی سی غذا سے شکم سیر ہو جاتا ہو جگر میں اجتماع خون ہو جگر بڑھا ہوا ہو اور دکھتا ہو قبض موجود ہو بار بار پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش ہوتی ہو بواسیری مسے ہوں جن کی براہ راست وجہ شکم میں خون کی بے جا فراوانی ہو کبھی قبض ہو جاتا ہو کبھی اسہال آنے لگتے ہوں۔ یہ سلفر کے صبح کے دست نہیں ہیں۔ اگر کھجلی دب کر معدہ خراب ہو گیا ہو تو بھی سلفر دوا ہوتی ہے۔ خواہ سرخ باد ہوا ایگزیما ہو یا کھجلی ہو یا اسی نوع کا کوئی بھی جلدی مرض دبایا گیا ہو۔

شرابیوں کے ضعف معدہ میں جبکہ انگور کی شراب کی بجائے برانڈی اور بئیر بہت

زیادہ استعمال کی گئی ہو تو کبھی کبھار سلفر کو طلب کرنا پڑتا ہے یہاں بھی آپ کو جگر بڑھا ہوا اور اس میں اجتماع خون نظر آئے گا۔ نشاستہ دار غذا سے پیدا ہونے والی بد ہضمی میں بھی سلفر مظہر ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بد ہضمی کے ہر مریض میں جگر کی خرابی موجود ہوتی ہے جو کہ سلفر کو طلب کرتی ہے مریض نشاستہ دار غذا ہضم نہیں کر سکتا کیونکہ نشاستہ دار غذا کو رطوبات لبلبہ صفرا اور ہاضم رطوبات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مریض کو قے آجاتی ہے مریض دودھ نہیں پی سکتا اگر مریض دودھ پینے کی کوشش کرے تو فوراً قے آجاتی ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ علامت شرابیوں میں عام پائی جاتی ہے۔ قے کھٹی اور اس میں نا ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے اس کے علاوہ آپ کو بھوک کی ہر قسم کی بے ترتیبی بھی نظر آئے گی۔

مریض دس گیارہ بجے دن بھوکا ہوتا ہے مریض نے اوسط درجہ کا ناشتہ بھی کیا ہوگا مریض شکم کے اوپری حصے میں خالی پن اور کترن کی شکایت کرے گا اسے فوری غذا چاہیے نہیں تو وہ ڈوب جائے گا۔ جب مریض غذا لے لیتا ہے تو اس کی بھوک میں افاقہ ہو جاتا ہے لیکن مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اس کے شکم میں ہوا بھر رہی ہے مریض کو بوجھل پن اور سستی کا احساس ہوتا ہے وہ اتنا پست ہمت ہو جاتا ہے کہ زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ ان امراض کی ابتدا میں سلفر اتنی مظہر دوا نہیں ہوتی جتنی کہ نکس وامیکا کے بعد مظہر ہوتی ہے آپ کو یہ ہی علامات نکس وامیکا میں بھی ملیں گی جب نکس وقتی افاقہ دے تو سلفر اس کا بقایا کام پورا کرتی ہے اور شفایاب کرتی ہے۔

لیکسیس اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب شرابیوں کا جگر بڑھ گیا ہو اور علامات پست درجہ ہوں خاص طور پر اسوقت جب سوزش کی وجہ سے جگر مین پھوڑا پیدا ہو رہا ہو۔

اگر اجتماع خون کی وجہ سے جگر ضائع ہو رہا ہو تو ہمیں دوسری ادویات پر بھروسہ کرنا پڑے گا سب سے اہم ادویات فاسفورس اور لاروسیر لیس ہیں فاسفورس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب جگر چربی میں بدلنا شروع ہو جائے۔

اب میں سلفر کے ایسے امراض کی بات جن کا تعلق اعضائے تناسل سے ہے چند

الفاظ کہوں گا ادویات کی ایک تگڈم ہے نکس وامیکا سلفر اور کلکیریا کارب یہ تینوں ادویات مشت زنی اور کثرت مباشرت سے پیدا ہونے والے حالات کے لئے فائدہ مند ہیں آپ نکس سے شروع کریں گا ہے گاہے آپ کو سلفر کی علامات نظر آئیں گی اگر سلفر جزوقتی افاقہ مہیا کرے تو کلکیریا کارب شفا کو مکمل کردے گی۔

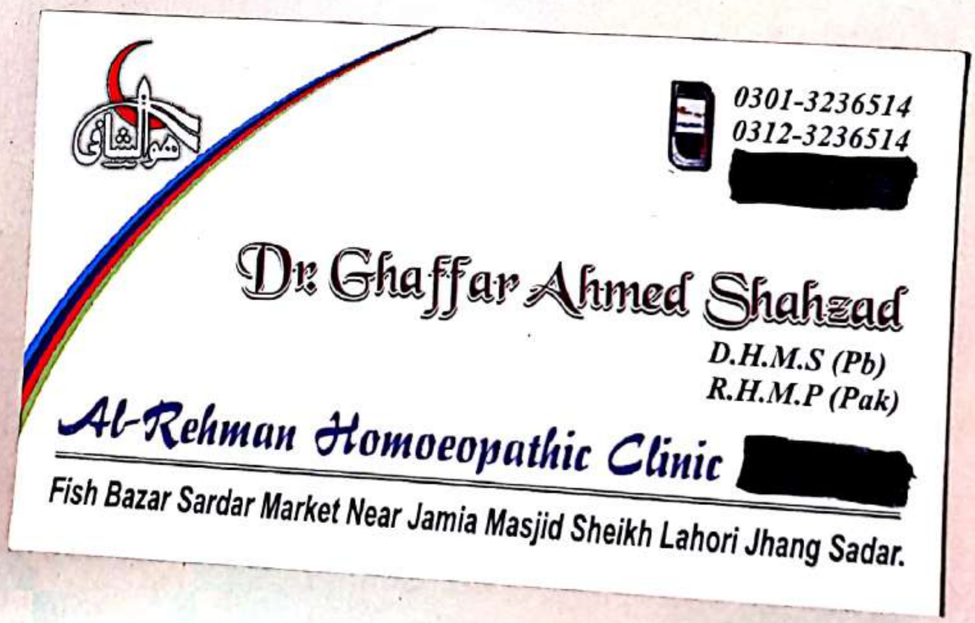
جو علامات سلفر کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں آپ دیکھیں گے کہ مریض کمزور اور لاغر ہے اور معدہ کی وہ شکایات جن کا میں ذکر کر چکا ہوں عام ہوں گی خاص طور پر کمزوری گرمی کی لہریں سر کی چوٹی پر جلن پاؤں سرد ہونگے۔ احتلام جس کی وجہ سے مریض کا اگلا دن بہت برا گزرتا ہے مادہ منویہ پتلا پانی کی مانند اور بغیر بو ہوتا ہے اور اپنی خصوصی خصوصیات کھو چکا ہوتا ہے بس فطری منی کا سایہ سا ہوتا ہے آلات تناسل ڈھیلے ہوتے ہیں خصیے اور ان کی تھیلی پلپلی اور لٹکی ہوئی ہوتی ہے آلہ تناسل سرد ہوتا ہے معمولی سی شہوت ہوتی ہے اگر ہم بستر ہونے کی کوشش کی جائے تو منی فوراً خارج ہو جاتی ہے تقریباً دخول کرتے ہی انزال ہو جاتا ہے (سرعت انزال) مریض کو کمر درد اور اعضا میں کمزوری محسوس ہوتی ہے چلنا مشکل ہوتا ہے مریض پست ہمت اور مراقی مزاج ہوتا ہے۔

ممکن ہے کہ سلفر سوزاک میں بھی مظہر ہو خواہ سوزاکی اخراج پتلا ہو یا گاڑھا پیپ دار ہو پیشاب کرتے وقت جلن اور سخت تکلیف ہو اور سوراخ بول کے لب سرخ ہوں۔ سلفر اس وقت بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب غلاف حشفہ سخت ہو گیا ہو (PHIMOSIS) اور پیچھے نہ ہٹ سکتا ہو خاص طور پر جب خصیوں کی تھیلی میں سوزش اور سختی موجود ہو۔

سلفر زنانہ اعضاء پر بھی عمل کرتی ہے اور جو مرکزی علامات پیدا ہوتی ہیں ان کی وجہ ان اعضاء میں اجتماع خون ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ گرمی کی لہریں اور شکم میں خون کی بے جا فراوانی ہوتی ہے رحم کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے رحم میں بھراؤ اور بوجھ کا احساس ہوتا ہے مریضہ کے لئے ایک جگہ کھڑا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے فرج میں جلن ہوتی ہے اور اکثر فرج میں کھجلی اور مقام جھانٹ پر پھنسیاں ہوتی ہیں۔ سلفر سے نزدیک دوا یہاں ایلوز ہے ایلوز

بھی یہی علامات پیدا کرتی ہے نچلی جانب بوجھ بالکل ویسا ہی بھراؤ اور شکم میں خون کی بے جا فراوانی مگر سلفر میں درج بالا علامات کے علاوہ نہانے سے نفرت ہوتی ہے ایلوز بہ نسبت غذا کی نالی کے مقعد پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے پاخانہ کرنے کی مسلسل حاجت بنی رہتی ہے جب پاخانہ خارج ہو تو اس کے ہمراہ بہت ہوا خارج ہوتی ہے ایلوز کے بواسیری مسے انگور کے خوشوں کی مانند باہر نکل آتے ہیں سرد پانی سے دھونے سے افاقہ ہوتا ہے۔

موضوع ختم کرنے سے پہلے میں آپ کو خام سلفر کے استعمال بتانا چاہتا ہوں سلفر کی مکمل علامات کی تصویر ایشیائی ہیضہ ہے سلفر ہیضہ کی ابتدائی علامات کے لئے موزوں ہے مرض کی مکمل علامات اور بعد ازاں کی علامات سلفر سے مماثل ہیں۔ اس لئے ہم سلفر کو مانع ہیضہ بھی استعمال کر سکتے ہیں آپ سلفر کے پھول لے کر جرابوں میں ڈال لیں جیسا کہ ڈاکٹر ہیرنگ نے کہا ہے تو سلفر پاؤں کے ذریعے جسم میں جذب ہو جاتی ہے کیونکہ پسینہ میں اس کی بو محسوس کی جا سکتی ہے اگر سلفر کے پھولوں کو کمرہ بند کر کے جلا دیا جائے تو جراثیم کش اثر کرتی ہے۔



لیکچر نمبر ۴۶

کاربن گروہ

کاربو اینی میلس (اس کے اندر چونے کے فاسفیٹ موجود ہیں)

کاربو ویج (پوٹاشیم کے کاربونیٹ موجود ہیں)

گریفائٹس (میں لوہا موجود ہے)

اینی لائن سلفیٹ

کاربونیم (چمنی کی سیاہی)

کول گیس

بائی سلفائڈ آف کاربن

آج میں آپ کی توجہ کاربن کے گروہ سے تیار کردہ ادویات کی جانب کرانا چاہتا ہوں کاربن کی خالص شکل تو ہیرے میں ملتی ہے لیکن ہمارے پاس نسبتاً خالص کاربن موجود ہے تاہم چمنی کی سیاہی یا کاربونیم اپنے عمل میں کسی حد تک مختلف ہے وجہ وہ بنیاد ہے جس سے ہم نے کاربن کو حاصل کیا ہے۔

ہانیمن نے تین کاربن استعمال کئے کاربو اینی میلس کاربو ویج اور گریفائٹس۔ پہلا کاربن حیوانی بادشاہت سے لیا گیا ہے دوسرا نباتاتی بادشاہت سے اور تیسرا اور آخری کاربن لوہے کے بڑے بڑے قرنبیق کی اندرونی تہوں میں مصنوعی طور پر بنتا ہے کاربو اینی میلس کو ہڈیوں میں سے لیا گیا ہے اس میں چونے کے فاسفیٹ کی کچھ مقدار شامل ہوتی ہے کاربو ویج میں کچھ مقدار پوٹاش کاربونیٹ کی موجود ہوتی ہے اور اسے کئی اقسام کے سفیدے کے

درختوں سے حاصل کیا گیا ہے گریفائٹس میں ہمیشہ لوہے کا عنصر شامل ہوتا ہے پس آپ دیکھیں کہ یہ کاربن کی خالص اشکال نہیں ہیں سلفیٹ آف اینی لائن بھی کاربن کی مانند برتاؤ کرتا ہے اور یہ کاربن کا مرکب ہے اس کے بعد ہمارے پاس کاربونیم اور کاربانک ایسڈ ہیں کاربانک ایسڈ گیس میں کوئی ادویاتی خصوصیت نہیں ہے یہ اتنی زہریلی بھی نہیں ہے اسکا اثر زہریلا ہے کیونکہ یہ آکسیجن کو بگاڑ دیتی ہے کاربانک اکسائڈ بہت زیادہ زہریلا ہے مار ڈالتا ہے نہ صرف آکسیجن کی ضرورت کو ختم کرتا ہے بلکہ خون میں سے آکسیجن نکال کر اس کی جگہ قابض ہو جاتا ہے اور یہ اس کی خصوصیت ہے آپ جانتے ہیں کہ خون کے سرخ ذرات آکسیجن لے کر جاتے ہیں کاربانک آکسائڈ میں یہ طاقت ہے کہ یہ جسم کے ان حصوں سے آکسیجن کو ہٹا کر اس کی جگہ لے لیتا ہے وقتی طور پر یہ آکسیجن کی مانند عمل کرتا ہے مگر جلد ہی اس کے زہریلے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور ناگزیر نتائج کے طور پر خون میں آکسیجن ختم ہو جاتی ہے کوئلے کی گیس جو کوئلے کو سست روی سے جلا کر حاصل کی جاتی ہے اور ہمارے شہروں میں روشنی کے لئے جو گیس استعمال کی جاتی ہے دونوں کا کردار بھی ویسا ہی ہے اگر ان کی بڑ سانس کے اندر چلی جائے تو بہت مخدوش اثرات مرتب کرتی ہے خاص طور پر اس وقت جب متاثرہ شخص رسمی موسم سے محروم ہو (کمرے کے اندر بند ہو) کہا جاتا تھا کہ کوئلے کی گیس کالی کھانسی کو شفایاب کرتی ہے مگر مجھے صرف ایک مریض یاد ہے جس کا علاج کوئلے کی گیس سے کیا گیا اور وہ مریض مر گیا۔

بائی سلفائڈ آف کاربن کی آزمائش کی جا چکی ہے اور اس میں چند قیمتی علامات موجود ہیں اب آپ یہ دیکھیں کہ کاربن کے مرکب عناصر کی چند خصوصیات مشترک ہیں مثال کے طور پر سب تعفن (بدبو) کو کم کرتے ہیں بدبودار اخراجات بدبودار سانس بدبودار پھوڑوں سے بدبو دور کرتے ہیں یہ مرکبات بدبو دور کرنے کا میلان رکھتے ہیں آپ کوئلے کی میکانکی خصوصیات تو جانتے ہیں کوئلہ زبردست جاذب ہے یہ ماحول کو صاف رکھتا ہے یا ان عناصر کو صاف کرتا ہے جو گلنے لگے ہوں حیوانی کوئلہ زیادہ مسام دار ہوتا ہے اور نباتاتی کوئلے سے

زیادہ موثر ہے آپ کسی مرے ہوئے چوہے کو کوئلوں میں دفن کر دیں اور کئی ماہ بعد نکالیں تو چوہے کے مردہ جسم سے کوئی بدبو نہیں آئے گی بلکہ صاف ستھرا سفید پنجر آپ کو نظر آئے گا۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ یہ خصوصیت مکمل طور پر میکانکی نہیں ہے اس خصوصیت کی مثال دوا کی طاقتوں میں انسانی جسم کے اندر دیکھی جاسکتی ہے میں یہ نہیں کہ رہا کہ کاربن کی طاقتیں کسی جانور کے گلے سڑے جسم کی بدبو دور کر سکتی ہیں بلکہ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کاربن کو طاقتوں میں لے آیا جائے تو یہ ایسا ہی اثر انسانی جسم پر ڈالتی ہیں۔

تمام کاربن جلد پر بھی عمل کرتے ہیں اور خراش اور رگڑ لگنے جیسی سرخی پیدا کرتے ہیں کاربن ادویات غدودوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور بغلوں کے غدودوں اور لمف غدودوں میں سوجن اور سختی پیدا کرتی ہیں جیسا کہ کاربو وتیج اور کاربو اینی میلس کینسر کی مانند بناوٹیں بڑھوتری اور سرایت پیدا کرتی ہیں تمام کاربن ادویہ لعاب دار جھلیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں ناک حلق پھیپھڑوں اور آنتوں کا نزلہ پیدا کرتی ہیں ان سب کا میلان خون میں آکسیجن کی کمی کی جانب ہوتا ہے یہ علامت نمایاں طور پر کاربو وتیج میں دیکھنے میں آتی ہے کاربو اینی میلس میں کم اور کاربو نیم اور اینی لائن میں بہت زیادہ۔ ممکن ہے کاربو نیم خون میں آکسیجن کی کمی اور اینٹھنیں بھی پیدا کر دے جو مرگی سے مشابہ ہوتی ہیں۔

کوئلے کی گیس اور کاربانک اکسائڈ بھی آکسیجن کو کم کرتی ہیں اور سانس کی تنگی پیدا ہوتی ہے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کاربن ادویہ دل کو خون لے جانے والی وریدوں پر بھی عمل کرتی ہیں اور وریدوں میں پھلاوٹ پیدا کرتی ہیں(VARICOSE VEINS) ہم یہ بھی جانتے ہیں تمام کاربن ادویہ شکم میں ہوا پیدا کرتی ہیں(FLATULENCE) یہی وجہ ہے کہ ان مریضوں کو میں بھنی ہوئی غذا سے منع کرتا ہوں اگر ڈبل روٹی کو در نی حرارت سے سینک کر استعمال کیا جائے تو بہت فائدہ مند ہوتی ہے لیکن جب اسی ڈبل روٹی کو تل لیا جائے تو ہوا پیدا کرتی ہے ہوا سڑے ہوئے انڈوں کی مانند بدبو دار ہوتی ہے۔

کاربوویج

آرسنک۔ چائنا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ
قوت حیات کا ہار جانا (کیمفر۔ وریٹرم البم)
کاسٹیکم۔ کالی کارب۔ سلفر
پھیپھڑوں کے فالج میں (انٹی مونیم ٹارٹ۔ امونیم کارب
برائٹا کارب۔ ماسکس۔ نائٹرک ایسڈ
لاروسیر لیس۔ لیکسیس۔ اوپیم

کاربوویج
فاسفورس۔ کالی کارب

برائی اونیا۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا وغیرہ

جیسا کہ میں آپ کو پہلے بھی گوش گزار کر چکا ہوں کہ کاربوویج میں پوٹاش کا کاربونیٹ بھی شامل ہے اور یہ حقیقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کالی کارب کاربوویج کی پیروکار ہے مددگار ہے اور کاربوویج کا بقایا کام مکمل کرتی ہے خاص طور پر پھیپھڑوں کے امراض حلق کے امراض اور سوء ہضمی میں۔ خصوصی طور پر سینہ اور حلق کے امراض میں کاربوویج فاسفورس کے بعد کام آتی ہے بہت زیادہ کمزوری میں بھی کاربوویج فاسفورس کے بقایا کام کی تکمیل کرتی ہے خاص طور پر جب کسی شدید مرض کے بعد فالج کا خطرہ ہو۔ کاربوویج کی دافع اثر ادویات آرسنک اور کیمفر ہیں کاربوویج کاسٹیکم کی دشمن ہے لیکن کاربوویج کاسٹیکم کی اتنی دشمن نہیں ہے جتنی کہ فاسفورس اور کاسٹیکم میں دشمنی ہے۔

خاص طور پر کاربوویج عمر رسیدہ افراد کی دوا ہے جو کمزور ہوں اور ان افراد کے کام آتی ہے جو دبلے پتلے ہوں اور ضعف معدہ کے پرانے مریض ہوں خاص طور پر جب ان افراد

نے عیاشیاں کر کے اپنے آلات ہضم کا بیڑا غرق کیا ہو۔

دوا کا تجزیہ کرتے ہوئے سب سے پہلے ہم دوا کا خون پر اثر ملاحظہ کریں گے ہم جانتے ہیں کہ کاربو ویج ان امراض کی دوا ہے جو خون کے مرکب پن میں واضح تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں یہ خون میں عفونت کی موجودگی کا اظہار ہے بہت سے ایسے امراض جن کی دوا کاربو ویج ہوتی ہے ان میں خون زہریلا ہوتا ہے کاربو ویج کو ہم جریان خون کی دوا بھی سمجھتے ہیں کاربو ویج ایسے جریان خون کی دوا بھی ہے جو سست رفتار ہو اس لئے کاربو ویج کو ہم نکسیر میں استعمال کرتے ہیں جب چہرہ زرد اور ڈوبا ہوا اور قریب قریب بقراطی ہو خون گھنٹوں تک آتا رہے ممکن ہے دنوں تک آتا رہے خون سیاہی مائل اور ایک حد تک سیال ہوتا ہے ایسی نکسیر بوڑھوں کو یا کمزور افراد کو اور خناق کے دوران آتی ہے آپ کو ایسی ہی علامات کیمفر اور مرک سائنائڈس میں بھی نظر آئیں گی۔ کاربو ویج پھیپھڑوں کے جریان خون کی دوا بھی ہے نہ صرف خون تھوکنے (HAEMOPTYSIS) کے مرض میں بلکہ نرخرہ سے جریان خون (BRONCHORRHAGIA) میں بھی فائدہ مند ہے ایسے مریض پریشان ہوتے ہیں تاہم بے آرامی نہیں ہوتی۔ یہ پریشانی ان کے چہرے اور سانس لینے سے ظاہر ہوتی ہے لیکن کوئی خاص بے آرامی نہیں ہوتی یا مریض بستر پر کروٹیں نہیں بدلتا مریض سینہ میں جلن دار درد کی شکایت کرتا ہے کاربو ویج کو خاص طور پر پھیپھڑوں کے ترقی یافتہ امراض میں استعمال کیا جاتا ہے ان مریضوں کی نبض دھاگے کی مانند اور رک رک کر چلتی ہے چہرہ اکثر زرد اور چہرے پر سرد پسینہ ہوتا ہے مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کو پنکھا کیا جائے کیونکہ پنکھا کرنے سے مریض کو آکسیجن زیادہ ملتی ہے یہی علامات کاربو ویج کو رحمی جریان خون کی دوا بناتی ہیں خواہ جریان خون ماہواری کے دوران ہو یا ماہواری کی زیادتی ہو یہاں آپ کو دوبارہ تکونی ہڈی اور کمر کے نچلے حصے میں جلن دار درد ملیں گے اگر جریان خون کچھ دیر جاری رہے تو یہی تکلیف آپ کو سینہ میں نظر آئے گی اور اس کے ہمراہ سانس کی تنگی ہوگی جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ یہاں کاربو ویج چائنا اور آرسنک کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کام کرے گی۔

آرسنک سست رفتار ثابت قدم جریان خون میں فائدہ مند ہے اس کا انحصار متاثرہ عضو کی ابتری پر ہے کاربو ویج اور آرسنک دونوں میں شدید جلن دار درد ہوتے ہیں آرسنک اور کاربو ویج میں ایک عام فرق محسوس ہوگا آرسنک میں دماغی تنگ مزاجی ہے جو کاربو ویج میں نہیں ہے کاربو ویج سست اور کاہل دوا ہے۔ آرسنک میں بے چینی تنگ مزاجی بے آرامی اور کروٹیں بدلنا موجود ہے۔

جریان خون میں اپی کاک کو بھی یاد رکھا جائے خاص طور پر رحمی اور پھیپھڑوں کے جریان خون میں یاد رکھیں جب مریض لمبا سانس لے جیسے کہ مریض ہانپ رہا ہو تاآنکہ ٹھنڈک موجود نہ ہو جیسے کہ قوت حیات ہار رہی ہو تب آپ کو کاربو ویج یا چائنا کی بجائے اپی کاک سے ابتدا کرنی چاہیے ہم جانتے ہیں کہ کاربو ویج وریدیں پھول جانے کی دوا ہے (VARICOSE VEINS) یہ مرض یا تو پنڈلیوں میں یا بازوؤں میں ہوتا ہے حتیٰ کہ عورتوں کے جنسی اعضا میں پیدا ہوتا ہے وریدوں کا میلان زخموں کی جانب ہوتا ہے ان وریدوں کا رنگ نیلاہٹ مائل ہوتا ہے ایسا لگتا ہے کہ خون بڑی دیر سے یہاں رکا ہوا ہے وریدوں کی پھلاوٹ سے پیدا ہونے والے زخموں میں آپ کو کاربو ویج کے زخموں جیسی علامات ملیں گی جلن دار درد اور ارد گرد کی جلد داغ دار جیسے کہ چھوٹی وریدیں بڑی ہو گئی ہوں جلد کے نیچے خون کا رس جانا (ECCHYMOSIS) بھی نظر آئے گا یہ زخم واضح طور پر مجہول دکھائی دیتے ہیں۔

کاربو ویج وریدی پھلاوٹ والے زخموں میں بھی فائدہ مند ہے جب یہ زخم سست ہوں یہ زخم ہموار ہوتے ہیں بجائے گہرائی کی جانب میلان کے ان کا میلان جلد کی سطح کی جانب ہوتا ہے غیر خراش دار پیپ خارج نہیں ہوتی بلکہ پیپ پتلی تیزابی اور گلا دینے والی جلن دار اور بدبو دار ہوتی ہے رات کو جلن میں اضافہ ہو جاتا ہے مریض سو نہیں سکتا اور ساری رات عذاب میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ کینسر کے سخت زخموں میں بھی کاربو ویج فائدہ مند دوا ہے۔

کاربنکل میں بھی کاربو و تیج استعمال کی جا سکتی ہے جبکہ متاثرہ حصہ نیلاہٹ مائل یا سیسے کے رنگ کا ہو اخراجات بدبودار اور جلن دار درد ہمراہ ہوں ان حالات میں آپ کا فرض ہے کہ نہ صرف مریض کو اندرونی طور پر کاربو و تیج دیں بلکہ زخم پر پلستر کی صورت بھی کاربو و تیج لگائیں کیونکہ کاربو و تیج بوسیدگی روکنے کا میلان رکھتی ہے کاربو و تیج پھوڑے کو میٹھا کردے گی اور یوں جسم کو زہریلا ہونے سے روکے گی یہی بات گینگرین کی بابت بھی کہی جا سکتی ہے جب کاربنکل یا دنبل پھوڑے گینگرین کی شکل اختیار کرنے لگیں تو بھی کاربو و تیج مظہر دوا ہوتی ہے ان حالات میں کاربو و تیج کو آرسنک سے الگ کیا جاسکتا ہے کیونکہ کاربو و تیج میں آرسنک کی مانند بے آرامی موجود نہیں ہے۔

کاربو و تیج باری کے بخاروں یا ٹائی فائڈ بخار میں بھی مفید دوا ہے جب بخار کے دوران قوت حیات نڈھال ہونے لگے نزع کی حالت ہو جائے (COLLAPSE) زرد بخار کی انسدادی دوا کاربو و تیج ہے جیسے کہ سلفر وبائی ہیضہ کی انسدادی دوا ہے اگر مریضوں کے تمام اخراجات کو ٹلوں میں دفن کر دیئے جائیں تو مرض کا پھیلاؤ روکا جاسکتا ہے جب ہیضہ کا مرض بہت ترقی یافتہ ہو گیا ہو تو کاربو و تیج کسی کام کی نہیں کیونکہ مرض کے دورانیہ میں سلفر بہترین دوا ہے۔

ایسے باری کے بخار پست درجہ ہوتے ہیں جن میں کاربو و تیج استعمال کی جاسکتی ہے جب کونین بہت زیادہ استعمال کی گئی ہو اور بخار لمبا ہو گیا ہو لرزہ لگتے وقت پیاس لگتی ہو پاؤں سے گھٹنوں تک برف کی مانند ٹھنڈک کاربو و تیج کی بہت ہی نمایاں علامت ہے جب بخار ہو جاتا ہے تو چشم زدن میں جلن دار گرمی لگتی ہے پسینہ یا تو کھٹی بو والا ہوتا ہے یا پھر زبردست بدبودار ہوتا ہے جس کی وجہ جلد کے اخراجات میں تبدیلی ہوتی ہے بخار کی حالت میں مریض کمزور اور اس کا چہرہ زرد ہوتا ہے یادداشت کمزور ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ پر دھند چھائی ہوئی ہے مریض واقعتاً پست ہمت اور مالیخولیا میں مبتلا ہوتا ہے۔

دق کے ایسے بخار میں بھی کاربو و تیج انہی علامات سے پہچانی جاتی ہے جن کا میں ذکر

کر چکا ہوں کاربو وتیج دق کے ایسے بخار میں مظہر ہوتی ہے جو بڑی دیر سے جاری پیپ کی وجہ سے آرہا ہو خواہ پھوڑا پھیپھڑوں میں ہو یا کولہے کے جوڑ میں یا ریڑھ کے مہروں میں ہو۔
مینیتھس چوتھئے بخار کی دوا ہے جب ٹانگیں گھٹنوں سے لے کر پاؤں تک سرد ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر مرض کے ہمراہ پھوڑا ریڑھ کی ہڈی میں ہو تو اس کا کھولنا بہت ضروری ہوتا ہے کبھی کبھار سرجن اس کو کھولنے سے خوف زدہ ہوتے ہیں جب تک کہ وہ مریض کے جسم کو تیار نہ کریں کیونکہ رد عمل اتنا سست ہوتا ہے کہ مریض ہو سکتا ہے کہ مر جائے ان پھوڑوں کو کھولنے میں جو خطرہ موجود ہوتا ہے وہ کاربو وتیج یا چائنا دے کر بڑی حد تک کم کیا جا سکتا ہے جس کی بھی نمایاں علامات موجود ہوں۔

قوت حیات کے نڈھال ہونے کی کئی وجوہات میں آپ کاربو وتیج استعمال کر سکتے ہیں مریض میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے ناک' رخسار' ہاتھ اور پاؤں سرد ہوتے ہیں کاربو وتیج ٹائی فائیڈ بخار میں دیر سے استعمال کی جاتی ہے رطوبات جسمانی ضائع ہونے کے بعد جیسے کہ دیر تک جریان خون ہوتا رہا ہو۔ وبائی ہیضہ کے دوران نمونیہ کے دوران حقیقتاً کسی بھی ایسے مرض میں کاربو وتیج استعمال کی جا سکتی ہے جس میں درج ذیل علامات موجود ہوں۔ جسم برف کی مانند سرد ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر ہاتھ اور پاؤں سانس سرد نبض دھاگے کی مانند باریک نبض بڑی مشکل سے محسوس ہو نبض رک رک کر آتی ہو ہو سکتا ہے ہونٹ نیلے ہوں جس کی وجہ خون میں آکسیجن کی کمی ہوتی ہے سانس سطحی اور بہت کمزور ممکن ہے مریض ہوش و حواس میں ہو یا بے ہوش ہو ایسے حالات میں کاربو وتیج مریض کی جان بچانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے اور بہت سے مریضوں کی جان بچا لیتی ہے بصورت دیگر مریض مر سکتے ہیں۔

اور بھی ادویات ہیں جو قوت حیات کے نڈھال ہونے (Collapse) میں کاربو وتیج سے مماثل ہیں خاص طور پر وبائی ایشیائی ہیضہ میں کیمفر کاربو وتیج سے مماثل ہے لیکن

یکمفر ایک حد تک ہیضہ کی ابتدا میں مظہر ہوتی ہے جب کہ ابھی اسہال اور قے شروع نہ ہوئے ہوں لیکن جب زہر دب گیا ہو اور اس نے اعصابی نظام کو صدمہ پہنچایا ہو جس کے نتیجے میں مریض برف کی مانند سرد ہو یا مریض کو سرد پسینے آرہے ہوں زبان سرد ہو اگر مریض بولنے کے قابل ہو تو چیخ کر بولے یا بہت بلند آواز سے بولے یا مریض کی آواز بھرائی ہو بے طاقت ہو ایسی حالت میں یکمفر فوری طور پر رد عمل واپس لے آتی ہے۔ کاربو ویج کی باری دیر کے بعد آتی ہے جب کہ مریض قے اور اسہال کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہو۔

وریٹرم البم قوت حیات کے نڈھال ہونے (Collapse) میں کاربو ویج سے مماثل ہے وریٹرم البم میں پنڈلیوں میں مروڑ پڑتے ہیں سینہ اور رانوں میں بھی مروڑ پڑتے ہیں اور وریٹرم کی نمایاں علامت پیشانی پر سرد پسینہ ہے۔

میری خواہش ہے کہ میں کاربو ویج کے غدودوں پر عمل کی بابت چند الفاظ کہوں۔ غدود خاص طور پر پستان۔ پستان سخت ہو جاتے ہیں سوجے ہوئے غدودوں میں جلن دار درد ہوتے ہیں میلان پیپ کی جانب ہوتا ہے لیکن جب پیپ خارج ہو تو غیر خراش دار نہیں ہوتی۔

ہم جانتے ہیں کہ کاربو ویج گرم مرطوب موسم میں پیدا ہونے والی تکالیف میں مظہر ہوتی ہے جیسی کہ ہمارے ملک میں جنوب مغربی یا جنوبی ہواؤں سے ہوتا ہے صبح کی نسبت مریض کی حالت شام کو زیادہ خراب ہو جاتی ہے شام کے وقت مریض کی آواز بھاری ہو جاتی ہے اور روزانہ ہوتی ہے درد نہیں ہوتا آواز کے بھاری پن کے ہمراہ حنجرہ اور ہوا کی نالی میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے خشک گدگدی دار کھانسی ہوتی ہے کبھی کبھار کھانسی تشنجی ہو جاتی ہے۔ یہاں کاربو ویج فاسفورس سے مشابہت رکھتی ہے اور اکثر فاسفورس سے پہلے یا بعد میں کام آتی ہے فاسفورس میں بھی آواز بھرا جاتی ہے اور اس کے ہمراہ حنجرہ میں کھردراپن موجود ہوتا ہے کھردرے پن میں شام کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے۔

صبح کے وقت آواز کے بھاری پن میں کاربو ویج سلفر کی نزدیکی حلیف ہے سلفر میں

بھی خصوصی طور پر صبح کے وقت آواز بھر اجاتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے اس کے بعد ایک اور مماثل دوا کاسٹیکم ہے۔ گویوں کی آواز بیٹھ جاتی ہے جس کے ہمراہ زکام اور سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے کھر دراپن ہوتا ہے علامات کا یہ گروہ دونوں ادویات میں پایا جاتا ہے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ کاسٹیکم میں صبح کے وقت آواز زیادہ بھاری ہو جاتی ہے اور کاربو ویج میں شام کے وقت آواز بھر اجاتی ہے۔ سرد خشک موسم میں کاسٹیکم کے مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کاربو ویج کے مریض کی تکلیف میں اضافہ گرم مرطوب موسم میں ہوتا ہے۔ یوپے ٹوریم پرف میں بھی آواز بھاری ہونے کے ہمراہ حنجرہ سانس کی نالی اور پھیپھڑوں میں دکھن ہوتی ہے آواز صبح کے وقت زیادہ بھاری ہو جاتی ہے اور اس کے ہمراہ سارے جسم میں درد ہوتے ہیں۔

کاربو ویج کو ہم خاص طور پر بوڑھوں کے دمہ (Asthma) میں استعمال کر سکتے ہیں جو افراد بہت کمزور ہوں سانس کی تنگی اتنی شدید ہوتی ہے دمہ کے دوران ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض مر جائے گا ڈکار آنے سے دمہ میں افاقہ ہوتا ہے کاربو ویج خصوصی طور پر ایسے دمہ کی دوا ہے جو شکم میں ہوا بھر جانے سے پیدا ہوا ہو۔

بوڑھوں کے نمونیہ اور ٹائی فائڈ میں بھی کاربو ویج استعمال کی جا سکتی ہے جب پھیپھڑوں کے فالج کا خطرہ موجود ہو بوڑھوں کا فالجی زکام کاربو ویج طلب کرتا ہے جب مریض سانس لیتا ہے یا کھانستا ہے تو سینہ میں ڈھیلی بلغم کی خرخراہٹ سنائی دیتی ہے سانس کی نالیاں بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ٹھنڈک اور نقاہت کی علامات ہمراہ ہوتی ہیں۔ کاربو ویج (Emphy sema) دمہ نفاخ الریہ کی بہترین دوا ہے دمہ نفاخ الریہ میں کاربو ویج کی نزدیک ترین دوا امونیم کارب ہے امونیم کارب میں خون کاربانک ایسڈ کی وجہ سے زہریلا ہو جاتا ہے امونیم کارب میں بھی سردی اور نیلا پن موجود ہے اور اس کا تعلق اس ناگہانی تکلیف سے ہے۔

اگر پھیپھڑوں کے فالج کا خطرہ ہو تو ہمارے پاس بہت سی ادویات موجود ہیں جن پر

توجہ دی جانی چاہیے ان ادویات کی بابت میں اس وقت بیان کروں گا جب میں فاسفورس کو بیان کروں گا چونکہ فاسفورس کاربو و یج کے نزدیک کھڑی ہوتی ہے تاہم آپ کو ماسکس اور انٹی مونیم ٹارٹ یاد رکھنا چاہیں انٹی مونیم ٹارٹ اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سینہ میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہے پھیپھڑوں میں بے انتہا بلغم موجود ہو تاہم مریض بلغم نکالنے سے قاصر ہوتا ہے ہاتھ پاؤں سرد اور نیلے ہوتے ہیں اراس کی وجہ خون میں آکسیجن کی کمی ہوتی ہے اور خون زہریلا ہوتا ہے مریض جلد ہی غنودگی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ایسی بے ہوشی ہوتی ہے جس سے مریض کو جگایا جاسکتا ہے لیکن مریض فوراہی دوبارہ بے ہوشی میں چلا جاتا ہے بچوں کے پھیپھڑوں کے امراض میں انٹی مونیم ٹارٹ کو یاد رکھیں خواہ پھیپھڑوں کی نالیاں پھیل گئی ہو یا بچوں کو نزلہ ہو (کیونکہ یہاں انٹی مونیم ٹارٹ طلب کی جاتی ہے) کھانسی ختم ہو جاتی ہے یا بہت کم ہو جاتی ہے تاہم بلغم کا بننا بند نہیں ہو تا اگر آپ اپنا یہ کار کان بچے کے سینے کو لگائیں تو آپ کو بلغم کی خرخراہٹ سنائی دے گی اس کے باوجود بچہ بار بار کھانستا نہیں ہے ماں سمجھتی ہے کہ بچہ بہتر ہے لیکن حقیقت میں بچہ شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے اس کے پھیپھڑوں کی طاقت ختم ہو رہی ہوتی ہے۔

کاربو ویج سانس کی تنگی کی بہترین دوا ہے جبکہ یہ سانس کی تنگی خون کی بڑی شریان (اورطی) (Aorta) کی مزمن سوزش کی وجہ سے ہو اور مریض میں خون کی شدید کمی ہو یا استسقاء ہو گیا ہو یہاں آپ کو لیکسیس کیوپرم اور آرسنک سے موازنہ کرنا چاہیے۔

میری خواہش ہے کہ میں اب کاربو ویج کا معدہ اور آنتوں پر اثر آپ کے گوش گزار کروں میں جانتا ہوں کہ دوسری مشہور ادویات جو بد ہضمی میں کام آتی ہیں کاربو ویج ان کی ہم چشم ہے ہم جانتے ہیں کہ کاربو ویج ہر قسم کے لہو لعب اور عیاشیوں شراب کے بد اثرات اور انواع واقسام کے کھانوں کے بد اثرات میں بھی مظہر ہوتی ہے۔ لہو لعب کے نتائج سے ایسی علامات پیدا ہوتی ہیں جو کاربو ویج کو طلب کرتی ہیں مریض جوں ہی صبح بیدار ہوتا ہے تو سر درد شروع ہو جاتا ہے کیونکہ مریض نے رات کا بہترین حصہ عیاشی اور بلانوشی میں گزارا ہوتا ہے

سر کے عقبی حصے میں بوجھل درد اور دماغ کافی حد تک پراگندہ ہوتا ہے سر میں کنگلاہٹ اور بھبھناہٹ ہوتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کسی بھڑ نے سر میں بسیرا کر لیا ہو۔ گرم کمرے میں مریض کی حالت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ سر درد گدی سے لے کر سر میں سے ہوتا آنکھوں کے اندر اور اوپر جاتا محسوس ہوتا ہے درد بوجھل ہوتا ہے معدہ میں جلن متلی اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے مریض چربی دار غذا نہیں کھا سکتا خواہ گوشت ہو شوربا ہو یخنی ہو مریض دودھ بھی نہیں پی سکتا کیونکہ دودھ پیٹ میں ہوا پیدا کر دیتا ہے کھانے کے بعد معدہ بوجھل محسوس ہوتا ہے جیسے کہ نچلی جانب کھینچا جارہا ہو شکم ہوا سے پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ڈکار اور مقعد سے ہوا کا اخراج دونوں بدبودار ہوتے ہیں جو ہوا اوپر اٹھ کر ڈکاروں میں خارج ہوتی ہے اس کا ذائقہ سڑا ہوا اور متعفن ہوتا ہے جو ہوا مقعد سے خارج ہوتی ہے قطعی بدبودار ہوتی ہے مریض کو قبض اور بواسیری مسے ہوتے ہیں رنگ رلیاں منانے پر ہر بار بواسیری مسوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے مقعد سے رطوبت رستی رہتی ہے سیون میں خارش اور دکھن ہوتی ہے کبھی کبھار مسے باہر نکل آتے ہیں اور ان کا رنگ نیلاہٹ مائل ہوتا ہے مسے خون سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ بسا اوقات صبح کے وقت دست آتے ہیں پاخانہ پانی کی مانند پتلا ہوتا ہے اور ان کے ہمراہ مقعد میں شدید کھچاؤ ہوتا ہے اس جگہ ہم کاربو ویج کو مظہر دیکھتے ہیں جبکہ نکس وامیکا ناکام ہو چکی ہوتی ہے مریض چڑچڑا اور آسانی سے غصے میں آجاتا ہے شکمی خرابیوں کے معکوس اثرات کی وجہ سے چکر آتے ہیں عیاشی کرنے اور امیرانہ غذا سے مریض کی حالت ابتر ہو جاتی ہے سر چکراتا ہے یا کھانے کے بعد سر گھومتا ہے۔

یہاں کاربو ویج کی قریبی مماثل دوا آرسنک ہے دونوں ادویہ میں مسے باہر نکل آتے ہیں اور ان کا رنگ نیلا ہوتا ہے دونوں میں سینہ جلتا ہے دونوں میں اضطراب اور پریشانی موجود ہے دونوں ادویات گرم موسم میں یخ بستہ پانی پینے اور آئس کریم سے پیدا ہونے والے بد اثرات موجود ہیں۔ اختلاف چند الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے کاربو ویج میں سستی آرسنک میں تنک مزاجی کاربو ویج میں معدہ کے اندر نمایاں جلن ہوتی ہے۔

نکس وامیکا کاربو ویج پر برتری رکھتی ہے جب امیرانہ غذا استعمال کرنے سے تکلیف پیدا ہوئی ہو۔ میں آپ سے پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کے کاربو ویج کی باری اس وقت آتی ہے جبکہ نکس وامیکا ناکام ہو چکی ہو نکس کا مریض زرد پتلا کوتاہ چست اور مستعد ہوتا ہے جبکہ کاربو ویج کا مریض سست کاہل اور موٹا ہوتا ہے۔

اب ہم کاربو ویج اور سنکونا کا فرق تلاش کرتے ہیں یہ فرق آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے کیونکہ دونوں ادویہ میں بد ہضمی اور کمزوری ایک سی ہوتی ہے سنکونا ایک خاص عملی کمزوری میں فائدہ مند ہے جب انسانی جسم قیمتی رطوبات ضائع ہو جانے سے بے جان ہو گیا ہو۔ کاربو ویج تب بہتر ہوتی ہے جب کمزوری کی وجہ عضوی ہو تب ہمیں قوت حیات نڈھال ہو جانے کی تصویر نظر آتی ہے چہرہ بقراطی جسم سرد خاص طور پر گھٹنے سرد۔ دونوں ادویہ ہوا پیدا کرتی ہیں تاہم سنکونا کے ڈکار سڑے ہوئے یا بدبودار نہیں ہوتے نہ ہی جلن موجود ہوتی ہے کاربو ویج میں ڈکار آنے سے وقتی افاقہ ہوتا ہے لیکن سنکونا میں کبھی کبھار ڈکار آنے سے اضافہ ہوتا ہے۔

شکم کا ہوا سے پھول جانا لائیکوپوڈیم کی بھی امتیازی خصوصیت ہے شکم ہوا سے زبردست پھولا ہوا ہوتا ہے دونوں ادویہ کا فرق صرف یہ ہے کہ کاربو ویج آنتوں میں ہوا پیدا کرتی ہے اور لائیکوپوڈیم معدہ میں ہوا پیدا کرتی ہے کاربو ویج کے ڈکار بدبودار اور سڑے ہوئے ہوتے ہیں یا بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے لائیکوپوڈیم میں منہ کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے اور ڈکار آتے ہیں۔

سیون کے مقام پر رطوبت کھر دراپن وغیرہ اமونیم کارب۔ ایلومینا۔ نیٹرم میور۔ کاربو ویج کاربوانیمیلس نائٹرک ایسڈ۔ گریفائٹس (پھٹاؤ) سلفر۔ رہس ٹاکس۔ آرسنک۔ انٹی مونیم کروڈم (بلغمی بواسیر) تھوجا۔ (بدبودار رطوبت) سلیشیا (مرطوبیت) سلفیورک ایسڈ۔ کیپسیکم پیٹرولیم (دیکھیں پھٹاؤ) بورکس (کیچڑ کی مانند پیپ دار رطوبت) سیپیا (رطوبت کا رسنا۔

ممکن ہے پیچش میں بھی کاربو و تیج مظہر دوا ہو کاربو و تیج کو شدید پیچش میں طلب کیا جاسکتا ہے۔ شکم کی گہرائی میں جلن دار موجود ہوتے ہیں عام طور بڑی آنت کے ایک یا دوسرے جھکاؤ میں۔ شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے نبض کمزور اور رک رک کر آتی ہے پاخانہ شدید متعفن ہوتا ہے پاخانہ پتلا کیچڑ نما اور بھورا ہوتا ہے آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس کتنا خطرناک مریض ہے یہ ایسا مریض ہے جس کے لئے دوا کا انتخاب بہت محنت طلب ہے اس جگہ آپ کو دو دوسری ادویہ آرسنک اور سنکونا سے کاربو و تیج کو الگ کرنا ہے آرسنک کی بابت میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ آرسنک تب فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب کہ تنگ مزاجی موجود ہو مریض موت کے اتنا ہی نزدیک ہوتا ہے جتنا کہ کاربو و تیج کا مریض۔ مگر آرسنک کا مریض بے آرام ہوتا ہے پانی کی جلن دار پیاس ہوتی ہے مگر اس کے باوجود پانی برداشت نہیں ہوتا۔ دونوں ادویہ کے پاخانے ایک جیسے ہوتے ہیں تاہم آرسنک میں شکم کم پھولا ہوا ہوتا ہے سنکونا اور کاربو و تیج بھی ایسے حالات میں مماثلت رکھتی ہیں دونوں کے اخراجات سیاہی مائل بدبودار ہوتے ہیں دونوں ادویہ شکم میں ہوا پیدا کرتی ہیں دونوں میں شدید کمزوری اور بقراطی چہرہ موجود ہے تاہم سنکونا میں ہر بار کھانے یا پینے سے پاخانہ کرنے کی اکساہٹ ہوتی ہے ڈکار آنے سے وقتی افاقہ ہوتا ہے مقعد سے خارج ہونے والی ہوا بدبودار نہیں ہوتی جبکہ کاربو و تیج کی ہوا بدبودار ہوتی ہے سنکونا کے درد جلن دار نہیں ہوتے جبکہ آرسنک اور کاربو و تیج کے درد جلن دار ہوتے ہیں۔

لیکچر نمبر ۷۴

کاربو اینی میلس۔ گریفا ئٹس۔ پٹرولیم

کاربو اینی میلس

کاربو اینی میلس
- برومین
- سیپیا۔ نیٹرم میور
- سلیشیا۔ فاسفورس
- بیڈی آگا۔
- مرک آیوڈائڈ۔ نائٹرک ایسڈ

کلکیریا فاس۔

کاربو اینی میلس اور کاربو ویج ایک دوسرے کی اچھی پیروکار نہیں ہیں یہاں تک کہ یہ ایک دوسرے کی دشمن کہلاتی ہیں اس لئے ایک دوا کو دوسری کے بعد استعمال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ پہلی دوا کے فوائد ضائع ہو جاتے ہیں دونوں ادویہ ایک جیسی ہیں۔ کاربو اینی میلس میں تھوڑا سا فاسفیٹ آف لائم موجود ہے خاص طور پر غدودوں کے امراض میں کاربو اینی میلس کلکیریا فاس کا بقایا کام پورا کرتی ہے۔

کاربو اینی میلس ان عمر رسیدہ افراد کی دوا ہے جن کو امراض نے لاغر کر دیا ہو اور خاص طور پر جب پہلے ان کی عروق میں خون کا بھراؤ غالب رہا ہو آپ کو ان افراد کی جلد کے رنگ کا میلان نیلاہٹ کی جانب نظر آئے گا ہاتھ اور پاؤں فوری نیلے ہو جاتے ہیں اور ان کی وریدیں جلد کے نیچے اُبھری نظر آتی ہیں یہ افراد بڑی معمولی سی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں رخسار اکثر نیلاہٹ مائل ہو جاتے ہیں دونوں ادویہ جسمانی خلیوں کی تباہی میں مظہر ہوتی ہیں

جیسے کہ جلد کی گینگرین یا زخم یا اندرون جسم زخم جن کے اخراجات پیپ دار ہوتے ہیں دونوں ادویات ہضم کرنے والے اعضا کی کمزوری میں مظہر ہیں دونوں ادویہ قیمتی جسمانی رطوبات ضائع ہونے سے پیدا ہونے والے اثرات میں مظہر ہیں خاص طور پر جب عورت بچے کو دودھ پلانے سے کمزور ہو جائے۔

اب دونوں ادویہ کا فرق تلاش کرنے کے لئے آپ کو یاد رکھنا چاہیے اگرچہ دونوں ہی غدودوں پر اثر انداز ہوتی ہیں مگر فوقیت کاربو اینی میلس کو ہے۔ مثلاً ہمیں معلوم ہے کہ کاربو اینی میلس بغل اور جنگاسہ کے غدودوں کی سختی میں مظہر دوا ہے خاص طور پر سوزاکی یا آتشکی مریضوں میں مظہر دوا ہے یہ غدود پتھر کی مانند سخت ہو جاتے ہیں۔ کاربو اینی میلس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب ان کو وقت سے پہلے کھول دیا گیا ہو اور ان کے زخم کے درمیان کھلا فاصلہ ہو زخم جزوی طور پر مندمل ہو گیا ہو اور ارد گرد کی بافتیں پتھر کی مانند سخت ہوں۔

ایسے حالات میں بیڈی آگا کاربو اینی میلس کی حریف ہے جب جنگاسہ کے لمف غدودوں کا غلط علاج کیا گیا ہو۔ کاربو و یج سے زیادہ کاربو اینی میلس کینسر Cancer میں مظہر دوا ہے اور خاص طور پر رحم اور پستان کے کینسر میں مفید دوا ہے پستان کے کینسر میں پستانوں میں چھوٹی چھوٹی گلٹیاں بن جاتی ہیں پستان سوج جاتے ہیں یہ گول گانٹھیں پتھر کی مانند سخت ہوتی ہیں بعد میں ان گانٹھوں کے ارد گرد کی جلد نیلاہٹ مائل اور داغدار ہو جاتی ہے پس آپ دیکھیں کہ کاربو اینی میلس وریدوں میں خون کو بے حرکت کر دیتی ہے متاثرہ جانب کے غدود سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے پستانوں میں کھچاؤ دار درد ہوتے ہیں۔

اگر رحم کا کینسر ہو تو رحم کی گردن سخت ہو جاتی ہے اور دو ماہواریوں کے درمیان جریان خون ہوتا ہے اور جلن دار درد بڑھ کر رانوں میں جاتے ہیں فرج سے رقیق اور بدبودار اخراج ہوتا ہے۔

اعضائے ہضم میں کاربو اینی میلس کاربو و یج سے مختلف ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کاربو اینی میلس میں معدہ کے منہ کے خالی پن کو غذا کھانے سے افاقہ نہیں ہوتا اس تعلق سے

کاربو اینی میلس سیپیا سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔

جو علامات ہمیں نظر آتی ہیں وہ کاربو اینی میلس کو کاربو ویج پر ترجیح دیتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ دودھ پلانے والی عورتوں کو غذا کا ہر ذرہ معدہ میں تکلیف دیتا ہے جیسا کہ کاربو ویج کی علامت ہے لیکن کاربو اینی میلس میں معدہ سرد ہوتا ہے ہاتھ کے دباؤ یا ملنے سے افاقہ ہوتا ہے یا شکم کی مالش کرنے سے افاقہ ہوتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کتنا لاغر اور کمزور ہے اور اس کو کاربو اینی میلس کی ضرورت ہے کاربو ویج کے معدہ میں بوجھل کھچاؤ ہوتا ہے یہ علامت کاربو ویج کو کاربو اینی میلس سے الگ کرتی ہے دونوں ادویہ میں بدہضمی کے ہمراہ بواسیری مسے بھی موجود ہوتے ہیں مگر کاربو اینی میلس میں مقعد سے بے بو پتلی رطوبت رستی رہتی ہے۔ جو کہ کاربو ویج میں اتنی نمایاں نہیں ہے۔

دونوں ادویہ سینہ کے امراض میں مظہر ہوتی ہیں ہم جانتے ہیں کہ دونوں ادویہ نمونیہ کے آخری درجوں سوزش حنجرہ میں یا نمونیائی ٹی بی میں مظہر ہوتی ہیں جب پھیپھڑوں کی رگوں میں تباہی اور رطوبات میں سڑاؤ کو مریض باہر نکالتا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں آپ ایک دوا کی جگہ دوسری دوا دے ڈالتے ہیں کاربو اینی میلس کی امتیازی علامات دم گھوٹنے والی کھانسی ہے۔ جس سے دماغ ہل جاتا ہے جیسے کہ سر کے اندر دماغ ڈھیلا ہے سینہ کے اندر سردی کا احساس بلغم سبز پیپ دار اور ہولناک طور پر بدبودار ہوتا ہے اور یہ بلغم عموماً دائیں پھیپھڑے سے خارج ہوتا ہے اگر آپ معائنہ کریں تو آپ کو اس پھیپھڑے میں غار محسوس ہوگا مریض جوں ہی آنکھیں بند کرتا ہے مریض کو حلق بند ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ دوسری ادویات جن میں سینہ میں سردی کا احساس موجود ہے وہ برومین، پارس کوارڈی فولیا اور کیمفر ہیں۔

کاربو ویج کی کھانسی تشنجی ہوتی ہے آواز گہری اور کھردری یا آواز کا بھاری پن ہمراہ ہوتا ہے خصوصی طور پر معمر افراد کو سوزش حنجرہ ہو تو سینہ میں جلن اور بافراط بلغم خارج ہوتا ہے یہ بلغم کاربو اینی میلس سے زیادہ بدبودار ہوتا ہے مریض کو سانس کی تنگی ہوتی ہے جو بستر میں کروٹ بدلنے اور سوتے وقت زیادہ ہو جاتی ہے سینہ میں سے بلغم کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز

آتی ہے۔

پیدائشی سفلس کی سمیت میں کاربو اینی میلس کاربو وتیج سے زیادہ مفید دوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ دونوں ادویات وراثتی سفلس کی سمیت یا سفلس کی سمیت کے تیسرے درجے میں مظہر ہوتی ہیں جب کہ پارہ کو بے تحاشا استعمال کیا گیا ہو اور خاص طور پر غدود، متاثر ہو چکے ہوں زبردست لاغری ہو تو کاربو اینی میلس درج ذیل علامات سے پہچانی جاتی ہے جلد پر تانبے کے رنگ کے دھبے خاص طور پر یہ دھبے چہرے پر ہوتے ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ دھبے سفلس کی سمیت سے پیدا ہوتے ہیں بہ نسبت کاربو وتیج کے کاربو اینی میلس اس تعلق سے مرکیورس بن۔ نائٹرک ایسڈ اور بیڈی آگا سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

کمزوری میں کاربو وتیج کاربو اینی میلس سے زیادہ فوقیت رکھتی ہے بہت کم نمایاں علامات ایسی ہیں جو کاربو اینی میلس کو ٹائی فائڈ کے آخری درجے نمونیہ اور سرخ بخار میں مظہر دوا بناتی ہیں آپ کو صرف ایک مشکل پیش آسکتی ہے کہ آپ دونوں ادویہ میں سے کس کا فیصلہ کریں (وہ ہے دودھ پلانے سے کمزوری کا پیدا ہونا)۔

کانوں کے امراض میں دوبارہ کاربو وتیج اور کاربو اینی میلس کی ملاقات ہوتی ہے پس ہم جانتے ہیں کہ دونوں ادویہ کان بہنا پیدا کرتی ہیں (Ottorrhoea) دونوں کی پیپ خراش دار رقیق زرد اور خون آمیز ہوتی ہے کاربو اینی میلس میں کان کی ہڈی کی جھلی سوجی ہوئی ہوتی ہے اس علامت پر کاربو اینی میلس نائٹرک ایسڈ اور کیپسیکم سے مماثل ہے کاربو وتیج سے کانوں سے پیپ کا اخراج خاص طور پر ناگہانی جلدی امراض جیسے کہ خسرہ سرخ بخار کا نتیجہ ہوتا ہے کاربو وتیج میں کانوں کی ہڈی کی جھلی سوجی ہوئی نہیں ہوتی دونوں ادویہ بہرے پن میں بھی استعمال کی جاتی ہیں کاربو اینی میلس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ مریض یہ نہیں جانتا کہ آواز کہاں سے آرہی ہے کاربو وتیج بہرہ پن میں اس وقت مظہر ہوتی ہے جب کان زبردست خشک ہوں اور کانوں میں میل بالکل نہ ہو یا پھر کانوں میں بدبودار میل ہوتا ہے۔

آنکھوں کے امراض میں کاربو اینی میلس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض

دور نظری کا شکار ہو مریض گلی میں چل رہا ہو تو اس کو تمام اشیاء دور نظر آتی ہیں آنکھیں خانہ چشم میں ڈھیلی محسوس ہوتی ہیں یہ علامت دراصل بندھنوں کے ڈھیلا ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے یہ بندھن بالکل دماغ کے بندھنوں کے مانند ہوتے ہیں۔ معمر افراد کی نظر بالکل کمزور ہوتی ہے کیونکہ مطالعہ کرتے وقت بالکل کم نظر آتا ہے مگر آنکھیں ملنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

کاربو ویج اس وقت مظہر ہوتی ہے جب مریض قریب نظری کا شکار ہو اشیاء دیکھنے کے لئے آنکھوں کے بالکل قریب لا کر دیکھے آنکھوں کو مسلسل کچھ دیر استعمال کیا جائے تو اس علامت میں اضافہ ہوتا ہے۔

گریفائٹس

گریفائٹس — فیرم۔ آرسنک

- سیپیا۔ پلساٹیلا
- کالی کارب۔ فاسفورس۔ کلکیریا کارب
- سلفر۔ لائیکوپوڈیم۔ سلیشیا۔ ہیپر سلفر
- فائی ٹولیکا
- میز یریم۔ پٹرولیم۔ آئرس ورسیکالر۔ رہس ٹاکس
- سٹافی سیگریا۔ مرکیورس۔ انٹی مونیم کروڈم
- ریٹنھیا۔ پی اونیا۔ نائٹرک ایسڈ

گریفائٹس

معمولی سی اعصابی اکساہٹ بعد میں کمزوری، ڈھیلا پن، خون کی کمی، سبز بھس موٹے افراد۔ سردی لگے، لمف غدود سوج جائیں۔ قبض جلد۔ پھٹی ہوئی پھٹاؤ، منہ کے کونے پھٹے ہوئے۔ مقعد میں پھٹاؤ۔ ہرپیز، اگیزیما، گوندار رطوبت کا رسنا، زخموں کے کھرنڈ ڈھیلے لعاب دار جھلیاں اخراج کم۔ پھٹاؤ وغیرہ

گریفائٹس خالص کاربن نہیں ہے حتی کہ خالص ترین گریفائٹس میں بھی لوہا شامل

ہوتا ہے آپ دیکھیں کہ میں نے گریفائٹس کے دو پیروکار لکھے ہیں آرسنک اور فیرم۔ گریفائٹس کی بہت سی علامات فیرم میں بھی موجود ہیں اور فیرم گریفائٹس کا ادھورا کام پورا کرتی ہے اسی طرح گریفائٹس کی بہت سی علامات آرسنک سے دوستی رکھتی ہیں۔

گریفائٹس فیرم کی رشتہ دار ہے خاص طور پر جب علامات کا تعلق عورتوں میں خون کی کمی یا سبز بُھس سے ہو دوران خون کی ترسیل ابتر ہو جلد اور لعاب دار جھلیوں کا رنگ زرد ہو۔ گریفائٹس جلدی امراض غدوددوں کے امراض اندرونی اعضاء کی جلن اور بیرونی جلن میں آرسنک کا ادھورا کام مکمل کرتی ہے ان ادویہ کے علاوہ گریفائٹس سے مماثل بہت سی ادویہ ہیں۔ گریفائٹس کی دافع اثر دوا آرسنک ہے۔ چند شکمی علامات میں گریفائٹس کی دافع اثر نکس وامیکا ہے پس آپ دیکھیں کہ آرسنک گریفائٹس سے دو طرفہ رشتہ داری رکھتی ہے ایک دافع اثر اور دوسری تکملہ۔ آرسنک علامات کے ایک گروہ میں تکمیلی کام کرتی ہے دوسرے گروہ میں دافع اثر۔ خاص طور پر آرسنک گریفائٹس کی دماغی علامات کی دافع اثر ہے۔

گریفائٹس کا مریض افسردہ اور غم سے بھرا ہوا ہوتا ہے اگر مریض عورت ہو تو دماغی طور پر خائف اور پریشان ہوتی ہے وہ پیش گوئیاں کرتی ہے کہ کوئی بڑا حادثہ پیش آنے والا ہے اور اس کی وجہ سے مریضہ پریشان اور خائف رہتی ہے بے آرام ہوتی ہے مجبوراً جگہ جگہ پھرتی ہے اس کو مستقل ایک جگہ نہیں رکھا جا سکتا گریفائٹس کی علامات کے اس گروہ کی دافع اثر آرسنک البم ہے ہمیں معلوم ہے کہ گریفائٹس کی دماغی پریشانی کی یہ علامات بہت ہی اہم ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ دماغی علامات ادویات کے انتخاب میں کتنی اہمیت رکھتی ہیں اس دماغی پریشانی اور پست ہمتی کی کئی حالتوں کی دوا گریفائٹس ہے۔ سبز بُھس جلدی امراض اور آنکھوں کی سوزش میں یہ دماغی پریشانی موجود ہوتی ہے یہ سب آپ کو تحقیق سے معلوم ہو جائے گا۔

ہم جانتے ہیں کہ گریفائٹس ان افراد کی دوا ہے جو موٹاپے کی جانب مائل ہوں۔ میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ یہ موٹاپا صحت مند ہونے کی نشاندہی نہیں ہے بلکہ ایسا ہی موٹاپا

کلکیر یا کارب میں بھی ہے جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ غذا کا انجذاب نامناسب ہے دونوں ادویہ موٹے اور غیر صحت مند افراد میں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ گریفائٹس کے جسم میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے خون میں آکسیجن کا انجذاب کم ہوتا ہے یہ مریض خواہ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر ہوں ان کو سردی لگتی ہے ابتدا میں دوران خون میں اکساہٹ ہوتی ہے اس کے بعد قوت کی کمی اور نتیجتاً وریدوں میں خون کا بھراؤ ہوتا ہے اچانک قوتوں میں کمی ہو جاتی ہے مریض غش کھا جاتا ہے پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں حرکت میں خلل آجاتا ہے لیکن مکمل فالج نہیں ہوتا اگر مریضہ سبز ہُبس کا شکار ہو تو یہ علامات موجود ہوتی ہیں سر کی جانب اجتماع خون کا میلان چہرے سے آسودگی ظاہر ہوتی ہے چہرہ پر خون ہوتا ہے (فیرم) مریضہ کو دل میں اچانک دھکا محسوس ہوتا ہے اس کے بعد سر کی جانب خون کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے مریضہ سمجھتی ہے کہ اس کو دل کا مرض ہے رات کو سوتے وقت مریضہ کے جسم میں دھڑکن ہوتی ہے یہ پر خون ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتا خون پانی کی مانند رقیق ہوتا ہے اگر آپ خون کا خوردبینی معائنہ کریں تو خون میں سفید خلیات زیادہ مقدار میں نظر آئیں گے ایسی مریضاؤں کو ماہواری دیر سے آتی ہے ماہواری کا خون زرد اور بہت کم مقدار ہوتا ہے لعاب دار جھلیاں زرد ہوتی ہیں (فیرم) ہونٹ زرد ہوتے ہیں لیکوریا پانی کی مانند وافر مقدار آتا ہے بسااوقات لیکوریا خراش دار ہوتا ہے جہاں سے گذرتا ہے وہ جگہ چھیل دیتا ہے۔

اب آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم گریفائٹس کو پلساٹیلا سے کیسے الگ کریں۔ گریفائٹس کی مانند پلساٹیلا کی ماہواری بھی دیر سے اور کم مقدار میں ہوتی ہے خون کی کمی والی عورتیں یا سبز ہُبس والی عورتوں کی ماہواری زرد یا سیاہی مائل ہوتی ہے ان مریضاؤں کی ماہواری بھی ایسی ہوتی ہے جن کو سردی لگتی ہو اور مریضہ پست ہمت ہو اور ہر خیالی پریشانی پر رو دیتی ہو آپ اب ان ادویہ کو الگ کیسے کریں گے سب سے اہم فرق یہ ہے کہ گریفائٹس کی مریضہ میں کوئی نہ کوئی جلدی علامت ضرور موجود ہوتی ہے جب کہ پلساٹیلا کی مریضہ میں ایسی کوئی علامت نہیں ہوتی گریفائٹس کی مریضہ کی جلد کھردری خشک اور سخت ہوتی ہے پسینہ بہت کم آتا ہے

چھوٹی چھوٹی پھنسیاں خواہ ان میں پیپ ہو یا نہ ہو جسم پر نکلتی رہتی ہیں اور ماہواری کے دوران زیادہ نکلتی ہیں پلساٹیلا کا میلان دستوں کی جانب اور گریفائٹس کی میلان قبض کی جانب ہوتا ہے میرے خیال میں یہ علامات کافی ہیں تاکہ آپ دونوں قریبی ادویہ میں امتیاز کر سکیں۔

چونکہ ہمارے مطالعہ کے لئے گریفائٹس بہت اہم دوا ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ میں آپکی توجہ گریفائٹس کے لمف غدودوں اور جلد پر عمل کی جانب دلاؤں۔ گریفائٹس گردن اور بغل کے لمف غدودوں کو بڑھا دیتی ہے رانوں کے اور آنتوں کی جھلی کے لمف غدود بھی بڑھ جاتے ہیں ان کے ہمراہ جب گریفائٹس کی جلد کی علامات بھی موجود ہوں تو گریفائٹس خنازیر میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ گریفائٹس بچوں کی خنازیری کمزوری میں (Scrofulosis) کلکیریا کارب سلفر اور سلیشیا کے متوازی چلتی نظر آتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ان بچوں کے شکم بڑے اور سخت ہوتے ہیں متاثرہ بچے کو اسہال آرہے ہوتے ہیں اسہال پتلے بدبو دار اور ان میں جزوی ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے۔

آنکھوں کی خنازیری سوزش میں ہمارے پاس ایسی کوئی دوا موجود نہیں ہے جو گریفائٹس سے بازی لے جائے حتیٰ کہ کلکیریا کارب اور سلفر بھی پیچھے رہ جاتی ہیں۔ آنکھ کی پتلی پر زخم ہوتا ہے یا ممکن ہے کہ آنکھ کی پتلی پر سوزش ہو آنکھوں کے پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں خاص طور پر آنکھوں کے پپوٹوں کے کنارے موٹے ہو جاتے ہیں اور ان پر پیپڑیاں جم جاتی ہیں ممکن ہے کہ پپوٹوں پر ابھار پیدا ہو جائیں یا نہ بھی ہوں لیکن سب سے اہم علامت جو گریفائٹس کو طلب کرتی ہے وہ آنکھوں کے پپوٹوں کے کناروں کی سوزش (BLEPH-RITIS) ہے یہ سوزش آنکھ کے اندرونی کناروں پر زیادہ ہوتی ہے اگر ان کناروں کا میلان پھٹاؤ کی جانب ہو تو آپ کو گریفائٹس استعمال کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہیے۔ پپوٹوں کی کری ہڈی اتنی زیادہ سخت ہو سکتی ہے کہ پپوٹے الٹ جائیں۔ پلکیں الٹ کر آنکھ کی پتلی کی جانب مڑ جاتی ہیں اور آنکھوں میں خراش پیدا کرتی ہیں پپوٹوں کے کناروں کے ساتھ ساتھ

سخت گوہانجنیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ گریفائٹس نظر پر اثرانداز ہوتی ہے الفاظ دہرے اور دوڑتے نظر آتے ہیں آنکھوں کے گرد گالوں پر کانوں کے پیچھے سر کی چوٹی پر گدی کے نیچے اگیز یما کی مانند ابھار پیدا ہو سکتے ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ جسم پر اِدھر اُدھر اگیز یما کی مانند ابھار پیدا ہو جائیں خاص طور پر جوڑوں کے جھکاؤ میں کانوں کے پیچھے یہ اگیز یما حمرہ کی مانند ہو سکتا ہے جس سے چپک دار رطوبت خارج ہوتی ہے اگر بچہ کان کے بل لیٹا رہے تو کان سر سے چپک جاتا ہے۔

بسا اوقات آپ کو آنکھ کے انگوری پردے کی سوزش میں مظہر نظر آئے گی پتلی پر اور اس کے اردگرد باریک باریک آبلے بن جاتے ہیں تو آنکھوں سے جلن دار آنسو خارج ہوتے ہیں۔ آنسوؤں کے ہمراہ پیپ بھی خارج ہوتی ہے پیپ پتلی ہوتی ہے اور گالوں پر خراش ڈال دیتی ہے۔ ناک سے اخراج جو کہ جزوی طور پر آنکھ سے آتا ہے رقیق ہوتا ہے اور خراش پیدا کرتا ہے آپ کو ناک کے نتھنوں کے اردگرد پھٹاؤ اور کھرنڈ نظر آئیں گے یہ کھرنڈ پپوٹوں کے کھرنڈوں سے مماثل ہوتے ہیں۔

اب میں گریفائٹس اور اس کی مماثل ادویات کا فرق بیان کروں گا۔ پٹرولیم گریفائٹس سے کئی علامات میں مماثل ہے پٹرولیم میں بھی گریفائٹس جیسے ابھار موجود ہیں اور پٹرولیم کی بھی نمایاں علامت کانوں کے پیچھے کا اگیز یمایا حمرہ ہے اگر بچہ بڑا ہے تو وہ سر کے عقبی حصے میں درد اور دوسری دردناک علامات بیان کرے گا۔ دونوں ادویہ کا فرق یہ ہے کہ گریفائٹس کے ابھار ہرپیز کی مانند اور پٹرولیم کے ابھار اگیز یما کی مانند ہوتے ہیں۔

آنکھوں کی بیرونی علامات کلکیریا کارب کے انتخاب میں اتنی مددگار ثابت نہیں ہوتیں یہ بہت عام سی علامات ہوتی ہیں یہ علامات آنکھوں کی خنازیری سوزش کی ہوتی ہیں لیکن دوا کے انتخاب میں یہ ہی علامات مدد کریں گی۔ سر پر پسینہ پاؤں سرد مرطوب جو کہ گریفائٹس میں نہیں ہیں آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ کلکیریا کارب آنکھوں کی خنازیری سوزش کے نتائج میں بہترین دوا ہے بہ نسبت شدید علامات کے کلکیریا کارب پتلی کے دھندلے پن

اور پپوٹوں کے موٹا ہو جانے کی دوا ہے۔

آرسنک میں بھی آنکھوں سے جلن دار اور خراش دار اخراجات موجود ہیں مگر آرسنک میں پپوٹے تشنجی طور پر بند ہو جاتے ہیں بصورت دیگر علامات حیرت انگیز طور پر ایک جیسی ہی ہیں۔

سلفر اس وقت مددگار ہوتی ہے جب پپوٹوں کے کنارے فطری سرخی سے زیادہ سرخ ہوں جبکہ گریفائٹس میں پپوٹے زرد ہوتے ہیں۔

یوفریشیا بھی آنکھوں کی سوزش میں مفید ہے جب کہ آنکھوں سے خراش دار پانی خارج ہوتا ہو اگرچہ اس دوا کے اخراجات خراش دار ہوتے ہیں لیکن اس کے اخراجات پیپ دار اور گاڑھے بھی ہوتے ہیں جبکہ گریفائٹس کے اخراجات پتلے ہوتے ہیں۔

مرکیورس بھی آنکھوں کی خنازیری سوزش میں مفید ہے خاص طور پر جب مریض کو آگ کی دمک گرمی اور رات کے وقت زیادہ تکلیف ہو مرکیورس یقینی طور پر قابل ترجیح دوا ہے جب سلفس کی سمیت آنکھوں کی خنازیری سوزش کو بڑھادے۔

ہیپر سلفر یقیناً گریفائٹس سے مشابہ دوا ہے ہیپر سلفر قابل ترجیح ہوتی ہے جب آنکھوں کے اندر یا اردگرد دھڑکن ہوتی ہو اگر بچہ بڑا ہو تو آپ بچے کے عمل سے محسوس کریں گے کہ آنکھ میں درد ہے اور آپ کو پپوٹوں کی گوہانجنیوں سے پیپ نکلتی نظر آئے گی پیپ کو روکنے کے لئے ہیپر سلفر گریفائٹس سے بہتر دوا ہے آپ کو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ہیپر سلفر کا بچہ آنکھ پر کسی قسم کا دباؤ برداشت نہیں کرتا کیونکہ متاثرہ حصہ بہت پر حس ہوتا ہے۔

جب بار بار سرخ باد ظاہر ہو اور مرض مزاجی ہو گیا ہو تو گریفائٹس سرخ باد کے میلان کو ختم کر دیتی ہے متاثرہ حصص سخت تنے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اگر چہرہ متاثر ہو تو چہرہ مسخ ہو جاتا ہے چہرہ پر جلن دار ڈنگ دار درد ہوتے ہیں (ایپس) سرخ باد عموماً جسم کی دائیں جانب سے شروع ہوتا ہے اور بائیں جانب جاتا ہے گریفائٹس اس وقت بہت موزوں دوا ہوتی ہے جب آئیوڈین کا غلط استعمال کیا گیا ہو اس سے بڑھ کر آپ یہ یاد رکھیں کہ

گریفا ئٹس زخموں کے نشانات دور کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گریفا ئٹس میں ایسی طاقت ہے جو زخموں کے داغوں کی بافتوں کو جذب کر لیتی ہے۔

یہ حقیقت معلوم ہوئے عرصہ ہو چکا ہے کہ جو مزدور گریفا ئٹس میں کام کرتے ہیں ان کے ہاتھوں کے زخم بہت جلد مندمل ہو جاتے ہیں اور زخم کا داغ بھی غائب ہو جاتا ہے ڈاکٹر گورنسے نے گریفا ئٹس کی اس خصوصیت کو استعمال کیا اور پستان پر سے پھوڑے کا داغ دور کیا۔ پروفیسر کارن ڈوارفر نے ایک بچے کی آنکھ کو شفایاب کیا کیونکہ بچے کی آنکھ کے اپریشن کے بعد سرجن کی توقع سے زیادہ زخم سکڑ گیا تھا گریفا ئٹس کے استعمال سے وہ حصہ اپنی فطری حالت میں آگیا۔

اب ہم گریفا ئٹس کے اعضائے ہضم پر عمل کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ اعضائے ہاضمہ کے افعال میں دوسری کاربن ادویات کاربو ویج اور کاربو اینی میلس گریفا ئٹس سے مماثلت رکھتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مریض کے منہ کا ذائقہ صبح کے وقت ناگوار ہوتا ہے جیسے کہ مریض انڈے کھاتا رہا ہو بہ نسبت کسی دوسری کاربن دوا کے یہ گریفا ئٹس کی نمایاں علامت ہے گوشت کھانے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ علامت آپ کو فیرم اور پلساٹیلا میں بھی نظر آئے گی دراصل یہ علامت سبز بُھس کی تمام ادویہ میں ہے میٹھی اشیاء سے مریض کو متلی ہوتی ہے اور مریض میٹھی اشیاء سے نفرت کرتا ہے کھانے کے بعد معدہ ہوا سے پھول جاتا ہے معدہ میں جلن دار درد ہوتا ہے درد قولنجی اور مروڑ دار بھی ہوتے ہیں (شکم کا حقیقی درد۔)

مریض رات کو نیند سے جاگ جاتا ہے اور ہانپ رہا ہوتا ہے سانس کی تنگی اچانک شروع ہو جاتی ہے کچھ کھا پی لینے سے سانس کی تنگی میں وقتی کمی آجاتی ہے اسی طرح کھانے سے معدہ کے درد میں بھی آفاقہ ہو جاتا ہے۔ اس نسبت سے گریفا ئٹس پٹرولیم، چیلی ڈونیم اور اناکارڈیم سے مماثل ہے کیونکہ ان سب میں یہی افاقہ موجود ہے۔ ہوا بھر جانے سے شکم پھول جاتا ہے اور شکم کی پھلاوٹ کے ہمراہ دورہ خون سر کی جانب ہوتا ہے جگر سخت اور بڑھا

ہوا ہوتا ہے غذا کھانے کے بعد کپڑوں کا دباؤ بھی نا قابل برداشت ہوتا ہے عموما قبض موجود ہوتا ہے اور پاخانہ کے ہمراہ آؤں کے دھاگے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں یا آؤں کے ٹکڑے موجود ہوتے ہیں یہ گریفا ئٹس کی بہت ہی نمایاں علامت ہے تاہم یہ علامت کیس کارلا میں بھی موجود ہے مریض کو بواسیر ہوتی ہے مسوں میں جلن دار ڈنک دار درد ہوتے ہیں سوراخ مقعد میں شدید دکھن ہوتی ہے جب مریض بیٹھ جائے تو شدید دکھن ہوتی ہے سوراخ مقعد میں شگاف آجاتے ہیں اس علامت پر گریفا ئٹس ہماری بہترین دوا ہے۔

ہمارے پاس بہت سی مماثل ادویہ بھی موجود ہیں پہلی دوا لائیکوپوڈیم ہے اس میں بھی کھانا کھانے کے بعد شکم میں ہوا بھر جاتی ہے لیکن یہ ہوا جب خارج ہو تو بدبو دار یا سڑی ہوئی نہیں ہوتی۔ جب کہ گریفا ئٹس کی ہوا بدبو دار ہوتی ہے یہ دونوں ادویہ کا نمایاں فرق ہے دوسری ادویہ کی فہرست بھی یاد رکھیں ریٹنھیا۔ پی اونیا۔ نائٹرک ایسڈ اور سلیشیا۔

ریٹنھیا مقعد میں شگاف آجانے کی بہترین دوا ہے اس کی سفارش اس وقت کی جاتی ہے جب مقعد میں شدید سکڑاؤ ہوتا ہو پاخانہ زور لگا کر خارج کرنا پڑتا ہے پاخانہ کرنے کے بعد مقعد میں گھنٹوں تک درد اور جلن ہوتی ہے۔ پی اونیا بھی مقعد میں شگاف پڑنے کی مفید دوا ہے مقعد سے ہر وقت رطوبت رستی رہتی ہے مقعد مرطوب رہتا ہے اور نا قابل برداشت ہوتا ہے مقعد میں دکھن اور تکلیف ہوتی ہے مسے بہت بڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ نائٹرک ایسڈ بھی مقعد کے شگافوں کی دوا ہے خاص طور پر اس وقت جب مقعد میں چھٹریاں بھری ہونے کا احساس ہو۔ اب گریفا ئٹس ان سب ادویہ سے مختلف ہے کیونکہ تمام دوسری ادویہ میں مقعد میں مروڑ اور سکڑاؤ موجود ہے مگر گریفا ئٹس میں دکھن بہت ہی کم یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔

سلیشیا بھی مقعد میں شگاف آجانے کی دوا ہے مریض کو پاخانہ نکالنے کے لئے زور لگانا پڑتا ہے مگر پاخانہ تھوڑا سا باہر نکل کر واپس چلا جاتا ہے۔

اب لعاب دار جھلیوں کی جانب چلتے ہیں گریفا ئٹس زکام میں مفید دوا ہے جب کہ ناک میں شدید خشکی موجود ہو آپ کو یہ علامت اکثر خنازیری مزاج افراد میں نظر آئے گی

ناک میں خشکی اور چھیچھڑے باری باری آتے ہیں کبھی کبھار ناک سے بدبودار اور خونی اخراج ہوتا ہے آپ دیکھیں کہ کاربن ادویات کے اخراجات کتنے بدبودار ہوتے ہیں۔

ناک کے کنارے دکھتے ہیں اور ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں فوری شگاف پیدا ہو جاتے ہیں یہ علامت انٹی مونیم کروڈم کلکیریا اور آرم ٹری فائلم سے مشابہت رکھتی ہے سونگھنے کی حس بڑھ جاتی ہے مریض پھولوں کی خوشبو برداشت نہیں کر سکتا کھانا چباتے وقت کانوں میں غرانے یا کڑ کڑانے کی آوازیں آتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شنوائی کی نالی میں ورم موجود ہے آپ دیکھیں کہ کان کے پردے میں سوراخ نہیں ہوتا بلکہ پردہ بالکل سفید ہوتا ہے کان خشک ہوتے ہیں اور ان میں فطری رطوبت کی کمی ہوتی ہے (کاربو وتیج) قوت سماعت کم ہو جاتی ہے گاڑی میں سفر کرتے وقت بہتر سنائی دیتا ہے دراصل گاڑی کے شور کی وجہ سے بہتر سنائی دیتا ہے۔

گریفائٹس حلق کی مزمن خرابی میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب حلق میں ایک ڈھیر کی موجودگی کا احساس ہو خالی نگلنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے یہاں گریفائٹس سلفر اور کلکیریا کارب سے مماثلت رکھتی ہے۔

گریفائٹس کی کھانسی زیادہ نمایاں نہیں ہوتی ہے کھانسی خشک اور دم گھوٹنے والی ہوتی ہے کھانستے ہوئے چہرہ سرخ اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں گہرا سانس لینے سے تکلیف میں شدت آجاتی ہے۔

مردانہ اعضائے تناسل پر گریفائٹس بہت اثر رکھتی ہے ناقابل برداشت جنسی اکساہٹ پیدا کرتی ہے اور شدید خیزش ہوتی ہے گریفائٹس کی سب سے نمایاں علامت نامردی ہے جماع کرتے وقت منی کا اخراج نہیں ہوتا۔

گریفائٹس زنانہ اعضاء پر بھی اثر رکھتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بائیں بیضہ دانی بڑھ جاتی ہے ماہواری دیر سے اور کم مقدار آتی ہے لرزہ قبض اور اس کے ہمراہ جلد پر پھنسیاں موجود ہوتی ہیں رحم اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے رحم کا منہ دور چلا جاتا ہے اور فرج کی عقبی دیوار کو دباتا

ہے پس رحم الٹ جانے اور قلب ماہیت میں (Antiflexion and antiversion) گریفا ئٹس مظہر دوا ہوتی ہے رحم کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے لیکوریا رقیق اور وافر مقدار آتا ہے اور بسا اوقات چشمہ کی مانند پھوٹ پڑتا ہے ان علامات کے ہمراہ فرج کے گرد ایگزیما کی مانند پھنسیاں ہوتی ہیں

پیٹرولیم

کوئلے کا زبردست تیل ہے مگر اصلی کاربن نہیں ہے ادویاتی طور پر ایک طرف تو سلفر اور فاسفورس کے درمیان ہے اور دوسری طرف گریفا ئٹس اور کاربوویج کے مابین۔ ہم جانتے ہیں جو لوگ کوئلے کی تیل میں کام کرتے ہوں ان کی جلد پر پھنسیاں نکل آتی ہیں یہ پھنسیاں ایک پہیے کی مانند جسم یا چہرہ پر نمودار ہوتی ہیں ان کی ظاہری شکل شہد کے چھتے کی مانند ہوتی ہے ان میں کھجلی اور جلن ہوتی ہے۔ ازاں بعد آبلے دار ابھار پیدا ہو جاتے ہیں جو بعد میں ایگزیما میں بدل جاتے ہیں ان پر موٹے کھرنڈ جم جاتے ہیں اور پیپ رستی رہتی ہے جلد ہی جسم کی جلد کھردری اور سخت ہو جاتی ہے اور جلد میں گہرے شگاف پڑ جاتے ہیں جن میں سے خون اور پیپ خارج ہوتی ہے ان علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے پیٹرولیم ایگزیما کی دوا بن جاتی ہے ہم جانتے ہیں کہ پیٹرولیم جلد میں شگاف آجانے کی دوا ہے خاص طور پر جب یہ شگاف سردی کے موسم میں ہاتھوں اور پاؤں پر آجاتے ہوں اور ان میں جلن اور ناقابل برداشت کھجلی ہوتی ہو بسا اوقات ان میں زخم بن جاتے ہیں۔

جوڑوں میں موچ آجائے تو پیٹرولیم استعمال کی جا سکتی ہے خاص طور پر جب جوڑوں میں درد بھی ہو پیٹرولیم جوڑوں کے درد میں اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب کھچے سخت ہو گئے ہوں اور سختی کے ہمراہ تیز چھری مارنے کے سے درد ہوں گردن میں بھی سختی موجود ہو سر موڑنے پر کڑکڑ کی آواز آتی ہو جس کی وجہ پٹھوں کے ریشوں کا کھردرا پن ہوتا ہے۔

لعاب دار جھلیوں کے امراض میں ہمیں پیٹرولیم کو یاد رکھنا چاہیے پیٹرولیم کو ناک

سے بو آنا کے مرض میں کامیابی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ناک کا اخراج بالکل اگزیما کے اخراج کی مانند ہوتا ہے ناک سے چھیچھڑے اور پیپ خارج ہوتی ہے ناک دکھتا ہے ناک کے نتھنے گریفا ئٹس کی مانند پھٹ جاتے ہیں ناک کے خلا میں پیپ دار بلغم بھری رہتی ہے مریض بار بار کھنکارتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پٹرولیم آنکھوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر پپوٹوں کے کناروں کی سوزش میں مفید ہے (Blephritis Marginalis) پٹرولیم آنسوؤں کی نالی کی سوزش میں بھی مفید دوا ہے جب اس سے پیپ آتی ہو اور آنکھوں کا ناسور بن گیا ہو ناسور کی جانب میلان مقعد اور مسوڑھوں میں بھی نظر آتا ہے یہ پٹرولیم کی عام نمایاں علامت ہے۔

پٹرولیم کی کھانسی کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے رات کو سوتے ہوئے خشک کھانسی ہوتی ہے اور بہت تنگ کرتی ہے بسا اوقات یہ کھانسی ہمیں بچوں میں نظر آتی ہے کھانسی کے ہمراہ اسہال ہوتے ہیں تاہم یہ اسہال صرف دن میں آتے ہیں۔ پٹرولیم پسینہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے بغلوں اور پاؤں کے تلوؤں میں کثرت سے پسینہ آتا ہے۔

پٹرولیم کی واحد نمایاں علامت دل کے گرد ٹھنڈک کا احساس ہے یہ نیٹرم میور کی نمایاں علامت بھی ہے اور خاص طور پر دماغی محنت کرتے وقت یہ علامت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے اور یہ علامت کالی کلورکیم۔ گریفا ئٹس۔ کالی نائٹریکم۔ کاربو اینی میلس اور کالی بائی کرام میں بھی موجود ہے۔

آیئے اب پٹرولیم کا معدہ اور آنتوں پر عمل دیکھتے ہیں پٹرولیم متلی چکر اور صفراوی قے پیدا کرتی ہے صبح کے وقت اور گاڑی میں سفر کرتے وقت اضافہ ہو جاتا ہے حمل کے دوران بھی اضافہ ہوتا ہے علاوہ ازیں پٹرولیم سمندری سفر کی قے میں بھی فائدہ مند دوا ہے (Seasickness) پٹرولیم دست بھی پیدا کرتی ہے جو کسی حد تک سلفر کے دستوں سے مشابہ ہوتے ہیں دست بدبودار ہوتے ہیں اور پانی کی مانند پتلے ہوتے ہیں اکثر ان میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے یہ دست علی الصبح آتے ہیں ان کے ہمراہ جسم میں لاغرپن موجود ہوتا

ہے سلفر اور پٹرولیم کا فرق صرف یہ ہے کہ یہ دست سارا دن آتے ہیں۔

دستوں کی ایک اور قسم بھی ہے جن کو پٹرولیم شفایاب کرتی ہے معدہ خراب ہوتا ہے گوبھی کھانے سے اضافہ ہو جاتا ہے دست بدبو دار ہوتے ہیں شکم میں ہوا کا شدید بھراؤ ہوتا ہے اور گوبھی کے ذائقہ کے ڈکار آتے ہیں۔

پٹرولیم بطور اعصابی دوا بھی عمل کرتی ہے بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ ٹائی فائڈ بخار میں مظہر ہوتی ہے جب بخار کے ہمراہ معمولی سا ہذیان ہو پٹرولیم یاداشت کی کمزوری بھی پیدا کرتی ہے مریضہ دیکھی بھالی گلیاں بھول جاتی ہے اگر یہ علامت لو لگ جانے سے پیدا ہوئی ہو تو آپ کو گلونائن استعمال کرنی چاہیے۔

ایک اور دماغی علامت جس کو پٹرولیم شفایاب کر دیتی ہے مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ دو ہو گئی ہے اور کوئی دوسرا اس کے ساتھ لیٹا ہوا ہے اس علامت کو یوں بھی استعمال کیا گیا ایک عورت جس کا بچہ پیدا ہوا تھا اس کا خیال تھا کہ اس کے دو بچے ہیں اس سے یہ پریشانی تھی کہ وہ ان دونوں کا خیال کیسے رکھ سکے گی پٹرولیم نے اس سے شفایاب کر دیا۔ پٹرولیم سیسے کے زہر کا تریاق بھی ہے۔

لیکچر نمبر ۴۸

ہیلوجن

- لعاب دار جھلیوں میں خراش پیدا کرتی ہیں
- حنجرہ میں مروڑ پیدا کرتی ہیں
- بناوٹی جھلی پیدا کرتی ہیں
- غدود وغیرہ پر عمل

ہیلوجن

- **برومین**
  - فاسفورس۔ انٹی مونیم ٹارٹ
  - کاربوانی میلس
  - ایکونائٹ سپنجیا۔ ہیپر سلفر۔ کیولین
  - کالی برومیٹم >امونیم کارب
- **فلورین**
  - مرک۔ فاسفورس۔ سائلیشیا۔ کلکیریا کارب
  - آیوڈین
  - آرسنک۔ کلکیریا۔ ارجنٹم نائٹریم۔ میدہ
- **آیوڈین**
  - سپنجیا۔ ہیپر سلفر۔ کیولین۔ >سلفر
  - انٹی مونیم ٹارٹ۔ >میدہ
- **کلورین**
  - >ہیپر سلفر
  - >آرسنک

آج ہم ان کیمیائی عناصر کا مطالعہ شروع کرتے ہیں ان کو ہیلو جن کا نام دیا گیا ہے
آئیوڈین، برومین، فلورین اور کلورین اس گروہ سے تعلق رکھتی ہیں بطور منفی کہربائی گروہ ان کو اس مخصوص علامت سے یاد رکھنا چاہیے یہ تمام ادویات حنجرہ اور پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں پر عمل کرتی ہیں در حقیقت لعاب دار جھلیوں پر عمومی عمل کرتی ہیں اور یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ یہ ادویات لعاب دار جھلیوں میں شدید سوزش کھر دراپن اور خراش پیدا کرتی ہے یہ کوئی بھی انسان بتا سکتا ہے جس نے کبھی آیوڈین کلورین یا برومین کے بخارات میں سانس لیا ہو تمام ادویات دم کشی کی کیفیت پیدا کرتی ہیں اگرچہ تمام ادویات میں یہ علامت موجود ہے مگر کلورین کی یہ بہت ہی نمایاں خصوصیت ہے اس گروہ تمام ادویات لعاب دار جھلیوں میں جھوٹی جھلی پیدا کرتی ہیں ماسوائے کلورین کے تمام دوسری ادویات کروپ کی جھلی بھی پیدا کرتی ہیں کلورین کا میلان کروپ کی بجائے خناق کی جانب ہے۔ تمام ہیلو جن ادویات غدودوں پر اثرانداز ہوتی ہیں اور ان میں سخت بڑھوتری حتیٰ کہ غدودوں میں پھوڑے تک پیدا کر دیتی ہیں۔ پس ہم جانتے ہیں کہ خنازیر میں آیوڈین خاص طور پر کارآمد دوا ہے سائنوجن بھی اسی کیمیائی گروہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا تعلق نامیاتی کیمیا سے ہے اور اس کی بہت سی علامات اس گروہ کی ادویات سے مماثل ہیں اور کلورین کی مانند یہ بھی خناق کی دوا ہے۔

پس ہم ہائیڈروسیانک اور امائگ ڈالا پرسیکا (جس میں ہائیڈروسیانک ایسڈ موجود ہے) کو حلق کے خناق میں استعمال کرتے ہیں خناق کی بدترین اقسام میں سے ایک قسم میں سائنائڈ آف مرکری استعمال کر سکتے ہیں۔ یہی بات پوٹاشیم سائنائڈ کی بابت بھی درست ہے مگر اس کا رتبہ ذرا کم ہے۔ ان منفی کہربائی ادویات (ہیلو جن) کی نمایاں علامات بسا اوقات آپ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتی ہیں کہ اس مریض کو منفی کہربائی دوا کی ضرورت ہے دوا کون سی ہونی چاہیے اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہم ان چاروں ادویات کا الگ الگ مطالعہ کریں گے اور ان کا موازنہ بھی کریں گے۔

برومین

سب سے پہلے میں آپ کی توجہ برومین کی جانب دلاتا ہوں برومین ایک حد تک دماغ پر بھی اثرانداز ہوتی ہے اور ایک قسم کے چکر پیدا کرتی ہے جو بہتے پانی کو دیکھنے سے زیادہ ہو جاتے ہیں یا کوئی بھی شے جو تیز چل رہی ہو چکر پیدا کر دیتی ہو چکروں کے ہمراہ دماغ میں ایک خاص قسم کی پریشانی بھی ہوتی ہے اس دماغی پریشانی کا تمام منفی کہربائی ادویات سے تعلق ہے اس کی بنیاد دماغ نہیں ہے یقیناً یہ پریشانی جسم کے کسی ذاتی نقص کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یہ علامت دل کے امراض اور پھیپھڑوں کے امراض میں عام ہوتی ہے یقیناً یہ علامت دل اور پھیپھڑوں کے امراض سے جنم لیتی ہے اس پریشانی کو کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے مریض خواہش کرتا ہے کہ اشیاء کو دتی نظر آئیں یا محسوس کرتا ہے کہ جب وہ سر کو گھمائے گا تو اس کو کوئی شے نظر آئے گی یا کسی کو دیکھے گا یہ برومین کا ایک اثر ہے۔

آپ میں سے جو افراد پوٹاشیم برومائڈ کی پریشانی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ پریشانی کیسی ہوتی ہے نکسیر آجانے سے چکر کم ہو جاتے ہیں اس سے یہ نظر آتا ہے کہ برومین اجتماع خون پیدا کرتی ہے کھانا کھانے کے بعد دماغ کی گہرائی میں احساس ہوتا ہے کہ مرگی کا دورہ پڑنے والا ہے یہ علامت برومین کے بھراؤ کا اظہار ہے مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کی عقل کھو جائے گی۔

آئیوڈین کی دماغی علامات برومین کی دماغی علامات سے زیادہ نمایاں ہیں یہ فاسد اکساہٹ ہے کیونکہ اس کے دوران مریض تنگ مزاج اور بے آرام ہوتا ہے جگہ جگہ پھرتا ہے کبھی یہاں بیٹھتا ہے کبھی وہاں بیٹھتا ہے مریض کو خوف ہوتا ہے کہ جو معمولی سا سانحہ ہونے والا ہے وہ بہت خوفناک ہوگا۔ پریشانی کے دوران مریض ہر کسی سے دور رہتا ہے حتیٰ کہ اپنے معالج سے بھی دور رہتا ہے اسے لوگوں سے خوف آتا ہے بسا اوقات مریض تنگ مزاج اور ہذیانی ہو جاتا ہے چکر چہرہ سرخ اور پریشانی۔ سل بطنی میں بچہ تنگ مزاج ہو جاتا ہے

حتیٰ کہ بچہ دیکھا جانا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ان بچوں کی جانب دیکھا جائے تو یہ بچے رونے لگتے ہیں.

اب لمف نظام کی جانب آتے ہیں اس گروہ کی تمام دوسری ادویات کی مانند برومین بھی غدودوں پر اثر انداز ہوتی ہے غدود بڑھ جاتے ہیں سخت ہو جاتے ہیں پس برومین خنازیر میں استعمال کی جاسکتی ہے اور خنازیری مزاج مریضوں کے لئے فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر بچوں کی دوا ہے جب کان کے قریب کے غدود سوج گئے ہوں اور ان میں پیپ پڑنے کا میلان ہو اور اخراجات خراش دار ہوں غدود میں سوراخ کے گرد جگہ سخت ہو اور غدود میں سے غیر فطری گری خارج ہو رہی ہو میں نے کان کے قریب کے غدودوں کا ذکر محض مثال کے لئے کیا ہے۔

برومین پستانوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور پستان کے کینسر میں بہت فائدہ مند دوا ہے آپ کو یاد ہوگا کہ میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ برومین کاربو اینی میلس سے مشابہ دوا ہے۔کاربو اینی میلس کی مانند اس میں بھی بغلوں کے غدود (کچھ الی) میں جلن دار درد اور سختی موجود ہے لیکن برومین کے درد کاٹنے والے ہوتے ہیں پستان سخت ہو جاتے ہیں اور ان کو چھونے سے پستان میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے بسا اوقات نمایاں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں کہ جیسے کوئی غدود میں رسی ڈال کر بغل کی جانب کھینچ رہا ہے یہ ایسی علامت ہے جو اکثر کروٹن ٹگ یا پارس کوارڈی فولیا کو طلب کرتی ہے۔

برومین خصیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ خصیے سوجے ہوئے سخت مکمل طور پر ہموار اور غیر فطری طور پر گرم ہوتے ہیں ذرا سے شور سے خصیوں کا درد شدید ہو جاتا ہے آپ دیکھیں گے کہ غدودوں کی سوجن برومین سے شفایاب ہو جاتی ہے عام طور پر ان افراد کے غدودوں کی سوجن جن کا رنگ ہلکا جلد صاف اور آنکھیں نیلی ہوں۔میں آپ کو یہ علامت اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ دوا کو استعمال کر سکیں کیونکہ یہ علامت تقابلی اہمیت رکھتی ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر نیلی آنکھوں والے خنازیری مزاج بچے کو برومین کی

ضرورت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اس علامت سے برومین کو دوسری منفی کہربائی ادویات (ہیلوجن) سے الگ کر سکتے ہیں۔

برومین گلسوؤں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے گلسوئے سوج جاتے ہیں اور ان پر خون کی رگوں کے جال بچھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں عروق دمویہ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں نگلتے وقت درد ہوتا ہے گلسوئے عموماً باہر سے بھی سوجے ہوئے نظر آتے ہیں حلق کی سوزش کے ہمراہ حلق میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ خنازیری مزاج بچوں کی عام علامت ہے بہت سے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ گلے کا آپریشن کروا ڈالیں مگر اپریشن کوئی بہتر علاج نہیں ہے آپ اس مرض کو ادویات سے شفایاب کر سکتے ہیں چند افراد میں حلق کی سوزش ٹی بی کی آمد کی اطلاع ہوتی ہے۔

برومین ایک اور غدود کی سوجن میں بھی مظہر ہوتی ہے اس غدود کو غدہ درقیہ یا تھائی رائڈ کہا جاتا ہے یا گلھڑ کہا جاتا ہے اب ہم لعاب دار جھلیوں پر برومین کا اثر دیکھیں گے ناک سے شروع کرتے ہیں برومین نزلہ اور زکام میں مفید دوا ہے جب ناک سے کثیر اخراج ہو اور یہ اخراج خراش دار ہو پانی کا سا ہو ناک کے نتھنے باری باری بند ہو جاتے ہیں اس نزلہ کے ہمراہ ایک خاص سر درد بھی ہوتا ہے پیشانی پر بوجھل دباؤ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ کو ناک کی جڑ کی جانب دھکیلا جا رہا ہے ناک اندر اور باہر سے دکھتا ہے یہ دکھن سخت تکلیف دہ ہوتی ہے جیسے کہ برومین کے دھوئیں سے ہوتی ہے بعد میں ناک میں زخم بن جاتے ہیں اور ان پر کھرنڈ جم جاتے ہیں اور ناک صاف کرتے وقت باہر آتے ہیں اور ان کو ہمیشہ خون لگا ہوا ہوتا ہے ہر بار ناک صاف کرنے سے چھیچھڑے اور خون نکلتا ہے یہ علامت خنازیری بچوں میں عام دکھائی دیتی ہے۔

اب حلق اور پھیپھڑوں کی جانب چلتے ہیں کہ برومین تشنج حنجرہ میں مظہر ہوتی ہے جس کو بسا اوقات (LARYNGISMUS STRIDULUS) (اچانک حنجرہ میں دم گھٹنے کا احساس) کہا جاتا ہے اس مرض کو شفایاب کرنا بہت ہی مشکل ہے بسا اوقات اس مرض کی وجہ

مرکزی ہوتی ہے اچانک حلق بند ہو جاتا ہے بچے کا چہرہ نیلا ہو جاتا ہے اور جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے ایک جھٹکا ختم ہونے کے بعد دوسرا جھٹکا آتا ہے ۔ مرض کے دوسرے درجے میں عام تشنج ہونے لگتا ہے جس کے بعد جسم لاغر ہونا شروع ہو جاتا ہے ممکن ہے کہ مرض دانت نکلنے کے معکوس اثرات کی وجہ سے ہو یا اس کی وجہ شکم کی خرابی یا تھائی مس غدود کا بڑھ جانا ہو۔ جب اس کی وجہ دانتوں کا دیر سے نکلنا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ کلکیر یا فاس سب سے بہتر دوا ہے ڈاکٹر ڈنہم ایک مریض کا قصہ بیان کرتے ہیں جس کو ایلو پیتھ حضرات نے جواب دے دیا تھا لیکن کلورین کی علامات کا علم ہونے کی وجہ سے جس میں حنجرہ کا تشنجی طور پر بند ہونا دوسری ادویہ سے زیادہ ہے انہوں نے کلورین بنائی اور بچے کو اس کے اندر سانس لینے کو کہا بچے کو فوری افاقہ ہوا اور بچہ شفایاب ہو گیا۔ تمام ہیلو جن ادویات اس مرض میں مفید ہیں مگر کلورین بہت ہی زیادہ مفید دوا ہے جہاں تک بیرونی علامات کا تعلق ہے ان میں معمولی سا اختلاف ہے اس مرض میں ہمیں سمبوکس نگرا انٹی مونیم ٹارٹ۔ بیلاڈونا۔ لیکیسس۔ آرسنک اور چند مریضوں میں فاسفورس کی بابت بھی سوچنا چاہیئے۔

لیکیسس خاص طور پر اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب بچہ اس مرض کی وجہ سے نیند سے جاگے۔

اگنیشیا اس وقت فائدہ مند دوا ہے جب بچہ کوئی معمہ حل کر رہا ہو یا اس کو جھڑکنے سے یہ علامات پیدا ہو جائیں۔

کیوپرم ایک اور دوا ہے جب یہ تشنج عام ہوں اور بچہ اپنے انگوٹھے مضبوطی سے پکڑ لے۔

بسا اوقات چند مریضوں میں اپی کاک بھی فائدہ مند دوا ہو سکتی ہے مگر مجھے اس پر اعتماد نہیں ہے نہ ہی میں سمبوکس پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ سمبوکس کا مرض سینہ میں زیادہ ہوتا ہے جب کہ کیوپرم، کلکیر یا فاس، لیکیسس، بیلاڈونا اور ہالوجن ادویات کا مرض حنجرہ میں ہوتا ہے۔

اگر سانس کی تشنجی گھٹن خناق کے ہمراہ ہو تو ممکن ہے کہ برومین بہتر عمل کرے جب بچے کو سانس اندر کھینچنا مشکل ہو بچہ اچانک نیند سے بیدار ہو جائے کہ جیسے اس کا سانس بند ہو رہا ہے اس علامت میں پانی کا ایک گھونٹ پی لینے سے افاقہ ہو جاتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پانی کا گھونٹ پی لینے سے تشنج رک جاتا ہے۔

جھلی دار خناق میں برومین درج ذیل علامات سے پہچانی جاتی ہے علاوہ ازیں حلق کی تشنجی گھٹن جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں ہمراہ ہوتی ہے سب سے پہلے شام کے وقت بچے کی آواز گہری اور کھردری ہو جاتی ہے قریب قریب مکمل آواز بیٹھنے کے قریب۔ بچہ شام کے وقت روتا ہے تو اس کی آواز بھرائی ہوئی اور روکھی ہوتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ جھلی حنجرہ سے اوپر حلق میں آرہی ہے حتیٰ کہ سانس اندر کھینچنے سے بھی کھانسی ہوتی ہے خاص طور پر گہرا سانس لینے سے سانس کی آمدورفت کھردری ہوتی ہے سانس میں سے سیٹی بجنے کی آواز اور برہمی ہوتی ہے جیسے کہ بچہ اسفنج میں سے سانس لے رہا ہو یا کسی دھاتی شے میں سے سانس لے رہا ہے جس میں ارتعاش پیدا ہو رہا ہے یہ آواز جھلی میں ارتعاش کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے چونکہ یہ جھلی حنجرہ کے اگلے حصے میں یکساں طور پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اس کے بعد حنجرہ میں کھڑکھڑاہٹ ہوتی ہے جب بچہ کھانستا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ حنجرہ ڈھیلی بلغم سے بھرا ہوا ہے۔

خناق میں انٹی مونیم ٹارٹ برومین سے بہت مماثلت رکھتی ہے انٹی مونیم ٹارٹ میں بھی بلغم کھڑکھڑاتا ہے اور سانس میں سے خرخراہٹ کی آواز آتی ہے حنجرہ کے علاوہ آواز سانس کی نالی سے بھی آتی ہے۔

اب میں خناق کے سلسلے میں چند دوسری ادویات کی بابت کچھ کہنا چاہوں گا خاص طور پر ایکونائٹ ہیپر سلفر سپنجیا اور کیولین۔ کیولین ایک قسم کی چینی مٹی ہے چونے اور سلیشیا کا مرکب جھلی دار خناق میں کیولین نے ثابت کیا ہے کہ وہ بہترین دوا ہے ایکونائٹ خناق کی ابتدا میں فائدہ مند دوا ہے خواہ خناق تشنجی ہو نزلاوی ہو یا جھلی دار ہو۔ ایکونائٹ تب مظہر دوا ہوتی

ہے جب بچہ نیند سے اچانک جاگ جائے اور اس کا دم گھٹ رہا ہو شدید بے چینی موجود ہو جلد گرم ہو کچھ اضطراب موجود ہو سانس خشک ہو بلغم کی آواز آتی ہو جلد ہی بچہ بہتر ہو جاتا ہو اور دوبارہ سو جاتا ہو اور دوبارہ اسی طرح جاگ جاتا ہو۔

آرنیکا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب بچے کو سرد خشک ہوا لگ گئی ہو اور علامات پیدا ہو گئی ہوں دوا کو جلد بند نہ کریں اگر آپ دوا جلد بند کر دیں گے تو بچہ صبح کے وقت بہتر محسوس کرے گا لیکن اگلی ہی رات علامات شدت سے واپس آجائیں گی اس سے پہلے کہ آپ جان لیں کہ حنجرہ یا سانس کی نالی کی لعاب دار جھلی میں ریشہ دار رساؤ پڑ چکا ہے تو آپ مریض کھو دیں گے اب آپ کے لئے ضروری ہے دوا بدل کر سپنجیا دیں جب آپ کو درج ذیل علامات ملیں سانس اندر جاتے وقت کھر درا ہو جیسے کہ بچہ اسفنج میں سے سانس لے رہا ہے کھانسی کتے کی آواز جیسی اور سخت ہو کھانسی میں سے گھنٹیوں کی آواز آئے گی اس کے باوجود بلغم بہت کم ہو گا سپنجیا ایکونائٹ کے بعد کام آتی ہے خاص طور پر جب یہ تکلیف سرد خشک ہوا لگ جانے سے پیدا ہوئی ہو۔ بچوں کا رنگ صاف اور آنکھیں نیلی ہوں علامات آدھی رات سے پہلے شدت اختیار کر جاتی ہوں فرض کریں آپ یہاں ناکام ہو جاتے ہیں تو آپ کو ہیپر سلفر کی جانب متوجہ ہونا چاہیے۔

ہیپر کی علامات عموماً آدھی رات سے پہلے بڑھتی ہیں کھانسی کی آواز سپنجیا جیسی ہوتی ہے کھر دری اور خناقی کھانسی لیکن کھانسی کے ہمراہ رطوبت زیادہ ہوتی. ہے یہ ہیپر سلفر کی علامت ہے کھانسی سرد خشک ہوا میں زیادہ ہو جاتی ہے بسا اوقات تمام ادویات ناکام ہو جاتی ہیں تو ہمیں ہالوجن ادویات کی جانب دیکھنا پڑتا ہے خاص طور پر برومین اور آئیوڈین کی جانب۔ میں آپ کو پہلے ہی برومین کی علامات بیان کر چکا ہوں آیئے اب میں آپ کو برومین کو آئیوڈین سے الگ کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں خاص طور پر اگر ہیپر سلفر ناکام ہو جائے تو آئیوڈین مظہر دوا ہوتی ہے جب جھلی بن چکی ہو سانس کو اندر کھینچنا مشکل ہو سانس کی تنگی کی دو وجوہات ہوتی ہیں حلق میں تشنج اور حلق بند ہونے کا عمل حلق کے خلا میں جھلی پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا

ہے سانس لہر کی صورت لیا جاتا ہے کھانسی مرطوب مگر کھردری ہوتی ہے (ہیپر سلفر) آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے بچہ اپنے گلے کو پکڑتا ہے تاکہ دباؤ کم ہو سکے سر کو عقبی جانب پھینک دیتا ہے تاکہ سانس کی نالی سیدھی ہو جائے اور آسانی سے سانس آئے صبح کے وقت مرض میں شدت ہوتی ہے آئیوڈین سانولے رنگ والے بچوں جن کے بال اور آنکھیں سیاہی مائل ہوں ان کے لئے فائدہ مند دوا ہے یہ علامت ہی آئیوڈین اور برومین کا ذاتی فرق ہے اس لئے ہی میں نے کہا ہے کہ برومین ہلکے رنگ کے بچوں کی دوا ہے کیونکہ اس حقیقت نے ہی ادویات کا فرق واضح کیا ہے اور دونوں ادویات میں یہ بہترین فرق ہے اور یہ تقابلی علامت آپ کے لئے بہت اہم ہے آئیوڈین خاص طور پر ان مریضوں کی دوا ہے جو مرطوب جگہوں سے آتے ہیں مسلسل سرد مرطوب موسم جب زیادہ دیر رہے تو ایسی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے جس کو آئیوڈین شفابخشتی ہے ایسے مریضوں میں جلد جلد دوا تبدیل نہ کریں خطرناک علامات پیدا ہونے پر دوا کو کبھی نہ بدلیں تا آنکہ آپ کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ علامات دوا کی تبدیلی طلب کرتی ہیں۔

کیولین کو جھلی دار خناق میں بہت کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے حتیٰ کہ تب بھی جبکہ جھلی سانس کی نالی کی گہرائی میں ہو سینہ میں شدید دکھن ہوتی ہے مریض چاہتا ہے کہ کوئی بھی اس کو نہ چھوئے مریض آپ کو گرم ٹکور بھی نہ کرنے دے گا گرم کپڑا بھی نہ لگانے دے گا کیونکہ سینہ بہت ہی دکھتا ہے۔

دوبارہ برومین کا مطالعہ شروع کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ برومین پھیپھڑوں کے امراض میں فائدہ مند دوا ہے دمہ میں مظہر ہے جب مریض کو احساس ہو کہ مریض اتنی آکسیجن اندر نہیں لے جا سکے گا جتنی آکسیجن کی اس کو ضرورت ہے نتیجتاً مریض گہرے سانس لیتا ہے اور اس کی وجہ نہ صرف حنجرہ بلکہ پھیپھڑوں میں بھی موجود ہوتی ہے اگرچہ مریض پھیپھڑوں کو خوب پھلاتا ہے لیکن پھیپھڑوں میں اتنی ہوا داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ ہوا کا راستہ چھوٹا ہو چکا ہوتا ہے برومین اس دمہ میں خاص طور پر مظہر دوا ہوتی ہے جو سمندر کے قریب

رہنے سے پیدا ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ برومین نمونیہ میں بھی مفید دوا ہے خاص طور پر جب دائیں پھیپھڑے کا نچلا حصہ متاثر ہو اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جب برومین مظہر دوا ہو تو نکسیر ہم رکاب ہوتی ہے مریض میں ایک اور علامت بھی موجود ہوتی ہے اور اس کی وجہ میں بتا چکا ہوں مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ اتنی آکسیجن اندر نہیں لے جا سکتا جتنی کہ اس کو ضرورت ہے پھیپھڑوں میں بلغم موجود ہوتا ہے اور مریض اس کو باہر نہیں نکال سکتا۔

برومین پھیپھڑوں کی ٹی بی میں بھی مظہر دوا ہے خاص طور پر جب دایاں پھیپھڑا متاثر ہو۔ مریض کے سینے اور سر میں اجتماع خون ہوتا ہے جس کو نکسیر آنے سے افاقہ ہوتا ہے آپ دیکھیں کہ نکسیر برومین کا لازمی جزو ہے پستانوں کے علاقے میں درد بھی ہوتا ہے جو بغلوں تک جاتا ہے سینہ کی علامات کے ہمراہ آنکھیں بھی متاثر ہوتی ہیں آنکھوں کے پردہ عطف کی مزمن سوزش پیدا ہو سکتی ہے۔

برومین دل کی غیر پیچیدہ بڑھوتری کی تصویر بناتی ہے جس سے میرا مطلب ہے کہ پٹھے بڑھ جاتے ہیں مگر دل کے والو زخمی نہیں ہوتے مریض محنت نہیں کر سکتا کیونکہ دل پر جبر ہوتا ہے مریض جوں ہی حرکت شروع کرتا ہے دھڑکن بڑھ جاتی ہے نبض سخت بھری ہوئی مگر آہستہ ہوتی ہے یہ رفتار بڑھتے ہوئے دل کی ضرورت ہوتی ہے اور دل کی زیادہ مستعدی کی نشاندھی کرتی ہے برومین نے ایسے بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا ہے میرے خیال میں یہ جو سٹن کے ڈاکٹر تھائر تھے جنہوں نے ایسے بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا۔

برومین کو دل کے دمہ میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ دمہ کا دورہ زمین کی نسبت سمندر کے اندر کم ہو جاتا ہو اس جگہ برومین آپ کو ایکونائٹ سے مماثل ملے گی لیکن برومین میں ایکونائٹ جیسی پریشانی موجود نہیں ہے دونوں ادویہ دل کی غیر پیچیدہ بڑھوتری میں فائدہ مند ہیں۔

* پروفیسر فیرنگٹن نے برومین کے دمہ کو سمندر کے نزدیک بڑھ جانا بتایا ہے مگر یہاں وہ کہتے ہیں کہ دل کا دمہ سمندر کے اندر بہتر ہو جاتا ہے بہ نسبت زمین کے دونوں درست ہو سکتے ہیں کیونکہ سمندر کے اندر اور سمندر کے کنارے میں فرق ہے کیونکہ سمندر کے کنارے زمین کی ہوا ہو سکتی ہے۔

لیکن ایکونائٹ میں خوف اور اضطراب ہوتا ہے مریض سمجھتا ہے کہ گلی میں گر کر مر جائے گا برومین ایکونائٹ اور رہس ٹاکس سے مماثل ہے کیونکہ دونوں ادویہ میں محنت اور مشقت کرنے سے دل بڑھ جاتا ہے مگر پیچیدگی کوئی نہیں ہوتی۔

آیوڈین

برومین کی بابت میں بہت کچھ بیان کر چکا ہوں آیئے اب آیوڈین کا مطالعہ شروع کرتے ہیں سب سے پہلے میں آپ پر آیوڈین کے بے تحاشا استعمال سے پیدا ہونے والی علامات واضح کرنا چاہتا ہوں آیوڈین چوسنے والا عنصر ہے اس میں جذب کرانے کی خصوصیت موجود ہے آیوڈین خاص طور پر غدودوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی جذب کرانے والی خصوصیات دوسرے ریشوں حتیٰ کہ اعصابی بناوٹوں تک پہنچ جاتی ہیں مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی انسان کو آیوڈین کا زہر دے دیا جائے تو زبردست لاغری پیدا ہو جاتی ہے اگر مریض عورت ہو تو اس کے پستان سکڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ بیضہ دانیاں سکڑ جاتی ہیں اگر مریض مرد ہو تو اس کے خصیے سکڑ جاتے ہیں اور مریض کی جنسی قوتیں لاعلاج حد تک کمزور ہو جاتی ہیں۔ جلد کا رنگ گہرا زرد اور بھورا ہو جاتا ہے جلد خشک ہو جاتی ہے آنکھ کا سفید پردہ پیلا ہو جاتا ہے چہرے اور جسم پر زرد دھبے ظاہر ہو جاتے ہیں بھوک بہت بڑھ جاتی ہے اگر مریض کو غذا نہ ملے تو مریض پریشان اور بے ہوش ہو جاتا ہے غذا کھانے سے افاقہ ہوتا ہے تاہم لاغری بڑھتی جاتی ہے اگرچہ مریض اچھی بھلی غذا کھا رہا ہوتا ہے جلد ہی اعصابی نظام متاثر ہو جاتا

ہے اور مریض کو رعشہ ہو جاتا ہے مریض جھگڑالو ہو جاتا ہے معمولی سی ناراضگی سے کانپنے لگ جاتا ہے مریض کھلی ہوا کی خواہش کرتا ہے کیونکہ کھلی سرد ہوا مریض کو قوت فراہم کرتی ہے۔ آیوڈین کے زیادہ استعمال سے مریض کو جو حالت ہوتی ہے اس کی یہ بے عیب علامات تھیں۔ آیوڈین کے زہر سے پیدا ہونے والی ایسے حالات کا بہترین تریاق ہیپر سلفر ہے چند مریضوں کو سلفر کی ضرورت ہوگی ذاتی علامات ہی بہتر فیصلہ کر سکتی ہیں۔

اب برومین اور آیوڈین کا سینہ کے امراض میں موازنہ کرتے ہیں آیوڈین برومین سے بڑھ کر نمونیہ میں مظہر ہوتی ہے خاص طور پر آیوڈین اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب مرض مقامی ہو جائے اور پھیپھڑے ٹھوس ہونا شروع ہو گئے ہوں شدید کھانسی ہوتی ہے اور سانس کی تنگی ہوتی ہے کہ جیسے سینہ پھیل نہ سکے گا بلغم خون آمیز ہوتا ہے آپ دیکھیں گے کہ پھیپھڑوں کا کچھ حصہ سخت ہونا شروع ہو گیا ہے آیوڈین کو آپ مرض کے آخر میں بھی دے سکتے ہیں جبکہ پھیپھڑے جگر کی شکل اختیار کر رہے ہوں۔(HEPATIZATION) جب سوزش مستقل ہو جائے جذب کے عمل اور بلغم کی بجائے پھیپھڑوں میں پیپ بننی شروع ہو جائے اور دق کا بخار ہو جائے لاغری بھی ہو مریض گرم کمرے کی بجائے کھلی ہوا میں بہتری محسوس کرتا ہو۔ مرکیورس اور آیوڈین کے اخراجات پلاسٹک۔ برائی اونیا کے سیرس اور پلاسٹک اور ہیپر سلفر کے اخراجات پیپ دار ہوتے ہیں۔

پھیپھڑوں کی ٹی بی میں کبھی کبھار آیوڈین کی ضرورت پڑتی ہے آیوڈین آپ کو ان جوان افراد میں مظہر ملے گی جو تیزی سے بڑھ رہے ہوں اور ان کے سینہ میں اجتماع خون ہو جو ایک حد تک کمزور ہوں اور ان کو خشک کھانسی آتی رہتی ہو کھانسی سینہ میں گدگدی ہو کر شروع ہوتی ہو مریض گرم کمرہ برداشت نہ کر سکتا ہو بلغم سخت اور اس پر خون کی دھاریاں ہوتی ہوں سینہ میں بہت ہی نمایاں کمزوری کا احساس ہوتا ہو یہ احساس خاص طور پر سیڑھیاں چڑھتے وقت زیادہ نمایاں ہو جاتا ہو۔ مریض کو کھل کر بھوک لگتی ہے اور کھانا کھانے سے مریض کو افاقہ ہو جاتا ہو۔

یہاں آیوڈین کی قریب ترین مماثل دوا فاسفورس ہے فاسفورس بھی تیزی سے بڑھنے والے بچوں کے پھیپھڑوں کی ٹی بی کی دوا ہے۔

آیوڈین دل بڑھ جانے میں بھی مظہر ہے خواہ اس کے ہمراہ دل کے والوز کا مرض ہو یا نہ ہو دل کی دھڑکن زیادہ ہوتی ہے خاص طور پر جسمانی محنت کے بعد دل زیادہ دھڑکتا ہے آیوڈین سانولے رنگ کے افراد جن کے بال سیاہ ہوں موزوں دوا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ کوئی مضبوط ہاتھ دل کو پکڑ کر نچوڑ رہا ہے بسا اوقات سینہ میں شدید کمزوری ہوتی ہے یا خالی پن جیسے کہ تمام قوت خرچ ہو گئی ہو ناطاقتی کا احساس ہوتا ہے مریض کے لئے بولنا یا سانس لینا بھی مشکل ہوتا ہے مریض بہت کمزور ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیوڈین اعصابی بافتوں پر عمل کرتی ہے دل کے کواڑوں کی خرابی (والوز) میں دل کے اوپر ارتعاشات کا احساس ہوتا ہے بالکل ایسا ہی احساس جیسے کہ بلی کی خرخراہٹ ہوتی ہے۔

سپائی جیلیا میں بھی بلی کی خرخراہٹ اور دل کے اوپر ارتعاشات کا احساس موجود ہے۔

آیئے اب میں آپ کو خنازیری امراض میں آیوڈین اور برومین کا فرق واضح کروں۔ آیوڈین غدودوں میں برومین سے زیادہ سختی پیدا کرتی ہے غدود بڑھ جاتے ہیں سخت ہو جاتے ہیں مگر ان میں درد نہیں ہوتا۔ یہ ہی آیوڈین کی عالمگیر نمایاں علامت ہے اس مرض کی سستی اور آرام طلبی آیوڈین کی طلب گار ہوتی ہے۔

آیوڈین غدودوں کی جسامت میں کمی پیدا کرتی ہے پستان چھوٹے ہو جاتے ہیں خصیے سکڑ جاتے ہیں یہ علامات ہمیں خنازیری مزاج بچوں میں نظر آتی ہیں جب وہ تیزی سے لاغر ہونا شروع ہو جائیں اور بھوک زیادہ ہو یہ بچے ہر وقت بھوکے ہوتے ہیں اس کے باوجود ان کے جسموں پر گوشت کم ہوتا ہے ان بچوں کو کھلی سرد ہوا پسند ہوتی ہے اور گرم کمرے میں محدود نہیں رہ سکتے ان کی آنتوں کی جھلی کے غدود بڑھے ہوئے ہوتے ہیں آپ کو ان بچوں میں ان غدودوں کی ٹی بی (TABES MESENTRICA) نظر آنے گی یہ علامات آیوڈین کا اظہار

کرتی ہیں جب ان کے ہمراہ دوسری علامات اور شدید دماغی اکساہٹ موجود ہو نظر آئے گی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آیوڈین ایک حد تک عدیم المثال دست پیدا کرتی ہے ایسے حالات میں تلی بڑھی ہوئی اور سخت جو چھونے سے بہت پر حس ہوتی ہے جگر بھی متاثر ہوتا ہے کیونکہ سفید رنگ کے پاخانے آتے ہیں بسا اوقات پاخانے ماء الجبن کی مانند ہوتے ہیں یہ آخری علامت آپ کو لبلبہ کے مبہم امراض کے ہمراہ نظر آئے گی۔ آیوڈین کا غدودوں سے اس قدر تعلق ہے کہ یہ بے شک دوسرے غدودوں کے علاوہ لبلبہ پر بھی حملہ کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آیوڈین بیضہ دانیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور بیضہ دانیوں کے استسقاء میں مظہر ہوتی ہے ایسے حالات میں یہ منفرد حقیقت ہے کہ آیوڈین نے بیضہ دانیوں کے استسقاء میں مدد کی ہے مگر اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ آپ اس مرض کی ہر مریضہ کو آیوڈین دے کر شفایاب کر دیں گے۔ دوسری ادویات نے بھی آزمائش کے دوران ثبوت مہیا کیے ہیں ایپس کالوسنتھ اور دوسری ادویات بھی شفاء بخش ثابت ہوئی ہیں کئی بار یہ ادویات ناکام بھی ہوئی ہیں اگر مریض کی علامات کی مکمل تصویر آیوڈین طلب کرے تو آپ کا فرض ہے کہ آیوڈین دیں مگر اس وقت تک نہ دیں جب تک کہ علامات طلب نہ کریں آیوڈین کئی ہفتوں یا مہینوں تک دی جائے گی تب جا کر کہیں گومڑ جذب ہوگا۔

آیوڈین رحم کے کینسر کی دوا بھی ہے جب رحم سے کثیر مقدار جریان خون ہوتا ہو لیکوریا نمایاں علامت ہے لیکوریا زرد اور گلانے والا کاٹ کرنے والا ہوتا ہے یہ علامت اور آیوڈین کی دوسری علامات کا اجتماع ہوتا ہے جلد سانولی زرد بھوری شدید بھوک۔ آیوڈین بہت سی مریضاؤں کو افاقہ مہیا کرے گی اور چند کو شفایاب کر دے گی۔

اس تعلق سے ہمارے پاس دوسری ادویات بھی ہیں جن کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے خاص طور پر ہائیڈراسٹس جس نے جلد کے کینسر (EPITHELIOMA) کو شفایاب کیا ہے ممکن ہے کہ رحم کے کینسر کو بھی شفایاب کر دے۔ ہائیڈراسٹس کو اندرونی اور بیرونی دونوں طرح سے استعمال کیا گیا ہے جب اس کی طلب گار علامات موجود ہوں وہ علامات میں

آپ کو پہلے کسی لیکچر میں بیان کر چکا ہوں۔ خاص طور پر ہائیڈراسٹس میں معدہ کا خالی پن اور ہر حرکت سے دل کی دھڑکن میں اضافہ ہوتا ہے ایک اور عنصر یاد دوا جس کو لیپس ایلبس کہا جاتا ہے یہ گراوو گل کی ادویات ہیں گراوو گل ایک بار ایک خاص چشمے پر گیا جس کے پانی کی بابت کہا جاتا تھا کہ ٹی بی خنازیر اور کینسر کو شفایاب کرتا ہے چشمہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس نے چٹانوں میں دراڑیں ڈال دی ہیں جس چٹان پر چشمہ کا پانی گرتا تھا اس نے اس چٹان کا ایک ٹکڑا لیا اس کی طاقتیں بنائیں اس دوا سے اس نے گلہڑ کے کئی مریضوں کو شفایاب کیا اور حتیٰ کہ کینسر کے بھی کئی مریض شفایاب ہو گئے اس پتھر کا تجزیہ کیا جا چکا ہے لیکن تجزیے میں اختلاف ہے اس لئے میں نہیں جانتا کہ کس کی سفارش کروں۔

بسا اوقات آیوڈین جوڑوں کے درد میں بھی مظہر آتی ہے جب رساؤ اور لاغری موجود ہو ڈاکٹر جہر اور ڈاکٹر جوسٹ کے مطابق جوڑوں کا استسقاء (HYDARTHROSIS) آیوڈین سے شفایاب ہو جاتا ہے شدید حالات میں ایپس سے موازنہ کریں اور مزمن حالت سلفر سے موازنہ کریں۔

آیوڈین اور برومین دونوں ادویات زخموں میں بھی استعمال کی جاتی ہیں مثال کے طور پر وہ زخم جن کی بنیاد خنازیری ہو زخم کے کنارے اسفنج کی مانند اور ان زخموں سے خون آمیز زرد آب خارج ہوتا ہو حتیٰ کہ اخراج پیپ دار ہو' برومین ان زخموں کے لئے مفید دوا ہے جن سے مردار کی سی بو آتی ہو اور گینگرین ہو جانے کا خطرہ موجود ہو زخم کے گرد جلد کا رنگ سبزی مائل زرد ہو اس قسم کے زخموں کو برومین شفایاب کر دیتی ہے۔

اب چند الفاظ کلورین کی بابت بطور دوا کلورین کی بابت میں اتنا زیادہ علم نہیں رکھتا کلورین کو خام حالت میں استعمال کیا جا سکتا ہے کلورین کو یخ بستہ پانی میں حل کیا جائے اور مریض کو استعمال کرائی جائے حقیقت میں کلورین کے تمام مرکبات خصوصی طور پر لعاب دار جھلیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں کلورین زکام میں بھی مظہر دوا ہے کلورین کا زکام پانی کی مانند رقیق ہوتا ہے نزلہ میں ناک اندر سے بھی اور باہر سے بھی دکھتا ہے اگر آپ منہ کے اندر کا

معائنہ کریں تو آپ کو پست درجہ سوزش نظر آئے گی کلورین چھوٹے مگر بدبودار زخم پیدا کرتی ہے ان زخموں کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے اور یہ منہ کے آبلوں کی مانند ہوتے ہیں۔

کلورین اسقربوط (فساد خون) پیدا کرتی ہے تمام کلورائڈ ایسا کرتے ہیں ہمیں نیٹرم میور اور کالی کلوریکم میں منہ کے آبلے نظر آتے ہیں سانس بہت بدبودار ہوتا ہے۔ کلورین اعصابی نظام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے یقیناً یہ عمل خون کے ذریعے ہوتا ہے کلورین ٹائی فائڈ میں بھی مظہر ہوتی ہے مریض کو پاگل ہو جانے کا خوف ہوتا ہے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ عقل کھودے گا مریض بھولتا بہت ہے نام یاد نہیں رکھ سکتا۔ مریض کو کسی بھی قریب الوقوع مرض کا خوف ہوتا ہے کلورین میں سر کی چوٹی پر ایک دردناک احساس بھی ہوتا ہے یہ احساس جسم کی بائیں جانب جاتا ہے یہ علامت ٹائی فائڈ بخار کی آمد کی اطلاع کنندہ ہے یہ درد کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے ایسے حالات میں کلورین بخار میں ترمیم کر دیتی ہے۔

کلورین نامردی میں بھی مظہر دوا ہے جب کہ نامردی کلورین کے بخارات میں سانس لینے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ لائیکو پوڈیم کلورین کی دافع اثر ہے کلورین سلفیورٹیڈ ہائیڈروجن کی بہترین دافع اثر ہے۔

سپنجیا (سمندری اسفنج)

سپنجیا

ایکونائٹ۔بیلاڈونا۔ہیپر سلفر۔آیوڈین۔برومین
اناکارڈیم
کاسٹیکم۔سلیشیم۔فاسفورس
بیڈی آگا

سپنجیا کوئی کیمیائی عنصر نہیں ہے یہ حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہے۔ لیکن اس کی علامات ہالو جن ادویات سے مشابہت رکھتی ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ دوا کا مطالعہ اس لیکچر میں کیا جائے سپنجیا میں کچھ آیوڈین کچھ برومین اور کچھ چونے کا عنصر شامل ہے کچھ اور عناصر بھی شامل ہیں جن کی کوئی اہمیت نہیں ہے سپنجیا آیوڈین سے مختلف ہے مقدم بات یہ ہے کہ سپنجیا ہلکے رنگ کے افراد کی دوا ہے لیکن سپنجیا آیوڈین کی مانند پلاسٹک یا ریشہ دار اخراج پیدا نہیں کرتی تاہم سپنجیا ان جگہوں پر عمل کرتی ہے جہاں ہالو جن ادویات عمل کرتی ہیں خاص طور غدودوں اور لعاب دار جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ سپنجیا ٹی بی میں مظہر دوا ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ دل کے امراض میں سپنجیا بے حد قیمتی دوا ہے۔ سب سے پہلے ہم سپنجیا کا غدودوں پر عمل کا مطالعہ کریں گے سپنجیا غدودوں کی سختی اور بڑھ جانے میں اسی طرح مظہر ہوتی ہے جس طرح کہ ہالو جن ادویات (منفی کہربائی ادویات) پس سپنجیا ہمیں گلہڑ میں مظہر دوا نظر آتی ہے۔ غدود بڑھا ہوا اور سخت ہوتا ہے گردن کی دونوں جانب یا ایک جانب سوجن ہوتی ہے حتیٰ کہ کبھی کبھار ٹھوڑی بھی سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ گلہڑ کے ہمراہ رات کے وقت خاص طور پر دم گھٹنے کے حملے ہوتے ہیں اس کا تعلق گلہڑ کی جسامت سے نہیں ہے کیونکہ چھوٹی جسامت کے گلھڑ کے ہمراہ بھی یہ علامت وزن میں زیادہ ہو سکتی ہے۔ میں آپ کی توجہ اس حقیقت کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ گلہڑ کی جسامت مختلف اوقات میں

مختلف ہوتی ہے ایک وقت گلہڑ بڑا ہو گا دوسرے وقت چھوٹا ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ گلہڑ چاند کے ساتھ گھٹتا بڑھتا ہے اس لئے سفارش یہ کی جاتی ہے کہ دوا خواہ سپنجیا ہو یا کوئی بھی ہو جس کا آپ انتخاب کریں مریض کو اس وقت دیں جب چاند گھٹ رہا ہو اس طرح آپ گلہڑ کو جلد زوال پذیر کر سکیں گے۔ سپنجیا خصیوں پر بھی ویسا ہی عمل کرتی ہے جیسا کہ ہالوجن ادویات کرتی ہیں خصیوں میں سوجن اور سختی لاتی ہے سپنجیا خصیوں کی سختی اور سوجن میں خاص طور پر فائدہ مند دوا ہے جب خصیوں کی سوجن کا غلط علاج کیا گیا ہو۔ یا سوزاک دب جانے سے خصیے سوج گئے ہوں خصیوں اور ان کی ڈوری میں ایک خاص قسم کا بھینچنے والا درد ہوتا ہے جسم کی ہر حرکت یا کپڑوں کی حرکت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

خصیوں کی سوزش میں ہماری پہلی دوا سپنجیا نہیں ہے بلکہ پہلی دوا پلسا ٹیلا ہے اور نمبر دو دوا ہیما میلس ہے ہیما میلس کو اندرونی اور بیرونی دونوں طرح سے استعمال کیا جاتا ہے ہیما میلس شدید دکھن کو کم کرتی ہے اور مریض اپنے فرائض ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اس کے بعد ایک اور دوا مرک سال ہے لیکن اس وقت جبکہ ابھی سوزاکی اخراج باقی ہو اور اخراج کا رنگ زردی مائل سبز ہو۔

جلسی میم ابتدا میں کام آنے والی دوا ہے تاہم جب آپ کو یہ خاص سوجن نظر آئے خصیوں میں بھینچنے والے درد ہوں خصیے سخت ہوں ڈوری سخت ہو تو سپنجیا ہماری بہترین دوا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سپنجیا حنجرہ کی شدید سوزش کی دوا ہے یہ مرض خطرے کی گھنٹی ہے یہ ایکونائٹ کے بعد مظہر ہوتی ہے جب سخت کتا کھانسی ہو اور نیند کے دوران دم گھٹنے کے حملے ہوں اور مریض ان کی وجہ سے جاگ جاتا ہو۔ حنجرہ بہت پر حس ہوتا ہے چھونے سے زیادہ پر حسی ہوتی ہے خبردار ایسے مریضوں کو لیکیسس ہر گز نہ دیں کیونکہ یہ اعصابی پر حسی نہیں ہے بلکہ یہ حنجرہ کی کری ہڈی کی سوجن ہے صرف سر کو گھمانے سے بھی دم گھٹنے کا دورہ ہو سکتا ہے۔

اس تعلق سے آپ ایک اور دوا سمبوکس نگرا کو بھی ذہن نشین کر لیں سمبوکس اس

وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب حنجرہ کی شدید سوزش کے ہمراہ تشنج ہوتا ہو یہی علامت سپنجیا کو حنجرہ کی سوزش اور حنجرہ کی سل میں مظہر بناتی ہے کروپ کھانسی میں سپنجیا کا استعمال لیکچر کی ابتدا میں بیان کر چکا ہوں جب میں آیوڈین اور برومین کی بابت بیان کر رہا تھا۔

اب ہم پھیپھڑوں کی جانب آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ سپنجیا پھیپھڑوں کی ٹی بی میں مظہر دوا ہے خاص طور پر جب پھیپھڑوں کی بافتوں میں سختی کی ابتدا ہو چکی ہو تو سپنجیا فائدہ مند دوا ہے آپ دیکھیں گے کہ دونوں یا ایک پھیپھڑے کی نوک معائنہ کرتے وقت بے حس محسوس ہو گی سخت گونج دار کھانسی ہوتی ہے گہرا سانس لینے بولنے یا معمولی سی اکساہٹ سے سرد خشک ہوا سے اور کبھی کبھار مرطوب موسم میں بڑھ جاتی ہے۔ کھانے سے اور پینے سے ایک لمحہ کے لئے کھانسی کم ہو جاتی ہے یہ علامت اناکارڈیم میں بھی موجود ہے۔ سینہ میں شدید اجتماع خون ہوتا ہے خاص طور پر اس وقت جب مریض حرکت کر رہا ہو مثلاً مریض سڑک پر چل رہا ہو تو اس کے ہمراہ اچانک کمزوری کا احساس ہوتا ہے کہ جیسے مریض گر جائے گا ایسے حالات کی ابتدا میں ہی اگر سپنجیا دے دی جائے تو شفایاب کر دیتی ہے۔

سپنجیا کے بعد ہیپر سلفر فائدہ مند دوا ہے جب کھانسی اسی طرح جاری رہے بلکہ اس کے ہمراہ بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ زیادہ ہو بلغم خون آمیز ہو یا نہ ہو۔ علامات میں صبح کے وقت اضافہ ہو جاتا ہو۔ لیکن سپنجیا میں اضافہ آدھی رات سے قبل ہوتا ہے آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ سپنجیا کے مریض کو ٹی بی کے دوران گرمی کی لہریں بھی آتی ہیں اور جب مریض ان لہروں کی بابت سوچے تو لہریں دوبارہ آنے لگتی ہیں۔ مریض کو لرزہ بھی ہوتا ہے جو کمر کے آر پار شروع ہوتا ہے مریض گرم چولہے کے پاس بھی لرزتا ہے لرزہ کے بعد ماسوائے رانوں کے سارے جسم مین گرمی آتی ہے رانیں سن اور ان کو سردی لگتی ہے۔

دل کی عضوی خرابیوں میں سپنجیا فائدہ مند دوا ہے مریض سر نیچا کر کے چت نہیں لیٹ سکتا سر نیچا کر کے لیٹنے سے دم گھٹنے کے دورے ہوتے ہیں بار بار نیند سے جاگ جاتا ہے جیسے کہ دم گھٹ رہا ہو مریض بستر میں اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے چہرے سے پریشانی ظاہر ہوتی ہے

چہرہ پر خون ہوتا ہے سانس تیز اور مشکل سے آتا ہے آپ دیکھیں گے کہ دل کے کواڑ میں سے ڈھونکنی جیسی زور دار آواز آتی ہے سپنجیا خاص طور پر ایکونائٹ کے بعد مظہر ہوتی ہے ایکونائٹ کا مریض بھی نیند سے ایسے ہی جاگتا ہے جیسے کہ اس کا دم گھٹ رہا ہو چہرہ سرخ ہوتا ہے اور یقیناً سینہ میں اجتماع خون ہوتا ہے ایکونائٹ ایسے اجتماع خون میں مفید ہے جو دل کی جھلی کی سوجن سے پہلے ہو سپنجیا اس وقت کام آتی ہے جب رساؤ پڑ چکا ہو اور فساد پہلے ہی ہو چکا ہو اگرچہ سپنجیا تہ نشین تو دور نہیں کر سکتی مگر مرض کو روک دیتی ہے۔

دل کے امراض کا علاج کرتے وقت جلدی نہ کریں اور ابتدا میں لیکسیس ہائیڈرو سیانک ایسڈ اور آرسنک دل کے امراض کی ابتدا میں نہ دیں بلکہ ایکو نائٹ' سپائی جیلیا سپنجیا' برائی اونیا اور فاسفورس سے ابتدا کریں آرسنک جیسی ادویات کی باری دیر بعد آئے گی اگر آپ یہ ادویات ابتدا میں دے ڈالیں گے تو آپ کا مریض بہت جلد کمزور ہو جائے گا تا آنکہ آپ کے سامنے دوا کی مکمل تصویر موجود نہ ہو ایسی ادویات مرض کی ابتدا میں ہرگز نہ دیں جو مرض کے آخری درجوں میں کام آتی ہوں۔

لیکچر نمبر ۴۹

تیزاب

فلورک ایسڈ	فاسفورک ایسڈ
میوراٹک ایسڈ	ہائیڈروسیانک ایسڈ
نائٹرک ایسڈ	پکرک ایسڈ۔
سلفیورک ایسڈ	لیکٹک ایسڈ
آگزالک ایسڈ	میلک ایسڈ۔
سٹرک ایسڈ	سلی سک ایسڈ

آرسینس ایسڈ (آرسنک)

جتنے تیزابوں کے میں نے نام لکھے ہیں تیزاب تو اس سے بھی زیادہ ہیں لیکن بہت سے تیزاب ایسے ہیں جن سے ہم مکمل طور پر مانوس نہیں ہیں۔ دوسرے تیزابوں کے تعلق سے چند حقائق ایسے ہیں جن کو یہاں بیان کرنا ضروری ہے تیزاب کا خیال آتے ہی آپ فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ تیزاب کم یا زیادہ منفی کہربائی کردار کی دلالت کرتا ہے یہ تیزاب فوری طور پر مثبت کہربائی عناصر کے ساتھ مل جاتے ہیں جیسے کہ پوٹاشیم اور سوڈیم۔ آپ اپنے ذھن میں سے یہ بات نکال دیں کہ تیزاب نام کے تمام عناصر ترش ہوتے ہیں اگرچہ تمام تیزاب لٹمس کاغذ کو سرخ کرتے ہیں۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ تیزابوں میں آکسیجن موجود ہوتی ہے یہ آکسیجن ان کا ضروری عنصر تھا۔ اب اسی کی تردید ہو چکی ہے کیونکہ کچھ تیزاب ایسے ہیں جن میں آکسیجن موجود نہیں ہے مثلاً میوراٹک ایسڈ اور ہائیڈرو فلورک ایسڈ یہ تیزاب نباتات اور معدنیات کی بادشاہت سے حاصل کئے گئے ہیں اور ان کو ہم بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔

فلورک ایسڈ اور میورائک ایسڈ ہالوجن سے لئے گئے ہیں نائٹرک ایسڈ نائٹروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے سلفیورک ایسڈ فاسفورک ایسڈ اور سلی سلک ایسڈ جو فطری طور پر ریگ ہے کسی صورت بھی ان کا ذائقہ کھٹا نہیں ہے اور یہ بھی کہ جس عنصر کا ہم نے نام آرسنک رکھا ہے یہ بھی تیزاب ہے آر سینس ایسڈ۔

نامیاتی طور پر ہائیڈرو سیانک ایسڈ کو بسا اوقات پروسک ایسڈ کہا جاتا ہے یہ تیزاب نباتات کی بہت سی اقسام میں موجود ہے اس کے بعد اگزالک ایسڈ جس کو آپ سب جانتے ہیں آپ میں سے بہت سوں نے کھٹا گھاس تو چکھا ہوگا آپ جانتے ہیں کہ اس کے پتے کھٹے ہوتے ہیں یہ آگزالک ایسڈ ہے جو اس کے پتوں کو تیزابیت عطا کرتا ہے یہ تیزاب جنتی درخت ریوم کی جڑ میں سے بھی نکالا جاتا ہے۔ ادویاتی قسم یا قابل غذا قسم ممکن ہے کہ زہریلی ہو یا نہ ہو جب بھی اس کو نئی جگہ لگایا جائے تو اس میں بیجا اگزالک ایسڈ پایا جاتا ہے اس لئے چند افراد کو بیمار کر سکتا ہے میلک ایسڈ اور سٹرک ایسڈ نباتات کی بادشاہت سے حاصل کئے گئے ہیں میلک ایسڈ سیب خوبانی اور رس بھری میں پایا جاتا ہے اور سٹرک ایسڈ لیموں نارنگی اور کنو میں پایا جاتا ہے ایسیٹک ایسڈ کیمیائی ایسڈ ہے اور سرکہ کا خاص جزو ہے لیکٹک ایسڈ کو کھٹے دودھ سے حاصل کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے ہم تیزابوں کے بارے میں چند الفاظ کہہ سکتے ہیں اور یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کی درجہ بندی کونسی شے کرتی ہے بہت احتیاط سے کئے گئے تجربات نے ثابت کیا ہے کہ تیزاب بطور جنس جسم میں بننے والی تیزابی رطوبات کو کم کرتے ہیں اور کھار کو بڑھاتے ہیں (نمک) مثلاً اگر سٹرک ایسڈ کی ایک خاص مقدار معدہ میں جاتی ہے تو یہ ہاضم رطوبات کا نکلنا بند کر دے گی اور دوسری جانب تھوک یعنی لعاب کو بڑھائے گی اس اشارہ کی عملی اہمیت ایک حد تک بہ نسبت علاجیات صحت بخش ہے ہم جانتے ہیں کہ بخاروں کے دوران کتنی پیاس لگتی ہے اب اس پیاس کی وجہ کم از کم ایک حد تک تو یہ ہو سکتی ہے کہ لعاب پیدا کرنے والے غدود لعاب کم پیدا کرتے ہیں منہ اور حلق خشک زبان تالو کے ساتھ چپک جاتی ہے ایسے حالات میں

ترش مشروب معکوس عمل کر کے لعاب دہن کا اخراج بڑھادے گا اور آپ کے مریض کو بہت افاقہ مہیا کرے گا آپ لیموں کا شربت مریض کو پلا سکتے ہیں مگر اس وقت جب لیموں کا شربت آپ کی مظہر دوا کا دشمن نہ ہو۔ چند ادویات ایسی ہیں جن کے اثر کو سٹرک ایسڈ زائل کر دیتا ہے اور چند ادویات اس کی مخالف ہیں اگر آپ بیلاڈونا دے رہے ہوں تو آپ سرکہ کی بابت نہیں سوچیں گے کیونکہ سرکہ بیلاڈونا کے اثر کو کم کر دیتا ہے لیکن آپ بیلاڈونا استعمال کر رہے ہوں تو آپ لیموں کا شربت دے سکتے ہیں کیونکہ لیموں کا شربت بیلاڈونا کے عمل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

انٹی مونیم کروڈم تیزابوں کو برداشت نہیں کرتی لیکن آپ تمر ہندی کا شربت دے سکتے ہیں اب اگر بخار میں منہ یا حلق دکھتا ہو تو تیزاب کی تیزی دور کرنے والی کوئی گوند ڈال سکتے ہیں آپ اس میں صمغ عربی ڈال دیں اگرچہ یہ کسی حد تک ہاضمے کے عمل کو خراب کرے گی۔ آئر لینڈ کی کائی یا آئس لینڈ کی کائی اور بوقیداز کی پھسلنی لکڑی (Slippery elm از قسم دیودار) زیادہ ادویاتی اثر رکھتی ہیں اور یہ تمام پھیپھڑوں پر بڑی قوت سے اثر انداز ہوتی ہیں اس لئے اگر آپ یہ استعمال کریں گے تو ممکن ہے کہ ادویاتی علامات پیدا ہو جائیں السی کے بیجوں میں بھی ادویاتی اثر موجود ہے لیکن اتنا نہیں کہ ان کا استعمال غیر موزوں قرار دے دیا جائے ایک اور عنصر جس کو جیلاٹن کہا جاتا ہے (جیلی) کھال سے نکالی گئی گوند استعمال کی جا سکتی ہے وہ بھی تب جب آپ کو یہ یقین ہو کہ یہ اصلی ہے کیونکہ کچھ چمڑے کے فضلے سے بنائی جاتی ہے کچھ جیلاٹن مچھلی کی ہڈیوں سے تیار کی جاتی ہے لیکن سب سے بہتر جیلاٹن بچھڑے کے پاؤں سے تیار کی جاتی ہے اس جیلاٹن کو پانی میں شامل کر کے تیزابوں کی تیزی دور کی جا سکتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ نباتاتی تیزاب سوہضمی میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں محض ان کے مفید صحت ہونے کی وجہ سے آپ ان کو استعمال کر سکتے ہیں مثلاً اگر معدہ میں کھٹاس زیادہ ہو تو آپ ان کو غذا سے پہلے استعمال کریں گے مریض کو غذا سے پہلے لیموں کا شربت دیں تو آپ

دیکھیں گے کہ غذا کے بعد پیدا ہونے والی تیزابیت اور سینہ کی جلن غائب ہو جائے گی
پیپسین (جوہر خمیر) جس کو اکثر بد ہضمی میں امدادی عنصر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے
اس کی مکمل اجازت ہے کیونکہ یہ کسی دوا کے عمل میں خلل نہیں ڈالتا اور ذاتی طور پر یہ دوا بھی
نہیں ہے خاص طور پر غذا کے نائٹروجنی حصے کو ہضم کرنے کے لئے اس کی مدد کوئی نہ کوئی
تیزاب کرتا ہے۔

سرکہ کو دافع نشہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

لیکٹک ایسڈ کی ایک خصوصیت قابل غور ہے یہ تیزاب کاٹ کرنے والا ہے یہ جسم کی ہر رگ کو کھا جاتا ہے دانتوں کی پالش تک کو حل کر لیتا ہے اس لئے اس کو استعمال کرتے وقت بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے جب اسے خالص استعمال کرنا ہو تو نلکی کے ذریعے دیا جاتا ہے تاکہ دانتوں کو نہ لگے ڈاکٹر ہیرنگ مریضوں کو مشورہ دیتے تھے کہ وہ اس بالائی سے دانت صاف کریں جس کو چوبیس گھنٹے رکھ کر کھٹا کر لیا گیا ہو۔

میوراٹک ایسڈ اور لیکٹک ایسڈ ہضم کے عمل میں معاونت کرتے ہیں کئی افراد کو تو کھٹا دودھ پینے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ خواہ کسی شکل میں بھی ہو اس سے بچاؤ بہتر ہے کیونکہ یہ غذا کے البومنی عناصر کے ساتھ مل کر ان کو لاینحل بنا دیتا ہے سلفیورک ایسڈ کو پرہیزی غذا کے ہمراہ استعمال نہیں کیا جا سکتا سوائے بچوں کے کھٹے لالی پاپ کے کیونکہ ان لالی پاپ میں یہ تیزاب شامل کیا جاتا ہے۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ ہضم کے عمل میں مدد کرتا ہے چند مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جو آڑو کے بیج کی گری استعمال کر لیں تو ان کی سوء ہضمی شفایاب ہو جاتی ہے کیونکہ آڑو کے بیج کی گری میں یہ تیزاب موجود ہے۔

معدنیاتی تیزابوں اور نباتاتی تیزابوں میں ایک نمایاں فرق ہے معدنیاتی تیزابوں کا پورا گروہ جلد پر سوزش پیدا کر دیتا ہے اور اس سوزش کے ہمراہ تھکان اور کمزوری ہوتی ہے میں اب ان کے ادویاتی اثرات بیان کر رہا ہوں آپ دیکھیں کہ یہ تیزاب تنک مزاجی کے بغیر

کمزوری پیدا کرتے ہیں۔ نباتاتی تیزاب جریان خون کو روکتے ہیں اور یہ خاصیت تقریباً تمام نباتاتی تیزابوں میں موجود ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ایسی ٹک ایسڈ جریان خون کو روکتا ہے اگر میرے پاس کوئی ایسی مریضہ ہو جس کو جریان خون کا عارضہ ہو تو ہمیشہ نرس کو ہدایات دیتا ہوں کہ اگر جریان خون ہونے لگے تو وہ فوراً سرکہ میں کپڑا بھگو کر مریضہ کے پیڑو پر رکھ دے اور بعد میں مجھے خبر کرے کئی مریضاؤں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ سٹرک ایسڈ کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں کہ جریان خون پیدا کرتا ہے اور شفایاب بھی کرتا ہے ایک بچے نے بے تحاشا لیموں کھالئے تو اس کے جسم کے ہر مسام سے خون بہنے لگا حتی کہ آنکھوں سے بھی خون بہنے لگ گیا تھا۔

ہم سب جانتے ہیں کہ سلفیورک ایسڈ فاسفورک ایسڈ آرسینک ایسڈ بھی جریان خون پیدا کرتے ہیں اور جریان خون کو روکتے بھی ہیں کہا یہ جاتا ہے کہ یہ تیزاب اپنے قابض عمل کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ ان کی دوسو طاقت بھی امید افزا عمل کرتی ہے۔

ان تیزابوں کی ایک اور خاصیت جھوٹی جھلی پیدا کرنا ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کچھ تیزاب خناق میں مظہر ہوتے ہیں مثال کے طور پر نائٹرک ایسڈ فاسفورک ایسڈ اور میوراٹک ایسڈ۔ مگر یہاں بھی احتیاط کی ضرورت ہے یہ تیزاب اور نباتاتی تیزاب ممکن ہے کروپ کے تہ نشین پیدا کر دیں۔ کروپ کھانسی والے بچے کو کبھی بھی ترشادہ پھل استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں اگر بچہ فوری اثر قبول کرنے والا ہو تو ممکن ہے کہ ترشادہ پھلوں میں سے کوئی پھل دوبارہ مرض پیدا کر دے۔ ہم جانتے ہیں کہ تمام تیزاب ایک قسم کی کمزوری پیدا کرتے ہیں یہ کوئی عام عملی کمزوری نہیں ہوتی جیسا کہ شدید اسہال کے بعد پیدا ہو جاتی ہے یا ایسی اعصابی کمزوری جس کو زنکم شفایاب کر دیتی ہے بلکہ یہ کمزوری غذا کے ناقص انجذاب سے پیدا ہوتی ہے خاص طور پر خون کے امراض سے پس ہم ان تیزابوں کو پست امراض میں طلب کر سکتے ہیں وہ پست امراض جن کا کام خون کو زہریلا بنانا ہے۔ ٹائی فائڈ،

حمی قرمزی خاص طور پر جب یہ بخار پست ہوں کمزوری کی ان حالتوں میں جب جسم کے مختلف اعضاء کو بے تحاشا استعمال کیا گیا ہو جیسے کہ شرابی جو بہت عرصے سے شراب خوری کر رہے ہوں ان کی کمزوری کو سلفیورک ایسڈ یا فاسفورک ایسڈ یا آرسینس ایسڈ افاقہ دے سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ تیزاب ذیابیطس (Diabetes) میں بھی مظہر ہوتے ہیں ایسے حالات کے لئے فاسفورک ایسڈ اور لیکٹک ایسڈ موزوں ہوتے ہیں۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ چند تیزاب اسقربوط (فساد خون) مسوڑھوں سے خون آنا میں بہت مفید ہیں خاص طور پر جب ان کی وجہ نمکین غذا کا زیادہ استعمال اور سبزیوں سے اجتناب ہو میرے خیال میں تیزابوں پر اتنا تبصرہ کافی ہے اب ہم ان تیزابوں کا الگ الگ مطالعہ کریں گے۔

فلورک ایسڈ

فلورک ایسڈ	سلیشیا۔ کلکیریاکارب۔ کلکیریافلور۔ کالی کارب آرسنک۔ فاسفورک ایسڈ مرکیورس رہس ٹاکس

یہ تیزاب زبردست خراش دار ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ تیزاب شیشے کو کھا جاتا ہے اس کا ہڈیوں اور جلد پر اثر خصوصی طور پر یاد رکھنا چاہیے یہ تیزاب نچلی بافتوں پر عمل کرتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ تیزاب ہڈیوں کی بوسیدگی میں مظہر ہے خاص طور پر جب لمبی ہڈیوں میں بوسیدگی شروع ہو جائے جیسے پنڈلی کی ہڈی۔ کلائی کی ہڈی اور کلائی کی بیرونی ہڈی متاثر ہوں متاثرہ حصے سے نکلنے والے اخراجات رقیق اور خراش دار ہوتے ہیں سرد اشیاء لگانے سے علامات میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جب کنپٹی کی ہڈی کی بوسیدگی شروع ہو جائے تو فلورک ایسڈ بہت مفید دوا ہے خواہ اس کی وجہ سفلس کی سمیت ہو یا درمیانی کان کا خنازیری نزلہ ہو۔

فلورک ایسڈ دانتوں کے ناسور میں بھی استعمال کی جاتی ہے اس ناسور سے نکلنے والا مواد خونی اور نمکین ذائقہ رکھتا ہے جو ناقابل برداشت ہوتا ہے منہ بدبو سے بھر جاتا ہے اور آہستہ آہستہ پورے جسم میں سرنگ لگ جاتی ہے یہاں فلورک ایسڈ مرض میں کمی پیدا کرتی ہے۔ ایک اور دوا جس کی آزمائش ابھی مکمل نہیں ہوئی اس دوا کا نام فلورائڈ آف کیلشیم ہے اور یہ فلورک ایسڈ سے بہتر کام کرتی ہے (دور حاضر میں آزمائش مکمل ہو چکی ہے) (کلکیریافلور)۔

کلکیریافلور ہڈیاں بڑھ جانے یا ہڈیوں کے گومڑوں میں جب کہ ہڈیوں میں بوسیدگی

نہ ہو تو بہت بہتر دوا ہے پچھلے گرمی کے موسم میں میرے پاس ایک مریضہ آئی تھی جس کو دانتوں کے ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اس کے نچلے جبڑے کی بائیں جانب بوسیدگی کا شکار ہے اس نے دانت نکال دیا تھا۔ لیکن بجائے اس کے کہ مریضہ صحت مند ہو جاتی مریضہ کی حالت اور خراب ہو گئی دانت کے خلا سے مسلسل اخراج جاری تھا جو دانت نکالا گیا تھا اس سے پچھلی داڑھ سونے سے بھری گئی تھی میں نے اس کا معائنہ کیا تو وہ جڑ میں سے کھردری تھی جب مریضہ دانت بھینچتی تو دانت کے خلا میں سے بدبودار سیال نکلتا یہ سیال سیاہی مائل اور خونی ہوتا تھا ہڈی کے گرد مسوڑھے کا رنگ قرمزی اور مسوڑھے سے بو آتی تھی دانتوں کے ڈاکٹر نے اپریشن کو لازمی قرار دیا تھا سب سے پہلے سلیشیا دی گئی جس نے بہت کم اثر کیا اس کے بعد فلورک ایسڈ دی گئی (دونوں ادویات ایک دوسرے کی مددگار ہیں اور آپ کو ہڈیوں کے امراض میں بار بار مظہر نظر آئیں گی فلورک ایسڈ خاص طور پر اس وقت کام آتی ہے جب سلیشیا کو بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو یا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب سلیشیا نے ظاہری طور تھوڑا کام کیا ہو اور شفایاب نہ کر سکی ہو) اب اس مریضہ میں جس کا میں پہلے ذکر کر رہا تھا فلورک ایسڈ نے بھی جزوی مدد کی اور ترقی ایک جگہ تک رک گئی۔ میں نے دیکھا کہ ہڈی کی بیرونی سطح سوجی ہوئی ہے اس علامت نے میری راہ نمائی کی۔ کلکیریا فلور دی گئی دو ماہ دوا استعمال کرنے کے بعد اخراج مکمل طور پر بند ہو گیا وہ دانت جس کو سونے سے بھرا گیا تھا اس میں درد تھا مسوڑھوں پر گلابی رنگ کا انگور آرہا تھا ہڈی کا گلنا بند ہو چکا تھا۔ ہڈیوں کے امراض اور زخموں میں آپ سلیشیا اور فلورک ایسڈ کا فرق یاد رکھیں فلورک ایسڈ میں سردی سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ سلیشیا کوئی سرد شے برداشت نہیں کرتی معمولی سی سرد ہوا بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

اب فلورک ایسڈ کا جلد پر عمل دیکھتے ہیں فلورک ایسڈ جلد کو کھردرا بنا دیتی ہے اور کئی اقسام کی پھنسیاں اور ابھار پیدا کر دیتی ہے۔ کھجلی ہوتی ہے میں کوئی اور ایسی دوا نہیں جانتا جو فلورک ایسڈ جیسی کھجلی پیدا کرتی ہو۔ جسم پر چھوٹی چھوٹی جگہوں پر اِدھر اُدھر کھجلی ہوتی ہے

سرد جگہ جانے سے کھجلی میں افاقہ اور گرم جگہ پر اضافہ ہو جاتا ہے فلورک ایسڈ کے تحت آپ دیکھیں گے کہ پرانے زخموں کے داغ اپنی فطری رنگت سے زیادہ سرخ ہو جاتے ہیں ان پر کھجلی ہوتی ہے وقتاً فوقتاً پرانے زخموں کے قریب یاان کے اوپر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں آپ دیکھیں کہ فلورک ایسڈ اس قسم کی بافتوں پر کیسا عمل کرتی ہے جسم پر چھوٹے چھوٹے سرخ دھبے پیدا ہو جاتے ہیں آپ کو جلد پر چھلکے بننے کا میلان نظر آئے گا یہ علامت فلورک ایسڈ میں دوسری ادویات سے زیادہ نمایاں ہے آپ دیکھیں کہ فلورک ایسڈ ناخنوں پر حملہ آور ہو جاتی ہے اور ناخن تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں تھوجامیں ملائم ناخن اگتے ہیں۔

ہم فلورک ایسڈ کو ناخن کے پھوڑے (انگل بیڑا) (Felon) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں (بسہری) خاص طور پر ہڈی کے پھوڑے میں جیسے کہ ہم ہڈیوں کے دوسرے امراض میں استعمال کرتے ہیں اخراج بدبودار ہوتا ہے۔ اس جگہ ہم فلورک ایسڈ اور دوسری ادویات میں فرق محسوس کر سکتے ہیں وہ ادویات جن میں سرد اشیاء لگانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

فلورک ایسڈ پٹھوں پر بھی عمل کرتی ہے پٹھوں پر اس کے اثرات ایک حد تک انوکھے ہوتے ہیں یہ پٹھوں میں قوت برداشت بڑھا دیتی ہے اور وہ شخص اپنے پٹھوں سے زیادہ کام لے سکتا ہے علاوہ ازیں گرمی بھی اور سردی بھی برداشت کر سکتا ہے پس فلورک ایسڈ میں یہ قوت بخش اثر موجود ہے۔ یہی اثر ہمیں دوسری ادویات میں بھی نظر آتا ہے ہم جانتے ہیں کہ رہس ٹاکس فرد کی مشقت کرنے کی قوت بڑھا دیتی ہے یہی بات آرسنک کی بابت بھی درست ہے مگر کوکا ایک ایسی دوا ہے جس میں یہ خصوصیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے یہ دلچسپ پودا جنوبی امریکہ کے لوگ استعمال کرتے ہیں خاص طور پر وہ لوگ جو کوہ انڈیز پر چڑھتے ہیں کوکا سفر کی مشقت سے پیدا ہونے والی تمام علامات دور کرتی ہے جو اندرونی اور بیرونی فضائی دباؤ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کوکا ہم ان افراد کو دے سکتے ہیں جو بہت کمزور ہوں خاص طور پر وہ معمر افراد جن کا سانس بہت جلد اکھڑ جاتا ہو یہ معمر افراد خاص طور پر لطیف فضا برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے حالات میں کوکا بہت افاقہ مہیا کرتی ہے۔

فلورک ایسڈ کے عمل کے تحت تھوڑی سی نیند بھی تازہ دم کر دیتی ہے یہی کام میفا ئٹس پوٹوری اس کی نچلی طاقتوں سے بھی لیا جا سکتا ہے ہم جانتے ہیں کہ فلورک ایسڈ وریدوں میں پھلاوٹ پیدا کرتی ہے اور ان کی پھلاوٹ دور بھی کرتی ہے دو یا تین آزمائش کنندگان کی وریدوں میں چھوٹی چھوٹی جگہ پر نیلے انبار بن گئے۔ فلورک ایسڈ پیدائشی نشانات دور کرنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے وریدوں کی پھلاوٹ میں ہیما میلس اندرونی اور بیرونی طور پر بھی فائدہ مند ہے۔

میوراٹک ایسڈ (نمک کا تیزاب)

میوراٹک ایسڈ

- لاغری۔ ٹائی فائڈ بخار
- خناق
- حمی قرمزی
- افیم کھانے سے اعصابی کمزوری

میوراٹک ایسڈ

- رہس ٹاکس۔ برائی اونیا۔ فاسفورس۔ ایسڈ فاس
- ایپس۔ رہس ٹاکس۔ آرسنک
- اوپیم — کیمفر
- نائٹرک ایسڈ < برائی اونیا

کھار

اب جب کہ ہم نے تیزابوں کی بابت ایک تصور بنالیا ہے اس لئے ہم جانتے ہیں کہ میوراٹک ایسڈ کا مطالعہ آسان ہوگا میوراٹک ایسڈ کا مسلسل استعمال ہمیں امراض کی علامات

مہیا کرے گا۔ اگر اس تیزاب کو لگا تار استعمال کیا جائے تو امراض پیدا کرتا ہے اور علامات کے دو گروہ بنا تا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ دماغی اور اعصابی ابتری کے دو درجے پیدا ہوتے ہیں۔ دوا کا پہلا اثر قابل توجہ اکساہٹ پیدا کرتا ہے مریض چڑچڑا اور تنک مزاج ہو جاتا ہے حواس خمسہ میں شدت آجاتی ہے روشنی آنکھوں کو تکلیف دیتی ہے دور سے آنے والی آوازیں کانوں میں گرج اور بھنبھناہٹ پیدا کرتی ہیں یا سر کا درد بڑھا دیتی ہیں شامہ اور ذائقہ کی حس غیر فطری طور پر بڑھ جاتی ہے مریض بے آرام ہوتا ہے بار بار اپنی جگہ بدلتا ہے مریض کا دماغ ماضی حال اور مستقبل کے حالات کے خیالات میں الجھ جاتا ہے رخسار سرخ اور چمکدار ہوتے ہیں زبان اور اندرون منہ خشکی ہوتی ہے نبض پر حس تیز مگر اس میں قوت کی کمی ہوتی ہے اگر مریض ہذیان میں مبتلا ہو تو معمولی ہذیان ہوتا ہے مریض کو نیند آتی ہے مگر سو نہیں سکتا مریض کروٹیں بدلتا ہے تمام رات بے آرام رہتا ہے۔ میوراٹک ایسڈ کے دباؤ کے تحت پیدا ہونے والی یہ علامات جلد گزر جاتی ہیں آپ کو ان علامات کی تہہ میں ابتدا سے آخر تک دوسری علامات ملیں گی ایک خاص کمزوری یا ممکن ہے قوت کی زیادتی ہو جائے لیکن قوت میں یہ اضافہ ایک کمزور حالت کی نشاندھی کرتا ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ اضافہ درست نہیں ہوتا بلکہ یہ اکساہٹ ہوتی ہے اور یہ اکساہٹ ہی کمزوری ہے۔

تھکاوٹ یا کمزوری کے اگلے درجے کے کئی مرحلے ہیں دماغ کی علامات سے ابتدا کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ مریض اداس ہے اپنی ذات میں گم ہے کم سخن ہے مریض اپنی کیفیات کا خود مطالعہ کرتا ہے اداس اور خیالوں میں غرق ہوتا ہے اگر آپ مریض سے سوال کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ مریض کسی حقیقی یا خیالی شے کے لئے پریشان ہے۔ ممکن ہے کہ اب سر درد ظاہر ہو مریض کو احساس ہوتا ہے کہ دماغ کو پھاڑا جارہا ہے یا دماغ چھل گیا ہے یا ایسا احساس ہوتا ہے کہ گدی پیسے کی بنی ہوئی ہے مریض بے خبر ہو جاتا ہے بڑبڑاتا ہے نیند کے دوران آہیں بھرتا ہے روتا ہے کراہتا ہے زبان اور زیادہ خشک ہو جاتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ زبان سکڑ گئی ہے زبان کی نوک بن جاتی ہے زبان بھنچ جاتی ہے زبان اتنی خشک ہو جاتی

ہے کہ بات کرتے وقت منہ میں برتن دھونے والے چمڑے کی مانند پھڑ پھڑاتی ہے اس کے بعد زبان کو فالج ہو جاتا ہے مریض زبان کو حرکت نہیں دے سکتا۔ دل کی دھڑکن مسلسل مگر کمزور ہوتی ہے نبض کی ہر تیسری ضرب غائب ہوتی ہے مریض اب اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اس کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں مریض کو پتلے دست آتے ہیں اور ان کے ہمراہ مقعد باہر نکل آتا ہے کمزوری کی وجہ سے مریض بستر کی نچلی جانب کھسک جاتا ہے مریض میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اپنا سر تکیہ پر قائم رکھ سکے اب دماغ کا فالج سر پر منڈلا رہا ہے آنکھیں خلا میں تک رہی ہوتی ہیں سکتہ کی حالت ہوتی ہے نچلا جبڑا گر جاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اب اگر علاج کی ابتدا نہ کی جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے اب یہ علامات ہیں جو میوراٹک ایسڈ کو طلب کرتی ہیں۔ ٹائی فائڈ بخار میں یہ علامات خاص طور پر میوراٹک ایسڈ کو طلب کرتی ہیں میوراٹک ایسڈ سے مشابہ ادویات رہس ٹاکس۔ برائی اونیا۔ ایپس فاسفورک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ اور آرسنک ہیں۔

برائی اونیا ٹائی فائڈ کی ابتدا میں مماثل ہے دونوں ادویات میں بستر پر اٹھ کر بیٹھ جانے سے متلی ہوتی ہے دونوں میں زبان خشک اور جسم دکھتا ہے بہت سی دوسری علامات بھی موجود ہوتی ہیں جن سے آپ ان دونوں کا فرق جان سکتے ہیں وہ علامات میں برائی اونیا کے لیکچر میں بیان کر چکا ہوں۔

میوراٹک ایسڈ کی مانند رہس ٹاکس میں بھی ابتدا میں بے آرامی ہوتی ہے مریض بستر پر مسلسل کروٹیں بدلتا ہے رات کو سو نہیں سکتا معمولی سا ہذیان ہوتا ہے مریض بڑبڑاتا ہے دونوں ادویات میں یہ علامت موجود ہے لیکن رہس ٹاکس میں میوراٹک ایسڈ جیسی کمزوری موجود نہیں ہے اس لئے رہس ٹاکس میوراٹک ایسڈ سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں کام آتی ہے فاسفورک ایسڈ میوراٹک ایسڈ سے مماثل ہے یہ مماثلت اس تعلق سے ہے۔

فاسفورک ایسڈ میں مردہ دلی اور بے اعتنائی موجود ہے اس کے مریض کو بالکل پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا ہونے والا ہے یا اس سے کیا ہو جائے گا یا دوسروں کو کیا ہو جائے گا شدید بے

اعتنائی ہوتی ہے یہ میوراٹک ایسڈ کی حالت نہیں ہے کیونکہ کم سخن ہونا بے اعتنائی نہیں ہے فاسفورک ایسڈ ایسی کمزوری پیدا نہیں کرتا جیسی میوراٹک ایسڈ میں موجود ہے۔ فاسفورک ایسڈ کی بے ہوشی مخصوص ہے مریض کو جگایا جائے تو جاگ جاتا ہے اور مکمل ہوش میں ہوتا ہے شائستہ ہوتا ہے اس سے کوئی غرض نہیں کہ مریض دوبارہ کتنی جلدی سو جاتا ہے۔

ایپس بھی میوراٹک ایسڈ سے مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات میں زبان خشک اور سکڑی ہوئی ہوتی ہے دونوں میں مریض بستر کی پائنتی کی جانب کھسک جاتا ہے دماغ کے فالج کا خطرہ بھی دونوں ادویات میں موجود ہے مگر ایپس کی زبان بہت نمایاں خصوصیت رکھتی ہے اور میوراٹک ایسڈ سے مختلف ہے ایپس کی زبان پر چھوٹے چھوٹے آبلے ہوتے ہیں خاص طور پر کناروں پر آبلے مریض زبان باہر نہیں نکال سکتا ایسا احساس ہوتا ہے کہ زبان کو دانتوں نے پکڑ رکھا ہے یا اگر مریض زبان باہر نکال بھی دے تو زبان کانپتی ہے۔ آرسنک کو آپ علامات دیکھ کر الگ کر سکتے ہیں آرسنک کی علامات میں اگلے لیکچر میں بیان کروں گا۔

آپ بیپٹیشیا کو بھی اس تعلق سے یاد رکھیں بیپٹیشیا کی کمزوری میوراٹک ایسڈ کی کمزوری سے مماثل ہے تاہم بیپٹیشیا کے مریض کے چہرے سے مدہوشی ظاہر ہوتی ہے دانتوں پر گندے سیاہ ذرات ہوتے ہیں زبان کناروں سے سرخ اور درمیان سے آخر تک زردی مائل بھوری ہوتی ہے۔

اب احتیاط کی بابت چند الفاظ

میوراٹک ایسڈ کی علامات کو بیلاڈونا کی علامات نہ سمجھ لیں یہ غلط ہوگا نو آموز غلطی کر جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر چہرہ کی سرخی حسیات کا بڑھ جانا نیند کی خواہش مگر مریض سو نہ سکے یہ سب بیلاڈونا کی علامات ہیں بلکہ آپ بیلاڈونا کی علامات کا مطلب تلاش کرنے کی کوشش کریں اور اس کے بعد میوراٹک ایسڈ کی علامات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کریں پھر آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ علامات کسی طور بھی ایک سی نہیں ہیں بیلاڈونا میں تو اجتماع خون کی علامات ہوتی ہیں اور یہ علامات مرض کی ابتدا میں ظاہر ہوتی ہیں جب کہ میوراٹک ایسڈ کا

مرض تو پورے جسم پر قابو پالیتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ میں میوراٹک ایسڈ کے حمی قرمزی کا حوالہ دوں۔ جسم حد سے زیادہ سرخ ہوتا ہے سر میں اجتماع خون کے ہمراہ چہرہ چمکدار سرخ ہوتا ہے زبردست غنودگی ہوتی ہے اب حمرہ جسم پر کہیں کہیں نکل آتا ہے اور جسم پر بے ترتیبی سے پھیلا ہوتا ہے ان کے ہمراہ جلد کے نیچے نیلے یا قرمزی رنگ کے دھبے بن جاتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ جلد کے نیچے خون بہہ گیا ہے۔ بچہ بہت بے آرام ہوتا ہے اور اوپر لیے ہوئے کپڑے اتار کر پھینک دیتا ہے اور بچہ چاہتا ہے کہ اس کے اوپر کوئی کپڑا نہ دیا جائے جیسے جیسے علامات ترقی کرتی ہیں جلد کا رنگ قرمزی اور پاؤں نیلے ہو جاتے ہیں۔ نزلہ یا خناق کی علامات جدا ہو جاتی ہیں اور خناق کی علامات جن کا میں پہلے میں ذکر کر چکا ہوں مرض میں الجھاؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ ناک سے خراش دار پتلا مواد خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے اوپر والا ہونٹ دکھتا ہے اسی طرح منہ سے نکلنے والا اخراج اتنا سوزشی ہوتا ہے کہ لعاب دار جھلیاں شدید سرخ ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ خلیے ننگے ہو جاتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً منہ کے اندر زردی مائل بھورے تہہ نشین جمع ہو جاتے ہیں خاص طور پر تالو، گلسوؤں، کوے اور حنجرہ کے عقبی دیواروں پر۔ منہ کے اندر زردی مائل بھوری پشم آجاتی ہے۔

ایک آزمائش کنندہ کی علامات اور خناق کی علامات میں بالکل ذرہ بھر فرق نہ تھا مشکل یہ پیدا ہوئی کہ ان کو الگ کیسے کیا جائے۔ سانس بہت بدبودار ہو جاتا ہے کوا پھول کر انگوٹھے جتنا موٹا ہو جاتا ہے اور زبان پر لیٹا ہوتا ہے اس وجہ سے بچے کا دم گھٹتا ہے یہ تمام علامات خناق اور نزلہ سے تعلق رکھتی ہیں اور ایسا ممکن ہے کہ حمیٰ قرمزی کے ہمراہ یا اس کے بغیر بھی یہ علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔

بیلاڈونا اس جگہ درست مماثل دوا نہیں ہے یہ علامات آپ کو بیلاڈونا کے استعمال کا غلط مشورہ دے سکتی ہیں غنودگی بے آرام نیند وغیرہ دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جب کہ میوراٹک ایسڈ میں ایسا بالکل نہیں ہے۔

میوراٹک ایسڈ کے زیادہ قریب ادویات ایپس اور سلفر ہیں یہ دونوں ادویات جلد پر
نمایاں سرخ پن پیدا کرتی ہیں۔

کالی پر مینگنیٹم حلق کی علامات میں میوراٹک ایسڈ سے مماثل ہے خاص طور پر کوا سوج جانے میں مماثل ہیں لیکن کالی پر مینگنیٹم میں منہ سے شدید بد بو آتی ہے دوسری ادویات جن میں یہ علامت موجود ہے وہ ایپس نیٹرم۔ آرسینی کوسم۔ مرک سائنائٹس۔ کیپسیکم۔ کالی بائی کرام۔ آرسنک اور ہائیڈروسیانک ایسڈ ہیں۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ جلد کے نیلے پن قرمزی دھبوں اور سرخ دانوں میں مماثلت رکھتی ہے۔

سلفیورک ایسڈ میوراٹک ایسڈ سے حمی قرمزی میں مماثل ہے دونوں ادویات میں جلد کے نیچے نیلے رنگ کے دھبے شدید کمزوری اور خناق کی جھلی موجود ہے۔ سلفیورک ایسڈ میں کپڑے اتارنے سے افاقہ نہیں ہوتا۔ جلد کے اوپر داغ نظر آتے ہیں اور وہ جگہ ایسے نظر آتی ہے کہ جیسے چھل گئی ہو.

میں نے استسقاء کے آخری درجوں میں میوراٹک ایسڈ کو مفید پایا ہے جب کہ استسقاء کی وجہ جگر کا کینسر تھا۔ یقیناً میوراٹک ایسڈ جگر کے کسی بھی مشکوک مرض میں استعمال کی جاسکتی ہے جب اس کی مظہر علامات موجود ہوں استسقاء بالکل عام جگر کی خرابی سے پیدا ہونے والے استسقاء کی مانند ترقی کرتا ہے آخر کار مریض میں ٹائی فائڈ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض کاہل ہو جاتا ہے اب وہ علامات آپ کے سامنے موجود ہیں جن کی وجہ سے میں نے میوراٹک ایسڈ کا انتخاب کیا میوراٹک ایسڈ شفایاب نہ کرے گی بلکہ افاقہ مہیا کرے گی مریض کاہل اور بہت زیادہ لاغر ہو جاتا ہے منہ خشک یا اس میں آبلے ہوتے ہیں پاخانہ پانی کی مانند اور بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے معدہ اتنا کمزور اور سوزش زدہ ہوتا ہے کہ خوراک اس کے اندر ٹھہر ہی نہیں سکتی۔

معدہ کی کمزوری میں نائٹرو میوراٹک ایسڈ کو یاد رکھنا ضروری ہے اس کی علامات ڈاکٹر ایلن نے اکٹھی کی تھیں اور میوراٹک ایسڈ سے مماثل ہیں۔

میوراٹک ایسڈ کی دافع اثر ادویات کیمفر اور برائی اونیا ہیں اگر میوراٹک ایسڈ کا زہر پھیل گیا ہو تو کھار اس کی دافع اثر ہیں میوراٹک ایسڈ افیون کے طویل استعمال کے بعد پیدا ہونے والی کمزوری دور کرنے کے لئے بھی استعمال کی گئی ہے۔

لیکچر نمبر ۵۰

فاسفورک ایسڈ اور سلفیورک ایسڈ

فاسفورک ایسڈ سلفیورک ایسڈ	کمزوری۔ منہ میں سفید آبلے جریان خون اسہال (دست)

فاسفورک ایسڈ

فاسفورک ایسڈ	رہس ٹاکس چائنا۔ آرسنک۔وریٹرم نکس وامیکا بیپٹیشیا	کیمفر<

اب ہم فاسفورک ایسڈ کا مطالعہ شروع کرتے ہیں یہ فاسفورس اور آکسیجن کا مرکب ہے فاسفورک ایسڈ کمزوری یا نقاہت پیدا کرتا ہے۔ بسا اوقات فاسفورک ایسڈ سریع الزوال اکساہٹ پیدا کرتا ہے لیکن دوا کی علامت نقاہت ہے اور اس کا یہ وصف بے اعتنائی سرد مہری یا دماغی اور جسمانی سستی کاہلی اور مکمل طور پر ذہنی افسردگی سے ظاہر ہوتا ہے۔ مریض آپ کے سوال کا جواب نہ دینا چاہے گا مریض کے جواب مختصر ہوں گے جواب صرف ہاں یا ناں پر مشتمل ہو گا مریض اس طرح جواب دے گا جیسے کہ وہ آپ کے سوالات سے تنگ آیا ہوا

ہے ہذیان اگر چہ شدید نہیں ہوتا مگر خفقان کے ہمراہ نمایاں ذہنی افسردگی بڑبڑاہٹ اور ناقابل فہم گفتگو ہوتی ہے مریض بے ہوشی میں پڑا ہوتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے مگر جگایا جائے تو مکمل ہوش میں آجاتا ہے۔ یہ فاسفورک ایسڈ کی خصوصی علامت ہے آپ دیکھیں کہ فاسفورک ایسڈ ذہنی اور جسمانی افسردگی پیدا کرتا ہے تاہم یہ تبدیلیاں خاص معنوں میں سطحی ہوتی ہیں بافتوں کی گہرائی میں نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر تبدیلیوں کے نتائج گہرے ہوں تو لیکسیس جیسی کسی دوا کو طلب کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے میں جو بھی فاسفورک ایسڈ کی علامت بیان کروں گا درج بالا وصف ان علامات پر چھایا ہوا ہوگا پس آپ یہ توقع نہ رکھیں کہ فاسفورک ایسڈ کو ترقی یافتہ حالتوں میں استعمال کر سکیں گے جب کہ بے ہوشی مکمل ہو چکی ہو۔

آیئے اب ان علامات کو دیکھیں جو فاسفورک ایسڈ کو ٹائی فائڈ بخار میں مظہر دوا بناتی ہیں۔ نوک دار ناک آنکھوں کے گرد گہرے نیلے حلقے ممکن ہے مریض کو نکسیر بھی آتی ہو لیکن نکسیر آنے سے بخار کے ابتدائی درجے میں کوئی افاقہ نہیں ہوتا یہ علامت رہس ٹاکس کے برعکس ہے بجز اس کے کہ رہس ٹاکس فاسفورک ایسڈ سے مماثل ہے رہسٹاکس میں ٹائی فائڈ کی ابتدا میں نکسیر آتی ہے اور نکسیر آجانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ فاسفورک ایسڈ کا مریض ناک میں انگلی مارتا ہے اب آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ چونکہ مریض ناک نوچتا ہے تو مریض کے شکم میں کیڑے ہیں اور اس کو سائنا دینی چاہیے ممکن ہے مریض کو ناک کے اندر خارش ہوتی ہو یہ علامت شکم کی سوزش سے پیدا ہو سکتی ہے کیڑوں کی وجہ سے نہیں۔ سائنا میں یہ علامت کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ فاسفورک ایسڈ میں ان مسطح دھبوں میں سوزش کی وجہ سے شکم کی کئی علامات آپ کو نظر آئیں گی مثلاً شکم ہوا سے پھولا ہوا اور سوجا ہوا ہوتا ہے شکم کے اندر غر غراہٹ کی آوازیں آتی ہیں اکثر پتلے دست آتے ہیں بسا اوقات دست بلاارادہ نکل جاتے ہیں۔ دستوں میں ناہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے مثلاً اگر آپ نے مریض کو دودھ دیا ہے تو وہ بھی ہضم ہوئے بغیر خارج ہو جاتا ہے پاخانہ کے ہمراہ بہت ہوا خارج ہوتی ہے زبان خشک

اور ممکن ہے زبان کے درمیان گہری سرخ دھاری ہو لیکن اکثر زبان چپچپی اور زرد ہوتی ہے بسااوقات زبان پر کیچڑ کی پتلی تہ ہوتی ہے مریض نیند کے دوران کبھی کبھار زبان کاٹ لیتا ہے یہ تشنجی حرکت ہے جب جبڑے بھنچنے لگتے ہیں تو زبان باہر نکل آتی ہے اور کٹ جاتی ہے آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ پیشاب میں بہت زیادہ البومن خارج ہو رہی ہے پیشاب دودھ یا کچی لسی کی مانند آتا ہے اور پیشاب فوری طور پر سڑنا شروع ہو جاتا ہے آپ دیکھیں گے کہ پیشاب میں مٹی نما فاسفیٹ شامل ہیں یہ وہ مرکزی علامات ہیں جو ٹائی فائیڈ بخار میں فاسفورک ایسڈ کو طلب کرتی ہیں۔

اس جگہ فاسفورک ایسڈ کی نزدیک ترین ادویات رہس ٹاکس اور فاسفورس ہیں فاسفورک ایسڈ اکثر رہس ٹاکس کی پیروی کرتی ہے جب رہس ٹاکس نے بے آرامی تو دور کر دی ہو مگر دست روکنے میں ناکام ہو گئی ہو۔ مریض فاسفورک ایسڈ والی مدہوشی میں ہو۔ فاسفورس کی زبان زیادہ خشک اور دماغی اکساہٹ زیادہ ہوتی ہے حواس خمسہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں مریض کسی قسم کا شور یا بو برداشت نہیں کر سکتا اگر دست آرہے ہوں تو ان کے ہمراہ خون شامل ہوتا ہے دست تازہ پانی کی مانند نظر آتے ہیں۔ ایسی بے اعتنائی میں آپ سویٹ سپرٹ آف نائٹر کو یاد رکھیں مریض بستر پر دراز ہوتا ہے دوسروں سے مکمل بے اعتنائی برتا ہے سوالوں کے جواب فوری دیتا ہے مگر سرد مہری سے یہ ایسی حالت ہے جس میں ہانیمن نے سویٹ سپرٹ آف نائٹر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اگر فاسفورک ایسڈ ناکام ہو جائے تو سویٹ سپرٹ آف نائٹر کامیاب ہو جاتی ہے۔

آرنیکا بھی فاسفورک ایسڈ کی ہم سری کا دعویٰ رکھتی ہے۔ فاسفورک ایسڈ کی مانند بے اعتنائی سرد مہری اس میں بھی موجود ہے مریض نہیں جانتا کہ وہ کتنا بیمار ہے لیکن آرنیکا میں زیادہ ترقی یافتہ حالت ہوتی ہے افسردگی اور بے ہوشی زیادہ گہری ہوتی ہے مریض سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے آپ دیکھیں گے کہ مریض پر بے ہوشی غالب ہے اس کے بعد آپ کو جلد کے نیچے نیلے رنگ کے دھبے نظر آئیں گے جو آرنیکا کی علامت ہیں۔ بعد ازاں

پیشاب اور پاخانہ بلاارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔

اوپیم کی بے ہوشی فاسفورک ایسڈ سے بڑھ کر ہے جب یہ بے ہوشی ترقی پزیر ہو اوپیم کا مریض مرض کی ابتدا میں تو نیند سے جگایا جا سکتا ہے لیکن بعد میں بے ہوشی اتنی گہری ہو جاتی ہے کہ مریض کو جھنجھوڑ کر بھی جگانا مشکل ہو تا ہے سانس زیادہ سے زیادہ بوجھل اور گھٹ گھٹ کر آتا ہے چہرہ زرد ہونے کی بجائے بقراطی اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے جب کہ فاسفورک ایسڈ کا چہرہ گہرا سرخ ہوتا ہے چہرا قریبا بھورا سرخ ہوتا ہے چہرہ جتنا بھورا سرخ ہوگا اوپیم اتنی ہی مظہر دوا ہوگی۔

ایک اور اہم بات فاسفورک ایسڈ کی جذباتی علامات کو مرتب کرنا ہے فاسفورک ایسڈ غم اور افسردگی دور کرنے کے لئے ہماری بہترین دوا ہے۔ خاص طور پر عشق میں ناکامی سے پیدا ہونے والے مزمن اثرات کو دور کرتی ہے اور خاص طور پر اگنیشیا کے بعد مظہر ہوتی ہے اگنیشیا حاد علامات اور فاسفورک ایسڈ مزمن علامات کے لئے مفید ہے۔

فاسفورک ایسڈ (HOME SICKNESS) وطن روگ یعنی گھر جانے کی خواہش میں بھی مظہر دوا ہے مریض اداس ہوتا ہے اور بسااوقات مریض کو دق کا بخار ہوتا ہے خاص طور پر شام کو یا رات کو چہرہ تمتما جاتا ہے شام کے وقت مریض کو پسینے آتے ہیں اور مریض سر کی چوٹی پر کچلنے والے بوجھ کی شکایت کرتا ہے یہ آخری علامت فاسفورک ایسڈ کی مخصوص علامت ہے ہم فاسفورک ایسڈ کے مظاہر کو آگے لے جاتے ہیں ہم سب جانتے ہیں کہ جذبات جسم پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں بری خبریں کس طرح فعل ہضم کو ابتر کر دیتی ہیں ماں کا دودھ زور آور جذبات سے کیسے زہریلا ہو جاتا ہے ہم سب جانتے ہیں کہ فاسفورک ایسڈ جذبات کے معکوس عمل سے پیدا ہونے والے رحم اور بیضہ دانیوں کے امراض کی دوا ہے آپ فاسفورک ایسڈ کو رحم ٹل جانے میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب اس کی وجہ غموں کا ابال ہو۔ اگر فاسفورک ایسڈ کی دیگر علامات بھی ہمراہ ہوں تو آپ جسم کی اندرونی اور بیرونی علامات کو شفایاب کر سکتے ہیں۔

وطن روگ(Home Sickness) میں آپ کیپسیکم سے بھی مشورہ کریں۔

غموں کے بد اثرات میں نیٹرم میور بھی فاسفورک ایسڈ کے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی ہے جبکہ سر کی چوٹی پر درد ہو اداسی ہو مریض روتا رہتا ہو لاغری ہو۔

اب فاسفورک ایسڈ کے اسہال کی بابت چند الفاظ کہوں گا۔ فاسفورک ایسڈ دستوں میں خاص طور پر مظہر دوا ہوتی ہے جن میں دست آنے سے پہلے شکم میں گڑگڑاہٹ ہو دست باقاعدگی سے آرہے ہوں۔ فاسفورک ایسڈ جوان افراد کے دستوں میں مظہر دوا ہے جو تیزی سے بڑھ رہے ہوں لیکن دستوں کے تناسب سے مریض اتنا کمزور نہیں ہوتا ماں آپ کو بتائے گی کے بچے کو چھ ہفتوں سے دست آرہے ہیں شکم میں ہوا بہت گڑگڑاتی ہے تاہم اس کے باوجود بچے کو کمزوری نہیں ہوتی دستوں میں ناہضم شدہ غذا بھی خارج ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ کھانا کھانے کے بعد بھی دست آجائے۔ سنکونا اور فاسفورک ایسڈ میں یہی فرق ہے کہ سنکونا کے اسہال سے مریض کمزور ہو جاتا ہے مگر فاسفورک ایسڈ کے اسہال میں کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔

فاسفورک ایسڈ کی ایک اور علامت بھی ہے کہ مریض تھوڑی سی نیند لینے سے تازہ دم ہو جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ فاسفورک ایسڈ کا یہ محرک عمل فاسفورس کا مرہون منت ہے۔

فاسفورک ایسڈ جسمانی رطوبات ضائع ہو جانے کے گہرے اثرات کے لئے مفید دوا ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ جب طویل عرصہ تک مادہ منویہ ضائع ہوتا رہا ہو تو فاسفورک ایسڈ مظہر دوا ہوتی ہے خواہ مادہ منویہ احتلام کی وجہ سے ضائع ہو یا جریان کی وجہ سے یا کثرت مباشرت سے۔ خاص طور پر جلق لگانے کی وجہ سے پورا جسمانی نظام کمزور ہوتا ہے مریض کا سر گھومتا ہے بدحواس ہوتا ہے مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ گر جائے گا اس بدحواسی کی ایک اور قسم بھی ہے مریض لیٹا ہوا ہو تو مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اس کے پاؤں سر سے

اونچے ہوتے جارہے ہیں۔ خصیے لٹک جاتے ہیں آلہ تناسل میں ایستادگی بالکل نہیں ہوتی یا ایستادگی نامکمل ہوتی ہے ہم بستری کرتے وقت منی فوراً خارج ہو جاتی ہے سرعت انزال مریض خصیوں کی تھیلی پر چیونٹیاں رینگنے کی شکایت کرتا ہے کمر اور ٹانگیں کمزور ہوتی ہیں مریض چلتے وقت لڑکھڑاتا ہے مریض کو درد یا تو بالکل نہیں ہوتا یا بہت معمولی درد ہوتا ہے ماسوائے ریڑھ کی جلن کے جو رات کو زیادہ ہو جاتی ہے۔

فاسفورک ایسڈ سنکونا سے بہت مماثل ہے۔ حقیقت میں جسمانی رطوبات ضائع ہو جانے میں فاسفورک ایسڈ سنکونا سے زیادہ صفات کی حامل ہے۔ سنکونا حاد اثرات کے لئے موزوں ہے اور فاسفورک ایسڈ مزمن اثرات میں فائدہ مند ہے مثال کے طور پر اگر ایک مرد کو روزانہ تین چار راتوں تک مسلسل احتلام ہوتا ہے مریض کمزور ہو جاتا ہے تو سنکونا شفایاب کردے گی جب آلات تناسل ڈھیلے ہوں تو فاسفورک ایسڈ نچلی طاقت میں دیں۔

بسا اوقات سر درد میں فاسفورک ایسڈ ڈرامائی عمل کرتی ہے سکول پڑھنے والی بچیوں کا سر درد جب بچیاں مطالعہ شروع کریں اور جتنی دیر مطالعہ جاری رکھیں اتنی دیر سر میں درد ہوتا رہتا ہے علاوہ ازیں زیادہ مطالعہ کرنے سے کمزوری پیدا ہو جائے تو بھی فاسفورک ایسڈ کا خیال آنا چاہیے۔

فاسفورک ایسڈ لعاب دار جھلیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے امراض سینہ میں ہمیں فاسفورک ایسڈ کو یاد رکھنا چاہیے۔ سینہ میں گدگدی ہو کر تلوار نما کری ہڈی سے کھانسی اٹھتی ہے شام کو بستر پر لیٹنے سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے صبح کے وقت زردی مائل پیپ دار بلغم خارج ہوتا ہے عموماً بلغم کا ذائقہ نمکین ہوتا ہے تو ہم فاسفورک ایسڈ کا سوچ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ ٹی بی میں فاسفورس سے کم مظہر دوا ہوتی ہے جب کہ سینہ میں شدید کمزوری ہو اور کمزوری کی وجہ سے مریض بات بھی نہ کر سکے یہ کمزوری سانس کی تنگی کی وجہ سے ہوتی ہے ہر بار ہوا لگ جانے سے زکام تازہ ہو جاتا ہے مریض سینہ کو لپیٹ کر رکھتا ہے تاکہ سینہ گرم رہے کیونکہ مریض سینہ کو ہوا لگنا برداشت ہی نہیں کر سکتا جب یہ علامات موجود ہوں تو فاسفورک

ایسڈ فاسفورس سے برتر دوا ہے۔

اب ہم فاسفورک ایسڈ کا ہڈیوں پر عمل دیکھتے ہیں فاسفورک ایسڈ کو آپ بچوں کے خنازیری امراض میں استعمال کر سکتے ہیں مثال کے طور پر Hip Disease کو لیے کے مرض میں اور جب مہروں کے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے کمر ٹیڑھی ہو گئی ہو جب یہ علامت موجود ہو اور بچہ بڑا ہو تو وہ شکایت کرے گا کہ ہڈیوں کو چاقو سے کھرچا جارہا ہے یہ علامت ہڈیوں کی جھلی کی سوزش سے پیدا ہوتی ہے اور اس علامت میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ پارہ کے زیادہ استعمال کے بعد یہ علامت پیدا ہو جائے۔

تمام معدنیاتی تیزابوں کی مانند فاسفورک ایسڈ بھی گردوں پر اثر انداز ہوتی ہے سب سے پہلے پیشاب میں اضافہ ہو جاتا ہے پیشاب باافراط آتا ہے یہ علامت جس طرح ایک آزمائش کنندہ نے بتائی کہ پیشاب اتنا تیز اور زور دار آیا کہ جیسے پیشاب کی نالی کی جسامت دگنی ہو گئی ہو۔

فاسفورک ایسڈ ذیابیطس کی دوا بھی نظر آتی ہے ذیابیطس میں فاسفورک ایسڈ کی وہ علامات جو آپ کی راہ نمائی کریں گی درج ذیل ہیں۔ سب سے پہلے بار بار کثیر پیشاب مریض رات کو پیشاب کرنے کے لئے کئی بار اٹھتا ہے بسااوقات پیشاب دودھیا ہوتا ہے اور کبھی کبھار پیشاب میں جیلی کی مانند مادے تہ نشین ہوتے ہیں خاص طور پر جب مثانہ کا نزلہ ہو

میں آپ کی توجہ لیکٹک ایسڈ کی جانب بھی کرانا چاہتا ہوں یہ بھی ذیابیطس کی دوا ہے میں نے اس سے بہت فوائد حاصل کئے ہیں مریض میں خون کی کمی ہوتی ہے غذا کھانے کے بعد متلی منہ میں زخم منہ میں تھوک کی زیادتی ہوتی ہے اور پیشاب زیادہ آتا ہے۔

فاسفورک ایسڈ تیزی سے بڑھنے والے بچوں کے جسمانی درد (Growing pains) میں بہت فائدہ مند دوا ہے کہا جاتا ہے کہ گوائیکم بھی فائدہ مند ہے۔

سلفیورک ایسڈ

سلفیورک ایسڈ ← آرنیکا۔ کونیم۔ روٹا / پلساٹیلا۔ نکس وامیکا / لیکسیس

سلفیورک ایسڈ

|

پلساٹیلا

>پلساٹیلا

سلفیورک ایسڈ اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض ہر کام جلدی کرتا ہو تیز ہو اپنے عمل سے بے آرام نظر آتا ہو بسااوقات حالات معکوس ہوتے ہیں شدید افسردگی جیسا کہ ٹائی فائڈ کی حالت میں ہوتی ہے مریض سوالوں کے جواب بہت مشکل سے دیتا ہے بالکل فاسفورک ایسڈ کے مریض کی مانند۔

آپ دیکھیں گے کہ سلفیورک ایسڈ کے مریض میں کانپنے کا احساس پایا جاتا ہے مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک کانپ رہا ہے اگرچہ ظاہری طور پر اس کا کوئی نشان نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں مریض کا چہرہ نوکیلا نظر آتا ہے رنگ زرد آنکھوں کے گرد نیلے حلقے بسااوقات ایسا احساس ہوتا ہے کہ مریض کی جلد پر انڈے کی سفیدی خشک ہو گئی ہے۔ ہاضمہ کا عمل خاص طور پر ابتر ہوتا ہے معدہ میں ٹھنڈک اور لٹکے ہونے کا احساس ہوتا ہے مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ طاقت ور اور محرک مشروب پئے جیسے کہ برانڈی شراب وغیرہ اور یہ بھی کہ جو لوگ شراب کی عادت نہ رکھتے ہوں۔ وہ بھی یہ خواہش رکھتے ہیں

مریض کا معدہ اتنا کمزور ہوتا ہے کہ تمام غذا قے ہو جاتی ہے قے کھٹی ہوتی ہے آپ سلفیورک ایسڈ کو ان شرابیوں میں مظہر دیکھیں گے جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہوں زندگی کا پچھلا پہر ہو ان کی تمام قوتیں خرچ ہو چکی ہوں اور بہت دیر پہلے نکس وامیکا کی حالت

گزار چکے ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ مریض زرد سرد اور تھر تھرا رہا ہوگا اس کا معدہ اتنا ڈھیلا ہوتا ہے کہ کوئی شے بھی برداشت نہیں کرتا حتیٰ کہ یہ مریض سادہ پانی پی نہیں سکتے جب تک اس میں وہسکی شراب نہ ملائی گئی ہو جگر بڑھا ہوا ہوتا ہے کھانسی معدہ سے اٹھتی ہے اکثر ڈکار آتے ہیں کھانسنے سے جگر دکھتا ہے دست پانی کے سے اور بدبودار ہوتے ہیں دستوں کے ہمراہ دماغی چڑچڑاپن موجود ہوتا ہے۔ مریض اپنے عمل سے جلد باز نظر آتا ہے مریض کے مقعد سے ہر وقت رطوبت رستی رہتی ہے ان کو بواسیری مسے ہوتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے مسے اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ مقعد بھر جاتا ہے ایسے مریضوں کو سلفیورک ایسڈ افاقہ دیتی ہے۔

ہم سلفیورک ایسڈ کا ایک اور استعمال بھی کر سکتے ہیں یہ استعمال سلفیورک ایسڈ کی اس ترمیمی قوت سے نکلا ہے۔ سلفیورک ایسڈ شراب کی خواہش کو دور کرتی ہے آپ کو چاہیے کہ خالص سلفیورک ایسڈ کے دو یا تین قطرے 1/2 گلاس پانی میں ڈال دیں اور پرانے شرابیوں کو اس میں سے ایک چمچہ ہر دو یا تین گھنٹے بعد دیں اور اس وقت تک دیتے جائیں جب تک کہ شراب کی خواہش ختم نہ ہو جائے اور مریض تندرست نہ ہو جائے حتیٰ کہ اگر منہ میں آبلے پیدا ہو جائیں تب بھی دیتے رہیں اگر سلفیورک ایسڈ سے دست آنے لگیں تو پلساٹیلا اس کی حقیقی دافع اثر دوا ہے۔

سلفیورک ایسڈ کا ایک اور اثر منہ کے آبلوں پر ہے جب کسی لمبی بیماری کے بعد کمزوری کی وجہ سے منہ میں آبلے پیدا ہو گئے ہوں یا بچوں کو گرمیوں کی تکالیف یا سوکھا مسان کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہوں۔ منہ زرد رنگ کے آبلوں سے بھرا ہوتا ہے اور منہ سے رالیں بہت بہتی ہیں اس کے ہمراہ دودھ کی کھٹی قے آتی ہے یا بلغم کی کھٹی قے آتی ہے بچے کو خوب صاف رکھنے کے باوجود بچے کے جسم سے کھٹی بو آتی ہے پاخانہ زردی مائل یا کیچڑ کے رنگ کا ہوتا ہے پاخانہ کی ظاہری حالت کترے ہوئے انڈوں کی مانند ہوتی ہے بچہ کو کھانسی ہوتی ہے جو معدہ کی کھانسی سے مماثل ہوتی ہے کھانسنے کے بعد ڈکار آتے ہیں۔

خناق میں بھی آپ سلفیورک ایسڈ کی بابت سوچ سکتے ہیں۔ گلسوئے چمکدار سرخ

اور سوجے ہوتے ہیں گلسوئے اتنے سوجے ہوئے ہوتے ہیں کہ سیال اشیاء ناک کی راہ باہر آجاتی ہیں بچہ موت کی مانند زرد ہوتا ہے اور مردے کی مانند نظر آتا ہے میلان غنودگی کی جانب یا بچہ نیم خوابیدہ ہوتا ہے بچہ سانس مشکل سے لیتا ہے اور مشکل سے بولتا ہے شور بھی نہیں مچا سکتا کیونکہ جھلی بہت بڑی ہوتی ہے۔

سلفیورک ایسڈ چوٹ کی بھی مفید دوا ہے۔ نرم حصوں پر چوٹ میں آرنیکا کے بعد غدودوں پر چوٹ میں کونیم کے بعد ہڈیوں کی چوٹ میں روٹا کے بعد استعمال کی جاسکتی ہے خاص طور پر جب کالے یا نیلے دھبے پڑ گئے ہوں اور ان میں دکھن اور سختی موجود ہو۔

سلفیورک ایسڈ دوسرے تمام تیزابوں سے زیادہ جریان خون میں فائدہ مند ہوتی ہے۔

سلفیورک ایسڈ جسم کے ہر سوراخ سے جریان خون پیدا کرتی ہے خون پتلا اور سیاہی مائل ہوتا ہے۔

آپ شرابیوں کی بد ہضمی میں سلفیورک ایسڈ کو کاربوویج سے الگ کر سکتے ہیں سلفیورک ایسڈ کھٹی دوا ہے اور کاربوویج بدبودار دوا ہے۔

لیکچر نمبر ۵۱

نائٹرک۔ہائیڈروسیانک اور پکرک ایسڈ

نائٹرک ایسڈ	کلکیریا آسٹر یریم۔کالی کارب۔لائیکوپوڈیم آرسنک۔کاربوویج۔فاسفورس۔ماسکس۔انٹی مونیم ٹارٹ فاسفورک ایسڈ۔میوراٹک ایسڈ
آرم ٹری فائلم	ہیپر سلفر۔مرکیورس
نائٹرک ایسڈ	لعاب دار جھلیوں کا خاتمہ۔لعاب دار جھلیاں جہاں جلد سے متصل ہوتی ہیں بری حالت اخراجات بدبودار زخم بے ترتیب زخم پر باافراط دانہ دار ابھار چھونے سے پر حسی زخم چھونے سے خون نکل آئے مرکیورس کا بے تحاشہ استعمال ٹائی فائیڈ۔کمزوری۔نزلہ (لعاب دار جھلیاں) ریشہ دار اور ہڈیوں کی بافتیں

نائٹرک ایسڈ ایک کیمیائی عنصر ہے اور اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ سب اس کی خصوصیات جانتے ہیں اس لئے میں اس کے ادویاتی استعمال کی جانب توجہ

دوں گابافتوں پر اس کے اثرات کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ یہ جلد پر سیاہی مائل بھورے دھبے ڈال دیتا ہے زبردست گھلا دینے والا کاٹ کرنے والا تیزاب ہے تاہم اس کو مسے گومڑ السر اور دانہ دار ابھار ختم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے یہ گوشت تک کو کھا جاتا ہے۔

بطور دوا نائٹرک ایسڈ لعاب دار جھلیوں پر زبردست عمل کرتی ہے خاص طور وہ نکاسی کے راستے جہاں لعاب دار جھلی اور جلد آپس میں ملتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو اس کی علامات منہ ہونٹ ناک کے سوراخ پیشاب کے سوراخ اور مقعد کے سوراخ میں ملیں گی۔ درحقیقت جہاں لعاب دار جھلی اور جلد کا آپس میں ملاپ ہوتا ہے اس جگہ ہی نائٹرک ایسڈ نمایاں عمل کرتی ہے مثال کے طور پر ہمیں معلوم ہے کہ نائٹرک ایسڈ منہ کے آبلوں اور منہ کے زخموں میں فائدہ مند ہے منہ کے آبلوں کی زیادہ شدت ہونٹوں پر ہوتی ہے ہونٹوں کے گرد آبلے اور پھنسیاں ہوں گی اور ان کا تعلق منہ کے آبلوں سے ہوگا۔ تھوک بہت زیادہ ہوگا خاص طور پر اگر مرکری کا بے دریغ استعمال کیا گیا ہو۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ دستوں کے ہمراہ مقعد اور مقعد کے سوراخ میں دکھن اور کھردراپن ہوتا ہے * ممکن ہے کہ شگاف بھی (Fis-sure) موجود ہوں۔

نائٹرک ایسڈ کے اخراجات شدید بدبودار ہوتے ہیں۔ خراش دار اخراجات اور اخراج پیپ دار ہو تو پیپ کا رنگ گندہ زردی مائل سبز ہوتا ہے یہ اخراج کسی طور بھی مستحسن نہیں ہے۔

وہ زخم جو نائٹرک ایسڈ طلب کرتے ہیں وہ بدبودار ان کے کنارے بے ترتیب اور ان کے پھیلنے کا میلان دائرہ کی صورت ہوتا ہے اور مرکیورس کے زخموں سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں مرکیورس کے زخم سطحی اور مسطح ہوتے ہیں نائٹرک ایسڈ کے زخم کے اندر دانہ دار ابھار کثرت سے موجود ہوتے ہیں زخم کو معمولی سا چھونے سے خون نکل آتا ہے حتیٰ کہ آپ زخم پر پٹی باندھنا چاہیں گے تب بھی خون نکل آئے گا۔ درد چھڑی مارنے کے سے ہوتے ہیں جیسے کے متاثرہ حصے میں چھڑیاں چبھ رہی ہوں بسا اوقات درد جلن دار بھی ہوتے ہیں۔ ان

زخموں پر سردپانی لگ جائے تو شدید تکلیف ہوتی ہے نائٹرک ایسڈ سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والے زخموں سے خاص طور پر مظہر ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب مرکیورس کا بے دردی سے استعمال کیا گیا ہو نائٹرک ایسڈ ان خنازیری زخموں کی دوا بھی ہے جن میں کلکیریا کارب ناکام ہو چکی ہو۔

نائٹرک ایسڈ کی بدبو کی گواہی پیشاب سے بھی ملتی ہے پیشاب کی بو گھوڑے کے پیشاب کے مانند ہوتی ہے ممکن ہے پیشاب میں ہپورک ایسڈ کی زیادتی ہو۔ یہ بینز وئک ایسڈ کی بہت ہی نمایاں علامت ہے اور یہ علامت آپ کو ان امراض میں ملے گی جو بینز وئک ایسڈ سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ کا لیکوریا پتلا تیزابی بھورا بدبو دار پانی کا سا یا دھاگے دار ہوتا ہے نائٹرک ایسڈ کے پاخانے بدبو دار ہوتے ہیں۔ پاخانے کا رنگ سبز ہوتا ہے بچوں کے پاخانوں میں دودھ کی پروٹین کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں یہ پاخانے بلغم کی زیادتی کی وجہ سے کیچڑ نما بھی ہوتے ہیں پاخانہ کے ہمراہ اینٹھین بہت زیادہ ہوتی ہے مروڑ پڑتے ہیں۔ یہ علامت مرکیورس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے بسا اوقات خنازیری مزاج بچوں کے پاخانے خاص طور پر صفرا کی کمی کی وجہ سے پیلے ہوتے ہیں پاخانے لیس دار کھٹے اور بدبو دار بھی ہوتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ لعاب دار جھلیوں پر بھی عمل کرتی ہے اور نزلہ پیدا کرتی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ نائٹرک ایسڈ نزلہ میں مظہر ہوتی ہے جب نزلہ کے ہمراہ متعدی امراض جیسا کہ حمی قرمزی (Scarlatina) یا خناق (Diphtheria) موجود ہوں *۔ (مقعد میں دکھن یا چھلا ہونے کا احساس مرک۔ سلفر۔ کیمو ملا۔ آرسنک۔ گریفا ئٹس۔ پلساٹیلا۔ چائنا)

زرد رنگ کا بدبو دار اگیز یما ہو جسکے ہمراہ زخم ہوں کانوں کی نالی بند ہو۔ ناک کے خناق میں نائٹرک ایسڈ ہماری سردار ادویات میں سے ایک دوا ہے ناک سے پانی کی مانند بہت بدبو دار اخراج ہوتا ہے یہ اخراج جہاں لگ جائے اس جگہ پر خراش ڈال دیتا ہے بار بار نکسیر آتی ہے اگر آپ ناک کا معائنہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ناک میں بہت ترقی یافتہ سفید تہہ نشین

موجود ہیں ایسے حالات میں ایک اور نمایاں علامت نبض کا رک رک کر آنا ہے اگر جھلی حلق تک بڑھ جائے تو حلق میں سے بھی بدبو آتی ہے بچہ شکایت کرے گا کہ حلق میں لکڑی کی پھانس چبھی ہوئی ہے یہ نائٹرک ایسڈ کی مخصوص علامت ہے یا یہ احساس کہ حلق میں مچھلی کا کانٹا چبھا ہوا ہے یا متاثرہ حصے میں شیشے کی کرچ چبھی ہوئی ہے یہ علامت نائٹرک ایسڈ کی تمام علامات کے ہمراہ رہتی ہے یہ علامت آپ کو زخموں میں بواسیر میں بھگندر میں اور حلق میں بھی ملے گی۔

نائٹرک ایسڈ اپنی پیروکار دوا آرم ٹری فائلم سے یہاں بہت مماثل ہے آرم ٹری فائلم کے نزلاوی اخراج سے ہونٹ چھل جاتے ہیں منہ کے کونے پھٹ جاتے ہیں بچہ ان شگافوں میں دکھن کی وجہ سے منہ نہیں کھول سکتا۔

میوراٹک ایسڈ کا نزلہ رقیق اور خراش دار ہوتا ہے نبض رک رک کر آتی ہے اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ مرکری کے بد اثرات دور کرتی ہے اور اس عمل میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے وہ مخصوص علامات جو نائٹرک ایسڈ کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں۔ چڑچڑاپن بے آرامی دماغی پریشانی مریض قسمیں کھاتا ہے بدگوئی کرتا ہے۔ ہڈیوں کی جھلی میں درد ہوتا ہے آنکھوں کی سوزش پتلی کی سوزش آنکھ میں سوراخ ہونے کی جانب میلان درمیانی کان کا نزلہ اور اس کی وجہ سے سماعتیں دقت۔ منہ میں تھوک کی زیادتی حلق میں زخم ہڈیوں کی بوسیدگی خاص طور پر کن پٹی کی ہڈی کی بوسیدگی اور پیچش وغیرہ۔

نائٹرک ایسڈ سفلس کی سمیت کے ابتدائی درجے کی بجائے دوسرے درجے کی دوا ہے خاص طور پر جب سفلس کی سمیت دور کرنے کے لئے مرکری کا بے دردی سے استعمال کیا گیا ہو شنکر زخم دوبارہ ہو جاتا ہے اور پھیلتا ہے رات کو ہڈیوں میں درد ہوتے ہیں خاص طور پر سر کی ہڈیوں اور پنڈلی کی ہڈیوں میں درد ہوتے ہیں موسم تبدیل ہونے سے درد زیادہ ہو جاتے ہیں مرطوب دن میں مریض کو چھیدنے والے درد ہوتے ہیں حلق اور جسم پر زخم پیدا ہو

جاتے ہیں اور ان زخموں کے کنارے بے قاعدہ ہوتے ہیں۔ مسے پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ مسے ہمیشہ اکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ تمام جسم پر زردی مائل بھورے دھبے یا تانبے کے رنگ کے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں پسینے تھکاوٹ اور شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

جب مرکری کا بے تحاشا استعمال کیا گیا ہو تو ہمارے پاس بہتر دافع اثر دوا ہیپر سلفر ہے لیکن جب مرکیورس اور سفلس کی سمیت مرکب ہوں تو قابل ترجیح دوا نائٹرک ایسڈ ہے۔

ممکن ہے کہ ٹی بی کے علاج میں بھی نائٹرک ایسڈ کی ضرورت محسوس ہو اچانک سینہ کی جانب اجتماع خون ہوتا ہے دق کا بخار موجود ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ پھیپھڑوں میں ٹی بی کی گانٹھیں ٹوٹ رہی ہیں سینہ چھونے سے پر حس ہوتا ہے پھیپھڑوں سے کثیر چمکدار خون خارج ہوتا ہے سانس کی شدید تنگی ہوتی ہے گفتگو کرتے وقت مریض کا سانس ٹوٹ جاتا ہے بھول جاتا ہے صبح کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہے اور ٹی بی کے مخصوص دستوں میں صبح کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے جو جسم سے طاقت نکال لیتے ہیں۔ سینہ کی بائیں جانب سے تیز چبھن دار درد کندھے میں جاتے ہیں نبض رک رک کر آتی ہے معمولی سی ورزش سے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے اور سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے رات کو اور صبح کو خاص طور پر پسینہ آتا ہے صبح کے وقت جلد سرد ہوتی ہے مریض جب بستر میں لیٹتا ہے تو اس کو سردی لگتی ہے یا گرمی کی لہریں آتی ہیں یا گرمی کی لہریں صرف ہاتھوں میں پاؤں میں آتی ہیں۔ گدگدی دار کھانسی ہوتی ہے جو مریض کو ساری رات تنگ کرتی ہے اگر آپ مریض کے سینہ کا معائنہ کریں تو آپ کو بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ سنائی دے گی بلغم پیپ دار' بدبو دار اور خونی ہوتا ہے بلغم کا رنگ گدلا سبز ہوتا ہے زردی مائل سبز نہیں جیسا کہ لائیکوپوڈیم یا پلساٹیلا میں ہوتا ہے بسا اوقات کھانسی ڈھیلی اور خرخراہٹ دار ہوتی ہے مریض پتلا آنکھیں اور بال سیاہ ہوتے ہیں۔

ٹی بی میں اکثر اوقات نائٹرک ایسڈ کلکیر یا کارب اور کالی کارب کے بعد مظہر ہوتی ہے کلکیر یا کارب خاص طور پر سست مزاج مریضوں کو فائدہ مند ہے۔ چہرے کا رنگ زرد یا

مٹی رنگا ہوتا ہے سینہ میں دکھن ہوتی ہے سینہ کو چھونے سے یا دبانے سے دکھن زیادہ ہو جاتی ہے کھانسی ڈھیلی اور خر خراہٹ دار ہوتی ہے اگر اسہال موجود ہوں تو ان میں شام کو اضافہ ہو جاتا ہے آواز بیٹھی ہوئی ہوتی ہے درد بالکل نہیں ہوتا تاہم جب کلکیریا کارب کی حالت بڑھ کر تیزابی کمزوری جیسی ہو جائے تو نائٹرک ایسڈ بہترین دوا ہے جو کلکیریا کارب کے بعد کام آتی ہے اگرچہ یہ مکمل شفابخش تو نہ ہوگی مگر زندگی کے کئی سال بڑھا دے گی۔

نائٹرک ایسڈ کو ٹائی فائڈ بخار میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے خاص طور پر السر کے مرحلے میں جب Payer Patches (مسطح دھبے) جو چھوٹی آنت کی لمف بافتوں میں ہوتے ہیں ٹوٹنے لگ جائیں آپ کو مریض کمزور اور لاغر نظر آئے گا۔ نائٹرک ایسڈ کی مخصوص مظہر علامات سبز دست کیچڑ نما دست بدبودار اور بسا اوقات پیدا ر دست ہیں۔ پیپ ان زخموں سے آتی ہے۔ امعا سے چمکیلا سرخ خون خارج ہوتا ہے مریض ذرا سی حرکت سے غش کھا جاتا ہے زبان یا تو سفید ہوتی ہے یا زبان پر آبلے ہوتے ہیں یا چھوٹے دھبے جن پر دکھن ہوتی ہے یا زبان بھوری اور خشک ہوتی ہے ممکن ہے کہ نمونیہ کا نمایاں الجھاؤ بھی موجود ہو۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کا فالج سر پر منڈلا رہا ہے آپ جانتے ہیں کہ ٹائی فائڈ بخار میں یہ علامت ہر صورت موجود ہوتی ہے سینہ میں بلغم کی خر خراہٹ پھیپھڑوں میں فالج کی ابتدا کا اظہار ہے ایسی حالت میں نبض کی ہر تیسری ضرب غائب ہوتی ہے۔

اس نسبت سے میں ماسکس، فاسفورس، انٹی مونیم ٹارٹ، آرسنک، کیوپرم اور دوسری ادویات کا ذکر پہلے کر چکا ہوں ٹائی فائڈ کے دوران آنتوں سے خون آنا میں ایلومن کو بھی ذھن میں رکھنا چاہیے۔ ایلومن اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب پاخانہ کے ہمراہ خون کے بڑے بڑے لوتھڑے خارج ہوں۔

آرسنک کا جریان خون سیاہی مائل اور پانی کی مانند ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ بے چینی اور بے آرامی ہوتی ہے۔

ہیمامیلس اس وقت مظہر ہوتی ہے جب سیاہی مائل وریدی خون خارج ہو رہا ہو اور

اس کے ہمراہ پریشانی نہ ہو۔بسااوقات خون سیاہی مائل اور رال کی مانند ہوتا ہے۔

ایک اور دوالیپٹنڈرا ہے جو ٹائی فائیڈ میں اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب صفراوی علامات موجود ہوں اور پاخانہ سیاہ یا رال کی مانند خون پر مشتمل ہو۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ

ہائیڈروسیانک ایسڈ	مروڑ۔ مرگی۔ تشنج ہیضہ حمیٰ قرمزی (سرخ بخار) دل۔ کھانسی

ہائیڈروسیانک دماغی نخاعی اعصابی نظام پر عمل کرتی ہے خاص طور پر پل دماغ اور حرام مغز کے اوپری حصے پر عمل کرتی ہے اور ہائیڈروسیانک ایسڈ ایسی اینٹھنیں پیدا کرتی ہے جو مرگی سے مشابہ ہوتی ہیں ڈاکٹر ہیوز نے ہائیڈروِ سیانک ایسڈ کو مرگی کی مفید دوا قرار دیا ہے اگرچہ یہ مرض کے لئے شفا نہیں ہے بلکہ آپ کو ہر مریض کی علامات کے مطابق دوا کا انتخاب کرنا ہوگا۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ تشنج (کزاز) بھی پیدا کرتی ہے جو نکس وامیکا کے تشنج سے مماثل ہوتا ہے جسم سخت ہو جاتا ہے اور پچھلی جانب گر جاتا ہے گردن کی پشت میں زبردست مروڑ آتا ہے بالکل سائی کیوٹاوروسا کی مانند۔ سانس جھٹکوں سے آتا ہے جبڑے بھنچ جاتے ہیں منہ سے جھاگ نکلتا ہے مگر چہرہ پرخون ہوتا ہے شدید امراض کے حملے کے دوران ہونے والی اینٹھنوں کے لئے ہائیڈروسیانک ایسڈ مفید دوا ہے جب چہرہ نیلا ہو شدید نقاہت ہو مریض کو

سانس لینے میں دشواری ہو دل شکنجہ میں ہو جسم کی جلد سیسے کے رنگ کی ہو۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ کو آپ شدید نقاہت میں استعمال کر سکتے ہیں جب کہ دماغ اور پھیپھڑوں کے فالج کا خطرہ ہو اور غذا نگلتے وقت حلق سے معدہ تک غرارے کرنے کی آواز آتی ہو۔

ہیضہ میں ہائیڈروسیانک ایسڈ کیمفر کے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی ہے جب مریض کی ہمت جواب دے چکی ہو اخراجات اچانک بند ہو گئے ہوں یعنی قے اور پاخانے اچانک بند ہو جائیں۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ حمی قرمزی کے ناامید مریضوں میں مظہر ہوتی ہے جبکہ حمرہ ابتداء ہی سے سیسے کے رنگ کا ہو پاؤں ہمیشہ سرد رہتے ہوں۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ دل کے امراض کی کھانسی میں بھی دی جاسکتی ہے جب دل میں معکوس عضوی تبدیلیاں اس کھانسی کی وجہ ہوں۔ سل کی خشک اور گدگدی دار کھانسی میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب سل کے مریض کی کھانسی خشک اور تنگ کرنے والی ہو تو آپ لاروسیرلیس کو ترجیح دے سکتے ہیں کھانسی میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے آپ لاروسیرلیس کو ایسی کھانسی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جس میں بلغم کے ہمراہ خون کے چھوٹے دھبے آتے ہوں اور بلغم کے اندر پھیلے ہوتے ہوں دل کے امراض کی کھانسی میں بھی لاروسیرلیس استعمال کی جاسکتی ہے۔

پکرک ایسڈ

پکرک ایسڈ سب سے پہلے اجتماع خون پیدا کرتی ہے اس کے بعد تکان اور دماغی کاہلی شروع ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پکرک ایسڈ ممد حیات قوتوں پر بہت زبردست عمل کرتی ہے یہ کمزوری حرکت سے معمولی تھکاوٹ کے احساس سے ترقی کر کے مکمل فالج پر ختم ہوتی ہے اس کے ہمراہ قوت ارادی کی کمی لیٹ جانے اور آرام کرنے کی خواہش اور بے اعتنائی ہوتی ہے۔ جن جانوروں کو پکرک ایسڈ کا زہر دیا گیا ان کی پچھلی ٹانگوں کو

فالج ہو گیا سانس کی آمدورفت سست ہو گئی اور ان کے اعصاب کمزور ہو گئے جب ان کی موت کے بعد پوسٹ مارٹم کیا گیا تو دماغ نخاع میڈولا سب نرم ہو چکے تھے نرم مادہ بن گئے تھے خون کا رنگ گہرا ابھورا ہو گیا تھا اور خون میں گریس کے ننھے ننھے ٹکڑے موجود تھے۔ پیشاب میں یورک ایسڈ کی مقدار بہت زیادہ تھی مگر سلفیٹ اور یوریٹس بہت کم مقدار موجود تھے پیشاب میں البومن اور شکر بھی موجود تھی۔ جگر چربی کے دانوں سے بھرا ہوا تھا۔ جگر کے بیرونی کنارے خون کے رک جانے کی وجہ سے سیاہ تھے یہ علامات اور مشاہدات دماغ اور نخاع کے امراض میں پکرک ایسڈ کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں پکرک ایسڈ کو استعمال کرنے کے لئے ہمیں فالج ہو جانے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے ہم پکرک ایسڈ کو ٹائی فائڈ میں استعمال کر سکتے ہیں دماغی دھند میں بھی پکرک ایسڈ استعمال کیا جا سکتا ہے جب دماغ سے اس کی طاقت سے زیادہ کام لیا گیا ہو ایسے امراض میں پکرک ایسڈ ہماری بہترین دوا ہے۔

اعصابی کمزوری میں بھی پکرک ایسڈ فائدہ مند دوا ہے سر میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے اور دماغ کو ذرا سا استعمال کرنے سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے درد خواہ پیشانی میں ہو یا پشت سر میں ہو ممکن ہے سر درد بڑھ کر ریڑھ کی ہڈی تک چلا جائے مریض کو مسلسل تھکاوٹ اور بوجھ کا احساس ہوتا ہے مطالعہ کی معمولی سی کوشش سے دماغی علامات نئی ہو جاتی ہیں اور ان کے ہمراہ ریڑھ میں جلن کمر اور ٹانگوں میں شدید کمزوری ہوتی ہے جوڑ اور پٹھے دکھتے ہیں بسا اوقات قائم الزکری کی وجہ سے نیند بے آرام ہو جاتی ہے یقیناً احتلام بھی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات آپ کو گردن اور پشت سر میں درد بھی نظر آئے گا جو بڑھ کر آنکھوں کے اوپر تک جاتا ہے اور پھر آنکھوں میں چلا جاتا ہے کمر کے نچلے حصے میں جلن کا احساس ہوتا ہے اور کمر میں کچھاؤ دار درد ہوتا ہے حرکت کرنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے جب مریض نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس کی کمر تھکی ہوئی ہوتی ہے ٹانگیں بوجھل اور کمزوری ہوتی ہیں پاؤں کے بوجھل پن کے ہمراہ کبھی کبھار پیشانی میں بوجھل درد ہوتا ہے بسا اوقات مریض ٹانگیں سن ہونے اور ان پر چیونٹیاں رینگنے کی شکایت کرے گا ٹانگیں کانپتی ہیں اور ان میں سوئیاں چبھتی ہیں ہونٹوں

میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ سر پر چیونٹیاں چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ معمولی سی ورزش سے شدید نقاہت ہو جاتی ہے مریض جھکے یا چلے یا سیڑھیاں چڑھے تو چکر آتے ہیں مریض کے سر میں کند دھڑکن دار چبھن دار درد ہوتا ہے آنکھوں کو حرکت دینے یا مطالعہ کرنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے آرام کرنے سے سر کو کس کر باندھنے سے اور کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں ممکن ہے آنکھوں میں دکھن اور جلن بھی ہو آنکھوں کے اندرونی کناروں میں سخت مواد جم جاتا ہے مصنوعی روشنی سے آنکھوں کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کے ہمراہ سر میں اجتماع خون کی وجہ سے نکسیر آتی ہے ناک میں بلغم بھرا ہوتا ہے مریض سانس تب لے سکتا ہے جب اس کا منہ کھلا ہو۔ تھوک یا تو جھاگ دار یا رسے دار ہوتا ہے منہ کا ذائقہ تیزابی کھٹا اور کڑوا ہوتا ہے حلق کھردرا اور چھلا ہوا محسوس ہوتا ہے غذا کھانے سے افاقہ ہوتا ہے خالی نگلنے اور سونے سے اضافہ ہو جاتا ہے گلسوؤں پر گاڑھا سفید بلغم موجود ہوتا ہے نگلتے وقت گلے میں اتنی دکھن ہوتی ہے کہ جیسے گلے کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ ممکن ہے پیشانی کے درد کے ہمراہ کھٹے ڈکار بھی آتے ہوں ان شکمی علامات کے ہمراہ دماغ کا دھندلا پن موجود ہوتا ہے صبح ۵ بجے متلی ہوتی ہے اور اٹھنے کی کوشش پر متلی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض معدہ میں دباؤ اور وزن کی شکایت کرتا ہے مریض ڈکار لینے کی کوشش کرتا ہے مگر اس میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ ڈکار لے سکے۔

دوا کا سوزشی اثر دستوں میں نظر آتا ہے پاخانہ پتلا زرد اور بسا اوقات تیل کا سا ہوتا ہے مقعد کے سوراخ میں دکھن اور جلن ہوتی ہے نقاہت اور پاخانہ کی لاحاصل کوشش ہوتی ہے۔ گردوں میں اجتماع خون ہوتا ہے پیشاب کا وزن مخصوص زیادہ ہوتا ہے پیشاب میں البومن اور شکر موجود ہوتی ہے۔ آنکھ کا سفید پردہ زرد ہوتا ہے جیسا کہ آپ کو یرقان میں نظر آتا ہے چہرے پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جو بعد میں چھوٹے پھوڑے بن جاتے ہیں پاؤں سرد ہوتے ہیں یہ پکرک ایسڈ کی مرکزی علامات ہیں۔ آیئے اب اس کی چند تعلق دار ادویہ کا

مطالعہ کریں۔

فاسفورس پکرک ایسڈ کی مانند خون میں گردوں میں' دماغ میں' ریڑھ میں چربی دار تبدیلیاں لاتی ہے دونوں ادویہ مباشرت کی زیادتی اور قائم الزکری میں استعمال کی جاتی ہیں ممکن ہے دونوں ادویہ دماغ کی تھکاوٹ میں بھی مظہر ہوں۔ دونوں ادویہ میں اجتماع خون کی وجہ سے چکر جسم پر اِدھر اُدھر چیونٹیاں رینگنے کا احساس اور جھنجھناہٹ کا احساس موجود ہے لیکن فرق یہاں ہے فاسفورس میں چڑچڑا پن اور اس کے ہمراہ کمزوری اور تمام بیرونی تاثرات سے پر حسی ہوتی ہے چنانچہ حواس خمسہ بڑھ جاتی ہیں اگر حواس خمسہ نہ بڑھیں تو روشنی سے خوف کانوں میں زوردار آوازیں خوشبوؤں سے پر حسی کرہ فضا میں کہربائی تبدیلیوں سے پر حسی ہوتی ہے سر کمزور ہوتا ہے سوچ نہیں سکتا اونچی آوازوں سے اضافہ ہوتا ہے۔

فاسفورس میں کمر درد بھی ہے کمر درد کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ حرکت کرتے ہی کمر ٹوٹ جائے گی کمر میں چھوٹے چھوٹے دھبوں میں جلن ہوتی ہے جلن کو ملنے سے افاقہ ہوتا ہے خواہش جماع بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن فاسفورس کی ایستادگی اتنی شدید نہیں ہوتی جتنی کہ پکرک ایسڈ میں ہے پکرک ایسڈ میں جنون مجامعت بہت شدید ہوتا ہے حتیٰ کہ مرض بہت بڑھ چکا ہو اور خراش ختم ہو چکی ہو علامات ثابت کرتی ہیں کہ ایک بار ایسی حالت پیدا ہوئی تھی۔

نکس وامیکا دماغ کی تھکاوٹ میں پکرک ایسڈ سے کچھ مماثل ہے شکم کی علامات کھٹے ڈکار مطالعہ سے معذوری صبح کے وقت مرض میں اضافہ میں بھی کچھ مماثلت رکھتی ہے مگر نکس وامیکا کی شکمی علامات بہت نمایاں ہوتی ہیں۔

آگزالک ایسڈ فاسفورس سے بھی زیادہ پکرک ایسڈ سے مماثلت رکھتی ہے ریڑھ کی ہڈی کا نرم پڑ جانا رانوں اور کولہوں میں کمزوری یہ کمزوری ٹانگوں تک بڑھ جاتی ہے کمر میں سن پن ہوتا ہے پکرک ایسڈ میں وزنی کیفیت زیادہ ہوتی ہے اور آگزالک ایسڈ میں سن پن زیادہ ہوتا ہے ٹانگیں نیلی اور سرد ہوتی ہیں مریض کو سانس میں دقت کے دورے ہوتے ہیں ایک اور

علامت جو دماغ کی جھلی اور نخاع کی سوزش کی گواہی دیتی ہے کہ پوری کمر میں سوزشی درد ہوتا ہے۔ آگزالک ایسڈ کی عام علامت چھوٹی جگہوں کا درد ہے اور ان کا خیال دماغ میں آنے سے درد زیادہ ہو جاتا ہے۔ پکرک ایسڈ سے مماثل ایک اور دوا سلفر ہے سلفر ریڑھ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے شدید اجتماع خون ہوتا ہے جس کے نتیجے میں سن پن جھنجھناہٹ اور نچلے دھڑ کا فالج ہو جاتا ہے ریڑھ میں حدت اور پیشاب رک جاتا ہے۔

زیادہ کام کرنے سے پیدا ہونے والی دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے فاسفورک ایسڈ فائدہ مند دوا ہے ذرا سا بھی مطالعہ کیا جائے تو وزن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ وزنی کیفیت نہ صرف سر میں بلکہ اعضا میں بھی پیدا ہو جاتی ہے سن پن۔ چکر۔ سوچنا دشوار۔ جھنجھناہٹ۔ چیونٹیاں چلنے کا احساس خاص طور پر کمر پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس ٹانگیں اور کمر کمزور تاہم ماسوائے جلن کے احساس کے درد بالکل نہیں ہوتا۔ پاخانہ کرتے وقت منی خارج ہو جاتی ہے اعضائے تناسل لٹک جاتے ہیں۔

کمر کا درد ار جنٹم نائٹریکم میں بھی موجود ہے کرسی سے اٹھتے وقت شدید درد ہوتا ہے اور حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے کمزوری کی وجہ سے اعضا کانپتے ہیں چکر آتے ہیں باہر کی جانب ابھرے ہوئے کونوں سے خوف آتا ہے دیچی تھک جاتی ہے اعضا کانپتے ہیں۔ نامردی اعضائے تناسل مرجھائے ہوئے ہوتے ہیں۔

ایلومینا بھی پکرک ایسڈ جیسے حالات میں مظہر ہوتی ہے لیکن کمر درد کی وجہ سے الگ کی جاسکتی ہے کمر میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے گرم گرم استری لگادی ہو۔ مریض اندھیرے میں چلتا ہے تو لڑکھڑا جاتا ہے مریض کے پاؤں کے تلووں میں درد ہوتا ہے۔

سلیشیا بھی پکرک ایسڈ سے مشابہ ہے۔ اعصابی تھکاوٹ مریض ہر قسم کی جسمانی اور دماغی ورزش سے خوف کھاتا ہے مگر جب کام کرتے ہوئے مریض کا جسم گرم ہو جائے تو کام کرتا رہتا ہے پاؤں کے اگلے حصے انگلیوں اور کمر میں سن پن کا احساس ہوتا ہے اور سلیشیا کا مخصوص قبض موجود ہوتا ہے۔

زنکم بھی اعصابی نقاہت پیدا کرتی ہے زنکم کا کمر درد ریڑھ کے آخری مہرے میں زیادہ ہوتا ہے بیٹھتے وقت درد میں اضافہ ہو جاتا ہے ریڑھ میں جلن ہوتی ہے دن گیارہ بجے خلو معدہ کا احساس ہوتا ہے۔ جب بھی بھوک لگے خلو معدہ کا احساس ہوتا ہے انگور کی شراب استعمال کرنے سے تمام اعصابی علامات میں شدت آجاتی ہے۔

لیکچر نمبر ۵۲

سلیشیا SICLICIA

سلیشیا

ایسافوئیڈا۔ فاسفورس۔ کونیم۔ گریفائٹس
سلفر۔ کلکیریاکارب۔ لائیکوپوڈیم۔ گٹے برگ واٹر

< مرکیورس

سلیشیا خام حالت میں غیر متحرک ہے چنانچہ جسم پر بہت کم اثرانداز ہوتی ہے لیکن جب سلیشیا کو ہانیمن کے قوانین کے مطابق طاقتوں میں تبدیل کر دیا جائے تو ہماری کتاب الادویہ کی بہترین دوابن جاتی ہے۔ قوتوں کی تاثیر کی یہ زبردست مثال ہے سلیشیا کا اہم عمل انجذاب میں تبدیلی پیدا کرنا ہے یہ تبدیلیاں بڑوں کی نسبت بچوں میں زیادہ نظر آتی ہیں لیکن ان کی گواہی جوانوں میں زیادہ ملتی ہے بچہ کی جسمانی نشوونما ادھوری ہوتی ہے اس کی وجہ غذا کا ناقص پن نہیں بلکہ غذا کے انجذاب کا ناقص پن ہوتا ہے بچے کا سر نامناسب طور پر بڑا ہوتا ہے تالو کھلا ہوتا ہے۔ خصوصاً اگلا حصہ کھلا ہوتا ہے۔

ماسوائے پیٹ کے جسم چھوٹا اور ناتواں ہوتا ہے شکم گول اور فربہ ہوتا ہے یہ اکثر خنازیری مزاج بچوں میں نظر آتا ہے سر کی چوٹی گردن اور چہرہ بدبودار پسینے سے تر ہوتے ہیں چہرے کا رنگ زرد مٹی رنگا مومی یا زردی مائل ہوتا ہے ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اس طرح ہی پٹھے بھی کمزور ہوتے ہیں بچہ چلنا دیر سے سیکھتا ہے۔ سلیشیا خاص طور پر رکٹی بچوں کی دوا ہے جوڑوں کے ریشہ دار حصے میں سوزش اور سوجن ہوتی ہے یا زخمی ہوتے ہیں اس وجہ سے گھٹنوں کے جوڑ لٹو کی مانند نظر آتے ہیں خاص طور پر اعصابی امراض اور ٹیکہ کی سوئی کے بد اثرات میں سلیشیا تھوجا کی پیروی کرتی ہے۔ خواہ ہم ٹیکوں کے حق میں کیسے ہی بیان دیں ہم جانتے ہیں کہ

ٹیکوں کے بعد ناخوشگوار علامات پیدا ہو جاتی ہیں خاص طور پر اس وقت جب ٹیکہ خالص وائرس سے بنایا گیا ہو اور یوں ہمیں ٹیکے کے بد اثرات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ پیرس میں تیس یا چالیس ہزار بچوں کو ویکسین لگائی گئی تھی اور ہر بچے کو ویکسین لگانے کے بعد سلفر کی ایک خوراک کھلائی گئی تھی کہا یہ جاتا ہے کہ اس طرح ماسوائے ویکسین کے مرض کے دوسرے امراض پھوٹنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ اگر سرخ باد دست یا اینٹھنیں ہونے لگیں تو آپ سلیشیا استعمال کریں گے کیونکہ سلیشیا مریض کو شفایاب کر دے گی۔ جب ویکسین لگوانے کے بعد اسہال آنے لگ جائیں اور ویکسین کا بلند درجہ بخار ہو جائے اور آبلہ نکل آئے یا پورے جسم پر خسرہ ظاہر ہو جائے تو تھوجا بد اثرات دور کر دیتی ہے۔

میلنڈرینم بھی ویکسین کے بد اثرات دور کرتی ہے لیکن اس کی آزمائش ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

مرکیورس سلیشیا کی پیروی نہیں کرتی دونوں ادویات کی علامات اگرچہ ایک سی ہیں تاہم اس کے باوجود دونوں ادویات میں اتفاق نہیں ہے اگرچہ سلیشیا خام مرکری کے کچھ بد اثرات دور کر دیتی ہے لیکن بطور ہومیو پیتھک دوا دونوں ایک دوسرے کی پیروی نہیں کرتیں۔ آپ کو دونوں ادویات میں فیصلہ کرتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیے۔

ہڈیوں کے امراض میں سلیشیا کے بے تحاشا استعمال سے پیدا ہونے والے اثرات کو فلورک ایسڈ دور کرتی ہے ہیپر سلفر بھی سلیشیا کے کچھ اثرات کی دافع ہے۔

اب ہم سلیشیا کے اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں سب سے پہلے جوف دار بافتوں پر اس کا عمل دیکھتے ہیں سلیشیا مدتوں سے اہم دوا مانی جاتی ہے کیونکہ اس کا جوف دار بافتوں سے گہرا تعلق ہے۔ سلیشیا اتصالی بافتوں میں سوزش پیدا کرتی ہے اور میلان پیپ کی جانب ہوتا ہے اور یہ پیپ کسی حد تک مجہول ہوتی ہے ضروری نہیں کہ مہلک ہو۔ لیکن اس کا میلان دائمی قبضے کی جانب اور مزمن ہونے کی جانب ہوتا ہے سلیشیا کی پیدا کردہ جوف دار بافتوں کی سوزش کو ختم کرنے کے لئے پیپ پیدا کرنا ضروری ہے سوزش جو کہ مستحکم ہو یا کڑی ہو۔

سلیشیا کا گلسوؤں میں استعمال میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ گلسوؤں سے پیپ آتی ہے اور گلسوئے شفایاب ہونے سے انکار کرتے ہیں سلیشیا خاص طور پر ہمیشہ سے ہی رکٹی بچوں کی دوا رہی ہے آپ سلیشیا کو پھوڑوں یا گول دائرہ نما پھوڑے میں جو کہ گالوں پر ہوتا ہے استعمال کر سکتے ہیں ایسے گول پھوڑے جو فصل کی مانند اگ آتے ہیں اور ان کو فوری افاقہ نہیں ہوتا بلکہ ان میں سے پتلی پیپ حتی کہ زرد آب خارج ہوتا رہتا ہے اور یہ عموماً بدبودار ہوتا ہے سلیشیا ایسے پھوڑوں کو شفایاب کر دیتی ہے کیونکہ سلیشیا خود اتصالی بافتوں میں سوزش پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

اس لئے کاربنکل جیسے خوف ناک مرض میں جب کہ یہ پھوڑا گردن اور کندھے کے درمیان ہو (یہی اس پھوڑے کی جگہ ہے) سلیشیا استعمال کی جاتی ہے سلیشیا کو سختی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے مثال کے طور پر جب پھوڑوں کا یا اسی طرح کی دوسری سوزش کا علاج کیا جا رہا ہو اور سوزش نے کسی عضو کے ضروری یا عملی عناصر کو الجھا لیا ہو تب آپ کو پلاسٹک اخراجات ملیں گے۔ جن کا نتیجہ سختی ہوتا ہے سلیشیا ایسی سختی کو جذب کر لیتی ہے پس سلیشیا گریفائٹس کے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی ہے۔ آپ گریفائٹس کو بھی یاد رکھیں گریفائٹس بھی سختی جذب کرنے والی دوا ہے حتی کہ گریفائٹس پھوڑوں کے داغ تک مٹا دیتی ہے۔

یہی بات فائی ٹولیکا کی بابت بھی کہی جاتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ مگر گریفائٹس کی تصدیق ہو چکی ہے بسا اوقات آپ کو محسوس ہو گا کہ سلیشیا سختی دور کرنے میں ناکام ہو رہی ہے تو آپ کو چاہیے کہ سلفر کی خوراک دیں اس سے سلیشیا کا عمل بہتر ہو جاتا ہے۔ تمام اقسام کے زخموں میں سلیشیا سے بہت بہتر نتائج بر آمد ہوتے ہیں خواہ زخم مہلک ہوں یا حلیم۔ سلیشیا کے خصوصی زخم ہڈیوں کے امراض میں پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ ہڈیوں کی بوسیدگی۔ خنازیری زخم جو جوڑوں پر پیدا ہو جاتے ہیں ایسے زخم جو ریڑھ کی بوسیدگی سے مہروں پر پیدا ہوتے ہیں سرین کے زخم خاص طور پر جب ان کا تعلق بھگندر (Fistula ani) سے ہو۔ پتلی اور بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے پیپ میں اکثر خون

اور پنیر کی شکل کے ذرات موجود ہوتے ہیں طبعی طور پر زخم بھرنے کا میلان سست ہوتا ہے ان زخموں کو ٹکور کرنے سے افاقہ اور سرد اشیاء لگانے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

سلیشیا ہڈیوں پر اثرانداز ہوتی ہے اور ہمیں خنازیری مزاج بچوں میں مظہر نظر آتی ہے ان بچوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہوتی ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی۔ نہ صرف سلیشیا ریڑھ کے ٹیڑھے پن میں مظہر ہوتی ہے بلکہ ریڑھ کے ستون میں بوسیدگی میں بھی مظہر ہوتی ہے سلیشیا گھٹنے کے جوڑوں اور سرین کے امراض میں بھی مظہر ہوتی ہے اخراجات سیال اور بدبودار ہوتے ہیں جب جوڑوں کا ناسور ہو تو مریض میں خنازیری کمزوری موجود ہوتی ہے سلیشیا کے مریض کی ظاہری جسمانی خصوصیات کی بابت میں پہلے آپ کو بتا چکا ہوں ان علامات کے علاوہ سلیشیا کے مریض کے پاؤں میں بدبودار پسینہ آتا ہے پسینہ کی وجہ سے پاؤں کے پنجے میں دکھن ہوتی ہے حتیٰ کہ کھردراپن آجاتا ہے بسااوقات بغلوں میں بھی بدبودار پسینہ آتا ہے (میرے خیال میں بغلوں کے پسینہ کے لئے پٹرولیم بہترین دوا ہے) بچے کا میلان غدودوں کی سوزش کی جانب ہوتا ہے غدودوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اب ان علامات کے ہمراہ پھوڑے سے پیپ رستی رہتی ہے یہاں میں سلیشیا کا مقابلہ ہیکسیس سے کرنا چاہوں گا۔ آپ یہ یاد رکھیں کہ ہیکسیس میں سوزش زدہ حصص میں بے اندازہ حساسیت ہوتی ہے چھوا جانا ناقابل برداشت ہوتا ہے اس علامت پر میری بحث کی دو وجوہات ہیں پہلی یہ کہ آپ کو سلیشیا سے مماثل چونے کے نمکیات سے الگ کرنے میں مدد ملے گی دوسری یہ کہ آپ کو سلیشیا کی خصوصیات کی مثال نظر آئے گی جب ہم سلیشیا کا اعصاب پر عمل دیکھیں گے۔

اب ہم سلیشیا سے اس کی مماثل ادویات کا موازنہ شروع کرتے ہیں۔

ایسافوٹیڈا میں ہڈیوں سے بدبودار اخراج ہوتا ہے تاہم اس کے زخموں کے گرد ناقابل برداشت دکھن کی وجہ سے اسے سلیشیا سے الگ کیا جا سکتا ہے مثال کے طور پر پنڈلی کی ہڈی میں بوسیدگی کی وجہ سے سوراخ ہوتا ہے جس سے پیپ خارج ہو رہی ہوتی ہے اس زخم کے گرد ناقابل برداشت دکھن ہوتی ہے کہ نرم سے نرم پٹی بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

ہڈیوں کے امراض میں فاسفورس سلیشیا سے مماثلت رکھتی ہے پھوڑوں میں اور خاص طور پر پستان کے پھوڑے میں جس میں ناسوری سوراخ خصوصاً (Necrosis) ہڈیوں کی بوسیدگی میں مشابہت موجود ہے۔ فاسفورس میں بھی سلیشیا کی مانند اعصابی نظام میں بہت زیادہ اکساہٹ موجود ہے۔

پلاٹینم میور بھی ہڈیوں کی بوسیدگی کی قیمتی دوا ہے۔

انگستورا ایسی دوا ہے جو لمبی ہڈیوں کی بوسیدگی میں خاص طور پر استعمال کی جاتی ہے مثلاً پنڈلی کی ہڈی، ران کی ہڈی، بازو کی لمبی ہڈی وغیرہ۔

سٹرونشیم کارب ران کی ہڈی کی بوسیدگی میں استعمال کی جاتی ہے جب ہڈی کی بوسیدگی کے ہمراہ پتلے دست بھی آ رہے ہوں۔ گٹے برگ سالٹ میں چونکہ لیتھیم کاربونیٹ بڑی تعداد میں شامل ہیں اس لئے یہ بھی سلیشیا جیسی علامات رکھتی ہے ہڈی کھانے والے زخم یا جوڑوں کے زخم ریڑھ کے مہروں کی بوسیدگی وغیرہ اس کے اخراجات بھی خراش دار اور چبھن دار ہوتے ہیں۔

سلفر، کلکیریا کارب اور لائیکو پوڈیم بچوں کے خنازیری امراض میں سلیشیا سے مشابہت رکھتی ہیں سلیشیا اور کلکیریا کارب کا فرق درج ذیل ہے کلکیریا کارب میں صرف سر کی چوٹی پر پسینہ آتا ہے اور اس میں سے کھٹی بو آتی ہے پاؤں بھی پسینے سے بھیگے ہوئے ہوتے ہیں مگر سلیشیا کی مانند یہ پسینہ ذکھن یا کھردرا پن پیدا نہیں کرتا نہ ہی بدبودار ہوتا ہے۔ اور سلیشیا جیسی بے حسی بھی موجود نہیں ہوتی۔ سلیشیا میں سر پر پسینہ اور بقایا تمام جسم خشک اور رہس ٹاکس میں تمام جسم پر پسینہ اور سر خشک ہوتا ہے۔

سلیشیا لعاب دار جھلیوں پر بھی اثر کرتی ہے ہم جانتے ہیں کہ کان بہتے ہیں کانوں سے پتلی دہی کی مانند بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے آپ کو اکثر کان کے پردے میں سوراخ نظر آئیں گے پیپ دار اخراج میں ہڈیوں کے باریک ذرے بھی ہوتے ہیں کیونکہ درمیانی کان کی ہڈی سوزش زدہ ہوتی ہے آنکھوں کی سوزش (Keratitis) (پتلی کی سوزش) خاص طور پر

جس میں زخم بننے کا میلان ہو اور پتلی میں نائٹرک ایسڈ کی مانند سوراخ ہو جاتے ہیں۔ سلیشیا کے بچے میں یہ سوزش آبلہ دار نہیں ہوتی پتلی کے پردے کے نیچے پیپ آجاتی ہے آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان پیپ دار پھنسیاں ہوتی ہیں (گوہانجنی)۔ناک بھی متاثر ہوتا ہے سلیشیاناک کے نزلہ میں بھی مفید ہے جب ناک کی لعاب دار جھلیوں پر زخم موجود ہوں اور ان سے رقیق، خونی اور خراش دار مواد خارج ہوتا ہو یہ بھی ممکن ہے کہ لعاب دار جھلیاں خشک ہو جائیں ناک میں تنگ کرنے والی خشکی موجود ہو۔ سلیشیا اس وقت بھی فائدہ مند ہوتی ہے جب ناک کی سوزش بڑھ کر کانوں تک جا پہنچتی ہو جس کی وجہ سے کانوں میں ناقابل برداشت جھنجھناہٹ اور خارش ہوتی ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ سلیشیا گھاس کی سمیت سے پیدا ہونے والے دمہ (بخار کاہی) کی چند اقسام میں مظہر ہوتی ہے جب اس دمہ کی ابتدا میں خاص طور پر ناک میں جھنجھناہٹ اور کھجلی ہوتی ہو لاتعداد چھینکیں آتی ہوں اور ناک سے خراش دار اخراج ہوتا ہو۔

سلیشیا پھیپھڑوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے آواز کا بھاری پن کھردراپن اور خشکی پیدا کرتی ہے۔ کھانسی سینہ کی درمیانی ہڈی میں گدگدی سے اٹھتی ہے جیسے کہ ریومیکس کی کھانسی ہوتی ہے حلق میں بال کا احساس ہوتا ہے یا حنجرہ یا سانس کی نالی میں بال موجود ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ سرد اشیاء کھانسی میں اکساہٹ پیدا کرتی ہیں (رہس ٹاکس۔ سکالا) گفتگو کرنے سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے (فاسفورس۔ ریومیکس۔ امبراگریسیا) رات کو لیٹنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے (ریومیکس۔ لائیکوپوڈیم۔ فاسفورس) بسااوقات کھانسی کا اختتام بلغم کی قے پر ہوتا ہے۔

سلیشیا ٹی بی کے پیپ دار مرحلے میں مفید ہوتی ہے جب کہ ابتدا میں خشک کھانسی ہو اور بعد میں ڈھیلی ہو جائے بلغم پیپ دار خارج ہوتی ہے اور اس میں سے بدبو آتی ہے سلیشیا بوڑھوں کی لعاب دار جھلیوں کی ٹی بی میں بھی مفید ہے بوڑھے کھانس کھانس کر غلیظ پیپ نکالتے ہیں یہ خوفناک حد تک بدبودار ہوتی ہے ایسے مریض کو سلیشیا افاقہ مہیا کرتی ہے اور

کبھی کبھار شفایاب کر دیتی ہے۔

فیلنڈری ام ایکوائیکم ٹی بی کے آخری درجے میں مفید ہے جب بلغم ہولناک حد تک بدبودار ہو۔

میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ پھیپھڑوں کے نزلہ میں کیپسیکم کو یاد رکھیں جب کھانستے وقت سانس سے بدبو آتی ہو لیکن سانس لیتے وقت بدبو نہ آئے کیپسیکم کا مریض کمزور ہوتا ہے بلغم اکھاڑ نہیں سکتا اس لئے پھیپھڑوں میں بلغم کا کچھ حصہ موجود رہتا ہے اور اس میں سڑانڈ پیدا ہوتی رہتی ہے عام سانس لینے سے بدبو نہیں آتی لیکن جونہی کھانسی ہوتی ہے سانس پھیپھڑوں کی گہرائی سے آتا ہے تو سانس بدبودار ہو جاتا ہے۔

سلیشیا کے دست بدبودار مگر بغیر درد اور ان میں ناہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے بچہ غذا کی قے کرتا ہے ان علامات کے ہمراہ سلیشیا کے مخصوص جلدی امراض اور جسمانی خصوصیات جو سلیشیا کے بچے کی خصوصیت ہیں موجود ہوتی ہیں۔

سلیشیا کا قبض بہت مخصوص ہوتا ہے پاخانہ جزوی طور پر مقعد سے باہر آتا ہے اور واپس ہو جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس علامت کو سمجھنا آسان ہے مقعد کی اخراجی قوت ناقص ہوتی ہے بہت اینٹھنے کے باوجود جزوی پاخانہ باہر آتا ہے جب اینٹھنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے تو پاخانہ واپس چلا جاتا ہے۔

اگلا قدم سلیشیا کے اعصابی نظام پر عمل کو یاد رکھنا ہے سلیشیا اعصابی نظام پر مخصوص عمل کرتی ہے سب سے پہلے ڈاکٹر ڈنہم نے اس جانب توجہ دی۔ سلیشیا کا میلان فالج اور کمزوری کی جانب ہے یہاں بھی اعصابی کمزوری کی وجہ غذا کا ناقص انجذاب ہے دماغ اور نخاع دونوں میں غذا کا ناقص انجذاب ہے آپ کو چاہیے کہ آپ سلیشیا کو فالجی کمزوری پیدا کرنے والی دوا کے طور پر یاد رکھیں۔ ریڑھ کے امراض کی وجہ سے فالجی کمزوری ایسی حالت کے ہمراہ اکثر خاص قبض موجود ہوتا ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ان فالجی کمزوریوں کے ہمراہ اعصابی پر حسی موجود ہوتی ہے دماغ اور ریڑھ معمولی سا دھکا یا ارتعاش

برداشت نہیں کر سکتے جسم چھونے سے پر حس ہوتا ہے سردی سے علامات میں اضافہ اور گرمی سے افاقہ ہوتا ہے۔ سلیشیا مرگی کی مانند اینٹھنوں میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب سردی کی لہر چھوٹی کمر کے درمیان سے شروع ہو (بیو فو۔ نکس وامیکا) چاند کی مختلف حالتوں میں دورہ ہوتا ہے دماغ پر بوجھ ڈالنے سے یا جذبات سے مریض کی حالت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ سلیشیا کا سر درد اعصابی ہوتا ہے دماغی محنت کی زیادتی سے بھڑک جاتا ہے عموماً سر درد دائیں آنکھ پر زیادہ ہوتا ہے شور دھکا یا حرکت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے سر کو گرم رکھنے یا لپیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے یہ دباؤ نہیں کہ جس سے افاقہ ہو بلکہ یہ افاقہ گرمی سے ہوتا ہے ریڑھ سے تیز پھاڑنے والے درد سر کے اندر آتے ہیں دورے کی شدت میں متلی اور قے ہوتی ہے قے کی وجہ معدہ کا ہمدرد پن ہے۔ یہاں آپ کو میلیلوتھس۔ پارس کوارڈی فولیا اور سٹرونشیم کارب سے موازنہ کرنا چاہیے۔ میلیلوتھس کی آزمائش سب سے پہلے ڈاکٹر ڈنہم نے کی تھی۔ اس دوا کا مخصوص سر درد ہے جو گدی سے شروع ہوتا ہے۔ اور سر کی جانب جاتا ہے سر میں شدید درد ہوتا ہے جیسے کہ دماغی جھلیاں تنی ہوئی ہوں اور کھوپڑی پر دباؤ ڈال رہی ہوں کہ کھوپڑی پھٹ جائے بہ نسبت گرمی کے اس سر درد میں دباؤ سے افاقہ ہوتا ہے۔

پارس کوارڈی فولیا کے سر درد کی بنیاد ریڑھ ہوتی ہے یہ سر درد بھی گدی سے شروع ہوتا ہے اور ایسا احساس پیدا کرتا ہے کہ سر بہت بلکہ بے انتہا بڑا ہو گیا ہے۔

سٹرونشیم کارب کا سر درد بھی گدی سے شروع ہوتا ہے اور سر کی جانب بڑھتا ہے یہ سر درد سلیشیا کے سر درد کی مانند ہوتا ہے آپ کو علامات کاملہ سے ادویات کا فرق تلاش کرنا ہوگا۔

سلیشیا اور بھی اعصابی علامات پیدا کرتی ہے مریض کو چکر آتے ہیں دردوں کی مانند چکر بھی ریڑھ سے اٹھتے محسوس ہوتے ہیں چکروں میں مریض کو توازن قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے مریض کو بائیں جانب گرنے کا خوف ہوتا ہے۔ کسی حد تک گفتگو ابتر ہوتی ہے مریض کو اپنی خواہش کے اظہار کے لئے مشکل پیش آتی ہے حتیٰ کہ عام گفتگو کے دوران بھی ایسا ہوتا

ہے مگر جب مریض اپنے موضوع پر بولنا شروع ہو جائے تو کبھی کبھار بولتا چلا جاتا ہے۔آپ سلیشیا کو سست موٹے افراد میں استعمال کر سکتے ہیں۔یاد رکھیں کہ جب مرض گہری بافتوں میں ہو تو حالت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔

سلیشیا جیسی قوت سے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے اسی قوت سے ریڑھ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور عام حرکتی کمزوری سردی لگ جانے سے نہیں ہوتی نہ اس کی وجہ مختلف پٹھوں کا درد ہوتا ہے بلکہ اس کی وجہ ریڑھ کی سوزش ہوتی ہے چھوٹی کمر میں شدید درد ہوتا ہے جیسے کہ مارا پیٹا گیا ہو مریض دیچی میں درد اور مروڑ کی شکایت کرتا ہے جیسے کہ بڑی دیر بیٹھے سے درد ہوتا ہے یا جیسے کسی ناہموار سڑک پر طویل سفر کرنے کے بعد کمر درد ہوتا ہے۔ٹانگیں کانپتی ہیں آسانی سے تھک جاتی ہیں خاص طور پر صبح کے وقت ٹانگیں بہت آسانی سے تھک جاتی ہیں رطوبات جسمانی ضائع ہو جانے سے علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے مثال کے طور پر مجامعت کے بعد سارے جسم میں درد ہوتا ہے جسم دکھتا ہے ممکن ہے ریڑھ کی علامات بھی ہوں جن کی وجہ سے مریض لڑکھڑا کر چلتا ہو انگلیوں میں طاقت کم ہو جاتی ہے اور انگلیاں سخت محسوس ہوتی ہیں مریض جس کروٹ لیٹا ہو جسم کے وہ حصے سو جاتے ہیں۔

جوڑوں کے مزمن درد میں بھی سلیشیا فائدہ مند دوا ہے سلیشیا ایسی دوا ہے جس سے آپ جوڑوں کا موروثی درد شفایاب کر سکتے ہیں کندھوں اور جوڑوں پر درد کا غلبہ ہوتا ہے درد رات کے وقت زیادہ ہو جاتے ہیں کپڑے اتارنے سے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایک اور دوا لیڈم ہے جس کا اضافہ سلیشیا کے بالکل معکوس ہے کپڑے اوڑھنے سے اضافہ ہوتا ہے۔لیڈم کی علامات عموماً پاؤں سے اوپر کی جانب آتی ہیں۔

لیکچر نمبر ۵۳

آرسنک البم (سم الفار ابیض)

آرسنک البم

فاسفورس

- ایکونائٹ۔ سلفر
- فاسفورس۔ لیکسیس۔ رہس ٹاکس
- اپی کاک۔ چائنا۔ وریٹرم البم۔ کالچیکم۔ فیرم
- ہپٹیشیا۔ میوراٹک ایسڈ۔ فاسفورک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ
- انٹی مونیم کروڈم۔ انٹی مونیم ٹارٹ۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا
- سیکیل کار۔ کاربو ویج۔ کیمفر
- ایپس
- ایلی اینتھس
- اینتھراسینم

- سیسکوئی آکسائڈ آف آئرن
- چائنا
- اپی کاک
- فیرم
- گریفائٹس
- کیمفر
- وریٹرم البم

آرسنک البم

تنک مزاجی
معدہ اور رحم کی سوزش
بخار مسلسل۔ٹائی فائڈ۔باری کا بخار
جلد۔حمرہ۔جلد کا سخت ہو جانا۔گینگرین۔کاربنکل۔کینسر کے زخم
اعصاب۔اعصابی درد۔اینٹھنیں۔بے ہوشی۔تھکاوٹ۔کمزوری۔غشی
زکام۔نزلہ۔آنکھیں۔ناک۔حلق۔پھیپھڑے
استسقاء۔پھیپھڑوں کا استسقاء۔پورے جسم کا استسقاء

آج ہم تیزاب سے بنائی گئی آخری دوا آرسینس ایسڈ یا آرسنک البم کا مطالعہ شروع کرتے ہیں آرسنک سے بہت سی ادویات مماثل ہیں اسی طرح اس کی دافع اثر ادویات کی لمبی فہرست ہے آرسنک کی پیروکار ادویات فاسفورس اور ایلم سٹائیوا ہیں۔

زمانہ قدیم سے آرسنک کو تیزی سے مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اس کو خودکشی یا مردم کشی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔آرسنک میں یہ خاصیت ہے کہ یہ حیوانی بافتوں کے ساتھ مل جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ البومن کے ساتھ مل جاتا ہے اس کو سخت کر دیتا ہے اور بوسیدگی کے عمل کو روکتا ہے آرسنک کی اس خاصیت سے ان لوگوں نے بہت فوائد حاصل کئے جو پرندوں اور جانوروں کی کھالوں میں مسالا بھر کر محفوظ کرتے ہیں۔

آرسنک سے حادثاتی زہریلا پن پیدا ہونا عام ہے یہ اس لئے بھی عام ہے کیونکہ اس کو رنگوں میں شامل کیا جاتا ہے آرسینائٹ آف کاپر یا شیلی گرین کی صورت خاص رنگوں میں ملایا جاتا ہے خاص اقسام کے سبز وال پیپر بنانے میں بھی آرسنک کو استعمال کیا جاتا ہے مصنوعی پھول بنانے اور ڈبے بند کرنے والی گوند میں بھی ملایا جاتا ہے تاکہ اشیاء کیڑوں سے محفوظ رہ سکیں آرسنک کے ایسے استعمال سے زہر پھیل سکتا ہے خاص طور پر مزمن زہریلا پن عام بات ہے۔

خاص جگہوں کے لوگ آرسنک کو غذا میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں

عورتیں اس سے اپنی خوبصورتی کو قائم رکھتی ہیں مرد حضرات آرسنک اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ ان میں قوت کی کمی نہ آنے پائے اور محنت کرنے سے تھکاوٹ نہ ہو۔ آرسنک بطور دوا پٹھوں پر عمل کرتی ہے اور ان کی قوت برداشت میں اضافہ کرتی ہے ہم آرسنک کی اس خاصیت کو اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب پہاڑوں پر چڑھنے یا لمبا سفر کرنے سے کوئی عارضہ پیدا ہو گیا ہو تاکہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔ آرسنک کے عیب بہت نامناسب ہیں اور یقیناً آرسنک بہت نقصان دہ بھی ہے اسے استعمال کرنے والے افراد کچھ عرصہ بعد آرسنک کے زہر میں مبتلا ہو جاتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب یہ افراد اپنا رہائشی علاقہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ آرسنک کے ست روز ہر یلے پن کی علامات درج ذیل ہیں۔

آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور مریض کو آنکھوں کی معمولی سوزش ہوتی ہے آنکھیں ہر وقت سرخ اور ان میں اجتماع خون ہوتا ہے آنکھوں میں دکھن اور جلن ہوتی ہے علاوہ ازیں نظر کمزور ہوتی ہے خواہ یہ تکلیف بیرونی سوزش کی وجہ سے ہو یا آنکھ کی کسی اندرونی خرابی کی وجہ سے ہو میں اس کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ منہ حلق اور ناک کی لعاب دار جھلیاں غیر فطری طور پر خشک اور سرخ ہوتی ہیں مریض کو مسلسل پیاس لگی رہتی ہے بلا شبہ ہاضمہ بھی خراب ہوتا ہے مریض آپ سے شکایت کرے گا کہ اس کا معدہ خراب ہے مریض کی جلد خشک اور گندی نظر آتی ہے ممکن ہے کہ جلد غیر معمولی طور پر صاف شفاف ہو مریض کو بار بار چھپاکی نکل آتی ہے بڑے بڑے چکتے پڑ جاتے ہیں اور ان میں ناقابل برداشت کھجلی اور جلن ہوتی ہے اس کے بعد ایگزیما ظاہر ہو جاتا ہے مریض کے جسم کے مختلف اعضاء میں ضدی اعصابی درد ہوتے ہیں آرسنک کے زہر کی یہ عام اور یقینی علامات ہیں علاوہ ازیں چند شدید علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں مثال کے طور پر مریض کو قے بھی آتی ہے اور موت کی سی متلی ہوتی ہے مریض جو کچھ پیتا ہے قے کر دیتا ہے بسا اوقات ہیضہ کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں جسم سرد ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں آرسنک کے زہریلے پن کو دور کرنے کے لئے آپ کو بار بار بلایا جاتا ہے اگر آرسنک کا زہریلا

پن حاد ہو تو آپ کو چاہیے کہ سیسکوئی آکسائڈ آف آئرن مریض کو قے کرانے کے لئے دیں۔ ڈایا لائزڈ آئرن کی سفارش بھی کی جاتی ہے کیونکہ یہ سیسکوئی آکسائڈ آف آئرن سے زیادہ متوازن ہے مزمن حالات کی متلی کے لئے اپی کاک بہترین دوا ہے اگر ہیضہ کی شدید علامات ہوں تو ویریٹرم البم فوری آرام دیتی ہے۔

کئی علامات پر سنکونا بھی مفید ہے خاص طور پر کمزوری استسقاء اور اعصابی دردوں میں فائدہ مند ہے آرسنک کے مزمن زہر سے پیدا ہونے والے جلدی عوارض کو گریفائٹس دور کرتی ہے۔

اب ہم آرسنک کی مکمل علامات کی جانب توجہ کرتے ہیں خواہ وہ علامات آرسنک کے زہر سے پیدا ہوئی ہوں یا آزمائش کے دوران ظاہر ہوئی ہوں جن کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں وہ رگوں کی سوزش ہے اور آرسنک کا زہر پھیل جانے کی صورت یہ بہت ہی نمایاں علامت ہے ممکن ہے موت واقع ہو جائے مگر پھر بھی یہ دوا کی عالمی خصوصیت ہے حتیٰ کہ اس وقت بھی جب کہ مریض بے ہوش پڑا ہو اس وقت بھی مریض دکھ سے آہیں بھرتا ہے اور بے ہوشی ٹوٹ جاتی ہے۔

آرسنک کی اس خصوصی استقامت کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ مریض پریشان ہے بے آرام ہے بار بار جگہ بدلتا ہے موت کا خوف آتا ہے مریض اکیلا نہیں رہ سکتا کیونکہ اسے خوف ہوتا ہے کہ وہ مر جائے گا تو آرسنک مظہر دوا ہوتی ہے ہذیان شدید ہوتا ہے کسی بھی تیزاب سے بنی دوا سے زیادہ مگر نائٹرک ایسڈ سے کم ہوتا ہے رات کے وقت مریض کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے خاص طور پر آدھی رات کے بعد مریض کی تکلیف میں شدت آجاتی ہے مریض کو بھوت اور دوسری بلائیں نظر آتی ہیں سارا جسم کانپتا ہے آپ محسوس کریں گے کہ یہ علامات شراب کے ہذیان سے مماثل ہیں یہاں آرسنک کا استعمال بہت قیمت رکھتا ہے خاص طور پر وہ بوڑھے شرابی جن کو شراب نے تباہ کر دیا ہو اور وہ بھی جو کسی خاص وجہ سے عام پانی بھی نہ پی سکتے ہوں۔

آرسنک کے درد مریض کو پاگل کر دیتے ہیں غصہ دلاتے ہیں مریض ناامید ہوتا ہے بسا اوقات مریض آگ بگولا ہو جاتا ہے نیند کے دوران مریض کو جھٹکے لگتے ہیں مریض چونکتا ہے نیند کے دوران نرالی اور خوفناک خوابیں آتی ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں آگے بڑھوں میں آپ کو آرسنک کے تعلق سے ایک تنبیہ کرنا چاہتا ہوں آرسنک ایسی دوا نہیں ہے جس کو مرض کی ابتدا میں استعمال کیا جائے کیونکہ اس کا میلان موت کی جانب ہے۔ اگر آپ کسی ایسے مرض میں جس کا میلان موت کی جانب ہو آپ آرسنک بہت جلد دے دیں گے تو ممکن ہے کہ آپ مریض کو موت کے منہ میں دھکیل دیں اگرچہ آپ تو اس کو موت سے بچانا چاہتے ہیں۔ میں نے خود احتیاط کے باوجود کئی بار ایسی غلطی کی ہے ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں کبھی بھی آرسنک نہ دیں تاآنکہ علامات کلیتاً آرسنک کو طلب نہ کرتی ہوں آرسنک ابتداء میں دی گئی خطرے کا باعث ہوتی ہے اکثر رہس ٹاکس قابل ترجیح دوا ہوتی ہے یہی بات میں ٹی بی کی بابت کہوں گا ٹی بی کے آخری درجے میں کروٹیں بدلنا اور بے آرامی آرسنک کی علامت نہیں ہے اور آرسنک اس علامت کو دور بھی نہیں کرے گی یہ تو موت کی آمد کی اطلاع ہے۔ آپ کو یقین کرلینا چاہیے کہ مریض کی دماغی علامات بلااختلاف آرسنک سے تعلق رکھتی ہیں نہیں تو آپ مریض کو صحت یاب کرنے کی بجائے نقصان پہنچادیں گے اس تنبیہ میں صرف ایک چھوٹ موجود ہے کہ جب معدہ اور آنتوں میں سوزش ہو تو آپ مرض کی ابتدا میں ہی آرسنک استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ یہاں دی گئی آرسنک نقصان کی بجائے فوائد مہیا کرے گی۔

اب آرسنک کے بخار اور سوزش کی باری ہے آرسنک خون میں تبدیلیاں لاتی ہے جیسے جیسے ہم آرسنک کی بابت معلومات حاصل کریں گے آپ کو معلوم ہوتا جائے گا کہ آرسنک سست رفتار امراض میں مفید ہے جن امراض میں خون کی مہلک تبدیلیاں ہوتی ہیں آرسنک کی سوزش اپنی شدت سے پہچانی جاتی ہے کیونکہ سوزش کا میلان متاثرہ حصے کی تباہی کی جانب ہوتا ہے آرسنک کی بیرونی سوزش میں آپ کو جلن اور نشتر مارنے جیسے درد نظر آئیں گے مریض اس احساس کو یوں بیان کرے گا کہ متاثرہ حصے کو دہکتے ہوئے کوئلوں سے جلایا

جارہا ہے بسا اوقات اس جلن کے ہمراہ دھڑکن بھی ہوتی ہے۔ جب آرسنک دوا ہو تو یہ جلن تباہی کی نشاندہی کرتی ہے اس لئے آرسنک گینگرین کی دوا بن جاتی ہے سست رفتار امراض کاربنکل اور کینسر جیسے موذی امراض کی دوا بھی ہے اگر جلن بہت کم ہو تو آرسنک دوا نہیں ہوتی مریض اِدھر اُدھر جلن دار دردوں کی شکایت کرتا ہے جن کی وجہ اعصابی ہوتی ہے یہاں آرسنک کچھ نہیں کر سکتی میں نے اکثر دیکھا ہے کہ کسی عورت نے بیضہ دانی میں جلن دار درد کی شکایت کی تو معالج نے آرسنک دے دی جبکہ اس کی کوئی شہادت موجود نہ تھی کہ بیضہ دانی میں سوزش موجود ہے حالانکہ بیضہ دانی کا یہ خالص درد تھا آرسنک یہاں بھی کچھ فائدہ نہ کر سکے گی لیکن اگر بیضہ دانی میں سوزش ہو تو آرسنک بہت قیمتی دوا ہے۔

جب امراض کی دوا آرسنک ہو تو ان امراض میں گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے اور سردی سے اضافہ ہوتا ہے آرسنک کی سوزش کا بہت ہی اہم مقام ابتداء معدہ اور آنتیں ہیں اس کے بعد دل کی باری آتی ہے ممکن ہے کہ معدہ اور آنتوں کی سوزش بدلتی رہے معمولی سوزش سے لے کر شکم اور آنتوں کی تباہ کن سوزش تک۔ منہ خشک زبان سفید جیسے زبان پر سفیدی کی گئی ہو بسا اوقات زبان سرخ اور حلمہ زبان ابھرے ہوتے ہیں۔ شدید پیاس لگتی ہے مریض تھوڑا تھوڑا پیتا ہے کیونکہ پانی معدہ کو تکلیف دیتا ہے معمولی سی غذا سے معدہ میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے یا شکم سیری کا احساس ہوتا ہے یہ علامت لائیکوپوڈیم سے مماثل ہے تھوڑی سی غذا جیسے ہی کھائی جاتی ہے قے ہو جاتی ہے لیکن ہمیں علامات کا ایک اور گروہ بھی نظر آتا ہے معدہ کے منہ پر کمزوری اور غشی کا احساس جس میں غذا کھانے سے افاقہ ہو جاتا ہے لیکن جوں ہی مریض کھانا شروع کرتا ہے اس کو پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے دست آتا ہے اس علامت پر آرسنک سنکونا اور فیرم سے مماثل ہے۔ سینہ میں بہت تکلیف دہ جلن ہوتی ہے کبھی کبھار ایسا احساس ہوتا ہے کہ معدہ میں کوئلے جل رہے ہوں اس علامت کے ہمراہ دست بھی آتے ہیں دست کیچڑ نما خونی اور ان میں ناہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے دستوں کے ہمراہ مقعد میں جلن ہوتی ہے اور مروڑ پڑتے ہیں اگر دست جاری رہیں تو پاخانے بھورے یا سیاہی

مائل اور ان میں سے ہولناک بدبو آتی ہے جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آرسنک شدید پیچش اور آنتوں کی سوزش میں مظہر دوا ہے۔ علامات کے اس گروہ کے پیدا ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ مریض نے یخ بستہ پانی یا شراب کی زیادتی سے معدہ ٹھنڈا کر لیا ہے یا کوئی خاص زہر استعمال کر لیا ہے یا آئس کریم یا شراب کی زیادتی سے معدہ ٹھنڈا کر لیا ہے یا سڑا ہوا گوشت بدبودار چربی ضائع شدہ مکھن کھا لیا ہے یا ایسی چربی جو سڑاؤ کے عمل سے گزر رہی تھی استعمال کر لی ہے۔

آرسنک آنتوں کا مرض پیدا کرتی ہے جو ایشیائی ہیضہ سے مماثل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ آرسنک کی آزمائش کے دوران پاخانہ میں ہیضہ کے جراثیم بھی پائے گئے اس سے آپ یہ تصور نہ کر لیں کہ آرسنک ایشائی ہیضہ کی دوا ہے یہ واحد دوا رہ جاتی ہے جب ہمارے پاس مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں۔ قے اور دست شدت سے آرہے ہوں قے میں نکلنے والا مواد سبز زرد اور صفراوی ہو۔ جلن دار پیاس ہو اور آرسنک سے متعلقہ شدید جان کنی بھی ہمراہ ہو جلد برف کی مانند سرد ہو لیکن مریض اندرونی طور پر محسوس کرے کہ جسم کے اندر آگ لگی ہوئی ہے۔

بچوں کے گرم موسم کے دستوں اور لاغری کی دوا بھی آرسنک ہے۔ آرسنک ان بہت سی علامات میں مظہر ہوتی ہے جن کا تعین کیا جا چکا ہے آنتوں کی علامات درج ذیل ہیں غیر ہضم غذا کے دست جوں ہی بچہ غذا کھاتا ہے دست آجاتا ہے بچہ پیتا ہے تو دست آجاتا ہے آدھی رات کے بعد بچہ بہت بے آرام ہوتا ہے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے خاص طور پر بے آرامی اور دستوں میں اضافہ ہو جاتا ہے بچہ بہت تیزی سے کمزور ہوتا جاتا ہے جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے بسا اوقات بچے کی جلد سانولی زرد ہو جاتی ہے چھوٹا مریض بہت بے آرام ہوتا ہے بچہ مسلسل تکلیف میں مبتلا رہتا ہے یہاں بھی آرسنک کو جلد استعمال کرنا ہوگا کیونکہ علامات مریض کے آپ کے پاس پہنچنے سے بہت پہلے شروع ہوتی ہیں بچوں کی لاغری میں آرسنک نکس وامیکا اور سلفر قریبی تعلق رکھتی ہیں مثال کے طور پر سوکھا (Marasmus) کی ابتداء میں آپ آرسنک استعمال کر سکتے ہیں جب کہ دست موجود

ہوں۔ لیکن اگر قبض موجود ہو تو نکس یا سلفر کو استعمال کیا جائے گا سلفر کے بچے ممی کی مانند خشک ہوتے ہیں اگر آرسنک کی شکمی علامات موجود ہوں تو آرسنک دی جائے گی لیکن اگر سوکھا کا مرض (Marasmus) زیادہ ترقی یافتہ ہو اور علامات ان دونوں ادویات سے مماثل نہ ہوں تو چائنا اور ارجنٹم نائٹریکم کی ضرورت ہو گی۔

آیئے اب ہم شکم کے امراض میں آرسنک سے نسبتی تعلق رکھنے والی ادویات کا مطالعہ شروع کریں ارجنٹم نائٹریکم کے پاخانے کیچڑ نما سبز رنگ ہوتے ہیں شکم میں بہت ہوا بھر جاتی ہے خاص طور پر رات کو اضافہ ہو جاتا ہے اگرچہ دونوں ادویات میں بے آرامی موجود ہے مگر دونوں کی بے آرامی الگ ہے آرسنک میں بے آرامی کی وجہ سے جگہ بدلنے کی خواہش ہوتی ہے مریض کبھی کھڑا ہو جاتا ہے کبھی بیٹھ جاتا ہے لیکن ارجنٹم نائٹریکم کی بے آرامی اعصابی ہوتی ہے مریض کو سانس لینے میں تنگی ہوتی ہے مریض لمبی ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے آپ کو کاربو ویج اور آرسنک کا فرق بار بار تلاش کرنا پڑے گا کیونکہ کاربو ویج شکمی خرابیوں میں آرسنک سے مماثلت رکھتی ہے جبکہ معدہ کو یخ بستہ پانی استعمال کر کے ٹھنڈا کیا گیا ہو تاہم کاربو ویج میں اتنی نمایاں بے آرامی نہیں ہے لیکن اس دوران مریض تنگ مزاج اور پریشان ہوتا ہے لیکن مریض جگہ تبدیل نہیں کرتا۔ کاربو ویج آرسنک سے اس وقت بھی مماثلت رکھتی ہے جب مریض نے بدبودار چربی کھالی ہو اور اس وجہ سے معدہ اور آنتوں میں تکلیف پیدا ہو گئی ہو۔

سیکیل کی کئی علامات آرسنک سے مماثل ہیں دونوں ادویات ایک دوسرے کے بعد کام آتی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ موافقت رکھتی ہیں دونوں ادویات ایشیائی ہیضہ میں استعمال کی جاتی ہیں آرسنک ان چند علامات کی وجہ سے سیکیل کار سے الگ ہو جاتی ہے سیکیل کار کے دست یکدم خارج ہوتے ہیں اور اس میں آرسنک جیسی بے آرامی بھی نہیں ہے۔ اب اگر مروڑ دار علامات موجود ہوں جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ سیکیل کار میں انگلیاں الگ الگ کھلی ہوں گی ہاتھوں اور پاؤں میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے اور گرمی ناقابل

برداشت ہوتی ہے۔

وریٹرم البم کسی حد تک آرسنک سے مشابہت رکھتی ہے ہیضہ میں وریٹرم ابم میں آرسنک کی نسبت زیادہ دست آتے ہیں اور پیشانی پر سرد پسینہ وریٹرم البم میں زیادہ نمایاں ہے۔

سیاہ رنگ کی قے میں کیڈ میم سلف آرسنک سے مماثل ہے یہ ہمیشہ یاد رکھیں کبھی مت بھولیں خواہ یہ علامت زرد بخار میں نظر آئے یا کسی اور مرض میں نظر آئے۔

ہم جانتے ہیں کہ آرسنک البم باری کے بخاروں میں مظہر ہوتی ہے اور ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ اکثر کس طرح آرسنک لرزہ اور بخار میں سنکونا سے بر تر ہے آرسنک نے بہت مریضوں کو شفایاب کیا ہے جب کہ کونین ناکام ہو چکی تھی یا اگر کونین کو بے دردی سے استعمال کیا گیا ہو یا جب سمندر کے کنارے نمکین دلدلوں کے علاقے میں بخار پھیلا ہوا ہو۔

لرزہ بہت نمایاں نہیں ہوتا بلکہ ایک حد تک لرزہ بے ترتیب ہوتا ہے لیکن حرارت بالکل واضح ہوتی ہے اور شدید حرارت ہوتی ہے جلن دار پیاس لگتی ہے مریض خاص طور پر گرم مشروب پیتا ہے کیونکہ ٹھنڈے پانی سے مریض کو لرزہ آلیتا ہے پسینہ آنے سے ہمیشہ افاقہ نہیں ہوتا بسااوقات پسینہ بہت ہی کم آتا ہے بخار کے بعد علامات نمایاں ہو جاتی ہیں تلی یا جگر بڑھ جانے کی وجہ سے استسقاء ظاہر ہو جاتا ہے مریض بہ مشکل بیٹھتا ہے مریض کو اعصابی درد اکثر تنگ کرتے ہیں درد بار بار ہوتے ہیں درد عموماً چہرے کے ایک جانب ہوتے ہیں یہ درد پاگل کر دیتے ہیں مریض جگہ جگہ پھرتا ہے جب دورہ کی شدت ہو تو مریض کو متلی ہوتی ہے اور قے آجاتی ہے کانوں میں بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔

بار بار ہونے والے درد شقیقہ میں جس کی بنیاد ملیریا کا زہر ہو اس میں بھی آرسنک استعمال کی جاسکتی ہے خاص طور پر جب یہ درد کونین کے بے تحاشہ استعمال کے بعد پیدا ہوا ہو۔

ملیریا کے اعصابی دردوں میں بہت سی ادویہ آرسنک سے مماثلت رکھتی ہیں

سیڈرون کے درد ہر روز ایک ہی وقت پر ہوتے ہیں اور سیڈرون میں اعصابی درد موجود ہیں۔
چنی نم سلف بھی نوبتی دردوں کی دوا ہے لیکن اس کے دردوں کو زور سے دبانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ ویلریانا کو ہسٹریا کی مریضاؤں میں یاد رکھا جائے۔
کیکٹس گرینڈی فلورس میں بھی اعصابی اور دوسری اقسام کے درد موجود ہیں یہ درد اس وقت ہوتے ہیں جب مریض ایک وقت کا فاقہ کر لے جب اعصابی درد خصوصی طور پر جلن دار ہوں تو کریوزوٹ اور کالمیا فائدہ مند ادویات ہیں۔
میگنیشیا فاس کے درد روزانہ رات کو ہوتے ہیں اور ان دردوں کو گرم ٹکور اور دبانے سے افاقہ ہوتا ہے میزریم کے اعصابی درد رخسار کی ہڈی یا بائیں آنکھ کے اوپر ہوتے ہیں درد کے بعد جگہ سن ہو جاتی ہے ان دردوں میں گرمی سے اضافہ ہوتا ہے۔ میزریم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب مرکری کے بے تحاشا استعمال کے بعد تب خالہ کا مرض پیدا ہو گیا ہو میزریم ہماری ان ادویات میں سے ایک ہے جسے ہم (Zona) کے اعصابی درد میں استعمال کر سکتے ہیں۔

روٹی نیا میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جبڑے کی ہڈی جوڑ سے الگ ہو گئی ہے اس احساس کے ہمراہ منہ کا ذائقہ شدید کھٹا ہوتا ہے منہ میں پانی بھر آتا ہے یا کھٹی قے آتی ہے۔
سنکونا۔ سپائی جیلیا۔ پلاٹینا۔ سٹینم اور چیلی ڈونیم ایسی ادویات ہیں جن کو ذہن میں رکھا جانا چاہیے۔ ٹائی فائڈ بخار میں آرسنک کی باری دیر کے بعد آتی ہے جب خون میں تبدیلیاں ترقی کر چکی ہوں اور مریض لاغری کی تصویر ہو مریض سمجھتا ہے کہ اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ حرکت کر سکے مگر جب حرکت کرتا ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے کہ وہ کتنا کمزور ہو گیا ہے مریض پر غشی کے حملے ہوتے ہیں اور یہ حملے خطرناک ہوتے ہیں ان حملوں سے مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے مریض کے جسم پر سرد پسینہ آتا ہے رات کے بارہ بجے ہذیان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کے ہمراہ شدید بے آرامی ہوتی ہے مریض صبح تین بجے تک جاگتا رہتا ہے جاگنے کی وجہ بخار کی شدت ہوتی ہے دانتوں اور زبان پر گندے ذرے چپکے ہوتے ہیں

(Sordes)زبان پر گہری بھوری پشم ہوتی ہے بسااوقات زبان بہت سرخ ہوتی ہے زبان کی نوک اور پچھلے حصے پر آپ کو سرخ حلمہ زبان ابھرے نظر آئیں گے جیسا کہ بیلاڈونا کی زبان پر نظر آتے ہیں۔ لیکن ہم رکاب علامات کی وجہ سے آپ آرسنک کو بیلاڈونا سے فوراً الگ کر سکتے ہیں منہ آبلوں سے بھرا ہوتا ہے اور منہ کے اندر زخم ہوتے ہیں ان زخموں سے خون نکلتا ہے ممکن ہے دوسرے مریضوں میں زبان نیلاہٹ مائل اور زبان کے کنارے زخمی ہوں بسااوقات جب حالت شدید خراب ہو تو مریض کے لئے پانی نگلنا بھی دشوار ہوتا ہے کیونکہ غذا کی نالی کا جزوی فالج ہوتا ہے آپ کو آرسنک کے مریض کے شکم میں ہوا نظر نہیں آئے گی آنتوں کی حالت ابتر ہوتی ہے ہمیشہ دست موجود ہوتے ہیں کھانے یا پینے سے دستوں کو تحریک ملتی ہے بسااوقات پیشاب اور پاخانہ بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں پاخانے کا رنگ زرد پاخانہ پتلا اور شدید بدبودار ہوتا ہے رات بارہ بجے کے بعد دستوں میں شدت آجاتی ہے بسااوقات پاخانہ کیچڑ نما اور اس میں خون اور پیپ خارج ہوتی ہے کئی مریضوں میں مثانہ کی ناطاقتی کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے بخار اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض کو کھا جاتا ہے ممکن ہے آپ کو جریان خون کا مزاج بھی نظر آئے مریض کے اعضا بدنی سے خون رستا ہے۔ آنکھوں سے ناک سے اور یہ علامت بہت خطرناک ہے۔

کالچیکم ایک ایسی دوا ہے جس سے ہم ٹائی فائڈ بخار میں ہمیشہ بھول جاتے ہیں حالانکہ کالچیکم کا درجہ آرسنک اور سنکونا کے درمیان ہے کالچیکم میں کمزوری آرسنک کی مانند اور شکم میں ہوا سنکونا کی مانند ہوتی ہے کالچیکم کی سرکردہ علامات شکم سے تعلق رکھتی ہیں پاخانہ ہوا کے زور سے بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے پاخانوں کے ہمراہ متلی ہوتی ہے اور صفرا کی قے آتی ہے۔ جسم گرم اور اعضا سرد ہوتے ہیں (فاسفورس) ناک خشک اور سیاہی مائل ہوتا ہے زبان اور دانت بھورے دماغ پر دھند چھائی ہوتی ہے مریض سوالوں کے جواب درست دیتا ہے مگر خود کچھ نہیں کہتا۔ مریض کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کس قدر خطرے میں ہے۔ ٹائی فائڈ میں آرسنک کا دوسری ادویہ سے تعلق بھی اسی لیکچر میں بیان کر چکا ہوں اس لئے دوبارہ ان کے ذکر

کی ضرورت نہیں ہے۔

آرسنک مسلسل بخاروں میں بھی فائدہ مند ہو سکتی ہے ابتدائی علامات بالکل ایکونائٹ سے مماثل ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ آپ دونوں ادویہ کا فرق محسوس نہ کر سکیں جلد گرم ' بے آرامی ' پریشانی ' نبض بھرپور یہاں تک تو یہ بالکل ایکونائٹ ہے لیکن بات یہاں ختم نہیں ہوتی بخار بغیر رکے جاری رہتا ہے بس کبھی کبھار حرارت معمولی سی کم ہو جاتی ہے بخار کی حرارت بڑھتی ہے تو مریض زیادہ کمزور اور بے آرام ہوتا ہے زبان بھوری ہو جاتی ہے اور ٹائی فائڈ کی علامات ترقی کر جاتی ہیں۔

اب آرسنک اور سلفر کا فرق بہت جلد تلاش کیا جا سکتا ہے سلفر بھی مسلسل بخار میں مظہر ہوتی ہے اور مسلسل بخار میں فائدہ مند دوا ہے۔ آرسنک اس وقت مظہر ہوتی ہے جب بخار تیز ہو اور بہت بے آرامی ہو اس سے پتہ چلتا ہے کہ بخار عام بخار کی حدود پھلانگ چکا ہے۔

اب ہم لعاب دار جھلیوں پر آرسنک کا اثر دیکھیں گے ہم جانتے ہیں کہ آرسنک سردیوں کے زکام کی بہترین دوا ہے ناک سے پتلی رطوبت خارج ہوتی ہے اوپر والا ہونٹ چھل جاتا ہے اور اس کے باوجود ناک مسلسل بند رہتا ہے زکام کے ہمراہ پیشانی میں بوجھل دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے بار بار زکام ہونے سے نزلاوی اخراجات گاڑھے اور زردی مائل پیپ دار ہو جاتے ہیں ناک کے اندر زخم اور کھرنڈ پیدا ہو جاتے ہیں چھینکیں بہت نمایاں علامت ہے آرسنک کی چھینکیں کوئی مذاق نہیں ہیں چھینک آجانے سے عموماً جو افاقہ ہوتا ہے وہ ان چھینکوں سے نہیں ہوتا یہ ایسی چھینکیں ہیں جو ناک کے اندر ایک جگہ کھجلی سے شروع ہوتی ہیں جیسے کسی نے ناک میں پر سے گدگدی کی ہو۔ چھینک آنے کے باوجود گدگدی اسی طرح تنگ کرتی رہتی ہے جوں جوں نزلہ نچلی جانب بڑھتا ہے تو آپ کو نزلاوی دمہ سے واسطہ پڑتا ہے سانس میں تنگی ظاہر ہوتی ہے مریض لیٹ نہیں سکتا خاص طور پر آدھی رات کے بعد مریض کے لئے لیٹنا مشکل ہوتا ہے کھانسنے اور بلغم باہر نکالنے سے مریض کو افاقہ ہوتا ہے۔

آرسنک جوڈیٹم نزلہ زکام اور گھاس کی سمیت سے پیدا ہونے والے (بخار کاہی)

(Hayfever) میں آرسنک البم سے مماثلت رکھتی ہے آرسنک جوڈ ٹیم کے اخراجات بھی پتلے اور خراش دار ہوتے ہیں سردی بھی آرسنک کی مانند ہے لیکن آرسنک جوڈ ٹیم میں آئیوڈین کی موجودگی کی وجہ سے آرسنک جوڈیٹم لمف غدودوں کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے آپ گھاس کی سمیت سے آنے والے بخار اور آرسنک کی علامات میں فوراً مماثلت تلاش کر لیں گے ایسے حالات میں جن دوسری ادویات کا یاد رکھنا ضروری ہے وہ ادویات ایلی اینتھس اور سلیشیا ہیں ان دونوں ادویات میں ناک کے پچھلے حصے میں خراش ہوتی ہے یا سماعت کی نالیوں کے منہ پر کھجلی ہوتی ہے۔

لوبیلیا انفلاٹا ایک اور دوا ہے جس کی آزمائش ڈاکٹر جینز مرحوم نے کی تھی۔ روزا ڈماسینا کی آزمائش بھی ڈاکٹر جینز نے کی تھی۔

روزا ڈماسینا بخار کاہی کی ابتدا میں مفید ہے جب کان کی اندرونی نالی میں تکلیف ہو کانوں میں آوازیں آتی ہوں سماعت میں دقت ہو۔

سناپس نگرا اس وقت فائدہ مند دوا ہے جب کہ ناک کی لعاب دار جھلیاں خشک اور گرم ہوں اور ناک سے کوئی اخراج نہ ہو علامات میں دوپہر اور شام کو اضافہ ہو جاتا ہو یا تو دونوں نتھنے متاثر ہوں یا باری باری متاثر ہوتے ہوں۔

وائی تھیا اس وقت کام آتی ہے جب بخار کاہی (Hayfever) (بہاریہ زکام) کے ہمراہ تالو میں کھجلی ہوتی ہو۔

دمہ میں آرسنک ہماری ادویات میں سب سے چوٹی کی دوا ہے دمہ خواہ حاد ہو یا مزمن آدھی رات کے بعد اور لیٹ جانے سے اضافہ ہو جاتا ہو مریض انتہائی جسمانی تکلیف میں ہو ممکن ہے دمہ کے ہمراہ مریض کے پھیپھڑے تباہ ہو گئے ہوں۔ دمہ نفاخ الریہ (Emphysema) ہو سانس بہت طویل نکلے۔ آرسنک اپی کاک کی پیروکار ہے۔ دمہ نفاخ الریہ میں آپ کو لیکسیس، سلفر، اپی کاک، انٹی مونیم ٹارٹ، نیفتھالین کاربو ویج اور سب سے بڑھ کر انٹی مونیم آرسنیٹم سے موازنہ کرنا چاہیے۔

خناق (Diphtheria) میں آرسنک بہت اہمیت رکھتی ہے عام حالت میں آرسنک جراثیم کش دوا ہے جو اس مرض کا موجب بنتے ہیں طاقتوں میں شفا بخش ثابت ہوتی ہے جب سانس بدبودار ہو بخار کے ہمراہ کمزوری اور نیم خوابی ہو نیم خوابی مریض کی ہائے ہائے کرنے سے اور اعضا کو جھٹکا لگنے سے ٹوٹ جاتی ہو۔ جھلی سیاہی مائل اور گینگرین کی مانند دکھائی دیتی ہو نبض تیز مگر کمزور ہو میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ آرسنک البم کی بجائے آرسنک جوڈیئم استعمال کریں آرسنک کی عمومی علامات کے علاوہ لمف غدود بھی بڑھے ہوئے ہوں۔

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آرسنک دل پر عمل کرتی ہے آرسنک سے ہمیں دل کی درج ذیل علامات مہیا ہوتی ہیں۔ نبض بہت طاقتور ہوتی ہے نبض کی حرکت پاس کھڑے فرد کو نظر آتی ہے اور خود مریض کو بھی سنائی دیتی ہے دل کی دھڑکن رات کو زیادہ ہو جاتی ہے خاص طور پر مریض جب کمر کے بل لیٹے تو دھڑکن میں اضافہ ہو جاتا ہے ممکن ہے دل کی حرکات بے ترتیب بھی ہوں یا یہ بھی ممکن ہے کہ نبض تیز مگر کمزور ہوں دل کی سوزشوں (Endocarditis)ورم غلاف قلب اور(Pericarditis) سوزش بطانہ قلب میں ہم دیکھتے ہیں کہ خسرہ دب جانے یا حمرہ دب جانے کے بعد آرسنک مظہر ہوتی ہے آپ کو آرسنک کی بے آرامی اور دکھ نظر آئیں گے انگلیوں میں جھنجھناہٹ خاص طور پر بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے کچھ نہ کچھ استسقاء بھی موجود ہوگا آنکھوں کے گرد پھلاوٹ پاؤں کی سوجن جو بعد میں بڑھ کر عام استسقاء پر ختم ہوتی ہے سانس کی شدید تنگی ہوتی ہے اب آپ دیکھیں کہ سانس کی تنگی کی دو اقسام ہیں جو دل کے امراض میں موجود ہوتی ہیں ایک وجہ جسم اور پھیپھڑوں کی جانب خون لے جانے کا ناقص عمل ہے اور دوسری وجہ پھیپھڑوں میں پانی کی موجودگی ہے۔(Hydropericardium) اور(Hydrothorax) سانس کی تنگی کے دورے رات کو زیادہ ہو جاتے ہیں خاص طور پر آدھی رات کے بعد اور لیٹنے سے سانس کی تنگی میں اضافہ ہو جاتا ہے جلد سرد اور اس پر چپ چپا پسینہ آتا ہے جب کہ مریض اندرونی طور پر جل رہا ہوتا ہے اب اگر آرسنک طلب کرنے والی یہ حالت جاری رہے اور مرض کو شفانہ ہو

سکے تو گردوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے پیشاب میں البومن کی زیادہ مقدار خارج ہونے لگتی ہے پیشاب میں چربی اور موم کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں استسقاء ظاہر ہوتا ہے اور ٹانگوں پر چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور جب یہ آبلے پھٹتے ہیں تو ان میں سے ماء الدم خارج ہوتا ہے جلد ایک حد تک تنی ہوئی اور اس کا رنگ زردی مائل مومی ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ نقاہت پیدا کرنے والے دست بھی ہوتے ہیں پیاس جلن دار ہوتی ہے مگر پانی بھی برداشت نہیں ہوتا۔

میری خواہش ہے کہ آپ اپنے ذھن پر زور دیں میں آپ کو آرسنک ایپوسائنم اور ایسی ٹک ایسڈ کا موازنہ پہلے بیان کر چکا ہوں یہ ادویات آرسنک اور ایپس کے مابین ہیں اور میری یہ بھی خواہش ہے کہ آپ استسقاء سینہ میں آرسنک اور مرکیورس کی مماثلت بھی یاد رکھیں۔

گردوں کے امراض میں آپ آرسنک کا موازنہ ایپس ہیلی بورس فاسفورس آرم ٹیری بن تھنیا اور ڈجی ٹیلس سے کریں۔

ڈجی ٹیلس میں گردوں کی وریدوں میں اجتماع خون ہوتا ہے جب گردوں کے امراض میں استسقاء موجود ہو تو آپ کو ڈجی ٹیلس کا مطالعہ کرنا چاہیئے نبض مدہم یا ضعیف ہو قلیل مقدار گدلا سیاہ پیشاب آتا ہو اس میں یقیناً البومن بھی شامل ہوتی ہے ڈجی ٹیلس بالکل آرسنک کی مانند ہے فرق صرف یہ ہے کہ ڈجی ٹیلس میں آرسنک کی بے آرامی اور تنک مزاجی موجود نہیں ہے۔

آرسنک ہمیں دل کے درد (Angina Pectoris) جیسے خوفناک مرض میں مظہر دوا نظر آتی ہے مریض سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہیں دے سکتا کیونکہ اس کو شدید تکلیف ہوتی ہے مریض اپنا سانس بھی روک لیتا ہے سانس لینے سے بھی شدید تکلیف ہوتی ہے درد دل سے شروع ہو کر سینہ میں پھیل کر بائیں بازو میں جاتا ہے شدت کی حالت میں مریض کی پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے نبض مدہم ہو جاتی ہے یا ناقابل

محسوس ہوتی ہے دل کے اردگرد جلن کی موجودگی بھی ضروری ہے دل کے اردگرد جلن بھی موجود ہوتی ہے۔

میری خواہش ہے کہ میں آرسنک کا جلد پر عمل بیان کروں۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ آرسنک جلد میں سختی پیدا کرنے کا میلان رکھتی ہے اپنی اس خاصیت کی وجہ سے آرسنک ایگزیما کی بے حد قیمتی دوا بن جاتی ہے حقیقت میں ایسے تمام جلدی امراض جن میں جلد سخت ہو جاتی ہے اور کثیر مقدار چھلکے بن جاتے ہیں آرسنک فائدہ مند دوا ہے آرسنک ایسے اگزیما میں بھی فائدہ مند دوا ہے جس میں آبلے پیدا ہوتے ہوں اور بعد میں ان کی پھنسیاں بن جاتی ہوں اور ان پر کھرنڈ جم جاتے ہوں۔

آرسنک سطحی طور پر سر کی بھوسی کی دوا بھی ہے آرسنک کو سر کی چوٹی کے ایگزیما میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ایگزیما سے پیپ رستی رہتی ہو اور پیپ میں سے شدید بدبو آتی ہو آرسنک کا موازنہ سیپیا رہس ٹاکس اور گریفائٹس سے بھی کیا جانا چاہیے۔ آرسنک میں سیپیا کی مانند خشک چھلکے دار کھال اترتی رہتی ہے کھال اترنے کے بعد وہاں آبلے بن جاتے ہیں ان آبلوں کے گرد جلد اتنی سرخ نہیں ہوتی یا کھال اترنے کے بعد وہاں حمرہ نکل آتا ہے جوڑوں کے گرد زیادہ ہوتا ہے تب خالہ کی مانند پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ رہس ٹاکس میں سرخ جگہ پر آبلے نمودار ہو جاتے ہیں خاص طور پر آلات تناسل پر یا بالوں والے حصص پر۔ گریفائٹس آرسنک کی مانند نظر آتی ہے مگر گریفائٹس میں چپکدار مواد خارج ہوتا ہے۔

کلیمیٹس آرسنک سے مماثلت رکھتی ہے مگر کلیمیٹس میں کھردراپن زیادہ ہوتا ہے اور دھونے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے مرطوب یا خشک کھرنڈ اترتے ہیں۔

ہائیڈروکوٹائل کے ایگزیما میں جلد موٹی اور چھلکے اترتے ہیں لیکن جلن آرسنک سے کم ہوتی ہے۔

کریوزوٹ میں کھرنڈ ایک دوسرے کے اوپر جمع ہوتے جاتے ہیں اعضا کے بڑھے ہوئے حصوں پر ابھار پیدا ہوتے ہیں بے آرامی ہوتی ہے دوسری جانب نیٹرم میور جوڑوں کی

جھکانے والی جگھوں پر چھلکے دار ابھار پیدا کرتی ہے۔ نزلہ 'سونگھنے کی حس کا جاتے رہنا اور سر کی بھوسی باری باری آتے ہیں۔

خسرہ اور چیچک جیسے وبائی امراض اور سب سے پہلے ہم آرسنک کو چھپاکی میں مظہر دیکھتے ہیں جب چتوں میں کھجلی اور جلن ہوتی ہو تو آرسنک بہت قیمتی دوا ہے بے آرامی بہت ہوتی ہے خاص طور پر چھپاکی کی بازگشت کے بد اثرات کے لئے آرسنک مفید دوا ہے اگر چھپاکی دب جانے سے کروپ کھانسی پیدا ہو گئی ہو تو آرسنک شفایاب کر دیتی ہے۔

سرخ باد میں آرسنک تب استعمال کی جاتی ہے جب حمرہ مکمل طور پر باہر نہ آرہا ہو مریض کی حالت خراب ہو بچے کو تشنج ہو رہے ہوں بچہ زرد اور ایک قسم کی بے ہوشی میں پڑا ہو بے آرام ہو اور کراہتا ہو اچانک اٹھ کر بیٹھ جاتا ہو اور فوری طور پر تشنج ہونے لگتا ہو اور پھر ارتداد ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہو آرسنک اس وقت بھی فائدہ مند ہوتی ہے جب حمی قرمزی کے ہمراہ کان کے قریب کے غدود سوجے ہوئے ہوں اور ان سے پیپ خارج ہو رہی ہو اور رہس ٹاکس ناکام ہو چکی ہو۔

آرسنک گینگرین میں بھی فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر بڑھاپے کی خشک گینگرین میں جب کہ متاثرہ عضو میں شدید جلن اور دکھن ہوتی ہو گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہو مرض میں افاقہ یا اضافہ ہی آپ کو دوسری بڑی دوا سیکیل کار اور آرسنک کا فرق واضح کر سکتا ہے۔ سیکیل کار بھی خشک گینگرین میں فائدہ مند دوا ہے لیکن سیکیل کار میں سرد اشیاء لگانے سے افاقہ ہوتا ہے اگر چوٹ لگ جانے کے بعد گینگرین پیدا ہو گئی ہو تو لیکیسس بہت چوٹی کی دوا ہے جب زخم کے پھٹے ہوئے کنارے سیاہ ہو گئے ہوں۔ سکوناگینگرین میں اسوقت فائدہ مند ہوتی ہے جب گینگرین کے ہمراہ جریان خون بھی ہو یا خون بہت زیادہ بہہ گیا ہو۔

آرسنک کو ہم کاربنکل یا ایسے پھوڑوں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جن پھوڑوں میں نمک دانی یا کالی مرچ دانی کی مانند سوراخ ہوں اور پھوڑے جوف دار بافتوں کی گہرائی تک پہنچ گئے ہوں۔

آرسنک درد کی نوعیت میں مظہر ہوتی ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں درد آرسنک کی تمام علامات کے ہمراہ موجود ہوتا ہے کاٹنے والے جلن دار نشتر مارنے کے سے درد جن میں آدھی رات کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے دماغی اور جسمانی تنک مزاجی موجود ہوتی ہے بسا اوقات آرسنک کاربنکل میں ناکام ہو جاتی ہے تب ہمیں انیتھرا سینم کی جانب رجوع کرنا پڑتا ہے (خاص طور پر تیس طاقت میں) انیتھرا سینم کی علامات بھی آرسنک کی مانند ہیں لیکن شدت اضافی رکھتی ہے۔ فائی ٹولیکا بھی ان حالات میں موزوں دوا ہے جب درد جھٹکے دار اور نشتر مارنے کے سے ہوں کہا جاتا ہے کہ فائی ٹولیکا پیپ کو ترقی دیتی ہے۔

کاربو ویج اور لیکسیس بھی کاربنکل کی ادویات ہیں مگر ہم ان کو استعمال نہیں کرتے کاربو ویج استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئلے کی پلٹس بنا کر کاربنکل پر باندھی جائے۔

آرسنک کو ایپی تھیلی اوما کینسر میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ایپی تھیلی اوما کینسر کو کونیم آرسنک کلیمیٹس ہائیڈراسٹس اور چند دوسری ادویات شفایاب کر چکی ہیں۔ لیکن کھلا کینسر ہو تو میں نے کسی مریض کو شفا ہوتے نہیں دیکھی ہاں یہ ممکن ہے کہ مریض کو افاقہ مہیا کیا جا سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کینسر کے درد مریض کے لئے عذاب سے کم نہیں تیز چاقو مارنے کے سے درد ہوتے ہیں اگر چاقو کو سرخ گرم کر کے اس جگہ گھسیڑ دیا جائے تب بھی یہ درد کینسر کے درد سے کم ہوگا۔ جب آرسنک مظہر دوا ہو تو ایسے مریضوں کو افاقہ دیتی ہے چند مریضوں کو آرسنک آئیوڈیٹم افاقہ دیتی ہے جب کہ آرسنک البم ناکام ہو چکی ہو اور چند مریضوں کو بیلاڈونا افاقہ دیتی ہے جن زخموں کا علاج آرسنک سے کیا جاتا ہے وہ سطحی ہوتے ہیں گہرے نہیں ہوتے زخموں میں جلن دار بھالا مارنے کے سے درد ہوتے ہیں اخراجات سیاہی مائل خراش دار ہوتے ہیں اخراجات میں زرد آب اور خون شامل ہوتا ہے زخم سے فوری طور پر خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

آخر میں ہم آرسنک کا اعصابی امراض پر عمل دیکھتے ہیں آرسنک آدھے سر کے درد (درد شقیقہ)(Hamicrania) میں مظہر ہوتی ہے جب کہ درد آنکھ کے اوپر زیادہ ہو درد

بھالا مارنے کا سا ہو بسا اوقات یہ درد شکم کے قولنجی درد یا جگر کے امراض کے ساتھ باری باری
باری آتے ہیں حرکت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے سرد اشیاء لگانے سے وقتی طور پر افاقہ ہوتا
ہے۔

آرسنک کو مرگی (Epilepsy) میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مریض اچانک گر جاتا ہے اور بعد میں تشنج ہوتا ہے مرگی کا حملہ ہونے سے پہلے چکر آتے ہیں اور گدی میں شدید درد ہوتا ہے تشنج کے بعد بے ہوشی ہو جاتی ہے تاہم یہ مکمل بے ہوشی نہیں ہوتی اس بے ہوشی کو آرسنک کی بے آرامی توڑ دیتی ہے یہ بے آرامی آرسنک کی خصوصیت ہے اور ہمیشہ ہمراہ ہوتی ہے۔

لیکچر نمبر ۵۴

فاسفورس

فاسفورس

نکس وامیکا۔ کافیا۔ امبرا
رہس ٹاکس۔ میوراٹک ایسڈ۔ لیکسیس
کاربوویج۔ آرسنک۔ نائٹرک ایسڈ۔ کالی کارب
چائنا۔ وریٹرم البم
سلفر۔ کلکیریا کارب۔ لائیکوپوڈیم۔ سلیشیا۔ کلکیریا فاس
سیپیا۔ برائی اونیا
زنکم
ٹیری بن تھینا
اوسیمم

> نکس وامیکا۔ ٹیری بن تھینا
< کاسٹیکم

فاسفورس کی بابت چند الفاظ کہوں گا اس کی پیروکار ادویات آرسنک اور ایلم سیپا ہیں میں نے نکس وامیکا اور ٹیری بن تھینا کو دافع اثر ادویات میں جگہ دی ہے ٹیری بن تھینا کا استعمال ہمارے پاس ایلو پیتھک طریقہ سے آیا ہے اور یہ فاسفورس کے اثر کو کیمیائی عمل سے دور کرتی ہے اور اس کو غیر متحرک کر دیتی ہے جب ٹیری بن تھینا کو طاقتوں میں استعمال کیا جائے تب بھی فاسفورس کی دافع اثر ہے۔ نکس وامیکا تب کام آتی ہے جب فاسفورس نے بطور دوا زیادہ اثرات پیدا کر دیئے ہوں یا جب فاسفورس کا غلط استعمال کیا گیا ہو۔

فاسفورس کے استعمال سے پہلے اس کی ایک اہم خصوصیت جس کا یاد رکھنا بہت ضروری ہے یہ خاصیت فاسفورس کی آزمائش میں نظر آتی ہے وہ فاسفورس کا اعصابی نظام پر عمل ہے اس کی یہ علامت کسی طور بھی قوت بڑھ جانے کی جانب اشارہ نہیں کرتی بلکہ آرسنک جیسی حالت کی نمائندہ ہے یعنی کمزوری۔ مریض بیرونی اثرات سے پر حس ہوتا ہے مریض نہ تو شور برداشت کر سکتا ہے نہ روشنی نہ بو۔ حتیٰ کہ مریض کو چھونا بھی ناگوار گزرتا ہے فضائی کہربائی تبدیلیاں جو کہ موسم کی اچانک تبدیلی سے پیدا ہوتی ہیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ بلکہ خاص طور پر مریض طوفان اور بادلوں کی گرج سے پریشان اور خوف زدہ ہو جاتا ہے اور موجودہ جسمانی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے مریض کا دماغ بھی بیرونی تاثرات سے متاثر ہوتا ہے اور برانگیختہ ہو جاتا ہے مریض کو بہت جلد غصہ آجاتا ہے اور مریض غصہ سے پھٹنے لگ جاتا ہے یہ عام لڑاکا پن نہیں ہے حقیقتاً مریض جھنجھلاتا ہے اور نکس اور کیمو ملا کے مریض کی مانند جسمانی طور پر اس کے نتائج برداشت کرتا ہے۔

بسااوقات مریض پریشان اور بے آرام ہوتا ہے خاص طور پر اندھیرے یا شام کے جھٹ پٹے میں بے آرام اور پریشان ہوتا ہے مریض کو خیالی صورتیں تنگ کرتی ہیں کمرے کے ہر کونے سے چہرے نکل کر اس پر دانت کچکچاتے ہیں مریض کو خیالات کی تحریک ہوتی ہے اور خیالات دماغ میں اڈتے چلے آتے ہیں لیکن یہ اثر لحظہ بھر کے لئے ہوتا ہے اس کے بعد مریض نہ تو سوچ سکتا ہے نہ یاد رکھ سکتا ہے مریض دماغ پر زیادہ بوجھ نہیں ڈال سکتا۔ دماغی محنت سے اس کی علامات بڑھ جاتی ہیں۔ (نکس وامیکا) آگے چل کر فاسفورس کی کمزوری ہذیان میں بدل جاتی ہے اب یہ ممکن ہے کہ یہ ہذیان ٹائی فائڈ کے ہمراہ ہو یرقان کے ہمراہ ہو یا جنسی فاسد اکساہٹ کے ہمراہ ہو یہ ہذیان واقعی سنگین ہو سکتا ہے یہ شادی مرگ کی کیفیت کی مانند بھی ہو سکتا ہے مریض کا نظریہ ہوتا ہے کہ اس کا جسم ریزہ ریزہ ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ وہ اس کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیسے کرے گا مریض قیاس کرتا ہے کہ وہ بہت بڑا آدمی ہے اور اس کے گرد بڑا ساز و سامان پڑا ہے بسااوقات اس کو بزرگی والا مالیخولیا بھی کہا جاتا ہے۔

کبھی کبھار یہ مالیخولیا جنسی اکساہٹ کا روپ دھار لیتا ہے مریض بغیر کسی شرم کے ننگا ہو جاتا ہے اور اپنی جنسی بھوک مٹاتا ہے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ اس کا نشانہ کون بنتا ہے یہ ہذیانی دورے بے ہوشی میں بدل جاتے ہیں یا دماغی مخبوط الحواسی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے یا بے اعتنائی کی حالت ہو جاتی ہے جس میں مریض کسی سوال کا جواب نہیں دیتا یا اگر جواب دیتا ہے تو بے اعتنائی سے جواب دیتا ہے۔

فاسفورس کی یہ علامت ہائیوسائمس سے مماثل ہے اور جنون عشق میں فاسفورس ہائیوسائمس کی پیروکار ہے فاسفورس۔ سٹرامونیم بیپٹیشیا، رہس ٹاکس اور میوراٹک ایسڈ سے کچھ مماثلت رکھتی ہے۔

یہ خصوصیت تمام جسمانی علامات میں نظر آتی ہے۔ سر درد کو ہی لیں سر درد کے ہمراہ سونگھنے کی حس بڑھ جاتی ہے خوشبو سے پر حسی ہوتی ہے خوشبو سونگھنے سے مریض غش کھا جاتا ہے ہو سکتا ہے سر درد دھڑکن دار ہو۔ راگ رنگ سے مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ مریض انسانی آوازیں نہیں سن سکتا انسانی آوازیں کانوں میں ناگوار طور پر گونجتی ہیں جنسی اکساہٹ ہوتی ہے مسلسل ایستادگی ہوتی ہے شہوت انگیز خیالات آتے ہیں جن پر مریض کسی صورت قابو نہیں پا سکتا نیند کے دوران احتلام ہو جاتا ہے۔

فاسفورس کی ریڑھ کی سوزشی علامات بہت نمایاں ہوتی ہیں ان کے ہمراہ دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے معمولی سی جذباتیت سے دھڑکن میں اور اضافہ ہو جاتا ہے خواہ جذبات غم کے ہوں خوشی کے ہوں یا غصہ کے ہوں۔ ریڑھ کی سوزش میں ریڑھ چھونے سے پر حس ہوتی ہے اس کے ہمراہ ریڑھ کمزور ہوتی ہے کمر کمزور محسوس ہوتی ہے جیسے کہ جلد ہی تھک جانے گی حرکت شروع کرتے وقت اعضا میں کمزوری ہوتی ہے اور اعضا کانپتے ہیں مریض چلتے وقت قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے لڑکھڑاتا ہے مطابقت میں نقص ہوتا ہے مریض گرمی کی وجہ سے سو نہیں سکتا۔ نیند کے دوران مریض کو خوفناک خواب آتے ہیں یہ فاسفورس کے ظاہری عمل کی اکساہٹ میں مزاحمت کی کمی کی مثالیں ہیں۔ ایسے افراد پر کئی امراض حملہ آور

ہو سکتے ہیں جسمانی رطوبات کا ضیاع جیسے کہ خون اور مادہ منویہ یا بار بار بچوں کو دودھ پلانا یا جوانوں کا جلد جلد بڑھنا۔ اعصابی امراض پیدا کرنے کے لئے کافی ہے جیسے کہ فالج ریڑھ کے امراض اور تپ دق (ٹی بی) اور رعشہ وغیرہ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فاسفورس (Locomotor Ataxia) چال میں لڑکھڑاہٹ میں مظہر ہوتی ہے جب ریڑھ کی ہڈی میں معقول مقدار جلن ہو ریڑھ اور متاثرہ حصے پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس اور جھنجھناہٹ ہوتی ہو ابتدا میں مریض کو شدید جنسی اکساہٹ ہوتی ہے یا پھر یہ مریض بہت برانگیختہ ہوتے ہیں۔

فاسفورس آپ کو نامردی میں کبھی ہی مظہر دوا نظر آئے گی تاآنکہ نامردی جنسی اکساہٹ کی زیادتی کی وجہ سے پیدا نہ ہوئی ہو میں سمجھتا ہوں فاسفورس ان نوجوانوں کی دوا ہے جو اپنی جنسی طاقت کو محدود رکھنا چاہتے ہوں تاہم مقامی فاسد اکساہٹ کو فاسفورس بہت بہتر طریقے سے روک سکتی ہے اگر اس کی وجہ مجرد پن یا خواہشات کی بے اعتدالیاں ہوں تو جنسی آلات اپنی طاقت کھو دیتے ہیں اور مریض نامرد ہو جاتا ہے فاسفورس تب فائدہ مند ہے جب نامردی آنے سے پہلے جنسی اکساہٹ ضرورت سے زیادہ ہوتی رہی ہو۔

فاسفورس کونیم سے مختلف ہے کونیم میں مریض کو فطری اکساہٹ ہوتی ہے لیکن مریض نامرد ہو چکا ہوتا ہے۔

فاسفورس (Locomotor Ataxia) یعنی چال میں لڑکھڑاہٹ میں فائدہ مند دوا ہے جب اس کی وجہ حیوانی رطوبات کا ضیاع ہو۔

اعصابی بافتوں کے سکڑاؤ کی وجہ سے دماغ کے نرم پڑ جانے میں فاسفورس نے کامیابی کا سہرا باندھا ہے مریض کے سر میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے مسلسل تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے اور چلنے میں معمولی سی مشکل پیش آتی ہے فاسفورس خاص طور پر نکس وامیکا کے حد مظہر ہوتی ہے بسا اوقات یہ سوال پوچھا جاتا ہے اور سوال ایک حد تک معقول بھی ہے کہ آپ نکس وامیکا کو فاسفورس کی دافع اثر بھی کہتے ہیں اور اس کی بابت یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ فاسفورس

سے پہلے کام آتی ہے یا پیروی کرتی ہے اصل بات یہ ہے کہ دافع اثر دوا سب سے پہلے پیروی کرتی ہے اور اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے مگر اثرات کو دفع کرنے کے لئے نہیں بلکہ جو علامات سامنے آتی ہیں ان کا میلان متضاد ہوتا ہے نتیجتاً ایک متضاد دوا کی ضرورت ہوتی ہے نمبر دو ایک دوا ہو سکتا ہے کہ چند علامات کی دافع ہو اور دوسری علامات سے مطابقت رکھتی ہو۔

فاسفورس کو ان بچوں کے رعشہ میں Chorea میں استعمال کیا جا سکتا ہے جو بہت جلد بڑھ رہے ہوں مریض بہت کمزور ہوتا ہے چلتا ایسے ہے جیسے کہ فالج زدہ ہو۔

فاسفورس کی اعصابی علامات کے تسلسل کو آگے بڑھاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ فاسفورس سست رفتار اعصابی بخاروں اور ٹائی فائڈ جیسے بخاروں میں مظہر دوا ہوتی ہے میں نے یہ تشبیح اس لئے استعمال کی ہے کہ آپ فاسفورس کو ٹائی فائڈ یا ٹائفس کے علاوہ کسی بھی بخار میں استعمال کر سکیں جو ٹائی فائڈ کی شکل اختیار کرنا چاہ رہے ہوں یا جہاں فاسفورس کی علامات کا اظہار ہوتا ہو۔

فاسفورس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب اعصابی نظام میں شدید ضعف موجود ہو۔ خاص طور پر دماغ اور ریڑھ ٹائی فائڈ کے زہر سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ چہرہ راکھ کی مانند یا مومی ہوتا ہے زبان گاڑھی دھاگے دار پتلی کیچڑ سے ڈھکی ہوتی ہے مریض زبان کو بڑی مشکل سے باہر نکالتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کیچڑ زبان مسوڑھوں اور دانتوں پر اکٹھی ہو جاتی ہے یہ کیچڑ چپکدار ہوتی ہے اور مریض کمزور ہوتا ہے ان دونوں ناموافق حالات کی وجہ سے مریض کو منہ کی صفائی میں مشکل پیش آتی ہے جسم گرم ہوتا ہے جسم سے میری مراد شکم ہے سینہ اور شکم میں اجتماع خون ہوتا ہے سر ایک حد تک ٹھنڈا اور ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں سانس گرم اور اس کے ہمراہ ہمیشہ پھیپھڑوں کا نزلہ ہوتا ہے یا نمونیہ ہوتا ہے میں آپ کو نمونیہ کی سرایت کے بارے میں بیان کر رہا ہوں اس کا تعلق ٹائی فائڈ بخار سے ہوتا ہے ایسے حالات میں اکثر فاسفورس مظہر دوا ہوتی ہے۔ مریض کی پیاس جلن دار ہوتی ہے مریض کو سرد پانی سے

افاقہ ہوتا ہے حتی کہ پانی معدہ میں گرم ہو جاتا ہے تو زبردستی قے سے باہر آجاتا ہے۔ فاسفورس قے میں کچھ بھی نہیں کر سکتی ماسوائے مزمن سوہضمی کے مریضوں میں تاآنکہ ایسی حالت موجود ہو۔

یہ سب کچھ آرسنک سے مختلف ہے اور بسمتھ سے بھی مختلف ہے بسمتھ میں غذا کھانے کے فوراً بعد قے آجاتی ہے جس کے ہمراہ جلن اور معدہ کے منہ پر درد ہوتا ہے۔

فاسفورس کریوزوٹ سے بھی مختلف ہے کریوزوٹ میں گھنٹوں پہلے کھائی ہوئی غذا قے میں نکلتی ہے۔

آیئے فاسفورس کے ٹائی فائڈ بخار کی جانب واپس چلیں ہمیشہ آنتیں متاثر ہوتی ہیں آپ دیکھیں گے کہ جگر بڑھا ہوا ہے اور چھونے سے دکھن موجود ہے اسی طرح تلی بھی بڑھ جاتی ہے جیسے ہی مریض غذا کھاتا ہے مریض کو دست آجاتا ہے (آرسنک سے مماثلت) اب فاسفورس کے پاخانے چھلکے دار سیاہی مائل اور خونی ہوتے ہیں پاخانہ کرنے کے بعد شدید کمزوری ہوتی ہے۔ یہ اعصابی نظام کی کمزوری کی واضح علامت ہے آپ اس علامت کو اعصابی کمزوری کی ادویات میں دیکھ سکتے ہیں کو نیم میں نکس وامیکا میں اور خاص طور پر فاسفورس میں۔ جب قبض موجود ہو تو آپ کو معلوم ہو گا کہ فاسفورس کے پاخانے کو کتے کا پاخانہ کہا جاتا ہے باریک لمبا پاخانہ جسے باہر نکالنے کے لئے مریض کو زور آزمائی کرنی پڑتی ہے۔ اس بخار کے دوران جسے میں اجتماع خون کا بخار کہوں گا سینہ اور شکم میں اجتماع خون ہوتا ہے مریض اپنے اوپر لیا ہوا کپڑا بار بار اتار دیتا ہے اپنے بازو بستر سے باہر نکال دیتا ہے تاکہ ٹھنڈے ہو جائیں پسینہ آتا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ میں آپ کو تنبیہہ کرتا ہوں کہ مرکیورس ٹائی فائڈ بخار میں مظہر نہیں ہوتی جب تک کہ یرقان کی واضح علامات موجود نہ ہوں یوں آپ کو اس بخار میں مرکیورس استعمال کرنے کا موقع بہت کم ملے گا۔ باافراط پسینوں کی علامت جب کہ پسینے سے کوئی افاقہ نہ ہو اس پر مرکیورس کبھی بھی نہ دیں جب تک کہ آنتوں اور یرقان کی واضح علامات موجود نہ ہوں آپ پہلے یقین کرلیں کہ مرکیورس ہی مظہر دوا ہے مرکیورس کے علاوہ

جن ادویات میں یہ علامت موجود ہے وہ فاسفورس رہس ٹاکس اور کیمو ملا ہیں خاص طور پر بچوں کی دوا کیمو ملا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار کے آخری مرحلے میں بھی فاسفورس استعمال کی جاتی ہے جب کہ پھیپھڑوں کے فالج کا خطرہ ہو مریض ایک قسم کی بے ہوشی میں پڑا ہوتا ہے (سکتہ) سانس گرم ہوتا ہے اور سانس میں بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ موجود ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں میں میں بلغم کا شدید اجتماع ہے اعضا ٹھنڈے اور سرد پسینے سے تر ہوتے ہیں نبض بالکل غیر محسوس ہوتی ہے۔

میں آپ کو کاربو ویج کی یاددہانی کرانا چاہوں گا کیونکہ کاربو ویج بھی قوت حیات کے ہمت ہار جانے (Collapse) کی دوا ہے اور فاسفورس کی نخولی پیروی کرتی ہے کاربو ویج کو فاسفورس سے علامتی وجوہ سے الگ کیا جاتا ہے۔ فاسفورس زیادہ تر دماغی نخاعی اعصابی نظام پر عمل کرتی ہے اور کاربو ویج زیادہ تر شر کی اعصاب پر خاص طور پر گتھے ہوئے اعضا کے شبکہ پر عمل کرتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں فاسفورس کی ایک ایسی علامت بیان کروں جو فاسفورس کے اعصابی نظام پر عمل سے پیدا نہیں ہوتی وہ علامت ہے دوا کا اپنی قوت سے جسمانی ساخت میں چربی دار تبدیلی پیدا کرنا۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فاسفورس خون پر اثر انداز ہوتی ہے کیسے! یہ کسی کو معلوم نہیں فاسفورس خون میں سٹرانڈ پیدا کرتی ہے پانی کی مقدار بڑھا دیتی ہے خون جمتا نہیں ہے اسی دوران جسم کے ایک یا دوسرے حصے میں اجتماع خون بھی پیدا کرتی ہے یوں آپ کو سر میں اجتماع خون کی جانب میلان یا کسی بھی جسمانی خلا کے اندر اجتماع خون کا میلان نظر آئے گا اس اجتماع خون میں وریدی سرگرمی نہیں ہوتی بلکہ ایک حد تک خون کی بے حرکتی ہوتی ہے متاثرہ عضو میں خون کا اجتماع ہوتا ہے اور یہ جیسے ایک قسم کی کمزوری ہے یہ خون اس عضو کو غذا فراہم نہیں کرتا اس طرح اس عضو کی ساخت چربی دار بننا شروع ہو جاتی ہے یہ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی میں ہو سکتا ہے (اس کی بابت میں پہلے بیان کر چکا ہوں) ممکن ہے یہ سب کچھ دل میں

شروع ہو جائے پھیپھڑوں میں ہو لیکن یہ تبدیلی خاص طور پر جگر اور گردوں میں آتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ پٹھوں میں یہ تبدیلی واقع ہو جائے۔

فاسفورس جگر پر بہت نمایاں اثر کرتی ہے اور جگر کی علامات کا تعلق براہ راست چربی دار تبدیلیوں سے ہوتا ہے جب فاسفورس کو طویل عرصہ تک استعمال کیا جائے تو سب سے پہلے آپ کو جگر میں اجتماع خون نظر آئے گا جس کے نتیجے میں جگر بڑھ جائے گا اور ہمراہی علامات میں یرقان اور چھونے سے دکھن موجود ہوگی لازم ہے کہ پاخانہ کا رنگ خاکستری مائل سفید ہو جس سے صفرا کی کمی نظر آتی ہے شکم میں ہوا بہت بھر جاتی ہے اب عنقریب یرقان خطرناک حد تک بڑھ جائے گا نبض کمزور اور دھاگے کی مانند ہوتی ہے ان علامات کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پہلی وجہ فاسفورس کے عمل سے پیدا ہونے والی خون میں ناگزیر تبدیلی دوئم خون بے حرکت ہو جانے کی وجہ سے خون کے وہ عناصر جو جگر میں صفرا پیدا کرتے ہیں ان کا زہریلا ہو جانا۔ ان سے دل پر دباؤ پیدا ہوتا ہے نبض کمزور اور دھاگے کی مانند ہو جاتی ہے اگر آپ اس مرحلے پر جگر کا معائنہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جگر سکڑنے کی ابتدا ہو چکی ہے اس سکڑاؤ کی وجہ جگر کے خلیات کا تباہ ہونا ہے جگر کی اتصالی بافتوں کے ڈھانچے میں سوزش بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ سوزش جگر کے خلیات پر دباؤ ڈالتی ہے اور ان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یوں ہمیں جگر کا کینسر (Cirrhosis) (سختی) نظر آتا ہے اس کے بعد شکم کا استسقاء ظاہر ہوتا ہے خون کی وریدیں پورے شکم پر ابھری ہوئی نظر آتی ہیں خون اتنا زہریلا ہو جاتا ہے کہ مریض کو ہذیان ہو جاتا ہے اس ہذیان کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ممکن ہے ایسے مریضوں کے پیشاب میں بڑی مقدار میں البومن موجود ہو یرقان کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آخرکار موت واقع ہو جاتی ہے۔

فاسفورس جگر کے چھوٹا اور زرد ہو جانے میں بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور فاسفورس جگر کو چھوٹا اور زرد کرتی بھی ہے (Yellow Atrophy of The Liver) تاہم فاسفورس جگر کی چربیلی خرابیوں میں بھی فائدہ مند دوا ہے جب یہ تبدیلیاں دل

کے امراض کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں یہ بھی ممکن ہے کہ ہڈیوں کے طویل امراض کی وجہ سے جگر موم کی مانند بن جائے تو بھی فاسفورس مظہر دوا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ہڈیوں کے امراض جیسے ریڑھ کے مہروں کی بوسیدگی یا کولہے کے جوڑ کی بوسیدگی ہوتے ہیں۔

فاسفورس جگر کی سوزش میں بھی مظہر ہوتی ہے جب پیپ پڑ چکی ہو اور اس کے ہمراہ ٹی بی کا بخار بھی موجود ہو رات کو پسینے آتے ہوں شکم کا دایاں حصہ بڑھ گیا ہو جگر کے مقام پر دکھن ہوتی ہو۔

فاسفورس کا یرقان بنیادی طور پر عملی نہیں ہوتا بلکہ یہ عضوی مرض کی نشاندھی کرتا ہے اس کے ہمراہ دماغی امراض خون کی کمی یا جگر کے مہلک امراض ہوتے ہیں۔

فاسفورس غذا کی نالی پر بھی نمایاں اثر رکھتی ہے زبان پر سفید پشم ہوتی ہے جیسی کہ برائی اونیا کی زبان ہے لیکن زبان درمیان میں سے زیادہ سفید ہوتی ہے صفراوی امراض میں زبان پر زرد پشم ہوتی ہے ٹائی فائیڈ میں زبان سیاہی مائل یا بھوری اور خشک ہوتی ہے لیکن یہاں زبان بالکل رہس ٹاکس کی مانند ہوتی ہے امکان ہے کہ حلق اور ملحقہ حصص میں سوزش موجود ہو خاص طور پر حلق کا کوا۔ حلق میں سفید شفاف بلغم اکٹھا ہو جاتا ہے مریض بہت بھوکا ہوتا ہے خاص طور پر مریض کو رات کے وقت بہت بھوک لگتی ہے ممکن ہے کہ علامات فاسد بھوک جیسی ہوں۔ لرزہ اور بخار میں یہ علامت فاسفورس کو طلب کرتی ہے مریض رات کو بھوک کی وجہ سے جاگ جاتا ہے جب تک کچھ کھا نہ لے جاگتا رہتا ہے مریض سرد اشیاء جیسے کہ آئس کریم اور برفاب پانی کی خواہش کرتا ہے سرد غذا مریض کو افاقہ دیتی ہے جب تک کہ معدہ میں غذا گرم نہ ہو جائے۔ اب یہاں فاسفورس کی خاص قے ظاہر ہوتی ہے جب معدہ میں عام ضعف ہو تو فاسفورس مزمن بدہضمی کی قے کو شفایاب کرتی ہے یقیناً معدہ کی اندرونی دیواریں بلغم سے لپی ہوئی ہوتی ہیں اور معدہ کی ہاضم رطوبات کو غذا تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ فاسفورس غذا کی نالی کی تشنجی رکاوٹ میں بھی مفید ہے خاص طور

پر جب یہ تشنجی رکاوٹ معدہ کے منہ پر ہو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غذا ایک فاصلے تک جاتی ہے اور اس کے بعد باہر آجاتی ہے۔

اب معدہ کی جانب توجہ کرتے ہیں فاسفورس معدہ میں سوراخ کرنے والے زخموں میں مفید ہے معدہ میں درد ہوتا ہے اور غذا کھانے کے بعد فوراً قے آجاتی ہے قے میں باہر آنے والا مواد سیاہی مائل چیپ دار اور نیم پختہ ہوتا ہے جیسے کہ پسی ہوئی کافی ہو فاسفورس ان علامات سے پہچانی جاتی ہے۔

اگر یہی علامات معدہ کے کینسر میں ہوں تو بھی فاسفورس مظہر دوا ہو گی خاص طور پر جب کینسر زخموں میں بدلنے کے قریب ہو فاسفورس ان چند دواؤں میں سے ایک دوا ہے جو لبلبہ پر اثر انداز ہوتی ہیں فاسفورس خاص طور پر اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب لبلبہ میں چربی دار تبدیلی پیدا ہو گئی ہو ان علامات کا تعلق شکمی علامات سے ہوتا ہے جو کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں تیل نما پاخانے۔ کبھی کبھار پاخانہ مینڈک کے پاخانے کی مانند ہوتا ہے یا اگر زیادہ درست کہا جائے تو پکے ہوئے ساگو دانہ کی مانند ہوتا ہے۔

فاسفورس کو ذیابیطس (Diabetes Mellitis) اور گردوں کے امراض (BRIGHTS DISEASE) میں یاد رکھا جائے جب ان کے ہمراہ لبلبہ کے امراض یا اس سے پہلے لبلبہ کے امراض موجود ہوں۔ جتنی شدت سے آرسنک آنتوں پر عمل کرتی ہے اسی شدت سے فاسفورس آنتوں پر اثر انداز ہوتی ہے فاسفورس قبض پیدا کرتی ہے اور اس قبض کی نوعیت میں پہلے ہی آپ پر واضح کر چکا ہوں فاسفورس دست بھی پیدا کرتی ہے دست با افراط اور پانی کی مانند آتے ہیں صبح کے وقت دستوں میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ علامت سلفر اور پوڈو فائلم کی مخالف ہے فاسفورس کے پاخانوں میں سبز آؤں خارج ہوتی ہے دستوں میں غیر ہضم غذا خارج ہوتی ہے اور دستوں کی وجہ سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ فاسفورس وبائی ہیضہ میں بھی مظہر ہوتی ہے فاسفورس آنتوں کا فالج بھی پیدا کرتی ہے اور اس کو شفایاب بھی کرتی ہے خاص طور پر جب آنتوں کا نچلا حصہ بڑی

آنت اور مقعد متاثر ہوں سوراخ مقعد کھلا ہوتا ہے اور اس میں سے رطوبت نکلتی رہتی ہے
اعضائے بول کے امراض میں فاسفورس نمبر ایک دوا ہے۔ گردوں کے امراض کی درجہ بندی
برائٹس ڈیزیز کے تحت ہوتی ہے فاسفورس گردوں کی چربلی وار یا نشاستہ دار تبدیلیوں میں فائدہ
مند ہے جب اسی طرح کی تبدیلیاں دل کے دائیں حصے یا جگر میں ہو رہی ہوں۔ وریدوں میں
خون کے ٹھہراؤ اور مختلف اعضا میں اجتماع خون ہو اور اس کے ہمراہ پھیپھڑوں کا استسقاء ہو
تمام علامات پھیپھڑوں میں اجتماع خون کی دلالت کرتی ہوں اور نمونیہ کا اظہار ہوتا ہو۔
پیشاب میں چربلی موم کے ٹکڑے اور بر حلمی خلیات خارج ہوتے ہوں۔

فاسفورس جسم کے کسی بھی حصے سے جریان خون کو شفایاب کرتی ہے خاص طور پر
پھیپھڑوں اور معدہ سے جریان خون جب اس کے ہمراہ گردوں کی خرابی موجود ہو۔

فاسفورس مردانہ اعضائے تناسل میں خراش پیدا کرتی ہے عورتوں میں شدید
نفسانی خواہش اور مردوں میں نا قابل برداشت تند شہوت پیدا کرتی ہے۔

فاسفورس زنانہ اعضا پر نمایاں اثر نہیں کرتی ماہواری میں تبدیلی لاتی ہے ماہواری
اکثر بالافراط اور دیر تک آتی رہتی ہے ماہواری کے دوران مریضہ کا میلان رونے اور افسردگی کی
جانب ہوتا ہے ماہواری کا خون زرد ہوتا ہے تاہم فاسفورس بند ماہواری میں بھی اہمیت رکھتی
ہے ماہواری دب جانے سے مریضہ خون تھوکے نکسیر آئے یا پیشاب میں خون آنے لگے۔

پستان کے امراض میں فاسفورس بہت مفید دوا ہے جب پستان میں پھوڑا پیدا ہو
گیا ہو اور پستان کا رنگ سرخ ہو پھوڑے کے سوراخ سے سرخ دھاریاں ادھر اُدھر پھیلی ہوئی
ہوں زرد آب کی مانند پیپ خارج ہو پیپ رقیق ہو یہاں پر فاسفورس سلیشیا کی پیروی کرتی ہے
اور ہیلاڈونا سے مماثل ہے۔

فاسفورس کا آلات تنفس پر عمل ملاحظہ کریں ناک کے نزلہ میں فاسفورس کبھی ہی
مظہر دوا ہوتی ہے ماسوائے اس کے کہ نزلہ مزمن ہو گیا ہو یا ناک سے بو آتی ہو۔ فاسفورس
اخراجات کے رنگوں میں مظہر ہوتی ہے جب نزلاوی اخراجات سبز اور ان پر خون کی دھاری

ہوتی ہو بلغم سبز ہو اور اس پر خون کی لکیر نہ ہو تو فاسفورس دوا نہ ہو گی۔

ناک کی لعاب دار جھلی کے فاسد ابھار میں سے جب بہت خون خارج ہوتا ہو فاسفورس طلب کرتا ہے۔ کانوں کے ورم یا رحم کے فاسد ابھاروں میں بھی فاسفورس استعمال کی جاسکتی ہے ان امراض میں جن دوسری ادویات کا خیال آنا چاہیے وہ ٹیوکریم' کلکیریا کارب' کلکیریا فاس' تھوجا اور سینگویزیا ہیں۔

حنجرہ پر فاسفورس کسی بھی دوسری دوا سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے فاسفورس کو ظاہر کرنے والی علامات آواز کا بیٹھ جانا آواز کا بھاری پن جس میں شام کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے اس وقت ممکن ہے مریض زور سے بولنے کی بجائے سرگوشی میں بات کرے حنجرہ بہت پرحس ہوتا ہے مریض کو بولتے وقت کھانستے وقت شدید تکلیف ہوتی ہے کیونکہ بولنے اور کھانسنے سے حنجرہ میں ارتعاشات پیدا ہوتے ہیں۔

فاسفورس کروپ اور نزلاوی اخراجات پیدا کرتی ہے مگر کروپ کی ابتدا میں مظہر نہیں ہوتی بلکہ فاسفورس بطور مانع دوا عمل کرتی ہے اور مرض کو واپس آنے سے روکتی ہے لیکن کروپ کی ترقی یافتہ شکل میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب کہ دماغی نخاعی اعصابی نظام تھک چکا ہو بالکل اسی طرح جیسے ہمیں ٹائی فائڈ میں نظر آتا ہے اس لئے آواز کا بھاری پن قوتوں کا تیزی سے زوال پذیر ہونا' سرد چپچپے پسینے' سانس میں بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ' چہرہ زرد اور ڈوبا ہو اور نچلا جبڑا گر جانا نظر آتا ہے ایسی حالت میں نبض کمزور دھاگے کی مانند اور رُک رُک کر آتی ہے۔ علامات کے اس گروہ میں فاسفورس لائیکوپوڈیم سے مماثلت رکھتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ فاسفورس سوزش نرخرہ اور ہوا کی نالی کی سوزش میں مظہر ہوتی ہے خاص طور پر لمبے اور دبلے افراد جن کا میلان ٹی بی کی جانب ہو ان افراد کے کندھے جھکے ہوئے اور سینہ کھوکھلا ہوتا ہے گرم کمرے سے نکل کر سرد ہوا میں جانے سے کھانسی بڑھتی ہے سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے گدگدی ہو کر کھانسی اٹھتی ہے کھانسی خشک ہوتی ہے شدید حالت میں کھانسی کے ہمراہ پورا جسم کانپتا ہے مریض اعصابی طور پر شدید ضعف کا شکار ہوتا

ہے کھانسی کے ہمراہ آلات صوت میں شدید درد ہوتا ہے۔ سر کا درد برائی اونیا کی مانند پھاڑنے والا ہوتا ہے نرخرہ اور ہوا کی نالی میں جلن اور کھردرا پن ہوتا ہے پھیپھڑوں کے اوپری 1/3 حصے میں تناؤ کا احساس ہوتا ہے اس تناؤ کے تعلق سے چند احتیاطی الفاظ۔

یہ احساس سینہ کے گرد پٹی بندھی ہونے کا احساس نہیں ہے بلکہ ایسا احساس ہے کہ جیسے پھیپھڑوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھا کیا جارہا ہو یا پھیپھڑے سمیٹے جارہے ہوں۔

منہ کے اندر نرخرہ اور سانس کی نالی کا باہمی تعلق جہاں سے کھانسی شروع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ڈنہم نے اس کا بہترین نقشہ ترتیب دیا ہے اور یہ بہت احتیاط سے تین ادویہ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے مثال کے طور پر بیلاڈونا اندرون منہ عمل کرتی ہے اور گدگدی دار خشک تنگ کرنے والی کھانسی پیدا کرتی ہے حلق سرخ اور چمکدار ہوتا ہے گلسوئے سوجے ہوئے ہوتے ہیں آگے گہرائی میں جائیں تو آپ کو سینہ کی درمیانی ہڈی (عظم القص) کے نیچے گدگدی ملے گی ہر بار سانس لینے سے کھانسی اٹھتی ہے اگر ایسی علامات ہوں تو وہ ریومیکس طلب کرتی ہیں اور جب سوزش اس سے بھی زیادہ گہری ہو جائے اور سانس کی نالیاں بھی متاثر ہو جائیں تو دوا فاسفورس ہوتی ہے

ہم دیکھتے ہیں کہ فاسفورس کئی اقسام کی کھانسی میں مظہر دوا ہے یوں یہ معدہ سے اٹھنے والی کھانسی یا کھانا کھانے کے بعد آنے والی کھانسی جو فم معدہ سے گدگدی ہو کر شروع ہو ایسی کھانسی جو کسی اجنبی کے کمرے میں داخل ہونے سے بڑھ جائے فاسفورس کا اظہار ہے اور یہ خاص طور پر معکوس علامت ہے فاسفورس اس کھانسی میں طلب کی جاسکتی ہے جس کھانسی کو خوشبو سے اکساہٹ ہو حقیقت میں خوشبو یا کوئی بھی ایسی شے جو اعصابی نظام کے توازن کو خراب کرے تو اس سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی کھانسی فاسفورس سے شفایاب ہو جاتی ہے۔

فاسفورس سوزش حنجرہ اور حنجرہ کے نزلہ میں مظہر ہوتی ہے خواہ مرض سانس کی نالیوں کے اوپری حصے تک محدود ہو یا سانس کی نچلی نالیوں تک پہنچ گیا ہو اس کی علامات درج

ذیل ہیں۔ کھانسی کے ہمراہ سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے پھاڑنے والے درد ہوں جیسے کسی شے کو پھاڑا جارہا ہو سینہ کے اوپر والے حصے میں دم گھوٹنے والا دباؤ ہو اور حنجرہ میں کچھاؤ کا احساس ہو۔ آپ کو پھیپھڑوں میں ہمیشہ اجتماع خون نظر آئے گا سینہ میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہے سانس کی آمدورفت بوجھل دم پھول جاتا ہے حتیٰ کہ دمہ نفاخ الریہ ہو جاتا ہے-(Emphy-sema) بلغم کی بھی کئی اقسام ہوتی ہے پس آپ کو خونی بلغم نظر آئے گا فاسفورس کے بلغم کا رنگ زرد اور اس پر خون کی دھاری ہوتی ہے امکان یہ بھی ہے کہ بلغم زنگ کے رنگ کا خارج ہو جیسے کہ نمونیہ میں خارج ہوتا ہے ممکن ہے بلغم کا ذائقہ میٹھایا نمکین اور بلغم پیپ دار ہو۔

نمونیہ (Pneumonia) میں فاسفورس اس وقت مظہر ہوتی ہے جب آلات تنفس کی نمایاں علامات موجود ہوں تب یقینی امر ہے کہ فاسفورس دوا ہوگی فاسفورس پھیپھڑوں میں ایسی تبدیلی نہیں لاتی کہ پھیپھڑے جگر کی مانند ہو جائیں اس لئے اس وقت کار آمد نہ ہوگی جب پھیپھڑے ایسے عمل کا میلان رکھتے ہوں لیکن فاسفورس نمونیہ کے دوران اور ٹائی فائڈ میں مظہر ہوتی ہے یہ علامات میں پہلے بھی آپ کے گوش گزار کر چکا ہوں۔

خاص طور پر تہ نشین کے دورانیہ کے آخری حصے میں اور جذب کے عمل کے ابتدائی حصے میں یہ وہ وقت ہے جب پھیپھڑوں میں جگر کی مانند بننے کا عمل آرہا ہو یا جارہا ہو اس وقت سانس کی نالیوں میں زبردست خشکی ہوتی ہے چھل جانے کا احساس ہوتا ہے اور سینہ کے اوپری حصے میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے۔

جوان افراد کی ٹی بی میں آپ کو فاسفورس مظہر نظر آئے گی میری مراد جوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو بہت تیزی سے بڑھ رہے ہوں ان کی جلد نازک ہوتی ہے پلکیں ریشمی اور لمبی ہوتی ہیں ان کی عادات خوب صورت ہوتی ہیں دماغی ترقی عمدہ ہوتی ہے لیکن ان کی جسمانی صحت میں اتنی سرگرمی نہیں ہوتی جو دماغی ترقی کو سہارا فراہم کر سکے خاص طور پر فاسفورس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب وراثتی سل کی جانب میلان ہو یا بچپن میں ہڈیوں کا مرض رہا ہو آپ کو درج ذیل ابتدائی علامات نظر آئیں گی۔

مریض کو آسانی سے زکام لگ جاتا ہے مریض کے سینہ کا اجتماع خون اس کو تکلیف پہنچاتا ہے ہر بار معمولی سا زکام لگ جانے سے مریض کو سینہ میں تناؤ کا احساس ہوتا ہے پھیپھڑے کی نوک میں درد ہوتا ہے مریض بائیں جانب لیٹ نہیں سکتا آواز بھاری ہو جاتی ہے خشک کھانسی ہوتی ہے۔ ٹی بی کے بخار میں گالوں پر سرخی نظر آتی ہے یہ سرخی خاص طور پر شام کے وقت نظر آتی ہے رات کے وقت سینہ پر جبر کی وجہ سے مریض بیٹھنے پر مجبور ہوتا ہے فم معدہ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے رات کو خاص طور پر دس بجے یا گیارہ بجے (مریض رات کو بھوک کی وجہ سے جاگ جاتا ہے کچھ نہ کچھ ضرور کھاتا ہے کیونکہ اگر نہ کھائے تو مریض غش کھا جاتا ہے) آخر کار ٹی بی کا بخار ہو جاتا ہے پھیپھڑوں کے خلا میں تیزی سے پیپ پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے نمونیہ میں یہ علامات فاسفورس کی طلب گار ہوتی ہیں۔ میں آپ کو انتباہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں فاسفورس کا انتخاب بہت احتیاط سے کریں ورنہ جو کچھ آپ روکنا چاہ رہے ہیں وہ رکنے کے بجائے بڑھ جائے گا پہلے آپ یقین کر لیں کہ فاسفورس ہی دوا ہے اور دوا کو اکثر نہ دھرائیں نہیں تو وہی عمل بڑھ جائے گا جس کو آپ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ ٹی بی کی ترقی یافتہ حالت میں کبھی بھی فاسفورس نہ دیں اگر پھیپھڑوں میں ٹی بی کی گانٹھیں بن چکی ہوں تو فاسفورس دینے میں تامل کریں ماسوائے اس کے کہ علامات کی تصویر اتنی واضح ہو کہ آپ غلطی نہ کر سکیں۔

میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہی بات سلفر کی بابت بھی درست ہے سلفر بھی مرض کی ابتدا میں استعمال کرنے والی دوا ہے سلفر کی ایک یا دو خوراکیں ان علامات کو ختم کرنے کے لئے کافی ہوں گی مگر جب ٹی بی کی گانٹھیں بن چکی ہوں تو سلفر دینے میں بہت احتیاط سے کام لیں۔

اب فاسفورس کا دل پر عمل دیکھتے ہیں دل کے امراض میں فاسفورس تب مظہر ہوتی ہے جب دل بائیں جانب کی بجائے دائیں جانب زیادہ متاثر ہو کیونکہ فاسفورس کی علامات دائیں جانب دل متاثر ہونے کا اشارہ دیتی ہیں یہ اشارہ ایک لفظ میں بیان کیا جا سکتا ہے وریدوں

میں خون کی بے حرکتی۔ فاسفورس دل کی دھڑکن کی تمام اقسام میں فائدہ مند ہے جذبات سے دھڑکن میں اضافہ۔ کسی اجنبی کی کمرے میں آمد سے دھڑکن میں اضافہ اس کو خوش آمدید کہا جائے یا نہ کہا جائے حرکت سے دھڑکن میں اضافہ سینہ میں اجتماع خون سے دھڑکن میں اضافہ خاص طور پر جب یہ علامت تیزی سے بڑھنے والے بچوں میں ہو۔

فاسفورس کو سوزش بطانہ قلب (Endocarditis) میں بھی یاد رکھنا چاہیے اس مرض میں اکثر فاسفورس کو فراموش کر دیا جاتا ہے خاص طور پر جب سوزش بطانہ قلب یا دل کے پٹھوں کی سوزش (Myocarditis) جوڑوں کے دردوں کے دوران یا نمونیہ کے دوران پیدا ہوئی ہو۔ فاسفورس دل کی چربی دار خرابیوں میں بھی فائدہ مند دوا ہے دل کی دائیں جانب متاثر ہو دل کی دائیں جانب خون بے حرکت ہو چہرہ پھولا ہوا ہو خاص طور پر آنکھوں کے نیچے چہرہ پھولا ہوا ہو ان علامات سے فاسفورس آرسنک سے الگ کی جاسکتی ہے۔ آرسنک میں بائیں جانب کی علامات زیادہ ہوتی ہیں سانس میں تنگی زیادہ ہوتی ہے مریض صرف بیٹھ کر ہی سانس لے سکتا ہے اور مریض استسقاء میں مبتلا ہوتا ہے۔

فاسفورس ہڈیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اس کی مظہر مثال ہمیں نچلے جبڑے کی بوسیدگی (Necrosis) میں نظر آتی ہے یہ مرض ماچس کے کارخانہ میں کام کرنے والوں میں عام ہوتا ہے فاسفورس کے فاسد بخارات اس مرض کو پیدا کرنے میں معاونت کرتے ہیں نچلے جبڑے کی ہڈی کی بوسیدگی اور کبھی کبھار اوپر والے جبڑے کی ہڈی میں بوسیدگی بھی پیدا ہو جاتی ہے آپ پوچھ سکتے ہیں کہ یہ اثر مقامی طور پر فاسفورس کے فاسد بخارات میں سانس لینے سے پیدا ہوتا ہے مگر یہ صرف نچلے جبڑے پر ہی کیوں اثر انداز ہوتا ہے اوپر والے جبڑے پر اثر انداز کیوں نہیں ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی شخص فاسفورس کھالے اور اس زہر سے متاثر ہو جائے تو فاسفورس نمایاں طور پر نچلے جبڑے پر ہی اثر انداز ہوتی ہے اس سے آپ کو یہ سمجھ آجائے گی کہ فاسفورس کا ہڈیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے اس لئے آپ اس کو نچلے جبڑے کی بوسیدگی میں یاد رکھیں۔

بسا اوقات آپ کو دانت نکالنے والے بچوں کے جبڑے یا کسی غدود میں پیپ پڑ جانے میں نظر آئے گا کہ فاسفورس نچلے جبڑے کے علاوہ دوسری ہڈیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ تاہم اکثر تو نہیں مگر پھر بھی فاسفورس کو خنازیری مزاج بچوں کی ریڑھ کے مہروں کی بوسیدگی میں مظہر دیکھتے ہیں اس کا فیصلہ تو علامات ہی کر سکتی ہیں۔ مثلاً بچے کا جسم فاسفورس کے جسم سے مماثل ہوتا ہے بچے کو صبح کے وقت دست آتے ہیں سلفر کے دستوں کی مانند دستوں میں ناہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے پھیپھڑوں کے امراض کی جانب میلان ہوتا ہے مثلاً بچے کو ذرا سی سردی لگ جائے تو زکام ہو جاتا ہے سوزش نرخرہ کا جانب میلان ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر ہم فاسفورس کو ریڑھ کے مہروں کی بوسیدگی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب سوزش گہری ہو کر حرام مغز تک پہنچ گئی ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ ریڑھ کی ہڈی میں ایک خاص جگہ جلن ہوتی ہے مریض کمر کے قریب گرمی برداشت نہیں کر سکتا مریض گرم گیلے کپڑے کی ٹکور سے بھی جھجکتا ہے جسم کے گرد پٹی بندھی ہونے کا احساس ہوتا ہے بچے کو حرکت کرنے میں مشکل بڑھتی جاتی ہے حتی کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے بسا اوقات سوراخ بند کرنے والے گول پٹھوں کی طاقت جزوی طور پر ختم ہو جاتی ہے۔

فاسفورس جوڑوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے کولہے کے جوڑ اور گھٹنے کے جوڑ پر خصوصی عمل کرتی ہے پس فاسفورس کولہے کے جوڑ کے امراض یا جوڑوں کی سفید سوجن میں فائدہ مند ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ مرض خنازیری مزاج بچوں میں عام ہوتا ہے یہاں بھی آپ علامات کو مد نظر رکھ کر فاسفورس کو دوسری دافع سورا ادویات سے الگ کریں گے میں آپ کی راہ نمائی کے لئے بتا دوں کہ فاسفورس کا سلیشیا سے گہرا تعلق ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاسفورس سلیشیا کی پیروی کرتی ہے اور فاسفورس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سلیشیا جزوی طور پر جوڑوں کے ان امراض میں فائدہ مند رہی ہو۔

فاسفورس جوڑوں اور غدودوں میں ناسور (Fistula) پیدا کرتی ہے ان ناسوروں کے کنارے بلند اور ان میں بے تحاشہ دانہ دار ابھار ہوتے ہیں زخموں میں سے پیپ دار اخراج

ہوتاہے بلکہ ایک حد تک زرد آپ خارج ہوتا ہے۔ فاسفورس میں ناسور کے گرد سلیشیا سے زیادہ سرخی ہوتی ہے۔ بسا اوقات یہ سرخی بیلاڈونا کی سرخی کی مانند نظر آتی ہے ان کے ہمراہ جلن ڈنگ دار درد تیز بخار رات کو پسینے دست اور شام کو پریشانی ہوتی ہے۔ جب پستان میں ناسور ہو تو ایسی ہی علامات ہوتی ہیں جیسی کہ سلیشیا میں ہیں مگر فرق صرف سرخی کا ہوتا ہے جلن دار اور ڈنگ دار درد ایپس کی نمائندگی بھی کرتے ہیں لیکن ایپس گہرائی میں پیپ پیدا نہیں کرتی۔

فاسفورس کے آنکھوں پر عمل کی بابت چند الفاظ۔ اگرچہ فاسفورس آنکھ کے بیرونی امراض کی بہتر دوا تو نہیں ہے لیکن آنکھوں کی گہرائی میں پیدا ہونے والے امراض کی ادویات میں فاسفورس کا پہلا نمبر ہے جیسے کہ پتلی کے امراض۔ فاسفورس آنکھ کے عقبی حصے میں جیلی کی مانند عنصر پر عمل کرتی ہے اور آنکھ کے اعصابی امراض میں مظہر ہوتی ہے۔ یعنی آنکھ کے درمیانی پردے اور آنکھ کی پتلی کے اجتماع خون میں فائدہ مند دوا ہے۔ یہ اجتماع خون آنکھ کی پتلی کی سوزش یا آنکھ کی گہرائی کی سوزش کے نتیجے میں پیدا ہو سکتا ہے اگر ایسا مرض ہو تو یہ بہت مہلک ہوتا ہے نظر بہت کمزور ہو جاتی ہے مریض کو ہر قسم کے رنگ نظر آتے ہیں ہوا میں سیاہ بھنگے اڑتے نظر آتے ہیں چیزوں پر سلیٹی رنگ کا پردہ پڑا نظر آتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ مریض دھند میں سے دیکھ رہا ہے اشیاء سرخ نظر آتی ہیں پڑھتے وقت الفاظ سرخ نظر آتے ہیں ماسوائے فاسفورس کے یہ علامت کسی اور دوا میں موجود نہیں ہے دوسری ادویات میں سرخ نظری موجود ہے مگر الفاظ کا سرخ نظر آنا صرف اور صرف فاسفورس کی علامت ہے۔

آنکھ کے پردہ بصارت کی سوزش اور پیشاب میں البومن فاسفورس کا اظہار ہے۔ ماہواری دب جانے یا رحم کی خرابی یا بیضہ دانیوں کی خرابیوں کی وجہ سے آنکھ کے پردہ بصارت کی سوزش میں بھی فاسفورس مظہر دوا ہوتی ہے جب آپ کسی مرض کا علاج کر رہے ہوں تو یہ یاد رکھیں کہ آنکھیں پورا جسم نہیں ہیں کہ آنکھ کی ساخت میں خلل ہو سکتا ہے کہ مرض کا ابتدائی اشارہ ہو کہ مرض جسم کے کسی اور حصے میں موجود ہے اس لئے دوا کا انتخاب کرتے

وقت جسمانی علاماٹ کو دیکھئے ہو سکتا ہے جسمانی علامات موجود ہوں۔

ہم جانتے ہیں کہ فاسفورس نظر کی کمزوری Amblyopia یا آنکھوں میں درد اور نظر کی کمزوری Asthenopia میں مظہر ہوتی ہے خاص طور پر جب اس کے ہمراہ گردوں کے امراض ہوں یا نظر کی کمزوری کی وجہ حیوانی رطوبات کا ضیاع ہو۔ جب مریض مطالعہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو الفاظ دھندلا جاتے ہیں اور بھاگنے لگتے ہیں آنکھیں دکھتی ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے۔ فاسفورس ٹائی فائڈ بخار سے یا مباشرت کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہونے والی نظر کی کمزوری میں فائدہ مند دوا ہے۔ آسمانی بجلی کی چمک سے اندھاپن پیدا ہو جائے تو دوا فاسفورس ہوتی ہے ایسے حالات میں مریض کو موم بتی کے گرد سبز رنگ کا ہالہ نظر آتا ہے میں یہ بھی کہوں گا کہ فاسفورس موتیابند کو روکتی ہے موتیا بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ دوسری ادویات جو موتیا میں فائدہ مند ہیں درج ذیل ہیں سلیشیا۔ برائٹا کارب۔ کونیم۔ سیکیل کار۔ نیٹرم میور۔ کلکیریا کارب۔ میگنیشیا کارب وغیرہ۔ فاسفورس آوازوں سے پر حسی کے علاوہ معکوس اثرات بھی پیدا کرتی ہے بہرا پن یا سماعت میں دقت پیدا کرتی ہے خاص طور پر انسانی آواز سنائی نہیں دیتی اس کے الٹ علامات اگنیشیا میں موجود ہیں ممکن ہے بہرا پن اعصابی ہو جیسے کہ ٹائی فائڈ بخار کے بعد ہو جاتا ہے۔

کانوں میں اجتماع خون ہو تب بھی فاسفورس مظہر دوا ہو سکتی ہے جب سماعت میں دقت ہو کانوں میں بھنبھناہٹ اور دھاڑنے کی آوازیں آتی ہوں۔

فاسفورس خون پر عمل کرکے خون کے انجماد کی قوت تباہ کر دیتی ہے اس لئے معمولی سے معمولی زخم سے بھی بہت خون خارج ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ علامات ہیں جو ہمیں ہانیمن نے دی ہیں۔ ہانیمن نے علامات کو اس طریقے سے اکٹھا کیا ایک آزمائش کنندہ نے بتایا کہ اس نے اپنی انگلی میں سوئی چبھولی تو خون بند کرنے میں مشکل پیش آئی۔ ہانیمن نے اس علامت کو فاسفورس کی ممکنہ علامت کے طور پر لکھ لیا۔ بعد میں ایک اور مریضہ نے تفصیلاً اپنی علامات بیان کیں اس عورت کو اس طرح خون آتا کہ رکنے کا نام نہ لیتا ہانیمن نے اس کو

فاسفورس دی تو وہ عورت شفایاب ہو گئی اس وقت سے لے کر اب تک فاسفورس کو جریان خون کے میلان کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ لیکسیس میں بھی یہ علامت موجود ہے مگر اس کی اتنی مکمل آزمائش نہیں ہوئی جتنی کہ فاسفورس کی ہو چکی ہے۔

فاسفورس خون کی قے کے مرض میں (Haematemesis) استعمال کی جاتی ہے جب اس کی وجہ ماہواری کا دب جانا ہو اور قے ماہواری کی قائم مقام ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ وجہ معدہ میں عام اجتماع خون ہو یا معدہ کا کوئی عضوی مرض ہو۔ خاص طور پر معدہ کا کینسر ہو یا معدہ کا گول السر ہو۔

قے میں سیاہی مائل پیپ دار مادہ خارج ہوتا ہے جیسے کہ پسی ہوئی کافی ہو۔ فاسفورس کو خون تھوکنے کے مرض (Haemoptysis) میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جب درج بالا علامات موجود ہوں۔

لیکچر نمبر ۵۵

سرمہ سے بننی ادویات

انٹی مونیم کروڈم
- دل اور دوران خون کے دباؤ میں کمی
- پسینے میں اضافہ
- لعاب دار جھلیوں کا نزلہ
- متلی۔ قے۔ دست۔ غشی۔ قوت حیات کا ہمت ہار جانا (Collapse)
- جلد۔ حمرہ۔ آبلے پھنسیاں

ہم سرمہ سے بننی ادویات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں انٹی مونیم کروڈم اور انٹی مونیم ٹارٹ۔ انٹی مونیم کروڈم سرمہ دھات نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب کچی دھات ہے جو فطری طور پر پائی جاتی ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹ ایک مرکب نمک ہے انٹی منی ٹارٹاریٹ اور پوٹاش کا مرکب۔ انٹی منی کی اور بھی ادویات ہیں جو علاج کی غرض سے استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن ہم صرف انٹی مونیم کروڈم اور انٹی مونیم ٹارٹ کا مطالعہ کریں گے کیونکہ یہ ادویات ہی بہت اہم ہیں۔

انٹی منی دل اور دوران خون پر دباؤ ڈالتی ہے سانس کی آمد ورفت میں بھی ابتری پیدا کرتی ہے بہت سے مریضوں کو زیادہ پسینہ آنے لگتا ہے اس کے بعد انٹی منی کے عمل کی اہم جگہ لعاب دار جھلیاں ہیں۔ انٹی مونیم کروڈم خاص طور پر غذا کی نالی کی لعاب دار جھلیوں پر عمل کرتی ہے۔ انٹی منی قے دست متلی غشی اور ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے قے کا ابتدائی مواد غذا اور بلغم پر مشتمل ہوتا ہے اس کے بعد صفرا اور آخر کار خون کی قے آتی ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انٹی منی جگر پر اثر انداز ہوتی ہے جس کے نتیجے میں صفرا کی قے ہوتی ہے بلکہ اس کی

وجہ یہ ہے کہ انٹی منی صفرا کے بہاؤ کا رخ الٹ دیتی ہے۔ اعضاء میں مروڑ پڑتے ہیں ان کے ہمراہ دست آتے ہیں جس کے نتیجے میں آپ کو قوت حیات کے ہار جانے کی تصویر ملتی ہے بالکل ویسی ہی نقاہت جیسی کہ ہیضہ میں نظر آتی ہے۔

انٹی منی کی قے اور خصوصیات مقامی نہیں ہوتیں تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ معدہ نیست ونابود ہونا شروع ہو جاتا ہے معدہ کی جگہ ایک غبارہ رکھا گیا اور انٹی منی کا خون میں ٹیکہ لگایا گیا تو فوری ڈکار آنا شروع ہو گئے اس کے باوجود کہ معدہ موجود نہیں ہے اس لئے انٹی منی ریوی معدی عصب کے ذریعے عمل کرتی ہے۔

انٹی منی تشنج پیدا کرتی ہے اس کی وجہ راس النخاع میں دوران خون کی ابتری ہوتی ہے۔

کسی بھی انٹی منی دوا سے پھیپھڑوں میں اجتماع خون پیدا ہو جاتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے زہر سے پھیپھڑوں کے ایک حصے میں جگر کی مانند بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے خاص طور پر انٹی مونیم ٹارٹ ایسا کرتی ہے اور پھیپھڑے میں جگر کی تبدیلی لے آتی ہے لیکن مجھے اس بات پر شک ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ عمل دراصل پھیپھڑوں کے پھیلاؤ کی قوت میں کمی ہے جگر جیسی تبدیلی نہیں ہے۔

آپ دیکھیں کہ انٹی منی سانس کی تنگی پیدا کرتی ہے پھیپھڑوں میں زیادہ ہوا بھر جاتی ہے اور وہ خارج نہیں ہوتی (Emphysema) دمہ نفاخ الریہ ہو جاتا ہے۔

جن جانوروں کو انٹی مونک ایسڈ دیا گیا ان کے دل اور جگر میں چربی دار تبدیلیاں رونما ہو گئیں۔ انٹی منی کی تمام ادویات جلد پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں جلد کی سوزش ایک حد تک ست اور کاہل ہوتی ہے لیکن اس کا نتیجہ نمایاں ہوتا ہے سب سے پہلے معمولی سا سرخ پن آتا ہے اس کے بعد آبلے پیدا ہو جاتے ہیں بعد میں یہ آبلے پھنسیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں یہی پھنسیاں انٹی منی کی نمایاں خصوصیت ہیں۔ خاص طور پر انٹی منی ٹارٹاریٹ کی نمایاں خصوصیت ہیں یہ آبلے چیچک کے آبلوں سے مشابہ ہوتے ہیں اتنے مشابہ کہ انٹی مونیم ٹارٹ

کو چیچک میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور چیچک کی بہت کامیاب دوا ہے۔

انٹی منی اس وقت بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب آلات تناسل پر آبلے پیدا ہو جائیں خواہ ان کی وجہ سفلس کی سمیت ہو یا نہ ہو۔ انٹی مونیم ٹارٹ کی اہمیت آبلوں میں زیادہ ہے اور انٹی مونیم کروڈم کی اہمیت اٹن گٹوں میں زیادہ ہے (سخت ابھار جو ہاتھوں اور پاؤں پر پیدا ہو جاتے ہیں)۔

آئیں اب انٹی مونیم کروڈم کا مطالعہ کرتے ہیں

انٹی مونیم کروڈم

انٹی مونیم کروڈم	برائی اونیا۔ اپی کاک۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا کیمو ملا سلفر۔ آرسنک۔ ہیپر سلفر۔ رینن کولس بلبوسس ایتھوزا اسائنا پیم

درج بالا سکیم میں نے انٹی مونیم کروڈم کی پیروکار کوئی دوا نہیں بتائی۔ سکلا کی بابت کہا جاتا ہے کہ یہ انٹی مونیم کروڈم کی پیروی کرتی ہے مگر میں ذاتی طور پر اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا۔

جب انٹی مونیم کروڈم مظہر دوا ہو تو ہمیں نمایاں دماغی علامات نظر آتی ہیں خاص طور پر یہ دوا بچوں میں بہت استعمال کی جاتی ہیں جب بچے غصہ ور اور تنگ مزاج ہوں۔ حتیٰ کہ ایسے بچے اپنی جانب کسی کا دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے اگر مریض بڑا ہو تو بالکل پلساٹیلا کی مانند افسردہ اور برہم ہوتا ہے چند مریضوں میں دماغی اکساہٹ جنسی تحریک میں اضافہ کر دیتی ہے مریض کسی خوبصورت عورت کو دیکھ کر وجد میں آجاتا ہے بہت خوش ہوتا ہے۔

بچوں میں تنک مزاجی کے ہمراہ متلی نبض بے ترتیب اور چہرہ گرم اور سرخ ہوتا ہے بچے کا منہ سرد پانی سے دھلایا جائے تو بچہ چڑ چڑا ہو جاتا ہے لیکن اگر بچے کا منہ گرم پانی سے دھلایا جائے تو اتنا چڑ چڑا اور تنک مزاج نہیں ہوتا۔ اس علامت کے ہمراہ شکم کی علامات بھی موجود ہوتی ہیں اور یہ علامات نمایاں ہوتی ہیں انٹی مونیم کروڈم شکم کے نزلہ میں فائدہ مند دوا ہے خواہ یہ نزلہ سردی لگ جانے سے یا نامناسب غذا استعمال کرنے سے پیدا ہوا ہو۔ سب سے پہلے زبان پر سفید پشم ہوتی ہے اور یہ سفیدی زبان کے پچھلے حصے پر یکساں پھیلی ہوئی ہوتی ہے جیسے کہ زبان پر سفیدی کی گئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ زبان برائی او نیا کی مانند خشک ہو بسا اوقات اس سفیدی میں ہلکے بھورے رنگ کی آمیزش ہوتی ہے خصوصاً زبان کے عقبی حصے پر۔ کبھی کبھار زبان کے کنارے سرخ اور ان میں دکھن ہوتی ہے اکثر حلق میں زرد رنگ کا بلغم جمع ہو جاتا ہے متلی اور قے ہوتی ہے بچہ جونہی کھاتا یا پیتا ہے قے کر دیتا ہے۔ انٹی مونیم کروڈم معدہ کو غذا سے بھر لینے کی وجہ سے پیدا ہونے والی قے میں مفید ہے یا اگر غیر ہضم غذا کھالی گئی ہو یا زیادہ روغنی غذا کھالی گئی ہو یا کھٹی شراب یا سرکہ استعمال کرنے سے معدہ ابتر ہو گیا ہو یا سورج کی گرمی لگ گئی ہو تو انٹی مونیم کروڈم مفید دوا ہے۔

مریض بڑا ہو تو قے میں غذا خارج ہوتی ہے بچہ ہو تو دودھ کی دھی بنا کر نکال دیتا ہے بھوک بگڑ جاتی ہے ممکن ہے شکم میں قولنجی درد بھی ہو۔ پیشاب میں ہمیشہ لیتھک ایسڈ خارج ہوتا ہے۔ آنتیں بھی متاثر ہوتی ہیں اکثر اوقات دست آتے ہیں پاخانہ میں دستوں کے ہمراہ سدے خارج ہوتے ہیں۔ تیزابی اشیاء یا سرکہ استعمال کرنے سے اسہال میں اضافہ ہو جاتا ہے سرد پانی سے نہانے اور گرمی سے بھی اسہال میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب قے غالب ہو تو قبض موجود ہوتا ہے اور پاخانہ میں خشک سدے خارج ہوتے ہیں جو نا ہضم شدہ دہی کی مانند نظر آتے ہیں بڑھاپے میں خاص طور پر ایسے پاخانے آتے ہیں۔ انٹی مونیم کروڈم بچپن اور بڑھاپے کی دوا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کبھی دست آئیں اور کبھی قبض ہو جائے قبض ہو تو پاخانہ بہت سخت ہو جاتا ہے لیکن اگر دست آرہے ہوں تو پتلے پاخانے کے ہمراہ سدے خارج

ہوتے ہیں۔

آیئے اب انٹی مونیم کروڈم اور اس کی مماثل ادویات کا فرق تلاش کریں۔ ایتھوزا کے بچے دانت نکالنے کے زمانے میں دھی کی مانند قے کرتے ہیں اور ایتھوزا ہمارا آخری سہارا ہوتی ہے یا کبھی کبھار شدید قے آتی ہے اور بچہ نقاہت کا شکار ہو جاتا ہے قے کرنے کے بعد بچہ سو جاتا ہے جب جاگتا ہے تو بھوکا ہوتا ہے دوبارہ کھاتا ہے اور قے کر دیتا ہے انٹی مونیم کروڈم کا بچہ جوں ہی دودھ ہضم کر لے اس کی بھوک چمک جاتی ہے ایتھوزا ان مریضوں کے لئے مفید دوا ہے جو بہت دیر سے بیمار ہوں کمزور ہوں اور اس کی وجہ ناقص غذا کا استعمال ہو۔

دانت نکلنے کے زمانے میں یا گرم موسم کی وجہ سے بچوں کے مسوڑھوں میں درد ہوتا ہے دکھن ہوتی ہے اس دکھن اور درد کو ایتھوزا دور کر دیتی ہے جب قے کی نمایاں علامت موجود ہو یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔

انٹی مونیم کروڈم کی مانند اپی کاک میں بھی غذا کھانے کے بعد قے آتی ہے لیکن متلی اپی کاک کی نمایاں علامت ہے اور یہ متلی انٹی مونیم کروڈم سے زیادہ ہوتی ہے ڈکار اور قے انٹی مونیم کروڈم کی نمایاں خصوصیت ہے جب کہ متلی اپی کاک کی نمایاں خصوصیت ہے اپی کاک کی زبان صاف یا اس پر معمولی سی گندی پشم ہوتی ہے لیکن انٹی مونیم کروڈم کی زبان پر سفیدی کی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

برائی اونیا انٹی مونیم کروڈم سے مماثل ہے زبان سفید منہ خشک اور قبض۔ برائی اونیا خوش خوراک افراد کے نزلہ معدیہ کے لئے موزوں دوا ہے ان افراد کا مزاج زود حس ہوتا ہے برائی اونیا کی زبان انٹی مونیم کروڈم کی زبان سے قدرے مختلف ہوتی ہے برائی اونیا کی زبان آخر میں اور درمیان میں زیادہ سفید ہوتی ہے جب کہ کنارے صاف ہوتے ہیں اسکے بعد برائی اونیا میں قبض موجود ہے برائی اونیا کا پاخانہ سخت خشک اور بھورا ہوتا ہے لیکن اگر دست آرہے ہوں تو دست بدبودار پتلے اور دستوں میں سے پرانے پنیر کی بو آتی ہے۔

پلساٹیلا بھی انٹی مونیم کروڈم سے مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات مریض کی

دماغی حالت میں مشابہ ہیں دونوں ادویات میں سور کا گوشت کھانے سے معدہ چوپٹ ہو جاتا ہے لیکن پلساٹیلا میں انٹی مونیم کروڈم کی قے موجود نہیں ہے پلساٹیلا کے پاخانے عموماً سبزی مائل یازردی مائل سبز ہوتے ہیں اور کیچڑ نما ہوتے ہیں اور یہ علامات خاص طور پر مرکب غذا کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں آئس کریم کیک پیسٹری وغیرہ کھانے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔

انٹی مونیم کروڈم جلد پر اثرانداز ہو کر سخت ابھار (اٹن گٹہ) پیدا کرتی ہے بسااوقات ایگزیما میں مظہر ہوتی ہے جب جلد میں درج بالا علامات موجود ہوں انٹی مونیم کروڈم ناخنوں پر نمایاں اثر کرتی ہے ناخن ناقص پیدا ہوتے ہیں اگر چوٹ لگ جانے سے ناخن ٹیڑھے اور بد شکل اگ رہے ہوں تو انٹی مونیم کروڈم ان کو فطری حالت میں لاتی ہے اور ناخن فطرت کے مطابق پیدا ہوتے ہیں میرے ذاتی گھوڑے کے سم پھٹ گئے تھے انٹی مونیم کروڈم کھلانے سے درست ہو گئے۔

جن بچوں کو انٹی مونیم کروڈم کی ضرورت ہوتی ہے ان کو اکثر پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں پھنسیوں کے کھرنڈ اٹن گٹہ کی مانند ابھرے ہوئے ہوتے ہیں کھرنڈوں کا رنگ شہد کے رنگ جیسا ہوتا ہے جلد کا متاثرہ حصہ پھٹا ہوا ہوتا ہے یہ علامت ناک کے نتھنوں اور منہ کے کونوں میں نمایاں نظر آتی ہے۔

مجھے ایک ایسا مریض بھی یاد ہے جس کا خناق انٹی مونیم کروڈم سے شفایاب ہو گیا تھا۔ درج ذیل علامات موجود تھیں بچہ چڑچڑا تھا اپنی جانب دیکھا جانا بھی گوارہ نہ کرتا تھا رونے لگتا تھا یہ علامت خاص طور پر اس وقت موجود ہوتی تھی جب بچہ سو کر اٹھتا تھا ناک کے نتھنے اور منہ کے کنارے پھٹے ہوئے تھے اور ان پر کھرنڈ جمے ہوئے تھے نہ صرف انٹی مونیم کروڈم میں یہ علامات دور کیں بلکہ خناق کا مرض بھی شفایاب کر دیا۔

آنکھوں میں سوزش ہوتی ہے سورج کی چمک دار روشنی سے تکلیف ہوتی ہے آگ کی چمک بھی تکلیف کا باعث ہوتی ہے یہ علامت یہاں آپ کو مرکیورس کی یاددھانی کرائے

گی۔

انٹی مونیم کروڈم کو گریفا ئٹس سے الگ کیا جا سکتا ہے انٹی مونیم کروڈم میں آنکھ کے کونوں میں کھر دراپن ہوتا ہے جب کہ گریفا ئٹس میں پپوٹوں کی مکمل سوزش موجود ہوتی ہے۔

انٹی مونیم کروڈم زنانہ اعضا پر بھی اثر رکھتی ہے جب رحم کا بوجھ مسلسل نچلی جانب ہو رحم ٹل گیا ہو ایسا احساس ہو کہ کوئی شے فرج سے باہر نکلنا چاہ رہی ہے بیضہ دانیوں کے علاقے کو چھونا برداشت نہ ہو انٹی مونیم کروڈم خاص طور پر اس وقت مفید ہے جب سرد پانی سے نہانے کی وجہ سے ماہواری آنا بند ہو گئی ہو دب گئی ہو۔ پانی جیسا لیکوریا آتا ہو لیکوریا میں چھوٹے ڈلے خارج ہوتے ہوں۔

انٹی مونیم کروڈم کا ایک اور استعمال بھی ہے جس کا ذکر میں اہم سمجھتا ہوں اور ہم نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے جو بوڑھے افراد گنٹھیا سے تکلیف اٹھا رہے ہوں خاص طور جب ان کا مزاج ہی گٹھیاوی ہو گئی جوڑوں پر گٹھیاوی گانٹھیں بن گئی ہوں تو انٹی مونیم کروڈم مددگار ثابت ہوتی ہے تاہم انٹی مونیم کروڈم کی شکمی علامات کی موجودگی ضروری ہے اس کے بغیر انٹی مونیم کروڈم گنٹھیا میں کارآمد نہ ہو گی۔

انٹی مونیم ٹارٹ

انٹی مونیم ٹارٹ
- ۱۔ حلق اور پھیپھڑے
  - برائنٹا کارب۔ لیکسیس۔ اپیکاک۔ کالی ہائیڈ
  - فاسفورس۔ سلفر۔ کاربو ویج۔ لاروسیریس۔ امونیم کارب
  - برومین آیوڈین۔ سینیگا
- ۲۔ جلد
  - کونیم۔ مرکیورس۔ کالی بائی کرام۔ کالی ہائیڈر اڈیکم
- ۳۔ آنتیں
  - وریٹرم البم۔ مرک

انٹی مونیم ٹارٹ یا ٹارٹار ایمیٹک انٹی منی اور پوٹاش کا مرکب ہے دونوں عناصر دوران خون کو دباتے ہیں پس یہ علامت آپ کو انٹی مونیم ٹارٹ میں نمایاں نظر آئے گی انٹی مونیم ٹارٹ پھیپھڑوں اور دل کی کمزوری پیدا کرتی ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹ سر میں پراگندگی پیدا کرتی ہے پیشانی گرم ہوتی ہے ابتری ایسی ہوتی ہے کہ جیسے مریض سونا چاہتا ہو یہ سستی بعد دوپہر زیادہ ہو جاتی ہے بسااوقات سر درد کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے سر کے گرد پٹی بندھی ہوئی ہے یہ سر درد دماغ میں خون کی مجہول حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی سر درد جلسی میم، سلفر، مرکیورس اور کاربالک ایسڈ اور بہت سی دوسری ادویات میں بھی موجود ہے ٹھنڈی ہوا اور حرکت سے مریض ہشاش بشاش ہو جاتا ہے سر کو دھونے سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہ علامت انٹی مونیم کروڈم کے الٹ ہے انٹی مونیم کروڈم میں سرد پانی سے اضافہ ہوتا ہے بسااوقات سر کا درد دائیں جانب اور دھڑکن دار ہوتا ہے سر درد کی ایک اور قسم بھی ہے دائیں کنپٹی میں کھچاؤ یہ کھچاؤ نچلی جانب جبڑے کی ہڈی میں جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا ہڈیوں کی جھلی کا گٹھیاوی اور پھاڑنے والا درد ہوتا ہے اگر مریض بچہ ہو تو دیکھا جانا بھی گوارا نہیں کرتا نہ ہی چھوا جانا گوارا کرتا ہے اگر آپ بچے کو زبردستی اٹھانے کی کوشش کریں تو ممکن ہے بچے کو اینٹھنیں ہونے لگیں۔ نیند سے جاگنے کے

بعد بچہ احمق نظر آتا ہے بچہ اتنا چڑچڑا ہوتا ہے کہ اس کی جانب دیکھیں تو واویلا کرنے لگتا ہے۔
انٹی مونیم ٹارٹ کے امراض میں چکر ہمراہ ہوتے ہیں اور چکر سستی اور کاہلی کے ساتھ بدل بدل کر آتے ہیں۔

اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ انٹی مونیم ٹارٹ ابھار دب جانے میں مظہر ہوتی ہے اس وجہ سے سر کی یہ علامات پیدا ہوتی ہیں خاص طور پر اس کی ضرورت سرخ باد خسرہ یا ستیلا میں پڑتی ہے جب یہ مکمل طور پر باہر نہ آرہے ہوں یا واپس جا چکے ہوں تو چہرہ کا رنگ ارغوانی یا نیلاہٹ مائل ہوتا ہے بچے میں کاہلی بڑھتی جاتی ہے بچے کو جھٹکے لگتے ہیں سانس میں شدید تنگی اور سانس میں سے کھڑ کھڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔ یہ علامات ناامیدی کا اظہار ہیں انٹی مونیم ٹارٹ فوری عمل کرتی ہے اور خسرہ وغیرہ کو باہر لے آتی ہے اور بچے کی زندگی بچ جاتی ہے۔ اب جو علامات میں بیان کر چکا ہوں ان کے ہمراہ دو طرح کے مظاہر ہوتے ہیں اور ان کے لئے انٹی مونیم ٹارٹ فائدہ مند ہوتی ہے پھیپھڑوں اور آنتوں کے امراض اور بچوں کے امراض سینہ میں انٹی مونیم ٹارٹ بہت قیمتی دوا ہے۔ مثال کے طور پر انٹی مونیم ٹارٹ آپ کو کالی کھانسی (Whooping Cough) میں مظہر نظر آئے گی دراصل انٹی مونیم ٹارٹ ہر قسم کی کھانسی میں مظہر ہوتی ہے خواہ اس کی وجہ بچے کے دانت نکلنا ہوں یا کوئی بھی اور وجہ ہو ہر بار جب بچے کو غصہ آتا ہے تو اسے کھانسی ہونے لگتی ہے اور ایسا اکثر ہوتا ہے غذا لینے سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے اور کھانسی کا اختتام غذا اور بلغم کی قے پر ہوتا ہے۔

امراض سینہ کی ایک اور قسم بھی ہے جس میں انٹی مونیم ٹارٹ مظہر ہوتی ہے شیر خوار بچہ اچانک ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے اس طرح روتا ہے کہ جیسے اس کا سانس ختم ہو رہا ہو بچے کو اٹھا کر سیدھا کر دیا جائے اور ادھر ادھر گھمایا جائے تو بہتری ہوتی ہے ممکن ہے کہ سانس کی نالیوں کی سوزش کی ابتدا ہو سینہ کا معائنہ کرنے پر آپ کو بلغم کی کھڑ کھڑ سنائی دے گی انٹی مونیم ٹارٹ فوراً عمل کر کے مرض کو جڑ سے ختم کر دے گی اور بچہ شفایاب ہو جائے گا۔

کھانسی کی ایک اور قسم بھی ہے جس میں انٹی مونیم ٹارٹ استعمال کی جا سکتی ہے

سانس کی آمد و رفت کے ہمراہ خر خر کی آواز سنائی دیتی ہے ڈھیلی کھانسی ہوتی ہے مگر اس کے باوجود بچہ بلغم اکھاڑ کر باہر نہیں نکال سکتا علامات ترقی جاری رکھتی ہیں بچہ سست ہوتا جاتا ہے سر گرم اور پسینے سے شرابور ہوتا ہے کھانسی کم ہو جاتی ہے نبض کمزور ہوتی ہے اور آکسیجن کی کمی کی وجہ سے بچے کا رنگ نیلا ہونا شروع ہو جاتا ہے ایسی حالت میں جتنی جلدی بچے کو انٹی مونیم ٹارٹ دیں گے اتنی ہی تیزی سے بچے کی حالت بہتر ہونا شروع ہو جائے گی۔

انٹی مونیم ٹارٹ بوڑھوں کی سانس کی تنگی میں مفید ہے جب بوڑھے صرف بیٹھ کر ہی سانس آسانی سے لے سکیں۔ بوڑھوں کے پھیپھڑوں کے فالج میں بھی مفید ہے جب سینہ سے بلغم کی خر خراہٹ سنائی دے اور بوڑھے افراد کو بلغم اکھاڑنے میں مشکل پیش آتی ہو۔ اس علامت پر برائنا کارب انٹی مونیم ٹارٹ کی پیروی کرتی ہے اور اس کا بقایا کام مکمل کرتی ہے۔ آیئے اب چند مشابہ ادویات پر بھی نگاہ ڈالیں۔ بسااوقات بچوں کے پھیپھڑوں کی خرابیوں میں اپی کاک انٹی مونیم پر فوقیت رکھتی ہے بچے کے سینے میں بلغم کی زوردار خر خراہٹ سنائی دیتی ہے جب بچہ کھانستا ہے تو ساتھ ہی بچے کو متلی ہوتی ہے معمولی سا بلغم اکھڑتا ہے۔

جب پھیپھڑوں کے فالج کا خطرہ ہو تو انٹی مونیم ٹارٹ کا موازنہ بہت سی ادویہ کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔

لیکسیس۔ سو کر اٹھنے کے بعد مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کالی ہائیڈراڈ یکم۔ پھیپھڑوں کا استسقاء اور بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ ہوتی ہے معمولی سا بلغم خارج ہوتا ہے بلغم کا رنگ سبز اور بلغم جھاگ دار ہوتا ہے۔

کاربوویج بھی ایسے حالات میں مفید دوا ہے جب سینہ میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہو سانس ٹھنڈا ہو گھٹنوں سے لے کر پاؤں تک ٹانگیں ٹھنڈی ہوں۔

مائکس اس وقت فائدہ مند ہے جب سینہ میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہو مریض بہت بے آرام ہو مائکس خاص طور پر ٹائی فائڈ بخار کے بعد مظہر ہوتی ہے جب نبض کی رفتار اور قوت کم ہو جائے اور مریض بے ہوشی میں جا رہا ہو۔

ایسے حالات میں آپ اومونیم کارب کو بھی یاد رکھیں۔ انٹی مونیم ٹارٹ نومولود بچوں کی سانس کی تنگی (Asphyxia) میں فائدہ مند دوا ہے جب نومولود کے حلق میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہو بچہ کو سانس کی تنگی ہو (Asphyxia Neonatorum)۔ لاروسیریس نومولود کی سانس کی تنگی میں اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب بچے کا چہرہ نیلا ہو چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہوں سانس کی شدید تنگی ہو بچہ ہانپتا ہو۔

انٹی مونیم ٹارٹ نمونیہ کی مکمل تصویر کشی کرتی ہے پھیپھڑوں کے خاص حصوں میں فالج ہو جاتا ہے پھیپھڑوں میں سے خرخر کی باریک آوازیں سنائی دیتی ہیں حتی کہ پھیپھڑوں کے سخت حصوں سے بھی آوازیں آتی ہیں صبح کے قریب سانس میں شدید تنگی ہوتی ہے مریض کو سانس لینے کے لئے اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹ صفراوی نمونیہ میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب نمونیہ کے ہمراہ جگر میں اجتماع خون ہو اور یرقان نمایاں ہو۔ فم معدہ چھونے اور دباؤ سے پر حس ہو متلی ہوتی ہوتے آتی ہو شکم ہوا سے پھولا ہوا ہو۔ اگر درج بالا علامات شرابیوں کے نمونیہ میں بھی ہوں تو انٹی مونیم ٹارٹ استعمال کی جاسکتی ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹ آبلے پیدا کرتی ہے جو چیچک کے آبلوں سے نزدیک ترین مماثلت رکھتے ہیں اس لئے انٹی مونیم ٹارٹ چیچک میں بہت فائدہ مند دوا ہے اور اس کو اس وقت بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جب ابھی چیچک کے آبلے نمودار نہ ہوئے ہوں خشک اور تنگ کرنے والی کھانسی موجود ہو جبکہ دریں حالات کھانسی برائی اونیا کا مشورہ دیتی ہو مگر آپ کو یہاں انٹی مونیم ٹارٹ استعمال کرنی چاہیے کیونکہ یہ تمام علامات پر حاوی ہو جاتی ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹ کھانسی اور اس کی وجوہات کو بھی شفایاب کرتی ہے انٹی مونیم ٹارٹ اچانک پھوٹ پڑنے والے امراض خسرہ سرخ بادہ اور چیچک کے مرض کی آنکھوں کی علامات کو بھی شفایاب کرتی ہے جو ان امراض کے ہمراہ ہوتی ہیں۔

آنتوں کے امراض میں انٹی مونیم ٹارٹ کی درج ذیل علامات ہوتی ہیں۔ متلی۔

شدید پریشانی ڈکاروں کا ذائقہ سڑے ہوئے انڈوں کی مانند جماہیاں سستی قے سبز اور پانی کی مانند بسااوقات جھاگ دار قے۔ قے کرتے وقت ہاتھ کانپتے ہیں اور قے کرنے کے بعد غنودگی۔ یہ امکان بھی رد نہیں کیا جاسکتا کہ قے اور دست اکٹھے آئیں۔ ہر علامت سے نقاہت ظاہر ہوتی ہے جلد سرد ہاتھ اور پاؤں برف کی مانند سرد اسہال کثیر مقدار اور پانی کے سے پیاس بہت کم ہوتی ہے یا مریض کبھی کبھار ایک گھونٹ پانی پیتا ہے تیزابی اشیاء اور پھلوں کی خواہش ہوتی ہے قولنجی درد ہوتا ہے یہاں آپ کو وریٹرم البم کی مکمل تصویر نظر آئے گی مگر دونوں ادویات کا فرق یہ ہے کہ وریٹرم البم میں پیشانی پر زیادہ سرد پسینہ ہوتا ہے اور انٹی مونیم ٹارٹ میں سستی اور کاہلی زیادہ ہوتی ہے۔

اگر انٹی مونیم ٹارٹ آبلے پیدا کردے تو اس کی دافع اثر دوا کونیم ہے۔

لیکچر نمبر ۵۶

پارہ سے بنائی گئی ادویات

مرکیورس ویوس اور سالوبلس
مرکیورس ڈلس
مرکیورس کروسی وس
مرکیورس ایسی ٹیکس
مرکیورس پروٹو آیوڈیٹس
مرکیورس بن آیوڈیٹس
مرکیورس سائنائڈس
سنابیرس
مرکیورس سلف
مرکیورس پریسی پی ٹیٹ رب

ہیپر سلفر
سنکونا
نائٹرک ایسڈ
ڈلکامارا
کالی ہائیڈراڈیکم
اورم
ایسافوٹیڈا
سٹافی سیگریا
لیکسیس
آیوڈین
میزیریم
سٹلینجیا

اب ہم مرکیورس کے مرکبات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ ایلوپیتھ اور حکماء مرکیورس کو بطور دوا مدتوں سے استعمال کرتے آرہے ہیں اور اس کو بے تحاشہ استعمال کیا جاتا ہے اس کے غلط استعمال نے اسے بطور دوا لوگوں میں غیر مقبول بنادیا ہے۔ پرانے طریقہ کار کے ایسے بہت سے معالج بھی ہیں جنہوں نے مرکری کے بدل سے وہی فوائد حاصل کیے جو مرکری سے حاصل کئے جاتے تھے اگرچہ یہ معالج کامیاب تو ہوئے مگر مرکیورس کی فائدہ مندی کی برابری نہ کر سکے۔ پرانے وقتوں میں مرکیورس کو بہت استعمال کیا گیا مگر اب اتنے

ایلو پیتھ معالج یا حکیم موجود نہیں ہیں جو مرکیورس کا عام استعمال کریں مرکیورس کے استعمال میں احتیاط دنیائے طب کی ترقی کی گواہی نہیں ہے بلکہ مرکیورس کے بھیانک نتائج کی وجہ سے یہ لوگ مرکیورس کو اب کم استعمال کرتے ہیں۔

بہت سے معالج اپنے مریضوں کو یہ نہیں بتاتے کہ وہ ان کو پارہ کھلا رہے ہیں کئی معالجوں نے مرکری کے بدل کے طور پر پوڈو فائلم اور لیپٹنڈرا کا انتخاب کر لیا ہے اور جگر کے امراض کا علاج ان ادویات سے کرتے ہیں۔

ہم ہومیو پیتھک طریقہ کار کے معالج مرکیورس استعمال کرنے سے گھبراتے نہیں ہیں کیونکہ ہم اس کا استعمال ایک قانون کے دائرے میں رہ کر کرتے ہیں اور استعمال کی راہ نمائی مرکیورس کے انسانی جسم پر اثرات کرتے ہیں اس لئے ہمیں مرکیورس کے بُرے نتائج کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

آپ دیکھیں کہ میں نے مرکیورس سے بنائی گئی بہت سی ادویات کے نام لکھے ہیں ان سب میں ادویاتی خصوصیات ہیں ہم الگ الگ ان پر وقت ضائع نہیں کریں گے ہمارا مقصد تو مرکیورس کے عمل سے علاج کا ہے اب میں آپ کو مرکیورس کی نمایاں علامات بتاؤں گا جس سے آپ ان میں سے کسی دوا کو بھی ترجیح دے سکیں گے آپ کو مریض کی عام حالت سے پتہ چل جائے گا کہ مریض کو کسی مرکیورس دوا کی ضرورت ہے اس کے بعد فیصلہ آپ خود کریں گے کہ کونسی مرکیورس دوا درکار ہے ہمارے پاس دو مرکیورس ادویات ہیں مرکیورس دی وس اور مرکیورس سالوبلس دونوں ادویات کو میں نے ایک ہی لائن میں لکھا ہے ان کو الگ کرنے کے لئے میرے پاس زیادہ علم نہیں ہے کہ میں ان کو علامات کی رو سے الگ کر سکوں ان کی آزمائش ایلین کے انسائیکلو پیڈیا میں درج ہے لیکن میرے نزدیک ان دونوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے دونوں ادویات پارہ سے بنائی گئی ہیں پارہ دھات اور ہانمین کا تحلیل پذیر پارہ۔ مرکیورس سالو بلس اصلی پارہ نہیں ہے اس میں کچھ امونیا اور کچھ نائٹرک ایسڈ شامل ہے۔ اگرچہ نائٹرک ایسڈ کا صرف سراغ ملتا ہے تاہم معمولی مقدار بھی علامات میں ردوبدل کر

سکتی ہے لیکن کس حد تک میں یہ بتانے سے قاصر ہوں۔

مرکیورس سالو بلس کی آزمائش مکمل ہو چکی ہے اور بہت عمدہ آزمائش ہے اور مرکیورس وی وس سے بہتر ہے کیونکہ مرکیورس وی وس کی علامات زہر خورانی اور مریضوں سے حاصل کی گئی ہیں دوا کی ذاتی آزمائش نہیں ہے میں آپ سے بھی کہوں گا کہ آپ مرکیورس سالو بلس کو ترجیح دیں کیونکہ اس کی علامات انسائیکلوپیڈیا میں واضح طور پر درج ہیں۔ مرکیورس وی وس اور سالو بلس کے بعد ہمارے پاس دو ادویہ مرکیورس مع کلورین ہیں اس کے بعد مرکیورس ایسی ٹیکس ہے۔ اس دوا کی ہمارے پاس بہت کم علامات موجود ہیں۔ اگلی دوادویہ آیوڈائڈ آف مرکری ہیں اور یہ ادویہ بہت اہم ہیں مرکیورس بن آیوڈائڈ کا رنگ سرخ اور پروٹو آیوڈائڈ کا رنگ زرد ہوتا ہے اس کے بعد سائنائڈ آف مرکری ہے سائنائڈ کے بعد سنابیرس ہے۔ سنابیرس مرکری کا سلفائڈ ہے اس سے نیچے سلفیٹ آف مرکری اور بعد میں مرکیورس پریسی پی ٹیٹ روبر ہے آخری تین ادویات کی ہمارے پاس بہت کم علامات ہیں سنابیرس۔ بن آیوڈائڈ۔ پروٹو آیوڈائڈ۔ کروسی وس۔ سالو بلس اور وی وس ہی ایسی ادویات ہیں جو زیادہ استعمال کی جاتی ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ بائیں جانب مرکیورس کی دافع اثر ادویات کی فہرست دی گئی ہے مرکیورس کے بے تحاشہ استعمال کے بعد پیدا ہونے والے تمام بد اثرات کو یہ ادویات دور کر دیتی ہیں۔ ان ادویات کی ایک سی اہمیت نہیں ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ ہیپر سلفر مرکیورس کی سب سے بہترین دافع اثر دوا ہے ہیپر سلفر کئی دوسری دھاتی ادویات کی بھی دافع اثر دوا ہے مرکیورس کے دوران استعمال پیدا ہونے والی دماغی علامات پر ہیپر سلفر قابو پا لیتی ہے پریشانی دکھ حتیٰ کہ خودکشی کرنے کا مزاج ہڈیوں میں ہونے والے درد منہ کی دکھن منہ کے زخم اور آنتوں کی علامات سب پر حاوی ہو جاتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ کو خاص طور پر اس وقت طلب کی جاتی ہے جب گہری بافتیں حملہ کا شکار ہو جائیں جیسا کہ ہڈیوں کی جھلی (Periosteum) ہڈیاں اور ریشہ دار بافتیں۔ رات

کے وقت مریض کی ہڈیوں میں شدید درد ہوتے ہیں۔ مرطوب موسم میں پنڈلی کی ہڈی درد کرتی ہے حلق میں زخم خاص طور پر جب سفلس کی سمیت کا دوسرا درجہ ہو اور مرکیورس کے استعمال سے الجھاؤ پیدا ہو گیا ہو۔

مرکیورس کے استعمال سے تھوک میں اضافہ ہو جائے تو سنکونا دافع اثر دوا ہے لیکن اگر بار بار موسم کی مرطوب تبدیلی سے تھوک زیادہ بننے لگے تو ڈلکامارا بہت بہتر عمل کرتی ہے۔

پوٹاشیم آیوڈائڈ یا کالی آیوڈائڈ بھی مرکیورس کی جانی پہچانی دافع اثر دوا ہے اس کا استعمال بہت دیر بعد شروع ہوا دونوں طریقہ کار نے اس کو بے تحاشا استعمال کیا خواہ مریض میں سفلس کی سمیت موجود تھی یا نہ تھی نائٹرک ایسڈ کی مانند پوٹاشیم آیوڈائڈ بھی اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب مرکیورس اور سفلس کی سمیت اکٹھی ہو کر مریض کو بیمار کر دیں خاص طور پر جب گہری بافتیں متاثر ہو رہی ہوں جیسے کہ ہڈیاں ہڈیوں کی جھلی اور غدود وغیرہ۔ ناک سے سفلس کی شدید بو ناک سے پتلے اخراجات ہوں جو اوپر والے ہونٹ کو جلا دیں دکھن اور کھردرا پن پیدا کر دیں تو آپ کالی آیوڈائڈ کو مرکیورس کے بد اثرات دور کرنے کی بہترین دوا پائیں گے۔ موسم معمولی سا مرطوب ہو جانے سے یا سرد ہوا لگ جانے سے زکام لگ جاتا ہو۔ آپ یہ یاد رکھیں کہ یہ مرکیورس کا زہر ہے جس کو کالی آیوڈائڈ باہر نکال دیتی ہے۔

آنکھیں گرم اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے آنکھیں سوجی ہوئی ہوتی ہیں گالوں کی ہڈیوں میں اعصابی درد ہوتے ہیں ناک بند اور سوجا ہوا ہوتا ہے نزلہ رقیق اور خراش دار ہوتا ہے جلن دار ہوتا ہے ایک حد تک حلق بھی دکھتا ہے ایسے حالات میں کالی آیوڈائڈ سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے جو جلد شفایاب کر سکے۔ پوٹاشیم کا ایک اور نمک بھی ہے جو مرکیورس کے بد اثرات کو ختم کرتا ہے وہ کالی کلوریکم ہے کالی کلوریکم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب مرکیورس کے زہر نے اسقربوط کا مرض پیدا کر دیا ہو مسوڑھے پھول گئے ہوں جلد پر سیاہ داغ پڑ گئے ہوں مسوڑھے اسفنج کی مانند ہوں خون رستا ہو منہ اور حلق میں زخم ہوں سانس سے بدبو

آتی ہو۔

اورم کا ذکر بھی ہو جائے جب مرکیورس کے زہر کی وجہ سے دماغی افسردگی پیدا ہو جائے خود کشی کے خیالات آتے ہوں ہڈیوں کی بوسیدگی شروع ہو جائے خاص طور پر تالو اور ناک کی ہڈیاں بوسیدہ ہونی شروع ہو جائیں تو اورم شفایاب کر دیتی ہے۔

ایسافوٹیڈا ایک اور دوا ہے جب مرکیورس ہڈیوں پر اثر انداز ہو گئی ہو۔ یہاں میں آپ کو ایسی علامت بتاتا ہو جس کو دیکھ کر آپ اس کو دوسری ادویات سے الگ کر سکتے ہیں وہ علامت ہے متاثرہ ہڈی کے گرد شدید پر حسی۔ مثال کے طور پر جب پنڈلی کی ہڈی پر زخم ہو اور ہڈی کھائی جا رہی ہو تو وہ حصہ اتنا شدید پر حس ہوتا ہے کہ مریض وہاں پٹی کا لگنا بھی برداشت نہیں کرتا آپ دیکھیں گے کہ بافتیں ہڈی کے ساتھ ثابت قدمی سے قائم ہیں۔ آپ کبھی کبھار مرکیورس سے پیدا ہونے والی پتلی کی سوزش میں ایسافوٹیڈا کو مظہر دیکھیں گے آنکھوں کے گرد شدید دکھن ایسافوٹیڈا کی ایسی علامت ہے جو اسے دوسری تمام ادویات سے ممتاز کرتی ہے۔

سٹافی سیگریا بھی مرکری کی دافع اثر دوا ہے حتیٰ کہ شدید حالات میں جب کہ جسم مرکری کے زہر سے بہت خراب ہو چکا ہو ہم دیکھتے ہیں کہ مریض بہت کمزور ہے زرد ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے زبان اور حلق میں پارہ کی نمایاں علامات مسوڑھے اسفنجی زبان ڈھیلی بے جان زبان اور حلق میں زخم ہڈیوں میں درد۔

بسا اوقات لیکسیس بھی مرکری کی دافع اثر دوا بن جاتی ہے جب مرکری کے زہر نے جسم پر لیکسیس جیسی علامات کا پیوند لگا دیا ہو۔

جب مرکری کے زہر سے غدود متاثر ہو چکے ہوں تو آیوڈین بھی مرکری کے زہر کی دافع اثر بن جاتی ہے جب مرکری کے زہر سے اعصابی نظام متاثر ہو گیا ہو اور اعصابی درد پیدا ہو گیا ہو تو مرکری کا زہر ختم کرنے کے لئے میزیریم بہترین دوا ہے ممکن ہے اعصابی درد چہرے پہ ظاہر ہوں آنکھوں میں یا جسم کے کسی بھی حصے پر ظاہر ہوں۔

ہمارے پاس آخری دوا سٹیلنجیا ہے جو اس وقت کام آتی ہے جب مرکری کے زہر نے جسم کو بہت کمزور کر دیا ہو اور ہڈیوں کی جھلی سوج گئی ہو اور ہڈیوں پر گانٹھیں پیدا ہو گئی ہوں۔

ہم سب جانتے ہیں کہ پارہ جسم کی ہر بافت میں گھس جاتا ہے اور ڈھیلا اتحاد پیدا کر لیتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جسم کے ہر راستے سے باہر بھی آتا ہے پسینہ سے۔ پیشاب سے۔ صفرا سے۔ پاخانہ سے اور تھوک میں سے بھی پارہ کا پتہ چلتا ہے ماں کے رحم کے اندر بچے کے جسم میں پارہ کا پتہ چلتا ہے اگر ماں نے پارہ بطور دوا استعمال کیا ہو تو نوزائیدہ بچے کے جسم میں بھی پارہ موجود ملے گا میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ پارہ بافتوں کے ساتھ ڈھیلا ملاپ کر لیتا ہے جس سے میرا مطلب یہ ہے کہ پارہ جلدی منتشر ہونا شروع ہو جاتا ہے اگر کسی فرد میں پارہ کے زہریلے اثرات ظاہر ہو جائیں تو درج بالا کسی بھی دوا سے اس کے زہریلے اثرات زائل کئے جا سکتے ہیں صرف مزمن مریض کو شفایاب کرنے کے لئے محنت درکار ہوتی ہے جب مرکری کا زہر دوسری سمیتوں سے ملاپ کر چکا ہو سفلس کی سمیت یا خنازیر کے ساتھ پارہ کا ملاپ ہو چکا ہو تو آپ کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔

مرکری استعمال کرنے کے بعد جو زہریلی علامات پیدا ہوتی ہیں درج ذیل ہیں منہ سے بدبو آتی ہے جس کو بتانا مشکل مگر یاد رکھنا آسان ہوتا ہے منہ کا ذائقہ دھاتی ہوتا ہے یہ علامات سب سے پہلے پیدا ہوتی ہیں اس کے بعد مرکری (پارہ کی) جانی پہچانی اور نمایاں علامات ظاہر ہوتی ہیں مریض لاغر ہو جاتا ہے بار بار معدہ خراب ہو جاتا ہے مریض کو کسی ظاہری وجہ کے بغیر قے آتی ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بن جاتے ہیں ہونٹ ایک حد تک سیسے کے رنگ کے یا اودے ہو جاتے ہیں مریض پیشانی اور ناک کی جڑ میں گرمی کی شکایت کرتا ہے بستر کی گرمی برداشت نہیں کرتا جوں ہی مریض کا جسم بستر میں گرم ہوتا ہے اس کو درد آ لیتے ہیں۔ مریض کا منہ دکھنا شروع ہو جاتا ہے لعاب دار جھلیاں پھول جاتی ہیں سوج جاتی ہیں اور فطری رنگت سے زیادہ سرخ ہو جاتی ہیں تھوک کے غدود زیادہ تھوک پیدا کرتے ہیں منہ ہر وقت تھوک سے بھرا رہتا ہے تاہم تھوک مرکبیت کے لحاظ

سے ٹھیک ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ مرض میں تھوک بگڑ جاتا ہے اب یہ خالص تھوک نہیں ہوتا کیونکہ تھوک کے غدود اپنی قوت سے زیادہ کام کر رہے ہوتے ہیں سانس میں بدبو بڑھ جاتی ہے مسوڑھے سوج جاتے ہیں دانت ڈھیلے ہو جاتے ہیں دانتوں کے نیچے مسوڑھوں پر ایک سیاہی مائل ایک سرخ لکیر ظاہر ہو جاتی ہے۔ بعد میں مسوڑھے اسفنجی اور زردی مائل سفید ہو جاتے ہیں مسوڑھوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ اور ان میں سے بدبودار مواد خارج ہوتا ہے زبان سوج جاتی ہے اور اس پر دانتوں کے نشانات بن جاتے ہیں اس کے بعد غدود متاثر ہوتے ہیں آپ کو کانوں اور گردن کے غدود ایک حد تک سوجے ہوئے نظر آئیں گے اگر اس حالت میں آپ مریض کے حلق کا معائنہ کریں تو حلق سرخ سوجا ہوا اور سوراخ تنگ نظر آئے گا حتیٰ کہ چند مریضوں کے حلق کے سوراخ میں زخم نظر آئیں گے جسم کے دوسرے غدود بھی متاثر ہوتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ پارہ کا زہر لبلبہ پر بھی حملہ آور ہوتا ہے جگر بھی اس زہر میں حصہ دار ہوتا ہے یہ تو آپ یقیناً جانتے ہیں کہ مرکری جگر پر بہت نمایاں اثر کرتی ہے اور ایلوپیتھ حضرات کی عادت ہے کہ وہ جگر کی خرابی میں کیلومل بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں (ایلوپیتھ حضرات اب کیلومل کے بجائے انٹی بایوٹک ادویات استعمال کرتے ہیں) ہمارے ہاں کے مشہور ایلوپیتھ ڈاکٹروں نے حال ہی میں یہ اعلان کیا ہے کہ پارہ صفرا میں اضافہ نہیں کرتا اسلئے جگر کی سستی میں پارے کے استعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہے تاہم ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو مگر پارہ کسی نہ کسی طور جگر پر اثر انداز ہوتا ہے پارہ بارہ انگشتی آنت کا نزلہ پیدا کرتا ہے اور یہ نزلہ بڑھ کر صفرا کی نالیوں سے ہوتا ہوا جگر کی نالیوں تک جاتا ہے یہ مشکل یرقان پیدا کرتی ہے اور مرض یرقان کی ایسی قسم بھی ہے جو مرکری سے شفایاب ہو جاتی ہے۔

مرکری جگر کی سوزش پیدا بھی کرتی ہے اور شفایاب بھی کرتی ہے خاص طور پر جب جگر میں ایک یا ایک سے زیادہ پھوڑے بن چکے ہوں ہر فرد میں اس کی علامات الگ الگ ہو سکتی ہیں آپ جانتے ہیں کہ بڑوں کی نسبت بچوں کی رالیں ختم کرنا ایک مشکل مسئلہ ہوتا ہے چند افراد کی تھوک کی زیادتی چند خوراکوں سے ختم ہو جاتی ہے جب کہ دوسروں پر دوا مشکل سے

اثر انداز ہوتی ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ خنازیری مزاج رکھنے والے افراد مرکری سے واقعی متاثر ہوتے ہیں۔ مرکری کے زہر سے پیدا ہونے والی گہری علامات درج ذیل ہیں آپ دیکھیں گے کہ خون کی کمی پیدا ہو جاتی ہے مادہ منویہ اور اس کو پیدا کرنے والے ریشے متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کی پیدائش رک جاتی ہے اور ان کی جگہ خاص چربی دار عناصر پیدا ہونے لگتے ہیں ان کا مرکب پن مجھے صحیح طور پر مجھے معلوم نہیں ہے اس کے نتیجے میں جسم ضائع ہونا شروع ہو جاتا ہے مریض کو بخار ہو جاتا ہے جو ٹی بی کے بخار سے مماثل ہوتا ہے ہڈیوں کی جھلی متاثر ہوتی ہے اور آپ کو مرکری کے خاص درد نظر آتے ہیں موسم کی تبدیلی سے ہڈیوں کے درد سے اضافہ ہو جاتا ہے درد بستر کی گرمی سے بڑھتے ہیں پاخانہ کرتے وقت سردی لگتی ہے یا پاخانہ کرنے کے بعد سردی لگتی ہے جلد کی رنگت بھوری ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر ٹانگوں پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں(Ulcer) یہ زخم(Ulcer) ضدی قسم کے ہوتے ہیں جلد تندرست نہیں ہوتے مریض بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے رات کے وقت خون جوش کھاتا ہے مریض کو گرمی محسوس ہوتی ہے اور مریض سو نہیں سکتا مریض کو یکایک پسینے آنے لگتے ہیں مگر پسینہ آنے سے مریض کو کوئی افاقہ نہیں ہوتا اعصابی نظام مکمل طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اور آپ کو علامات کے دو گروہ نظر آتے ہیں سب سے پہلے تو مریض پریشان اور بے آرام ہو جاتا ہے اس کو کسی کل چین نہیں آتا مریض بار بار جگہ بدلتا ہے جگہ جگہ پھرتا ہے مریض کو دل کے اوپر سینہ میں پریشانی کا احساس ہوتا ہے خاص طور پر رات کے وقت دل کے اوپر سینہ میں پریشانی کا احساس ہوتا ہے۔

علامات کے دوسرے گروہ میں جھٹکے آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض پر (Saint Vituss Dance) کا حملہ ہو گیا ہے یا پھر آپ کو مریض کے ہاتھ کانپتے نظر آئیں گے اس لرزہ پر مریض قابو نہیں پا سکتا یہ لرزہ بتدریج پورے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آپ کو ایسا فالج نظر آتا ہے جس میں پٹھوں کا رعشہ ہوتا ہے پٹھے لرزتے ہیں۔ آخر کار مریض کو فالج ہو جاتا ہے اور مریض اپنے اعضا کو حرکت نہیں دے سکتا دماغ کھو جاتا ہے مریض

ضعیف العقل ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی انوکھی حرکات کرتا ہے چہرے پر احمقانہ مسکراہٹ جائے کمرے کے ایک کونے میں بیٹھا رہتا ہے تنکوں سے کھیلتا ہے بھول کا شکار ہو جاتا ہے مریض کو عام باتیں بھی یاد نہیں رہتیں مریض گندہ ہو جاتا ہے اور اپنی ہی غلاظت کھانا شروع کر دیتا ہے حقیقت میں مریض بالکل احمق ہو چکا ہوتا ہے احتیاط کریں اب آپ مرکری کیسے دیں گے مرکری تو دغاباز دوا ہے اکثر ایسا احساس ہوتا ہے کہ دوا مظہر ہے آپ دوا دیتے ہیں. افاقہ ہو جاتا ہے لیکن چند ماہ بعد مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے آپ دوبارہ دوا دیں گے افاقہ پیدا ہو جائے گا اکثر اوقات آپ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا اب اگر میں کسی مریض کو مکمل شفایاب کرنا چاہوں مثال کے طور پر ایک خنازیری مزاج بچے کو میں کبھی کبھار ہی مرکری دوں گا کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے! مرکری کو تو درمیانی دوا ہونا چاہیے۔ میں نے مرکری کے نمکیات کا ایک چورس نقشہ بنایا ہے اس نقشے میں جسم کے حصے بھی شامل ہیں جہاں یہ نمکیات اثرانداز ہوتے ہیں جس جگہ آپ کو جمع کا نشان نظر آئے آپ کو سمجھ لینا چاہیے کہ مرکری جسم کے اس حصے پر اثرانداز ہوتی ہے یہ فہرست آپ کی سہولت کے لئے حاضر ہے اس کی کوئی سائنسی یا عملی وجہ نہیں ہے۔

مرکیورس وی وس	بن	پروٹو	سائنا ئٹس	ڈلس	کروسی وس	سنا بیرس	سلف	روبر	ایسی ٹک
آنکھیں	—	+	—	+	+	+	—	—	—
ناک	+	+	+	—	+	+	—	—	—
منہ اور حلق	+	+	+	+	+	+	—	—	—
گردے مثانہ	....	—	+	—	+	—	—	—	+
دل	—	+	+	—	+	—	+	+	—
پھیپھڑے	+	+	—	—	+	+	+	—	—
آلات تناسل	+	+	+	—	+	+	—		—
غدود اور ہڈیاں	+	+	+	+	+	+	+	+	+
جلد	+	+	+	—	+	+	—	+	—
معدہ اور جگر	+	+	—	—	+	+	+	—	—

مرکیورس وی وس کو لیتے ہیں یہ ان افراد میں مظہر ہوتی ہے جن کی عادات خنازیری ہوں خواہ ان کے جسم سفلس کی سمیت کے حامل ہوں یا نہ ہوں۔ ان کا غدودی نظام چست ہوتا ہے غدودوں کی چستی دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے افراط خون کا روپ نظر آتا ہے۔ مرض اگر زیادہ ترقی یافتہ ہو تو لاغر پن خون کی کمی اور بڑھے ہوئے غدودوں میں مرکیورس مظہر نظر آنے کا امکان ہے مرکیورس ہمیں خنازیری مزاج بچوں میں مظہر نظر آتی ہے ان بچوں کے سر بڑے اور تالو کھلے ہوتے ہیں خصوصاً تالو کا مقدم حصہ کھلا ہوتا ہے یہ بچے دیر سے چلنا سیکھتے ہیں ان کے دانت بہت آہستہ نکلتے ہیں اور دانت ناقص ہوتے ہیں ان کے اعضا

مرطوب ہوتے ہیں اعضا پر چپچپا پسینہ آتا ہے آپ مرکیورس کو کلکیر یا کارب سلیشیا اور سلفر سے ان نمایاں علامات کی وجہ سے الگ کر سکتے ہیں۔

سر پر پسینہ آتا ہے پسینہ تیل نما اور بدبودار ہوتا ہے مرکیورس اکثر اتنی مظہر دوا نہیں ہوتی جتنی کہ کلکیر یا کارب سلفر اور سلیشیا مظہر ہوتی ہیں نہ ہی مرکیورس اتنی یقینی دوا ہے نہ ہی اس کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں بلکہ یہ وقتی افاقہ مہیا کرنے والی دوا ہے علاج کے دوران بار بار مظہر ہوتی ہے علاج کے دوران اسے بار بار درمیانی دوا کے طور پر دیا جانا چاہیے سلفر کے ہمراہ جب سلفر ناکام ہونے لگے۔ آپ دیکھیں گے کہ مرکیورس کا مریض دموی مزاج پریشان اور بے آرام ہوتا ہے کروٹ بدلے گا جگہ جگہ گھومے گا مرکیورس ان ادویات میں سے ہے جن میں گھر جانے کی خواہش موجود ہے مریض پریشان اور تنگ مزاج ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پریشانی خون کے اندر ہے کیونکہ پریشانی کے ہمراہ ہمیشہ خون کا ابال ہوتا ہے اسی وجہ سے مرکیورس دوسری ادویات سے الگ ہو جاتی ہے۔

اجتماع خون کی یہ حالت اس کو بیلاڈونا کے بعد مظہر کرتی ہے دونوں ادویات میں مشابہت موجود ہے کیونکہ ان کی مشابہ علامات کی تصدیق ہو چکی ہے اکثر اوقات سوزشوں میں بیلاڈونا کی پیروی کرتی ہے حتی کہ دماغ کی جھلی کی سوزش (Menengitis) میں بھی۔ جیسا کہ بیلاڈونا کی علامات ہیں تیز تیز باتیں کرنا پریشان اطوار۔ بچہ اتنا تیز بولتا ہے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ میں گھس جاتا ہے آپ کو چہرے پر خون کا جوش نظر آئے گا جیسے کہ بیلاڈونا کا چہرہ ہوتا ہے لیکن ایک علامت اور بھی نظر آئے گی غدودوں کی سوزش اور منہ کی سوزش کا میلان اس علامت کی وجہ سے آپ مرکیورس کو بیلاڈونا سے الگ کر سکیں گے۔

کبھی کبھار شکم کی خرابی سے پیدا ہونے والے بخار میں مرکیورس آپ کو مظہر ملے گی جبکہ چہرہ پھولا ہوا ہو حلق سوجا ہوا ہو اندرونی حلق بھی اور بیرونی بھی دونوں گلسوئے اور جوف دار بافتیں بھی سوجی ہوئی ہوں گی۔

جب جوڑوں میں درد ہوں اور درد بستر کی گرمی سے بڑھ جاتے ہوں پسینہ آنے

سے افاقہ نہ ہوتا ہو علاوہ ازیں آپ کو آنتوں کے نزلہ کا میلان نظر آئے گا۔ کیچڑ نما پاخانے خونی پاخانے جن کے ہمراہ مروڑ پڑتے ہوں یہاں آپ دیکھیں گے کہ مرکیورس بیلاڈونا کی بہتر پیروی کرتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مرکیورس جریان خون میں بھی مظہر ہوتی ہے اسے اکثر نکسیر میں طلب کیا جاتا ہے ایسی نکسیر جس مین خون جم جاتا ہے ناک کے نتھنوں میں خون کے لوتھڑے لٹک جاتے ہیں یہ اشارہ ہی فائدہ مند ہے فرض کریں کہ ایک خنازیری مزاج بچہ یا دموی مزاج بچہ جس کی عمر پندرہ یا سولہ سال ہو اجتماع خون بہت زیادہ نظر آتا ہو اس کو نکسیر میں آپ بیلاڈونا ہیما میلس اور ارکی جیرون دے چکے ہوں اور یہ ادویات نکسیر (Epistaxis) روکنے میں ناکام ہو چکی ہوں خون چمک دار اور نہر کی مانند بہ رہا ہو اب مرکیورس کی باری ہے مرکیورس دیں شفا مقدر ہو گی نہ صرف یہ حملہ بلکہ آنے والے حملوں سے بھی بچاؤ ہو جائے گا۔

یہی مظاہر اگر رحمی جریان خون یا ماہواری کی زیادتی میں نظر آئیں جب سیاہ خون کثیر مقدار اور لوتھڑے خارج ہوں تو مرکیورس فائدہ مند دوا ہے اگر غدود سوجے ہوئے ہوں منہ دکھتا ہو تو یقینی امر ہے کہ دوا مرکیورس ہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مرکیورس نمونیہ میں بھی مظہر ہوتی ہے اہم بات یہ ہے کہ نمونیہ میں دایاں پھیپھڑا متاثر ہو دائیں پھیپھڑے کے نچلے حصے میں چبھن دار درد ہوں۔ نمونیہ کی دوسری مخصوص علامات بھی موجود ہوں گی مگر ان کی الگ تفصیل ضروری نہیں ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مرکیورس شکم کی جھلی کی سوزش میں (ورم باریطون) Peritonitis بھی مظہر ہوتی ہے یہاں بھی مرکیورس بیلاڈونا کے بعد کام آتی ہے جب کہ جھلی میں پیپ پڑ چکی ہو شکم ہوا سے پھولا ہوا ہو رساؤ Effusion کی شہادت بھی ہو اجتماع تھوڑا رقیق اور تھوڑا پیپ دار ہو۔ پسینہ آتا ہو۔ لرزہ ہوتا ہو ان علامات پر مریض کو مرکیورس دی جائے تو پیپ ڈالنے والے عمل کو پھیلنے سے روک دیتی ہے۔

ایک اور حالت جس میں مرکیورس استعمال کی جا سکتی ہے جب سوزش کے بعد

پیپ بننا شروع ہو جائے خواہ پھوڑا ہو گلسوؤں کی سوزش ہو یا کسی طرح کی بھی سوزش ہو۔ مرکیورس ادویات کے اس چھوٹے گروہ سے تعلق رکھتی ہے جس کو آپ کبھی کبھار استعمال کرتے ہیں وہ ادویات۔ بیلاڈونا۔ ہیپر سلفر۔ مرکیورس اور لیکسیس ہیں اس گروہ میں ہم سلفر اور سلیشیا کو بھی شامل کر سکتے ہیں سوزش کی ابتدا میں آپ کو چاہیے کہ بیلاڈونا کو ترجیح دیں مثلاً حلق کی سوزش۔ حلق چمکدار سرخ ہو سوجا ہوا ہو سیال اشیاء نگلنے میں دقت ہو گلسوؤں میں تیز درد ہوں جب پیپ بننے کی ابتدا ہو رہی ہو تو آپ کو ہیپر سلفر دینی چاہیے اگر ابتدا میں ہی ہیپر سلفر دے دی جائے تو پیپ کے عمل کو روک دیتی ہے مرکیورس اس وقت بھی فائدہ مند ہوتی ہے جب پیپ بن چکی ہو اور آپ اس کو باہر نکالنا چاہتے ہوں مرکیورس عمل روکتی نہیں ہے بلکہ پیپ کے عمل میں معاونت کرتی ہے لیکن اگر آپ مرکیورس بہت جلد دے ڈالیں گے تو آپ کا مریض خراب ہو گا۔

ناخن کا پھوڑا (چندری۔ انگل ویڑہ) میں مرکیورس اگر نچلی طاقتوں میں دی جائے تو بہت جلد پیپ پیدا کر دیتی ہے جب پیپ مسلسل بہہ رہی ہو زخم مندمل نہ ہو رہا ہو تو ہیپر سلفر کے بعد سلیشیا کام آتی ہے اور اگر سلیشیا ناکام ہونے لگے تو ایک یا دو خوراک سلفر دیں رد عمل شروع ہو جائے گا بعد میں دی گئی سلیشیا شفا بخش ثابت ہو گی۔

لیکسیس کی باری اس وقت آتی ہے جب پتلی سیاہی مائل پیپ خارج ہو پیپ بدبودار ہو اور لیکسیس کی خصوصی پر حسی موجود ہو۔

مرکیورس وی وس آنکھوں کی سوزش میں بھی مظہر ہوتی ہے (Opthalmia) عموماً آنکھوں کی خنازیری سوزش یا جب سوزش کی وجہ سفلس کی سمیت ہو مریض کو روشنی کی چمک آگ کی چمک اور گرمی سے شدید تکلیف ہوتی ہے مریض گرم کمرے اور آگ سے دور رہنا چاہتا ہے۔ مرکیورس آپ کو پپوٹوں کی سوزش (Blephritis) میں بھی مظہر ملے گی یہ سوزش معدنیات پگھلانے والی بھٹی کے مزدوروں کو ہوتی ہے رات کو آنکھوں میں شدید درد ہوتا ہے پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں خاص طور پر پپوٹوں کے اندرونی

کنارے موٹے ہو جاتے ہیں پتلی پیپ دار بلغم کا اخراج ہو تا ہے آپ کو مریض کی گالوں پر ادھر اُدھر باریک پھنسیاں نظر آئیں گی امکان ہے کہ پتلی پر زخم بھی بن جائے یہ زخم عموماً سطحی ہوتے ہیں اور دھندلے نظر آتے ہیں جیسے کہ پتلی کے پردے کے نیچے پیپ ہو۔

سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والی پتلی کی سوزش (Iritis) میں مرکیورس مظہر دوا ہوتی ہے جب پتلی کے اندر پیپ موجود ہو۔ آیئے اب مرکیورس وی وس اور دوسری مرک ادویات کا فرق تلاش کریں مرکیورس بن آیوڈائڈ آنکھوں کی سوزش میں مظہر ہوتی ہے علامات بالکل مرکیورس وی وس کی مانند ہوتی ہیں مگر اس میں غدودوں کی سوزش زیادہ ہوتی ہے مرکیورس پروٹو آیوڈائڈ مرکیورس بن آیوڈائڈ سے زیادہ آنکھوں کی سوزش میں مظہر ہوتی ہے پتلی کے زخم میں فائدہ مند دوا ہے پتلی کا زخم ایسا ہو جیسے نے ناخن سے چھیل دیا گیا ہے زبان کی جڑ میں گاڑھی زرد پشم ہوتی ہے زبان کا مقدم حصہ صاف اور سرخ ہوتا ہے۔

مرک ڈلسس یا کیلو مل کا انتخاب اس کی عام علامات سے کیا جاتا ہے یہ خنازیری مزاج بچوں کی دوا ہے جن کا رنگ زرد ہو اور گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوں جلد ڈھیلی اور جلد کی پرورش میں کمی نظر آتی ہو جلد کا ڈھیلا پن اور زردی ہی مرک ڈلسس کی مظہر علامات ہیں۔

مرک کار یا مرک بائی کلورائڈ کی سوزش کی علامات میں شدت ہوتی ہے۔ کوئی بھی مرک دوا اتنی شدید سوزش پیدا نہیں کرتی جتنی کہ مرک کار پیدا کرتی ہے۔ مرک کار میں جلن دکھ دینے والے درد روشنی سے بہت زیادہ خوف اور آنکھوں سے کثیر مقدار جلن دار پانی خارج ہوتا ہے اس جلن دار پانی کی وجہ سے گال دکھنے لگ جاتے ہیں حتیٰ کہ جلد اُدھڑ جاتی ہے یہ پانی اس قدر خراش دار ہوتا ہے۔ آنکھوں کے گرد ہڈیوں میں درد ہوتے ہیں آنکھ کی پتلی پر زخم بن جاتا ہے اور زخم کا میلان سوراخ کرنے کی جانب ہوتا ہے ایسی حالت میں آپ کو آنکھ کی پتلی میں پیپ نظر آئے گی سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والی آنکھوں کی سوزش (Syph-latic Iritis) میں مرک کار مخصوص دوا ہے اگر علامات کسی دوسری دوا کی جانب اشارہ نہ

کریں تو آپ کو مرک کا راستعمال کرنی چاہیے اگر آپ مقامی طور پر ایٹر و پین استعمال کرنا چاہیں تو ایسا ضرور کریں کیونکہ ایٹر و پیا زخم مندمل ہوتے وقت دو پردوں کو جڑنے سے روکتی ہے کیونکہ ایسے حالات میں ایسا ہونا ممکن ہے۔

آپ کو مرک کار RETINITIS ALBUMINURICA اندرونی پردہ بصارت کی سوزش میں بھی مظہر دکھائی دے گی۔

سناپیرس بطور دوا آنکھ کی کئی اقسام کی سوزشوں میں فائدہ مند ہے میں اس دوا کی آپ کو صرف ایک علامت بتاؤں گا وہ اس دوا کا درد ہے آنکھ کے اندرونی کنارے سے بیرونی کنارے تک گولی مارنے کا سا درد ہوتا ہے یا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درد آنکھ کے گرداگرد گھوم رہا ہے۔

مرک کا ناک پر اثر دیکھتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ مرک ناک اور حلق کے نزلہ میں مظہر ہوتی ہے اور یہ نزلہ سرد مرطوب موسم اور شام کی مرطوب سرد ہوا میں زیادہ ہو جاتا ہے ناک میں جلن دار کھجلی ہوتی ہے ناک بند محسوس ہوتا ہے ناک سے پتلا پانی خارج ہوتا ہے حلق کھردرا اور حلق میں دکھن ہوتی ہے مختلف جوڑوں میں درد ہوتے ہیں یہ وہ علامات ہیں جو مرض کی وجہ اور علامات کی موجودگی دونوں میں مرک کا اظہار کرتی ہیں ان علامات کے ہمراہ آپ کو گرمی کا احساس بھی نظر آئے گا خون کا دورہ چہرہ کی جانب ہوتا ہے چہرہ سرخ ہوتا ہے پسینہ نکل پڑتا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ نزلہ کی ایک اور قسم بھی ہے جہاں آپ مرکیورس استعمال کر سکتے ہیں جب نزلہ پک چکا ہو ناک سے گاڑھا زردی مائل پیپ دار مواد خارج ہوتا ہے اس علامت پر مرکیورس پلساٹیلا اور کالی سلف کی ہم پلہ ہے پلساٹیلا اور کالی سلف پکے ہوئے زکام کی ادویات ہیں دونوں ادویات میں ناک سے گاڑھا زردی مائل سبز مواد خارج ہوتا ہے مریض کو کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے اور شام کو مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے پلساٹیلا اپنی ذاتی علامات سے پہچانی جاتی ہے پلساٹیلا کے اخراجات سوزشی نہیں ہوتے بلکہ مکمل طور پر غیر خراش دار ہوتے ہیں کالی سلف کے اخراجات زیادہ زرد ہوتے ہیں نکس وامیکا اور

مرکیورس کو بھی الگ کرنا آسان ہے۔ نکس وامیکا میں سرد ہوا لگ جانے سے زکام ہو جاتا ہے دکھن ہوتی ہے حلق میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے لیکن مرکیورس میں جلن دکھن اور کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے۔

بسااوقات مرکیورس وی وس کی علامات خناق میں بھی آپ کی راہ نمائی کریں گی مگر آپ خناق کے مرض میں جتنا جی چاہے مرکیورس کی بابت سوچیں مگر سوچ کو رد کر دیں۔ کیونکہ مرکیورس خناق کی دوا نہیں ہے حتی کہ میرا ایمان ہے کہ مرکیورس خناقی سوزش کی بھی دوا نہیں ہے بلکہ مرک سے بننے دوسری ادویات من آیوڈائڈ اور پروٹو آیوڈائڈ حلق کی خناقی سوزش میں استعمال کی جا سکتی ہیں جب بایاں گلہ متاثر ہو اور زردی مائل بھوری جھلی پیدا ہو گئی ہو گردن کے غدود بھی سوجے ہوئے ہوں اور ایک حد تک حلق کے گرد جوف دار بافتیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ مریض کے منہ اور حلق میں کیچڑ نما یا چپک دار بلغم موجود ہوتا ہے خالی نگلنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے بہ نسبت غذا کے خالی تھوک نگلنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔

پروٹو آیوڈائڈ آف مرکری کا خیال اس وقت آنا چاہیے جب حلق کا دایاں حصہ متاثر ہو گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوں اور حلق میں چپک دار بلغم موجود ہو زبان کے پچھلے حصے پر گندی زرد پشم ہمیشہ موجود ہوتی ہے زبان کے کنارے اور نوک ہمیشہ سرخ ہوتی ہے یہ دونوں ادویات حلق کی خناقی سوزش میں مظہر ہوتی ہیں۔

اس کے بعد سائنائڈ آف مرکری۔ یہ دوا پارہ اور ہائیڈروسیانک ایسڈ کا مرکب ہے یہ خناق کی بہترین ادویہ میں سے ایک ہے جب خناق مہلک ہو زہریلا ہو۔ پروسک ایسڈ کی موجودگی کی وجہ سے آپ مرک سائنائڈ کو مظہر دیکھیں گے مریض ابتدا سے ہی تھکا ہوا نظر آئے گا نبض تیز ممکن ہے نبض کی رفتار ۱۳۰۔۱۴۰ فی منٹ ہو نبض کی جسامت بالکل نہیں ہوتی خناق کی جھلی ابتدا میں سفید ہوتی ہے اور گلسوؤں اور تالو پر چھائی ہوئی ہوتی ہے جلد ہی غدود سوجنا شروع ہو جاتے ہیں تاہم جھلی کا رنگ سیاہ ہونا شروع ہو جاتا ہے حتی کہ

گینگرین کا خطرہ منڈلانے لگتا ہے شدید نقاہت ہوتی ہے سانس بدبودار ہو جاتا ہے بھوک ماری جاتی ہے زبان پر زرد رنگ کی پشم ہوتی ہے شدید حالات میں زبان پر سیاہ پشم آجاتی ہے نکسیر شروع ہو جاتی ہے اور آپ سب جانتے ہیں کہ یہ خطرناک علامت ہے۔

مرکیورس سائنائیڈس کو آپ خناق حنجرہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں بلغم گاڑھا اور رسے دار ہوتا ہے سخت کھردری کتا کھانسی ہوتی ہے یہاں دی گئی مرک سائنائیڈس زندگی بچالیتی ہے لیکن ہر بار ایسا نہ ہوگا۔

خناقی کھانسی میں آپ دیکھیں گے کہ کالی بائی کرام مرک سائنائیڈس سے مماثل ہے یہ مماثلت حنجرہ میں ہے جس میں سے گاڑھا سخت اور چپک دار بلغم نکلتا ہے فرق کمزوری میں ہے مرک سائنائیڈس میں شدید کمزوری ہوتی ہے اور یہ کمزوری کوئی عام کمزوری نہیں ہے کہ بچہ سانس لینے میں مشقت کرتا ہے بلکہ اس کمزوری کی وجہ خون کا زہریلا پن ہے جس کا اظہار بچے کی جلد کے نیلے پن سے ہوتا ہے بازو اور ٹانگیں ٹھنڈی ہوتی ہیں نبض کمزور اور تیز ہوتی ہے اگر یہ علامات نہ ہوں تو کالی بائی کرام قابل ترجیح ہے۔

سنابیرس ایسی دوا ہے جس کا خیال نزلاوی تکالیف میں نہیں آتا۔ سنابیرس اس قت مظہر دوا ہوتی ہے جب ناک کے نزلہ کی وجہ سے ناک کی جڑ میں دباؤ ہو جیسے کہ کسی وزنی شے سے دبایا جا رہا ہے مثال کے طور پر جیسے ناک پر بہت وزنی عینک پہنی ہوئی ہے۔ ایسے نزلہ میں ہمیں حلق کی علامات بھی نظر آتی ہیں حلق سوجا ہوا اور فطری رنگت سے زیادہ سرخ ہوتا ہے حلق میں شدید خشکی کا احساس ہوتا ہے اور رات کو یہ خشکی بہت تنگ کرتی ہے مریض نیند سے جاگ جاتا ہے یاد رکھیں کہ یہ احساس ناک کی کاٹھی کے آرپار ہوتا ہے اور اس کا خصوصی تعلق حلق کی علامات سے ہوتا ہے یہ علامات سفلس کی سمیت یا خنازیری مزاج افراد یا ان لوگوں میں پیدا ہوتی ہیں جن کا میلان نزلہ کی جانب ہو۔

ہم نے دیکھا ہے کہ سنابیرس سرخ بخار کی وجہ سے حلق کی دکھن میں فائدہ مند ہوتی ہے اس سوزش کا کردار خناقی ہوتا ہے ناک کے پچھلے حصے میں رسے دار بلغم کا اجتماع ہوتا

ہے یہ نمایاں علامت ہے۔ سنابیرس ہنگامی حالات میں مدد گار ثابت ہو گی۔
میں نے مرکیورس کروسی وس کو بہت کامیابی سے استعمال کیا ہے جب کہ ناک
میں گوند جیسی بلغم کا اجتماع تھا۔ ناک کے سفلسی امراض کے چند مریضوں میں آپ کو مرک
کار مظہر نظر آئے گی جب ناک کے اندر زخم پردہ حاجب میں سوراخ کر رہے ہوں ناک کے
اندر جلن ہو خراش دار اخراجات ہوں جہاں جہاں سے گزریں بافتوں کو جلاتے جاتے ہوں۔

مرک کار کی حلق کی علامت بہت شدید ہوتی ہیں میں آپ کو ان علامات کا تصویری خاکہ پیش کر سکتا ہوں اس وقت خناق میں مرک کار کی ضرورت ہو گی اگرچہ میں نے کبھی بھی خناق میں مرک کار استعمال نہیں کی۔ کوا سوجا ہوا ہوتا ہے کوا لمبا اور اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے حلق میں شدید جلن ہوتی ہے بالکل ویسی جلن جیسی آرسنک البم۔ آرسنک آیوڈیٹم اور کیپسیکم میں موجود ہے یہ جلن دار درد کسی بھی بیرونی دباؤ سے نا قابل برداشت ہو جاتے ہیں ان کے ہمراہ حلق میں شدید رکاوٹ کا احساس ہوتا ہے خواہ سیال ہوں یا سخت غذا ان کو نگلنے کی کوشش پر حلق میں شدید مروڑ پڑتے ہیں اور نگلی جانے والی شے فوراً باہر آجاتی ہے۔

یہاں آپ بیلاڈونا کو یاد کریں کیونکہ مروڑدار درد اور حلق میں رکاوٹ کے احساس کی علامت میں بیلاڈونا مرک کار سے مشابہت رکھتی ہے لیکن مرک کو بیلاڈونا سے الگ کیا جا سکتا ہے سوزشی علامات کا میلان شدید جلن دار دردوں میں مظہر ہے پس مرک کار میں بیلاڈونا کے سکڑاؤ اور حلق کی تباہ کن سوزش موجود ہے علاوہ ازیں آپ ان دونوں ادویہ کا فرق نبض میں تلاش کر سکتے ہیں بیلاڈونا کی نبض طاقتور اور بھرپور جبکہ مرک کار کی نبض کمزور تیز اور بے ترتیب ہوتی ہے۔ غدودوں اور اعضائے تناسل پر مرک کے اثرات کی بابت چند الفاظ بیان کرتا چلوں۔ مرک کو آتشک (سفلس) میں زمانہ قدیم سے استعمال کیا جا رہا ہے مرک سال اور مرک کار سفلس کی ابتدا میں مظہر ہوتی ہیں جبکہ شنکر زخم نرم ہو۔ زخم بجائے گہرا ہونے کے سطحی ہو زخم کا پیندا سور کی گندی چربی کی مانند نظر آتا ہو مرک سال ایسے ہی زخم پیدا کرتی ہے اسلئے یہ ایسے زخموں کو شفایاب بھی کرتی ہے۔ حلق کی وہ سوزش جو سفلس کے بخار میں ظاہر

ہوتی ہے ابتدائی زخم ظاہر ہونے کے چھ سے سات ہفتوں بعد پیدا ہوتی ہے یہ علامت مرک سال میں بھی موجود ہے۔

آیوڈائڈز آف مرکری (مرکیورس بن آیوڈائڈ اور پروٹو آیوڈائڈ) سخت قسم کے شنکر میں قابل ترجیح ہیں یہ شنکر زخم کی ایسی قسم ہے جو بن آیوڈائڈ اور پروٹو آیوڈائڈ پیدا کرتی ہیں اس لئے سخت شنکر کو دونوں ادویات شفایاب کرتی ہیں زخم پر کاسٹک لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اندرونی طور پر کھلائی گئی دوا اگر مکمل طور پر ثانوی علامات کو ختم نہ بھی کرے تب بھی مرض کی شدت میں کمی پیدا کر دیتی ہے۔ سفلس کی سمیت کی علامات کے لئے جتنی ادویات کا ذکر کیا جا چکا ہے ان سب پر مرکیورس کار کو ترجیح دی جانی چاہیے جب کہ زخم تباہ کن ہو۔ زخم گنجا ہوتا ہے زخم کے کنارے ناہموار ہوتے ہیں چند دنوں میں ہی آدھے آلہ تناسل کو کھا جاتے ہیں تباہ کر دیتے ہیں۔

ثانوی آتشک کا علاج مرکری کی دوسری ادویات سے کیا جانا چاہیے ابتدائی درجات میں اگر دوا کا غلط اور بے محابہ استعمال نہ کیا گیا ہو تو مرک سال ہتھیلی کے سفلسی ابھاروں کو بہت جلد شفایاب کر دیتی ہے یہ ابھار سرخ ہوتے ہیں ان میں معمولی کھجلی ہوتی ہے اور چھلکے اترتے ہیں۔

مرکیورس کا ایک اور استعمال بھی ہے کوئی بچہ اپنے آلہ تناسل کو مسلسل کھینچتا رہے ممکن ہے اس کی وجہ خراش ہو تو مرکیورس یا یقینی طور پر کینتھرس دوا ہو گی۔

مرکیورس وی وس کی جانب واپس چلتے ہیں جگر کے امراض میں اس کے استعمال کی بابت چند الفاظ کہوں گا زبان پر گندی زردی مائل سفید پشم ہوتی ہے۔ زبان پر دانتوں کے نشانات بن جاتے ہیں سکروی کی علامات عموماً ہمراہ ہوتی ہیں مسوڑھوں پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور مسوڑھے اسفنجی ہو جاتے ہیں منہ سے ناگوار بو آتی ہے جلد اور آنکھوں کے سفید پردے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یرقان موجود ہے سر کی جانب دوران خون کا میلان ہوتا ہے جگر پر چھونے سے دکھن ہوتی ہے شکم میں ایک حد تک ہوا بھری ہوتی ہے شکم سوجا ہوا ہوتا ہے

شکم کا اوپری حصہ یا شکم کی دائیں یا بائیں جانب سوجن ہوتی ہے۔

مریض دائیں جانب کروٹ لے کر سو نہیں سکتا آپ دیکھیں گے کہ جگر بڑھا ہوا ہے اور سخت ہے۔ صفرا کی کمی کی وجہ سے پاخانہ یا تو مٹی رنگا ہوتا ہے یا زردی مائل سبز صفراوی پاخانہ کرتے وقت مروڑ پڑتے ہیں پاخانہ کر لینے کے بعد ایسا احساس ہوتا ہے کہ پاخانہ ابھی باقی ہے۔ مرکیورس پیچش میں بھی مظہر ہوتی ہے جب پیچش گرم دنوں اور سرد راتوں کے موسم میں ہو۔

نکس وامیکا کی بہت علامات مرکیورس سے مشابہت رکھتی ہیں۔ مگر درد اور مروڑ میں الگ ہو جاتی ہے کیونکہ نکس وامیکا کے درد اور مروڑ پاخانہ کرنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں جب کہ مرکیورس کے درد اور مروڑ پاخانہ کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔

گرم دنوں اور سرد راتوں کے موسم میں ایکونائٹ مرکیورس سے برتر دوا ہے ایکونائٹ مرض کو ابتدا میں ہی روک دیتی ہے اگر ایکونائٹ ناکام ہو جائے تو مرکیورس دوا مظہر ہو گی اکثر اوقات مروڑ اور خون بند ہو چکے ہوں تو آؤں موجود ہوتی ہے اب سلفر دوا ہو گی جو آؤں کو بھی آنے سے روک دے گی۔

صفراوی تکالیف میں مرکیورس کے علاوہ ایک اور دوا لیپٹنڈرا ہے دونوں ادویات کے پاخانے زردی مائل سبز ہوتے ہیں یا پاخانے تارکول کی مانند ہوتے ہیں پاخانوں سے شدید بدبو آتی ہے فرق صرف یہیں موجود ہے لیپٹنڈرا میں پاخانہ کی خواہش اور پاخانہ کرنے کے بعد پکڑنے والے درد موجود ہیں لیکن مروڑ موجود نہیں۔ لیپٹنڈرا میں جگر کے پچھلے حصے میں میٹھا میٹھا جلن دار درد ہوتا ہے۔

لیکچر نمبر ۵۷

عالی نسب دھاتیں (سونا)

اس گروہ میں ہمارے پاس اورم میٹ۔ اورم میور۔ ارجنٹم میٹ۔ ارجنٹم نائٹریکم۔ پلاٹینم اور پیلیڈیم موجود ہیں دو یا تین اور ادویات بھی ہیں جن کی بابت ہمارے پاس کم معلومات ہیں۔

اورم اور ارجنٹم کی علامات مشابہت رکھتی ہیں تاہم ان کی مخصوص علامات سے آپ ان کا فرق محسوس کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں اس سے پہلے کہ میں آپ کو ان ادویات کی ذاتی علامات بیان کروں میں آپ کو ان کا فرق واضح کرتا چلوں۔ سونا (اورم) دوران خون پر زیادہ اثرانداز ہوتی ہے اور دماغ پر بھی اثرانداز ہوتی ہے اور جذبات انگیز علامات پیدا کرتی ہے اب اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو اورم میں اعصابیت کی علامات ملیں تو ان کے بعد دوران خون کی علامات کی باری آئے گی ابتدائی علامات یا پھر حدت زیادہ نمایاں علامات۔

ارجنٹم کی زیادہ علامات آلات تنفس اور دماغ کے عقلی حصے سے تعلق رکھتی ہیں اورم میں اجتماع خون کا میلان ہوتا ہے لیکن ارجنٹم میں پریشانی کے مظاہر صرف اورم ہڈیوں پر حملہ آور ہوتی ہے مگر ارجنٹم میں چند علامات ایسی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ارجنٹم ہڈیوں کے امراض میں مظہر ہوتی ہے تاہم ارجنٹم جوڑوں کے اعصابی درد اور گنٹھیا پیدا کرتی ہے ارجنٹم جوڑوں کی کری ہڈی پر بھی حملہ آور ہوتی ہے مثال کے طور پر آپ ارجنٹم ان عورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں جن کو گنٹھیا ہو اور ان کا رحم ٹل گیا ہو یہ عورتیں بہت مشکل سے اپنے جوڑوں کو حرکت دے سکتی ہیں۔ لیکن بڑی احتیاط سے کئے گئے تجزیہ کے مطابق جوڑوں کی سوزش موجود نہیں ہوتی۔

اورم خنازیر میں فائدہ مند ہے جب خنازیر کے ہمراہ چہرہ سرخ ہو یعنی عروق

دموپہ میں اجتماع خون کی حالت ہو۔ عروق میں بھراؤ ہوان خنازیری مریضوں میں آپ دیکھیں گے کہ نظر کا دھندلا پن اور پتلی پر زخم موجود ہیں اور ان زخموں کے گرد عروق دموپہ بہت بھری ہوئی ہیں جو دوا کے اجتماع خون کی امتیازی نشاندھی کرتی ہیں۔

ارجنٹم نائٹریکم سبز بُھس کی دوا ہے یہ خون کی آکسیجن جذب کرنے والی طاقت پر اثر انداز ہوتی ہے ارجنٹم جسم کو مرجھا دیتی ہے۔ اور م ترسیل خون پر اثر انداز ہوتی ہے اجتماع خون پیدا کرتی ہے جہاں تک ارجنٹم کا تعلق ہے تو ارجنٹم خون کی ذاتی خوبیوں پر اثر انداز ہوتی ہے خون آکسیجن لے جانے سے قاصر ہو جاتا ہے جسم کے تمام حصص غذا کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چاندی (ارجنٹم) خاص طور پر ارجنٹم نائٹریکم البومن کو جماتی ہے یہی وجہ ہے کہ سلور نائٹریٹ کو اتنے سالوں سے بیرونی طور پر بطور کاسٹک استعمال کیا جاتا رہا ہے جب نمی کے ہمراہ کسی جاندار بافت پر لگا دیا جائے تو فوراً ہی اس جگہ کے البومن حصص جم جاتے ہیں پس جو کچھ ہو رہا ہے یہ اسے تباہ کر دیتی ہے اس کا عمل گہرائی تک نہیں جاتا کیونکہ البومن کی تہ راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔

ارجنٹم دماغ سے بھی زیادہ آنتوں کی سوزش پیدا کرتی ہے بالکل آرسنک کی مانند جب اس کا زہر پھیل جائے تو ایسا احساس ہوتا ہے کہ ارجنٹم لعاب دار جھلیوں کے استر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے مثال کے طور پر جن جانوروں کو لمبے عرصے تک یہ دوا کھلائی گئی وہ مر گئے ان کے پورے جسم کے برحلمی خلیات کی تہیں کم یا زیادہ تباہ ہو گئی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ارجنٹم کو کینسر اور جریان خون میں مظہر پاتے ہیں دونوں امراض میں ایپی تھیلیل سٹرکچر (برحلمی خلیات) آزار میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اورم میٹ

اورم میٹ
- ا۔ دماغ
- ۲۔ اجتماع خون
- ۳۔ سختی (پتھریلی سختی)
- ۴۔ ہڈیاں
- ۵۔ چربی دار خرابیاں (شحمی ابتریاں)

اورم میٹ
- بیلاڈونا
- مرک۔ نائٹرک ایسڈ
- آرسنک۔ ایسافوٹیڈا
- امونیم کارب
- نیٹرم میور

> ہیپر سلفر
> بیلاڈونا
> مرک

اورم ایک ایسی دوا ہے جسے بہت زیادہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ لیکن محدود حلقے کے باوجود نمایاں کام سرانجام دیتی ہے اس کی دافع اثر ادویات ہیپر سلفر بیلاڈونا اور مرکیورس ہیں مجھے معلوم نہیں کہ کوئی دوا اورم کی پیروی کرتی ہے اورم کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یہ ذہن میں بٹھا لینا چاہیے کہ اورم میں اجتماع خون پیدا کرنے کی خصوصی قوت موجود ہے دوئم اورم دماغ کے عقلی حصے سے زیادہ جذباتی حصے پر اثرانداز ہوتی ہے۔

سب سے پہلے ہم اورم کے اجتماع خون کا مطالعہ شروع کرتے ہیں یہ اجتماع خون جسم کے ان اعضا میں ہوتا ہے جہاں اورم عمل کرتی ہے اورم دل پر اثرانداز ہوتی ہے اور اس

کے عمل میں اضافہ کر دیتی ہے جیسا کہ دل کے دھڑکنے کی قوت سے ظاہر ہوتا ہے یہ بالکل ایسا عمل ہے جو آپ کو دل کے غیر فطری طور پر بڑھ جانے جب کہ دل پھیلا ہوا نہ ہو نظر آتا ہے دل کا فعل بڑھ جانے سے دل بڑھ جاتا ہے اور ثانوی طور پر دل کا بڑھ جانا عمل میں آجاتا ہے اس تکلیف کے ہمراہ آپ کو بہت ہی نمایاں علامات کی فہرست نظر آئے گی۔ جب مریض پہاڑ کی بلندی چڑھنا چاہے یا کوئی بھی ہلکی ورزش کرنا چاہے تو پھیپھڑوں میں اجتماع خون ہو جاتا ہے مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے وزن سے کچلا جا رہا ہے اور مریض محسوس کرتا ہے کہ اگر اس نے چلنا بند نہ کیا تو سینہ پھٹ جائے گا ایسی حالت میں اورم میٹ فوری فائدہ دیتی ہے۔ بقول ڈاکٹر کافکا اورم و یور ٹیکم کو ایسی حالت میں ترجیح دینی چاہیے۔

اس علامت پر امونیم کارب اورم سے مماثل ہے جیسے کہ سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے وزن سے کچلا جا رہا ہو لیکن امونیم کارب کا زیادہ میلان غنودگی کی جانب اور وریدوں میں اجتماع خون بھی زیادہ ہوتا ہے۔

دل کی اس حالت کے سبب دوسرے اعضا میں بھی اجتماع خون ہوتا ہے مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ دماغی محنت کرنے سے سر کے اجتماع خون میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ اگر دماغ کا میلان بھر اؤ کی جانب ہو تو مطالعہ کرنے سے ہمیشہ دماغ کی جانب جانے والے خون میں اضافہ ہو جاتا ہے سر میں افراط خون کا احساس ہوتا ہے اور کانوں میں چنگھاڑنے کی آوازیں آتی ہیں سر میں دکھن اور سر چھلا ہوا محسوس ہوتا ہے دماغ میں ابتری ہوتی ہے اجتماع خون کی وجہ سے چہرہ ایک حد تک پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے اور بے رونق نظر آتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں یا روشنی کے جھپاکے ہوتے ہیں۔ آنکھ میں اجتماع خون دیکھنے کے لئے آپ کو آنکھ دیکھنے والے آلے (Opthalmoscope) کی ضرورت ہوگی۔ آنکھوں میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے آنکھوں کو باہر کی جانب دھکیلا جا رہا ہے ایک خاص قسم کا تناؤ ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ نظر میں دو طرح کی چوک بھی ہوتی ہے یا تو مریض کو ہر شے دو نظر آتی ہے یا ہر شے کا آدھا حصہ نظر آتا ہے (نصف نظری)

(Half Sighted)اب یہ علامت تصدیق کرتی ہے کہ دماغ میں اجتماع خون ہے اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں ایک وجہ تو آنکھوں کا زیادہ استعمال ہے اور دوسری وجہ گرم جگہوں پر کام کرنا ہے۔

امکان ہے کہ سبز موتیا (Glaucoma) اورم سے شفایاب ہو جائے۔ آنکھوں کی خنازیری سوزش میں بھی اورم مظہر ہوتی ہے اگر اجتماع خون کی علامت موجود ہو آنکھوں کی عروق میں خون بھرا ہوا نظر آتا ہے آنکھوں میں دھندلا پن ہوتا ہے آنکھوں کی عروق نمایاں ابھری ہوئی نظر آتی ہیں جو اورم کو طلب کرتی ہیں علاوہ ازیں آنکھوں سے کثیر مقدار جلتا ہوا پانی خارج ہوتا ہے آنکھوں کو چھونا ناگوار گزرتا ہے۔

سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والی آنکھوں کے اندرونی رنگ دار پردے کی سوزش(Syphlatic Iritis) میں اورم کو استعمال کیا جا سکتا ہے جب آنکھوں کو چھونا ناگوار ہو آنکھوں کے گرد نمایاں دکھن ہوتی ہو جیسے کہ ہڈیاں دکھ رہی ہوں۔ سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والے امراض میں اورم مظہر دوا ہوتی ہے جبکہ مرکری کا بہت غلط استعمال کیا گیا ہو۔

تلی کے اجتماع خون میں آپ کو اورم کا موازنہ بیلاڈونا گلونائن اور سلفر سے کرنا چاہیے۔ آنکھ کی تلی کی سفلسی سوزش میں آنکھ کے گرد دکھن اور چھل جانے کے احساس میں اورم کا موازنہ ایسافوٹیڈا سے کریں۔ تاہم ایسافوٹیڈا میں دکھن اور چھل جانے کا احساس اورم سے کم ہے یہاں آپ کو مرک کار اور نائٹرک ایسڈ سے بھی موازنہ کرنا چاہیے۔

ناک میں بھی اجتماع خون ہوتا ہے ناک کی نوک سرخ اور گٹھیلی ہوتی ہے اور چہرے کو بد صورت بنا دیتی ہے ناک کی یہ حالت زندگی بھر شراب استعمال کرنے کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ یا پھر یہ علامت آپ کو خنازیری مزاج بچوں میں ملے گی ایسے بچوں میں اس کے ہمراہ نزلہ ہوتا ہے جس کے لئے اورم موزوں دوا ہے۔

جب ناک کا نزلہ ہو یا ناک سے بو آتی ہو تو ناک کے نتھنے دکھتے ہیں اور پھٹ جاتے

ہیں ناک سے بدبودار مواد خارج ہوتا ہے بسااوقات اس کے ہمراہ ناک کی ہڈیاں بوسیدہ ہو رہی ہوتی ہیں ناک کے نرم حصوں اور اندرون ناک سوراخ ہو جاتے ہیں اورم خاص طور پر اس وقت مظہر ہوتی ہے جب نزلہ کی وجہ خنازیریا سفلس کی سمیت اور مرکیورس آپس میں مل گئے ہوں۔

اورم کی کان کی علامات بہت زیادہ نہیں ہیں مگر یہ علامات مشورہ کار ہیں کانوں میں اجتماع خون ہوتا ہے کانوں میں گرجنے کی چنگھاڑنے کی آوازیں آتی ہیں یہ علامت میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں علاوہ ازیں شور سے پر حسی ہوتی ہے بسااوقات اورم درمیانی کان کے نزلہ میں مظہر دوا ہوتی ہے ان مریضوں کے کان سے بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے اس کے علاوہ کان کا پردہ بھی تباہ ہو جاتا ہے کان کی بیرونی نالی اور کنپٹی کا ابھرا ہوا حصہ کنپٹی کی ہڈی بھی مرض سے براہ راست متاثر ہوتی ہے کنپٹی میں چھیدنے والے درد ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ مرض بڑھ جائے تو ہڈیوں کی بوسیدگی شروع ہو جائے۔ اورم کا ہڈیوں پر عمل میں آپ کو پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اورم آنکھوں کی سوزش میں مظہر دوا تھی آنکھ کے گرد ہڈیوں میں درد تھے ناک پر اس کا اثر بھی آپ کو معلوم ہے کہ اورم ناک کی ہڈیوں کی بوسیدگی پیدا کرتی ہے۔

کنپٹی کی ہڈی کی بوسیدگی میں اورم کی قریب ترین مماثل دوا نائٹرک ایسڈ ہے۔ کنپٹی کی ہڈی میں دکھن یا سوزش جس کی ابتدا کنپٹی کی ہڈی کے ہوادار خلا کے خلیات میں ہو تو کیپسیکم سے کامیابی کے معیار قائم کئے ہیں لیکن اس بوسیدگی میں اورم نائٹرک ایسڈ اور سلیشیا بہترین ادویات ہیں۔

اورم میں حلق کی بھی چند علامات موجود ہیں گلسوئے سرخ اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں گردن کے غدود بھی متاثر ہوتے ہیں اور متاثرہ جانب دکھن ہوتی ہے جیسے کہ چوٹ لگی ہوئی ہو ممکن ہے سخت تالو بھی بوسیدگی کا شکار ہو۔

ان سب علامات کے ہمراہ مرکری یا سفلس کی سمیت موجود ہوتی ہے میں ان

علامات پر اسلئے مفصل بحث کر رہا ہوں کہ یہ وہ علامات ہیں جن کو اورم نے ہر بار شفایاب کیا ہے۔

آیئے اورم کے دوران خون کی ابتری کی جانب واپس چلتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ گردوں میں اجتماع خون ہوتا ہے اور اس اجتماع کی ابتدا سے ہی پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے تھوڑی ہی مدت میں گردوں میں چربی دار ابتری پیدا ہو جاتی ہے پیشاب میں البومن خارج ہوتی ہے پیشاب کم آنے لگتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ گردوں کا کینسر پیدا ہو جائے۔ اورم ان حالات میں کچھ نہ کر سکے گی جب تک کہ گردوں کی تکالیف دل کی تکلیف کے تابع نہ ہوں۔

پیتھالوجی کو نظر رکھتے ہوئے گردوں کے کینسر میں اورم کی قریب ترین مماثل دوا پلمبم ہے۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اورم آلات تناسل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور اجتماع خون ہونے کا میلان ہوتا ہے خصیے سوج جاتے ہیں خاص طور پر دایاں خصیہ سوج جاتا ہے۔ اورم میٹ خصیوں کے مزمن درد میں مفید دوا ہے خصوصی طور پر جب دایاں خصیہ متاثر ہو۔

اورم کے اس اثر کے ثانوی نتیجے میں ہمیں جگر میں اجتماع خون نظر آتا ہے جگر سوج جاتا ہے اس کی وجہ دل کا مسلسل مرض ہے جگر میں اجتماع خون کے ہمراہ شکم کے دائیں حصے میں جلن اور کاٹنے والے درد ہوتے ہیں اگر یہ اجتماع خون مسلسل جاری رہے تو جگر کا کینسر ہو جاتا ہے یا پھر جگر میں چربی دار تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں۔ شکم کے خلا میں پانی بھر جاتا ہے (استسقاء شکم) صفرا کے ناقص پن کی وجہ سے پاخانہ کا رنگ بھورا یا راکھ جیسا سفید ہو جاتا ہے یہاں اورم میٹ شفایہ عمل کرتی ہے۔

جذباتی دماغ کی ایک مخصوص حالت یعنی مالیخولیا یا پست ہمتی کے بارے میں بھی ذکر کیا جائے گا۔

پھیپھڑوں میں بھی اجتماع خون ہوتا ہے۔ سینہ پر زبردست جبر اور یہ جبر رات کو بڑھ جاتا ہے خاص طور پر رات کے پہلے حصے میں اضافہ ہو جاتا ہے زیادہ چلنے پھرنے یا ورزش

کرنے سے بھی اضافہ ہو جاتا ہے ممکن ہے چہرے کا رنگ ارغوانی ہو مرض زیادہ بڑھ جائے تو غشی بھی ممکن ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اورم زنانہ اعضا پر بڑی قوت سے اثر انداز ہوتی ہے اور رحم میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے وزن کی وجہ سے رحم گر جاتا ہے مزمن اجتماع خون سے رحم بڑھ جاتا ہے۔ مرض کی اس قسم کو اورم میٹ شفایاب کرتی ہے کسی اور قسم کو نہیں۔ رحم گر جانے یا ٹل جانے کی عام ادویات جیسے کہ للیم ٹیگر ینم۔ نکس وامیکا ایسی حالت میں افاقہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ وزن بڑھ جانے کی وجہ سے رحم گر جاتا ہے یہ رحم کے بندھنوں کا ڈھیلا پن یا عام کمزوری سے رحم ٹل جانا نہیں ہے۔ اورم کا ایک اور نمک بھی ہے جس کو ان امراض میں اورم میٹ کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس کا نام اورم میور نیٹرونیٹم ہے اورم میور کی دوسری یا تیسری طاقت (3X) کو رحم ٹل جانے یا بڑھ جانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اورم کی چند ذہنی مخصوص علامات ہیں ہر اس مرض میں جس میں اورم بے مثل دوا ہوتی ہے یہ ذہنی علامات موجود ہوتی ہیں مالیخولیا۔ رونے کی جانب میلان یا خود کو تباہ کرنے کی خواہش مریض سمجھتا ہے کہ اس کا زندہ رہنا ضروری نہیں ہے۔ خود کو تباہ کرنے کی خواہش کبھی کبھار مذہبی مالیخولیا کو جنم دیتی ہے مریض ہر وقت عبادت میں مصروف رہتا ہے مریض کو یقین ہوتا ہے کہ اس کو نچلی سطح کا مجرم گردانا جائے گا اگر مریض خودکشی کرنے کی اصل کوشش نہ کرے مگر اسے خودکشی کے خیالات آتے ہیں ان علامات کے علاوہ ذہنی پریشانی کے ہمراہ نوبتی دکھ ہوتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ مریض کو دل کے گرد پریشانی کا احساس ہوتا ہے۔ مالیخولیا کے علاوہ اورم یاداشت کی کمزوری پیدا کرتی ہے ممکن ہے مریض کا غصہ بھی دوا کی نمائندگی کرتا ہو مریض معمولی سے اختلاف سے آگ بگولا ہو جاتا ہے مریض کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور مریض جھگڑے پر اتر آتا ہے مریض کے لئے دماغی محنت ناگوار ہوتی ہے مریض کو سر درد شروع ہو جاتا ہے جس کی وجہ اجتماع خون ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔

اورم کا ہڈیوں پر عمل میں چند الفاظ میں بیان کروں گا جیسا کہ میں پہلے آپ کو بتا چکا ہوں کہ اورم کھوپڑی ناک اور تالو کی ہڈیوں کی بوسیدگی کی دوا ہے خاص طور پر جب مرکری کا بے تحاشہ یا غلط استعمال کیا گیا ہو اور ہڈیوں کی بوسیدگی شروع ہو گئی ہو خواہ مریض سفلس کی سمیت کا حامل ہو یا نہ ہو۔

لیکچر نمبر ۵۸

ارجنٹم نائٹریکم (سلور نائٹریٹ)

ارجنٹم نائٹریکم	آرسنک۔ نائٹرک ایسڈ
	پلمبم۔ کیوپرم
	> نیٹرم میور
	زنک

ارجنٹم نائٹریکم دماغ اور نخاع پر عمل کرتے ہوئے ہمیں علامات کی ایک فہرست مہیا کرتی ہے جس سے کئی اعصابی امراض میں دوا کے استعمال کی راہ نمائی ہوتی ہے عام اعصابی کمزوری سے لے کر چلنے میں لڑکھڑاہٹ تک (Locomotor Ataxia) یا فالج تک (Paralysis)۔

ارجنٹم نائٹریکم کے ابتر احساسات مندرجہ ذیل ہیں یہ ہی دوا کی خصوصیت ہیں ایک بہت ہی عام علامت جو کہ سر درد یا بیضہ دانی کی سوزش یا کئی دوسرے امراض میں موجود ہوتی ہے کہ جیسے جسم کے حصے پھیل رہے ہوں اگر سر درد ہو تو ایسا احساس ہوتا ہے کہ سر بہت بڑا ہو گیا ہے اکثر بیضہ دانی کے درد کے ہمراہ مریضہ بیان کرتی ہے کہ بیضہ دانی بہت بڑھ گئی ہے حالانکہ معائنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ متاثرہ بیضہ دانی میں کوئی بڑھوتری نہیں ہوئی یہ

علامت بہت سی ادویات میں موجود ہے مگر ارجنٹم نائٹریکم میں زیادہ نمایاں ہے۔ جب بالمثل دوا ارجنٹم نائٹریکم ہو تو چکروں کی موجودگی لازمی ہے۔ چکروں کے ہمراہ اعصابی کمزوری کی وجہ سے عام کمزوری ہوتی ہے۔ اعصابی کمزوری کی وجہ سے مریض کانپتا ہے چلتے وقت لڑکھڑاتا ہے جیسا کہ نشے میں ہو۔ اتنے شدید چکر آتے ہیں کہ مریض وقتی طور پر اندھا ہو جاتا ہے دماغ ماؤف ہو جاتا ہے کانوں میں بھن بھناہٹ ہوتی ہے متلی ہوتی ہے مریض کانپتا ہے مریض دماغی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے جلدباز ہوتا ہے مریض ہر وقت مصروف رہتا ہے مگر کام مکمل نہیں کر سکتا مریض بار بار غلطیاں کرتا ہے کسی سے ملاقات کرنے جانا ہو تو جلدی کرتا ہے سوچتا ہے کہ اسے دیر ہو جائے گی حالانکہ مریض کے پاس ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت ہوتا ہے۔ چند مریضوں کو مالیخولیا ہو جاتا ہے مریض سمجھتا ہے کہ اگر اس کو اکیلا چھوڑ دیا گیا تو وہ مر جائے گا مریض اس خوف میں مبتلا ہوتا ہے کہ اس کے دماغ کا کوئی ایسا مرض لگ گیا ہے جو قابل شفا نہیں ہے۔ فاصلہ کی پیمائش میں ہمیشہ غلطی کرتا ہے مثال کے طور پر گلی میں چلتے ہوئے مکان کے کونوں سے خوف آتا ہے کیونکہ مکان کا کونا باہر کو نکلا ہوا ہوتا ہے مریض سمجھتا ہے کہ وہ اس سے ٹکرا جائے گا۔

ان تمام غلطیوں کا سبب پٹھوں میں ربط عمل کا نقص ہوتا ہے یہ خیالی علامات نہیں ہیں یہ دیکھا گیا ہے کہ یہ علامت بار بار نظر آتی ہے مگر ارجنٹم نائٹریکم اسے شفایاب کر دیتی ہے۔

پٹھوں کے نظام میں ابتری سے چال میں لڑکھڑاہٹ (Locomotor ataxia) بہت ہی نمایاں علامت ہے اس مرض کے علاج کے لئے ایلوپیتھ معالج بہت عرصہ سے ارجنٹم نائٹریکم کو بہت قیمتی دوا تصور کرتے آرہے ہیں جب درج ذیل علامات موجود ہوں تو ہم بھی ارجنٹم نائٹریکم استعمال کر سکتے ہیں۔ مریض اندھیرے میں چلتے وقت لڑکھڑائے یا آنکھیں بند کر کے چلے تو لڑکھڑائے ٹانگیں کمزور ہوتی ہیں اور زیادہ دیر تک پیدل چلنے سے پنڈلیوں میں چھل جانے کا احساس اور کمر میں دکھن کا احساس ہوتا ہے چھوٹی کمر میں درد ہوتا ہے مریض بیٹھ کر اٹھے تو کمر میں شدید درد ہوتا ہے مگر حرکت کرنے سے ایک حد تک افاقہ ہو

زنکم میں بھی چلنے سے افاقہ اور بیٹھ جانے سے اضافہ موجود ہے ان دونوں ادویات کا
فرق یہ ہے کہ ارجنٹم میں اٹھتے وقت درد ہوتا ہے۔ بسااوقات ایسا احساس ہوتا ہے کہ کمر اور جاتا ہے۔
پیڑو کی ہڈی کا جوڑ ڈھیلا ہے یہ علامت ایسکیولس ہپ سے مماثل ہے ایک اور علامت ہے
جسے میں بہت ہی خاص علامت کہتا ہوں وہ ہے ہاتھوں کا کانپنا جس کی وجہ سے مریض کے
ہاتھوں سے اشیاء گر جاتی ہیں مریض رات کے وقت زیادہ مضطرب ہوتا ہے جب سو جاتا ہے
تو ہر قسم کے خوفناک خواب آتے ہیں۔ اعصابی علامات میں دن گیارہ بجے اضافہ ہو جاتا ہے
اب آپ دیکھیں کہ سلفر واحد دوا نہیں ہے جس میں ۱۱ بجے دن علامات بڑھ جاتی ہیں۔

آپ ارجنٹم نائٹریکم کی کالی برومیٹم اور نیٹرم میور سے مماثلت پہچان لیں گے کانپنے والی کمزوری جس کے ہمراہ دل کی تیز دھڑکن ہوتی ہے ہو بہو نیٹرم میور کی علامت ہے۔ خوف اور پریشانی کا مزاج یہ خیال کہ مریض ایک خاص جگہ سے نہیں گزر سکتا آپ کو کالی برومیٹم کی یاد دھانی کرائے گا لیکن ارجنٹم کی علامات میں شدت ہوتی ہے علاوہ ازیں ایک اور علامت فعلی فالج ہے ایسا فالج تھکا دینے والے امراض خناق وغیرہ کے بعد پیدا ہو جاتا ہے اس علامت پر جلسی میم ارجنٹم نائٹریکم سے مماثلت رکھتی ہے۔

ایسے دوسرے اعصابی امراض جن میں ہم ارجنٹم نائٹریکم استعمال کر سکتے ہیں درج ذیل ہیں۔

ارجنٹم نائٹریکم درد شقیقہ (Hemicrania) کی بہترین ادویہ میں سے ایک دوا ہے یہ عام اعصابی درد نہیں ہے یہ گہرا اعصابی مرض ہے کچھ معالجوں کی رائے میں اس دوا کی فطرت مرگی کی ہے۔ یہ درد نوبتی ہوتا ہے اس کے لئے ارجنٹم نائٹریکم بہترین دوا ہے۔ سر میں لگاتار چھیدنے والا درد ہوتا ہے سر کی چوٹی کی بائیں جانب شدید درد ہوتا ہے سر کو باندھ لینے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے اس لئے اگر سر پر کسی ہوئی ریشمی ٹوپی پہن لی جائے تو درد فوراً کم ہو جاتا ہے سر کا درد کسی بھی ناخوش گوار جذباتی بات سے شدت اختیار کر جاتا ہے یا کوئی بھی ایسی شے جو اعصابی نظام کو ناپسند ہو سر درد میں اضافہ کا باعث بن جاتی ہے جیسے کہ جسمانی

رطوبات کا ضائع ہونا۔ نیند کا ضائع ہونا۔یادماغی تناؤ۔ بسااوقات درد اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ مریض بے خبر ہو جاتا ہے بے ہوش ہو جاتا ہے سر درد کے ہمراہ کھائی ہوئی غذا ٹھوس سیال یا صفرا کی قے ہوتی ہے۔

سر درد کی ایک اور قسم بھی ہے جو ارجنٹم نائٹریکم سے شفایاب ہو جاتی ہے یہ اعصابی سر درد ہوتا ہے سر میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ سر کی ہڈیاں الگ ہو رہی ہیں یا یہ احساس ہوتا ہے کہ سر بہت بڑا ہو گیا ہے شدت درد کی وجہ سے مریض کی مت ماری جاتی ہے سر درد کا حملہ قے پر ختم ہوتا ہے مگر یقینی طور پر چند منٹ بعد یا ایک گھنٹہ بعد سر درد دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ارجنٹم نائٹریکم چہرے کے اعصابی درد میں مظہر دوا ہوتی ہے جب نسوں کے پانچویں جوڑے کی شاخیں جو دانتوں تک جاتی ہیں وہ متاثر ہوں۔ بہت شدید سر درد ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کھٹا ہو جاتا ہے درد بالکل درد شقیقہ کی مانند ہوتا ہے مجھے یقین نہیں ہے کہ منہ کا کھٹا ذائقہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے ہو بلکہ میں سمجھتا ہوں کھٹے ذائقے کی وجہ ذائقہ کے اعصاب کی ابتری ہے ایسے تمام مریضوں کا چہرہ زرد اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے بلکہ زرد کی بجائے مٹی رنگا کہنا بہتر ہو گا شدت مرض میں جب خون بھی زیر اثر ہو تو جلد کا رنگ سیاہی مائل گارے کی مانند یا سیسے کے رنگ کی مانند ہوتا ہے۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ارجنٹم نائٹریکم شکم کے تکلیف دہ درد (Gastralgia) میں مظہر دوا ہوتی ہے یہ معدہ کے اعصاب کا درد ہوتا ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم خاص طور پر نازک عورتوں کے درد معدہ میں مظہر ہوتی ہے جذبات بھڑکنے سے معدہ کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے نیند کی کمی اور خاص طور پر ماہواری کے دوران درد میں اضافہ ہو جاتا ہے معدہ میں ایک ڈھیر کا احساس ہوتا ہے اس کے ہمراہ بسااوقات معدہ کے سوراخ میں چبانے والا درد ہوتا ہے جو معدہ کے سوراخ سے ہر جانب بڑھتا ہے درد بتدریج گھٹتا بڑھتا ہے (بالکل سٹینم کی مانند)۔

ضروری ہے کہ اس کے ہمراہ سینے کے پٹھوں میں شدید مروڑ دار درد ہو مریض رومال بھی منہ کے قریب برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے بھی سانس کی تنگی شروع ہو جاتی ہے۔ مریض معمولی سی غذا بھی برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ غذا بھی درد میں اضافہ کر دیتی ہے۔ کبھی کبھار دہرا ہونے یا معدہ کو ہاتھ سے زبردستی دبانے سے درد میں کمی ہوتی ہے درد کا دورہ چمکدار بلغم کی قے پر ختم ہوتا ہے اس بلغم کی رسی بنائی جا سکتی ہے۔ شکم میں بہت زیادہ ہوا بھر جاتی ہے مریض لمبے عرصے تک ڈکار نہیں لے سکتا لیکن جب ڈکار لینے میں کامیاب ہو جائے تو بہت زیادہ ہوا خارج ہوتی ہے اس کے ہمراہ عام طور پر مریض کانپتا ہے۔ پریشانی کا احساس ہوتا ہے یا ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے سر کو کسی شکنجہ میں دے کر نچوڑا جا رہا ہے ان علامات پر ارجنٹم نائٹریکم کی قریب ترین دوا بسمتھ ہے۔ بسمتھ معدہ کے خالص اعصابی درد میں مظہر ہوتی ہے بسمتھ اور ارجنٹم نائٹریکم میں فرق صرف قے کا ہے جیسے ہی غذا معدہ کو چھوتی ہے قے آجاتی ہے۔

ایک اور اعصابی مرض مرگی (Epilepsy) ہے جس میں ارجنٹم نائٹریکم مظہر ہوتی ہے اس کی ایک بہت ہی مخصوص علامت ہے کہ مرگی کا دورہ آنے سے گھنٹوں پہلے یا دنوں پہلے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں دورے کے بعد مریض بہت بے آرام ہوتا ہے ہاتھ کانپتے ہیں ارجنٹم نائٹریکم خاص طور پر خوف سے پیدا ہونے والی مرگی اور ماہواری کے دوران مرگی کے دورہ کے لئے فائدہ مند دوا ہے۔

ارجنٹم نائٹریکم کو زچگی کے بعد کی اینٹھنوں (Puerperal Convulsions) میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب دورے کے درمیانی وقفے میں مریضہ بے آرام ہوتی ہو کبھی ایک کروٹ۔ کبھی دوسری کروٹ بار بار بستر پر کروٹیں بدلتی ہو۔

دردِ دل (Angina Pectoris) میں بھی ارجنٹم نائٹریکم مظہر ہوتی ہے مریض سینہ اور دل میں شدید درد کی شکایت کرتا ہے سانس لینا بھی دشوار ہوتا ہے۔

اعصابی دمہ (Nervous Asthma) میں بھی ارجنٹم مظہر ہوتی ہے۔ سانس

لینے والے پٹھوں میں مروڑ پڑتے ہیں سانس کی شدید تنگی ہوتی ہے اگر کمرہ لوگوں سے بھرا ہوا ہو تو سانس کی تنگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اعصابی نظام پر عمل دیکھنے کے بعد اب ارجنٹم نائٹریکم کا سوزشوں اور زخموں پر اثر دیکھیں۔ سب سے پہلے ہم آنکھوں کے امراض لیں گے۔ارجنٹم نائٹریکم آنکھوں کی پیپ دار سوزش کو شفایاب کرتی ہے اس سے میرا مطلب آنکھوں اور پپوٹوں کی سوزش ہے جب ان پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور ان سے پیپ خارج ہوتی ہے یہ پیپ گاڑھی اور غیر خراش دار ہوتی ہے۔

نوزائدہ بچوں کی آنکھوں کی سوزش میں جب درج بالا علامات موجود ہوں بالافراط پیپ خارج ہوتی ہو تو ارجنٹم نائٹریکم فائدہ مند دوا ہوتی ہے خاص طور پر اگر پلساٹیلا یا کوئی بھی مرکیورس ناکام ہو جائے تو ارجنٹم نائٹریکم شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

آپ بڑوں کی آنکھوں کی پیپ دار سوزش میں بھی ارجنٹم نائٹریکم استعمال کر سکتے ہیں جب پیپ گاڑھی ہو اور غیر خراش دار ہو پلساٹیلا کی مانند کھلی ہوا میں افاقہ ہو اور گرم کمرہ برداشت نہ ہو۔

آنکھوں کی پیپ دار سوزش میں پلساٹیلا ارجنٹم نائٹریکم کی قریب ترین حلیف ہے آپ دیکھیں گے کہ دونوں ادویات میں اخراجات گاڑھے پیپ دار اور غیر خراش دار ہوتے ہیں دونوں میں کھلی ہوا میں افاقہ اور گرم کمرے میں اضافہ ہوتا ہے یہ تصدیق شدہ حقیقت ہے کہ اگر ارجنٹم نائٹریکم کام کرنا بند کر دے تو ایک خوراک پلساٹیلا کا اضافہ کرنے سے ارجنٹم نائٹریکم کی مدد ہو جاتی ہے۔ آپ ارجنٹم نائٹریکم کو آنکھوں کے پپوٹوں کی سوزش (Bleph-ritis) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب آنکھ کے پپوٹوں پر سخت کھرنڈ موجود ہوں بافتیں سخت ہو گئی ہوں پیپ خارج ہوتی ہو حتیٰ کہ سوزش کی مسلسل موجودگی سے پتلی بھی متاثر ہو گئی ہو۔ آگ کی گرمی سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے یہ علامت آپ کو مرکیورس میں بھی ملے گی۔ آنکھ کے پردہ عطف کی دانہ دار سوزش میں بھی ارجنٹم کارآمد دوا ہے پردہ کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے اور آنکھوں سے آلون دار پیپ بالافراط خارج ہوتی ہے۔ رہس ٹاکس ارجنٹم

نائٹرکیم سے بہت مشابہت رکھتی ہے مگر رہس ٹاکس میں مروڑدار علامات موجود ہیں رہس ٹاکس میں پپوٹے بے اختیار بند ہو جاتے ہیں اگر آپ ان کو زبردستی کھولنا چاہیں تو آنکھوں میں گرم آنسو چشمہ کی مانند پھوٹ پڑتے ہیں ان آنسوؤں کی وجہ سے سوزش زدہ آنکھوں کے گرد پھنسیاں نکل آتی ہیں یہ آنسو جگہ چھیل دیتے ہیں۔

یوفریشیا پپوٹوں کی دانہ دار سوزش (ککرے) میں ارجنٹم نائٹرکیم سے مماثل ہے مگر فرق یہ ہے کہ یوفریشیا کے پیپ دار اخراجات خراش دار ہوتے ہیں علاوہ ازیں آنکھوں سے خراش دار آنسو خارج ہوتے ہیں۔

مریض بچہ ہو یا بڑا پپوٹوں کی سوزش میں کریوزوٹ بھی استعمال کی جاسکتی ہے علی الصبح آنکھوں سے گرم آنسو نکلتے ہیں جن سے جلد چھل جاتی ہے۔

ارجنٹم نائٹرکیم نظر کی کمزوری یا پردرد نظر (Asthenopia) میں استعمال کی جاسکتی ہے جب آنکھوں سے معمولی کام لینے سے آنکھوں میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہو۔

آیئے اب حلق اور منہ کی لعاب دار جھلیوں پر ارجنٹم نائٹرکیم کا اثر ملاحظہ کریں ہم جانتے ہیں کہ ارجنٹم نائٹرکیم میں منہ کے اندر کا رنگ سیاہی مائل سرخ اور حلق میں گاڑھا بلغم جمع ہو جاتا ہے اور مریض حلق میں لکڑی کی پرچی چبھی ہونے کی شکایت کرتا ہے۔ تاہم ان سب علامات کے باوجود یہ بھی ممکن ہے کہ حلق میں زخم ہوں ممکن ہے اس کی وجہ مرکری کا استعمال یا سفلس کی سمیت یا خنازیر ہو۔ حلمہ زبان ابھرے ہوتے ہیں مسوڑھے پر حس ہوتے ہیں مسوڑھوں سے خون آتا ہے لیکن مسوڑھے کبھی کبھار ہی سوجتے ہیں۔ پس آپ کو ارجنٹم نائٹرکیم اور مرکیورس کا فرق مل جاتا ہے حلق میں لکڑی کی پرچی کا احساس بسا اوقات نائٹرک ایسڈ اور ایلومینا میں بھی ہوتا ہے۔

ارجنٹم نائٹرکیم حنجرہ پر بھی اثرانداز ہوتی ہے پیپ دار بلغم خارج ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بلغم حنجرہ کی عقبی دیواروں سے آتا ہے آواز بھاری ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بسا اوقات آواز بالکل کھو جاتی ہے گویوں کی شکایت ہوتی ہے کہ کوئی شے آلاتِ صوت میں مزاحم ہو رہی

ہے۔

میگنیشم ار جنٹم نائٹریکم سے مماثلت رکھتی ہے اور حنجرہ کی علامات پیدا کرتی ہے خاص طور پر خون کی کمی والے مریضوں یا ٹی بی کے مریضوں میں حنجرہ کی علامات پیدا کرتی ہے صبح کے وقت آواز بھاری ہو جاتی ہے لیکن جب مریض کھانس کر بلغم نکال لیتا ہے تو یہ احساس کم ہو جاتا ہے۔ میگنیشم کے مریض اونچی آواز سے پڑھیں تو کھانسنا شروع کر دیتے ہیں گلے میں دردناک خشکی اور کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے مریض لیٹ جائے تو عموماً کھانسی میں کمی آجاتی ہے۔

سلینیم بھی ار جنٹم نائٹریکم سے مماثل ہے۔ پارس کو آرڈی فولیا ایسی دوا ہے جس کو امراض حنجرہ میں بھلا دیا گیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ پارس کو آرڈی فولیا اس وقت مظہر ہوتی ہے جب بلغم صرف صبح کے وقت خارج ہو بلغم سبز اور گوند کی مانند لیس دار ہو۔

ار جنٹم نائٹریکم کو رحم کی گردن کی سوزش میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب رحم کی گردن بڑھ گئی ہو سخت ہو گئی ہو زرد رنگ کا خراش دار لیکوریا یا افراط آتا ہو زخم والی جگہ سے بار بار خون خارج ہوتا ہو۔

اب میں آپ کو ار جنٹم نائٹریکم کا گردوں پر عمل بتاؤں گا کیونکہ دوا کے اس عمل پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے یہ ڈاکٹر پریسٹن تھے جنہوں نے اس کو ایسے مریضوں میں استعمال کیا۔ وہ اسے بار بار دھراتے تھے جب مریض کو گردوں میں اجتماع خون کی وجہ سے درد ہوتا یا گردوں سے پتھری کا اخراج ہونے سے درد ہوتا تھا۔ چہرہ سیاہی مائل اور خشک نظر آتا ہے مثانہ اور چھوٹی کمر میں بوجھل درد ہوتا ہے پیشاب جل کر آتا ہے اور پیشاب کی نالی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سوجی ہوئی ہے پیشاب کی خواہش اچانک پیدا ہوتی ہے پیشاب سیاہی مائل اور اس میں خون آتا ہے یا پیشاب میں برحلمی خلیات اور یورک ایسڈ موجود ہوتا ہے خاص طور پر ار جنٹم نائٹریکم اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب اس کی مماثل دوا کینتھرس ناکام ہو جائے۔

گردوں کی پتھری میں نائٹرک ایسڈ کا خیال بھی آنا چاہیے جب پیشاب میں اگزالک

ایسڈ موجود ہو جو پتھری کا سب سے بڑا جز ہے۔ار جنٹم نائٹریکم کا آنتوں پر ذکر بھی ہو جائے ار جنٹم نائٹریکم یہاں آرسنک سے مماثل ہے۔پاخانے سبز اور چھیچھڑے دار ہوتے ہیں اور ان میں خون آؤں اور لعاب دار جھلی کے ٹکڑے شامل ہوتے ہیں ہوابہت خارج ہوتی ہے۔ شکر کے استعمال سے ہوا کا اخراج بڑھ جاتا ہے ار جنٹم نائٹریکم خاص طور پر اس وقت مظہر ہوتی ہے جب جذباتی وجوہات سے اسہال شروع ہو جائیں مثلاً خوف کے مارے دست آنے لگیں یا کسی صبر آزما مصیبت یا جب دستوں کا خیال آجائے دست آنے لگ جاتے ہیں۔

جوں ہی سیال یا معمولی غذا معدہ میں پہنچتی ہے دست آجاتا ہے

بچوں کے اسہال موسم گرما میں یہ ان بچوں میں مظہر ہوتی ہے جو کمزور ہوں سوکھے ہوئے ہوں اور حنوط شدہ لاش کی مانند نظر آتے ہوں ٹانگیں ہڈی اور کھال پر مشتمل ہوتی ہیں ان پر گوشت نظر ہی نہیں آتا پاخانے سخت اور کیچڑ نما ہوتے ہیں زور سے ہوا خارج ہوتی ہے رات کو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اگر ار جنٹم نائٹریکم کو بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو تو نیٹرم میور اس کی دافع اثر دوا ہے یا اگر سلور نائٹریٹ سے جلایا گیا ہو تب بھی نیٹرم میور اس کے اثرات دور کرتی ہے۔

ار جنٹم میٹ

ار جنٹم میٹ مرگی کی مانند اینٹھن پیدا کرتی ہے مرگی کے حملہ کے بعد مریض ہذیانی طوفان برپا کر دیتا ہے جو بھی مریض کے نزدیک آتا ہے مریض کود کر اس کو مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ار جنٹم میٹ جسم کے مختلف اعضا میں مروڑ دار درد پیدا کرتی ہے اس لئے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے سر کا درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور جب شدت میں آجاتا ہے تو ختم ہو جاتا ہے سر درد عموماً بائیں جانب کا ہوتا ہے اور سر درد کے ہمراہ چکر آتے ہیں مریض حد سے زیادہ بھلکڑ ہوتا ہے اعصابی دردوں کی وجہ سے دل کے پٹھوں میں تشنجی جھٹکے آتے

ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جب مریض کمر کے بل لیٹا ہوا ہو تو دل کے پٹھوں میں تشنجی جھٹکے آتے ہیں۔

اب جو کمزوری فطری طور پر واقع ہو جاتی ہے وہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے اگر آپ ارجنٹم میٹ کی ذاتی خصوصیات کو یادرکھیں۔ ارجنٹم میٹ کی ذاتی خصوصیت ہے جوڑوں پر اثر خصوصاً جوڑوں کی کری ہڈی پر اثر۔ ریڑھ کی کمزوری کی وجہ سے چھوٹی کمر میں چھل جانے کا احساس ہوتا ہے عام تھکاوٹ کی وجہ سے مریض لیٹ جانے کی خواہش کرتا ہے تاکہ آرام کرسکے خاص طور پر گھٹنے کمزور ہوتے ہیں یہ عضوی وجع المفاصل نہیں ہے بلکہ گنٹھیا ہے یہ درد، سر درد کی مانند ہوتے ہیں یہ تمام عام علامات ہوتی ہیں یہ علامات ہمیں ہسٹیریا کی مریضاؤں اور مردوں میں مادہ حیات ضائع ہو جانے کی وجہ سے نظر آتی ہیں خاص طور پر مادہ منویہ کا ضیاع ان کی وجہ ہوتا ہے۔

ارجنٹم میٹ حنجرہ اور حلق کی لعاب دار جھلیوں پر اثرانداز ہوتی ہے حنجرہ میں باافراط بلغم پیدا کرتی ہے بلغم نہ پیپ دار نہ ہی سیال ہوتا ہے بلکہ بلغم بالکل ابلے ہوئے نشاستے کی مانند نظر آتا ہے اس کے ہمراہ حنجرہ میں جلن اور کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے طویل گفتگو کرنے سے کھردرے پن اور جلن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بلغم آسانی سے نکل آتا ہے۔ ارجنٹم میٹ بائیں بیضہ دانی پر عمل کرتی ہے اور اس میں چھل جانے کا سا درد ہوتا ہے بسا اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بیضہ دانی بڑی ہو گئی ہے (دائیں بیضہ دانی ارجنٹم نائٹریکم) یہ احساس خالص خیالی احساس ہے اکثر اس احساس کے ہمراہ رحم بھی گرا ہوا ہوتا ہے۔

لیکچر نمبر ۵۹

پلاٹینا۔ پیلیڈیم۔ ایلومینیا

پلاٹینا

پلاٹینا	دماغی علامات	بیلاڈونا۔پیلیڈیم۔ فاسفورس۔ لائیکوپوڈیم	
	اعصابی نظام	بیلاڈونا۔ ہیلونیاس۔ سٹینم۔ پلمبم	

جنسی اعضا	پیلیڈیم۔ارجنٹم میٹ۔ ہیلونیاس پلساٹیلا۔ فاسفورس۔اورم

پلاٹینا کے عمل کا مطالعہ کرنے کے لئے تین عنوان ہوں گے۔ دماغ پر عمل اعصابی نظام پر عمل۔ زنانہ اور مردانہ آلات تناسل پر عمل۔ پلاٹینا کی مریضہ ایک حد تک مغرور گھمنڈی اور خود غرض ہوتی ہے مریضہ ہر انسان کو یا ہر شے کو خود سے کم تر سمجھتی ہے اس علامت کے ہمراہ نظر کی ایک خصوصیت بھی موجود ہوتی ہے اشیاء فطری جسامت سے چھوٹی نظر آتی ہیں۔ پلاٹینا ذھنی اور اعصابی نظام میں اکساہٹ پیدا کرتی ہے وحشت انگیز اشیاء نظر آتی ہیں مریضہ کو خیالی بھوت پریت اور چڑیلیں نظر آتی ہیں یہ علامت کالی برومیٹم اور ہائیوسائمس میں بھی موجود ہے مریضہ کو ہر شے اجنبی نظر آتی ہے مریضہ یہ نہیں جانتی کہ وہ کہاں آگئی ہے بسااوقات مریضہ کو مالیخولیا ہو جاتا ہے مریضہ کو محسوس ہوتا ہے اس کی موت

قریب ہے اور مریضہ اس سے خوف زدہ ہوتی ہے۔ یہ علامت ہمیں ایکونائٹ اور آرسنک میں بھی نظر آتی ہے ایکونائٹ کا مریض اپنی موت کا وقت بتاتا ہے۔ تاہم دونوں ادویات ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں ممکن ہے مریضہ کا مزاج ہسٹریائی ہو جس کے ہمراہ ہنسی اور رونے کے دورے باری باری آتے ہوں۔ خاص طور پر یہ دورے بے ربط ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنسی آلات میں اکساہٹ ان کی وجہ ہے مریضہ کے آلات تناسل حد سے زیادہ پرحس ہوتے ہیں آلات تناسل میں اندرونی اور بیرونی طور پر لگاتار جھنجھناہٹ اور خوش گوار گدگدی ہوتی ہے یہ اکساہٹ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ بدقسمت مریضہ خوفناک طور پر شدید خواہش نفسانی کا شکار ہو جاتی ہے۔ مریضہ میں ایک جن کی طاقت آجاتی ہے مریضہ ہر کسی کو سینے سے لگانا چاہتی ہے شدید نفسانی خواہش کے ہمراہ مریضہ کا رحم سخت ہوتا ہے اور بالکل اورم کی مانند رحم ٹل جاتا ہے بیضہ دانیاں بہت پُرحس ہوتی ہیں اور ان میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔ پلاٹینا اس وقت بھی شافی عمل کرتی ہے جب کہ بیضہ دانی میں پیپ پڑ چکی سوزش ہو ہیپر سلفر اور لیکسیس ناکام ہو چکی ہوں۔

ماہواری بہت جلد جلد اور باافراط آتی ہے ماہواری سیاہی مائل دھاگے دار اور ماہواری میں جمے ہوئے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں مروڑ بھی پڑتے ہیں۔ یا رحم کا بوجھ نچلی جانب اور تکلیف دہ ہوتا ہے پلاٹینا کی اینٹھنیں ہسٹریا کی مریضہ میں عام نظر آتی ہیں اور ان اینٹھنوں میں تشنجی سختی ہوتی ہے اور یہ اینٹھنیں اور سانس کی تنگی بدل بدل کر آتے ہیں بسااوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ چنونے مقعد سے نکل کر فرج میں داخل ہو جاتے ہیں اور خراش دار اکساہٹ پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے خواہش نفسانی شدت سے بیدار ہو جاتی ہے اگر ایسا ہو تو کیلیڈیم دوا ہوتی ہے۔

پلاٹینا کی ماہواری سے دو یا تین ادویات ذہن میں آتی ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا بہت ضروری ہے۔ کروکس کی ماہواری سیاہی مائل اور اس میں جمے ہوئے خون کے لوتھڑے ہوتے ہیں خواہ حمل ضائع ہونا چاہ رہا ہو یا صرف ماہواری ہو اس کے ہمراہ ایک اور احساس بھی

ہوتا ہے کہ جیسے شکم میں کوئی شے حرکت کر رہی ہے۔

کیموملا کی ماہواری سیاہی مائل بافراط اور جمے ہوئے خون پر مشتمل ہوتی ہے لیکن کیموملا کی ذہنی علامات پلاٹینا سے مختلف ہوتی ہیں۔ ملی فولیم اور سبائنا کی ماہواری چمکدار سرخ خون اور اس میں جزوی لوتھڑے ہوتے ہیں۔ پلاٹینا کی مانند بیلاڈونا میں بھی یہ احساس موجود ہے کہ جیسے پیشانی کے راستے سب کچھ باہر نکل جائے گا چہرہ آگ کی مانند سرخ اور رحم کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے لیکن بیلاڈونا کے درد اچانک وارد ہوتے ہیں اور اچانک ختم ہو جاتے ہیں ماہواری کا خون سرخ چمکدار ہوتا ہے لیکن اگر ماہواری سیاہی مائل ہو تو بدبودار ہوتی ہے۔ دماغ کی خودغرضانہ حالت میں لائیکوپوڈیم پلاٹینا کی نزدیک ترین مماثل دوا ہے۔

پلاٹینا کی مریضہ کو جسم کے مختلف اعضاء میں اعصابی درد ہوتے ہیں دردوں کو ان کی خصوصی نوعیت کیوجہ سے پہچانا جا سکتا ہے درد مروڑ دار ہوتے ہیں اور متاثرہ اعضاء میں جھنجھناہٹ اور سن ہونے کا احساس ہوتا ہے آپ کو یہ درد سر میں نظر آئے گا ناک کی جڑ میں درد ہوگا جیسے کسی شکنجہ میں کسا جا رہا ہو۔ درد کے بعد سر میں جھنجھناہٹ اور سن ہونے کا احساس ہوتا ہے اب آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ علامت اعصاب کے راستے میں موجود ہے درد بتدریج بڑھتا اور کم ہوتا ہے ایسے ہی درد آپ کو سٹینم میں نظر آتے ہیں۔

ان اعصابی علامات میں پلاٹینا کے قریب ترین دوا بیلاڈونا ہے دونوں ادویات میں سر میں اجتماع خون موجود ہے چہرہ چمکدار سرخ اور ہذیان لیکن دردوں کی بتدریج بڑھوتری اور بتدریج کمی پلاٹینا کو بیلاڈونا سے الگ کر دیتی ہے۔

کیپسیکم ان افراد کے اعصابی دردوں میں فائدہ مند ہے جن پر گوشت کم ہو ان کے چہرے کا اعصابی درد (Prosopalgia) جلندار اور چبھن دار ہوتا ہے اور درد میں معمولی سی سردی یا گرم ہوا لگنے سے شدت آ جاتی ہے۔

درباسکم چہرے کے اعصابی درد (Prosopalgia) میں اس وقت مظہر ہوتی ہے جب متاثرہ حصے میں سن پن اور کچلے جانے کا سا درد ہوتا ہے کہ جیسے کسی چمٹے سے پکڑ کر

کچلا جارہا ہو۔ چھینکنے سے بولنے سے باتیں کرنے سے اور موسم کی تبدیلی سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اکثر اوقات درد کے ہمراہ سن پن موجود ہوتا ہے درد کا دورانیہ صبح نو بجے تا سہ پہر چار بجے ہے درد روزانہ ہوتا ہے۔

گنیفائلم کے اعصابی درد نچلے اعضا میں ہوتے ہیں درد اور سن پن باری باری آتے ہیں۔

آرسنک میں بھی چہرے کا اعصابی درد موجود ہے درد تیر مارنے کے سے اور چبھن دار ہوتے ہیں سوئی چبھنے جیسے درد ہوتے ہیں اور درد کے ہمراہ جلن ہوتی ہے۔

پلاٹینا کے مردانہ آلات پر عمل کی بابت چند الفاظ کہنا باقی ہیں ہم دیکھتے ہیں پلاٹینا جوانی میں داخل ہونے سے پہلے مشت زنی کی عادت میں مظہر ہوتی ہے یعنی کچی عمر میں مشت زنی (جلق) بچے مالیخولیا میں مبتلا ہو جاتے ہیں بچے زبردست شرمیلے ہوتے ہیں۔ پلاٹینا تب بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب اس قبیح عادت کی وجہ سے مرگی جیسے دورے ظاہر ہو جائیں جوان العمر بچوں کی آنکھیں کھوکھلی اور رنگ زرد ہوتا ہے۔ حملہ کے دوران چہرہ زرد اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے دراصل چہرے کا رنگ روپ ہر وقت بھی ایسا ہو سکتا ہے بے ہوشی نہیں ہوتی اعضا اوپر کی جانب کھیچ جاتے ہیں اور کھل کر پھیل جاتے ہیں۔

پلاٹینا کو دردزہ کے دوران بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن بچوں کے دانت نکل رہے ہوں اور اکثر اوقات خون کی کمی ہو رنگ پیلا ہو تو ان بچوں کو پلاٹینا کی ضرورت ہوتی ہے بچے کے جبڑے بھنچے ہوئے ہوتے ہیں دورہ کے بعد بچہ کمر کے بل لیٹ جاتا ہے ٹانگیں مڑی ہوئی ہوتی ہیں اور گھٹنے ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں بچوں اور بڑوں میں جسم کی سختی اور کھچاؤ بدل بدل کر آتے ہیں۔

پلاٹینا ہسٹیریائی اینٹھنوں یا اعصابی اکساہٹ سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب ان اینٹھنوں سے پہلے یا بعد میں غذا کی نالی میں کھچاؤ ہو اور سانس میں رکاوٹ ہو یعنی کہ ایک طرح کا دمہ ہو ہوا کے مخالف رخ چلنے سے اچانک سانس رک جاتا ہے

آخری علامت میں پلاٹینا آرسنک اور کلکیریا کارب سے مماثل ہے۔ ہسٹیریا میں مائکس پلاٹینا سے مماثلت رکھتی ہے۔

شکمی علامات میں پلاٹینا بہت حد تک پلمبم سے مشابہ دوا ہے۔ اور پلمبم کا پیدا کیا ہوا شکم کا درد شفایاب کرتی ہے۔ پلمبم کی مانند پلاٹینا بھی انتڑیوں کی حرکت دو دو یہ کو کم کر کے قبض پیدا کرتی ہے قبض کے ہمراہ پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش بھی موجود ہوتی ہے جب پاخانہ خارج ہوتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاخانہ گوند سے بنا ہوا ہے سوراخ مقعد کے ساتھ چپک جاتا ہے۔

مہاجروں کی قبض میں پلاٹینا کی سفارش کی جاتی ہے کسی دوسرے ملک میں جانے سے قبض پیدا ہو جائے تو ایسے قبض کو پلاٹینا شفایاب کرتی ہے۔

پلاٹینم کلورائڈ کی صرف ایک علامت ہے جس کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ علامت ٹخنہ کی ہڈی کی بوسیدگی ہے۔ اس دوا کو سفلس کی سمیت یا مرکری کے غلط استعمال سے پیدا ہونے والی ٹخنہ کی ہڈی کی بوسیدگی میں استعمال کر سکتے ہیں۔

پلاٹینا زنانہ آلات تناسل پر اور بھی اثر رکھتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں رحم کی سختی اور رحم ٹل جانا جس کے ہمراہ جنگاسہ اور کمر میں مسلسل دباؤ ہوتا ہے، متاثرہ اعضاء کو چھونے سے درد ہوتا ہے بہت پر حسی ہوتی ہے مریضہ کا فرج پر حس ہوتا ہے حتیٰ کہ مریضہ کو ہم بستر ہوتے وقت فرج میں درد ہوتا ہے۔

رحم کی سختی میں پلاٹینا کا موازنہ سیپیا، اورم (جس میں خودکشی کرنے کا زیادہ خبط ہوتا ہے) ارجنٹم نائٹریکم اور ہیلونیاس سے کریں۔

ہم بستری سے پر حسی میں پلاٹینا کا موازنہ سیپیا۔ بیلاڈونا (فرج کی خشکی) کریوزوٹ (ہم بستری سے خون آنا شروع ہو جائے) فیرم۔ نیٹرم میور۔ ایپس (جب بیضہ دانی میں چبھن دار درد ہوں) اور تھوجا سے کریں۔

پیلیڈیم

پیلیڈیم کیمیائی طور پر بھی اور علاماتی طور پر بھی پلاٹینا کے قریب ہے پیلیڈیم زنانہ آلات پر اثر رکھتی ہے اور اس کی نمایاں ذہنی علامات کی بنیاد جنسی علامات میں ہوتی ہے اور ان بعد میں آنے والی علامات کے گروہ کو علاج کی غرض سے ٹھیک استعمال کیا جاسکتا ہے مریضہ رونے کا میلان رکھتی ہے خاص طور پر ہم نشینی سے مریضہ ذہنی اکساہٹ کا شکار ہو جاتی ہے رات کو مہمانوں کی خاطر تواضع کی جائے تو اگلے دن مریضہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے مریضہ کو آسانی سے غصہ آجاتا ہے طرز سخن سخت ہو جاتا ہے مریضہ سمجھتی ہے کہ اس سے تغافل برتا جارہا ہے دوسروں کو اچھا کہنا مریضہ برداشت نہیں کرتی اس کو غصہ آجاتا ہے پلاٹینا کی مریضہ پیلیڈیم کی مریضہ سے بالکل مختلف ہوتی ہے پلاٹینا کی مریضہ خود غرض ہوتی ہے پیلیڈیم کی مریضہ کی انا بہت جلد زخمی ہو جاتی ہے۔ پلاٹینا کی مریضہ مغرور اور خود غرض ہوتی ہے دوسروں کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتی۔ پیلیڈیم کا مخصوص سر درد ہوتا ہے سر درد کی وجہ سے مریضہ تنگ مزاج ہو جاتی ہے درد ایک کان سے شروع ہو کر چوٹی سے گزرتا ہوا دوسرے کان میں جاتا ہے۔ چہرہ زرد آنکھوں کے گرد نیلے حلقے متلی موجود ہوتی ہے جو عموماً شام کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے تیزابی ڈکار آتے ہیں قبض موجود ہوتا ہے عموماً پاخانے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

اب پیلیڈیم کی رحم کی علامات کی جانب آتے ہیں ان علامات کی تعداد بہت زیادہ ہے علامات درج ذیل ہیں شکم میں دکھن اور نچلی جانب دباؤ رحم کے امراض میں ایک عام علامت ہے دن کے وقت کسی بھی ورزش سے مثانہ اور رحم میں درد ہوتا ہے یہ درد چاقو کے زخم کی مانند ہوتا ہے جیسے کہ چاقو سے کاٹا گیا ہو پاخانہ کر لینے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے چھوٹی کمر میں مسلسل تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے مریضہ اتنی تھک جاتی ہے کہ چل پھر نہیں

سکتی لڑ کھڑ اتی ہے سارا جسم دکھتا ہے پیڑو کی گہرائی میں ایسا بوجھل پن ہوتا ہے جیسے سکہ بھرا ہوا ہو۔ معمولی سی ورزش اور کھڑا ہوتے وقت اضافہ ہو جاتا ہے مریضہ کے لئے کھڑا ہونا چلنے پھرنے سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے بائیں کروٹ لیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے دائیں بیضہ دانی میں سوجن ہوتی ہے ناف سے گولی مارنے کا سا درد پیڑو میں جاتا ہے اس کے ہمراہ رحم کا بوجھ نیچے کی جانب ہوتا ہے ملنے سے افاقہ ہوتا ہے جیلی کی مانند لیکوریا آتا ہے یہ مقامی اور ذہنی علامات پیلیڈیم کی مکمل تصویر کشی کرتی ہیں۔

پیلیڈیم کی مانند ارجنٹم میٹ بھی بیضہ دانی اور رحم کے امراض کی دوا ہے گرے ہوئے رحم کے ہمراہ بائیں بیضہ دانی میں سوزش ہوتی ہے ارجنٹم میٹ کا ایک خاص احساس ہے کہ بائیں بیضہ دانی بہت بڑی ہوتی جارہی ہے۔

للیم ٹگرینم بھی پیلیڈیم اور پلاٹینا سے مشابہت رکھتی ہے آپ کو یہ تینوں ادویات ذہن میں رکھنی چاہئیں ان سب میں تنگ مزاجی آسانی سے غصہ آجانا اور کام کا درست نہ ہونا موجود ہیں صرف پیلیڈیم میں تکلیف سے پرحسی اور پلاٹینا میں نخوت اور تکبر موجود ہے۔

ہیلو نیاس بھی پیلیڈیم سے کچھ مشابہت رکھتی ہے د ۔ تنگ مزاجی اور سب سے بڑھ کر تھکاوٹ میں مشابہ دوا ہے۔

ایلومینا

ایلومینا — برائی اونیا

پلساٹیلا سبز بھُس ناک سے بُو کلکیریا کارب (خوف)	خون
لیکسیس (نیند سے جاگنے پر اضافہ)	اعصاب
سیپیا	لعاب دار جھلیاں
پلمبم (قولنجی درد)	معدہ جگر انتڑیاں
ارجنٹم نائٹریکم۔ نکس وامیکا۔ سلفر (ریڑھ)	آلات تناسل
مرکیورس (آتشکی بیوبو گلٹی)	حنجرہ
برائی اونیا۔ کیمو ملا۔ (معدہ)	جلد
	> کیمو ملا
	> برائی اونیا
روٹا۔ کونیم۔ نیٹرم میور۔ سیپیا	
گریفائٹس۔ زنکم	آنکھیں

ایلومینا ایلومینم آکسائڈ ہے۔ یہ چکنی مٹی کی ایک قسم ہے جس سے برتن بنائے جاتے ہیں ڈاکٹر ہیرنگ کے مطابق جو علامات ہارٹ لاب نے حاصل کیں وہ علامات خالص نہیں ہیں کیونکہ اس نے چکنی مٹی کا دھوون لیا مگر ہانمین نے پکی ہوئی مٹی استعمال کی۔

آپ دیکھیں کہ میں نے برائی اونیا کو ایلومینا کی پیروکار لکھا ہے۔ خاص طور پر شکم کی

علامات میں یہ درست ہے دونوں ادویات ایک دوسرے کی پیروی کرتی ہیں۔ برائی اونیا ایلومینا کی دافع اثر کے طور پر بھی کام آتی ہے۔ اسی طرح کیمو ملا بھی ایلومینا کی دافع اثر دوا ہے۔ میں نے بہت سی ادویات کو ایلومینا کے مشابہ ادویات لکھا ہے۔ اور چند الفاظ بطور جملہ معترضہ تحریر کئے ہیں تاکہ ان ادویات کی مماثلت کا نقطہ ظاہر ہو جائے۔ پلساٹیلا کی نمایاں علامات سبز بھُس اور ناک سے بو ہیں یہ دکھانے کے لئے کہ پلساٹیلا ان علامات میں ایلومینا سے مماثل ہے اس کے بعد پلمبم قولنجی دردوں میں ایلومینا سے مماثلت رکھتی ہے۔ نکس وامیکا اور سلفر ریڑھ کے امراض میں اس سے مماثل ہیں۔

ایلومینا بڑی عمر کے افراد پر عمل کرتی ہے یہ افراد عادتاً کفایت شعار ہوتے ہیں ان افراد کو جھریاں پڑی ہوئی ہوتی ہیں اور ان کی جلد خشک نظر آتی ہے یا ایلومینا بلوغت میں قدم رکھنے والی لڑکیوں کی دوا ہے جو سبز بھُس کا شکار ہوں ایلومینا نازک اور خنازیری مزاج بچوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے خاص طور پر وہ بچے جن کو مصنوعی غذا پر پالا گیا ہو اور ان کو کئی اقسام کی ڈبہ بند اغذیہ کھلائی گئی ہوں جن سے بازار بھرے پڑے ہیں ایسے بچے کمزور اور پر شکن ہوتے ہیں ان کی صحت ناقص ہوتی ہے۔ انتڑیاں بے حرکت ہوتی ہیں قبض خصوصی طور پر موجود ہوتا ہے اگر پاخانہ نرم بھی ہو تب بھی باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ آنتوں میں حرکت دودیہ کی کمی ہوتی ہے یہ علامات برائی اونیا کی مانند ہیں لیکن برائی اونیا کا پاخانہ سخت اور خشک ہوتا ہے بچے کی ناک سے بو آتی ہے یا بچے کو مزمن نزلہ ہوتا ہے ناک کے اندر شدید خشکی کا احساس ہوتا ہے آپ بچے کے سانس کی خشک سوں سوں والی آواز سے پہچان سکتے ہیں۔ دانت نکالنے کے زمانے میں بچہ بھینگے پن کا شکار ہو جاتا ہے ایسا آنکھ کو سیدھا رکھنے والے پٹھے کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے یہ علامت اکثر ادویات سے درست ہو جاتی ہے اسلئے اپریشن کی بجائے ادویات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس علامت کی وجہ شکم کے کیڑے ہوں تو سائنا شفا یاب کر دیتی ہے۔ اگر یہ علامت دماغ کی سوزش کا نتیجہ ہو تو بیلاڈونا اگر ماہواری یا شکمی خرابیاں ہوں تو سائی کلیمن دوا ہوتی ہے۔

ایلو مینا کا مریض پست ہمت اور رونے کا میلان رکھتا ہے (پلساٹیلا) یہ پست ہمتی صبح جاگنے پر زیادہ ہوتی ہے یہ علامت لیکیسس ۔ سیپیا اور پلساٹیلا سے مشابہ ہے ۔ بسا اوقات آپ دیکھیں گے کہ مریض ذہنی طور پر خوف زدہ ہے مریض کو خوف ہوتا ہے کہ وہ پاگل ہو جائے گا۔ یہ علامت کلکیر یا کارب اور آیوڈین میں بھی موجود ہے اس سے آپ کو مریض کے دماغی ریشوں مین سوزش کی حالت کا علم ہو جاتا ہے ۔ ایک اور خصوصیت بھی موجود ہے خاص طور پر ہسٹیر یا میں جب مریض خون یا چاقو دیکھتا ہے تو اسے خود کشی کر لینے کی خواہش ہوتی ہے ۔
جن مردوں کو ایلو مینا کی ضرورت ہوتی ہے وہ سوداوی مزاج ہوتے ہیں مراق کا مزاج رکھتے ہیں محنت مزدوری کرنا ان کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے ایک گھنٹہ ان کو آدھے دن کے برابر محسوس ہوتا ہے یہ مریض حد سے زیادہ چڑچڑے اور جھنجھلاہٹ کا شکار ہوتے ہیں آپ دیکھیں یہاں ایلو مینا نکس وامیکا اور برائی اونیا سے مشابہ ہے میں نے کئی عنوان درج کئے ہیں جن کے تحت میں ایلو مینا کی علامات بیان کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے ایلو مینا خون میں کیا تبدیلیاں لاتی ہے ۔ میں آپ کو یہ نہیں بتا سکتا کہ ایلو مینا خون میں کیسے تبدیلیاں لاتی ہے کیونکہ خون کے ایسے امراض موجود ہیں جن میں ایلو مینا استعمال کی جاتی ہے بہتر یہ ہے کہ میں آپ کو ان کی بابت بھی بیان کرتا چلوں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایلو مینا خون کی کمی اور سبز بخُس میں مظہر ہوتی ہے جب ان لڑکیوں کی ماہواری کم اور اس کا رنگ زرد ہوتا ہے یہ لڑکیاں غیر ہضم اشیاء کی خواہش کرتی ہیں جیسا کہ مٹی سلیٹی چونا وغیرہ ۔ ان لڑکیوں کو لیکوریا بھی آتا ہے لیکوریا شفاف ہوتا ہے مگر ریشے دار اور چپک جانے والا ہوتا ہے یا پھر ان کا لیکوریا زرد آؤں پر مشتمل ہوتا ہے اور اتنا باافراط آتا ہے کہ ایڑیوں تک بہہ جاتا ہے اور ان لڑکیوں کو کمزور کر دیتا ہے کیونکہ لیکوریا میں البومن کی زیادہ مقدار موجود ہوتی ہے ان علامات کے علاوہ آپ کو وہ دماغی علامات نظر آئیں گی جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں ۔
اب اعصابی امراض کی جانب آتے ہیں ایلو مینا خوفناک اعصابی امراض میں استعمال کی جاتی ہے ڈاکٹر بوننگھاسن نے ایلو مینا کو (Locomotor Ataxıa) چال میں لڑکھڑاہٹ

کے مرض میں درج ذیل علامات پر استعمال کیا۔ مسلسل سر گھومتا ہو اشیاء گول دائرے میں چکر کھاتی ہوں روشنی سے خوف آئے، بھینگا پن ہو، نظر دہری ہو، اندھیرے میں مریض آنکھیں بند کر کے چلے تو لڑکھڑائے مریض کو ایسا محسوس ہو کہ وہ گدوں پر چل رہا ہے، ٹانگوں کے عقبی حصے پر چیونٹیاں چلنے کا احساس ہو، بیٹھے ہوئے چوتڑ سو جائیں، چلتے وقت ایڑیاں سن ہو جائیں چہرے پر ایسا محسوس ہو کہ مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے یا جیسے انڈے کی سفیدی چہرے پر لگ کر سوکھ گئی ہو کمر میں ایسا درد ہو جیسے کسی نے گرم استری لگا دی ہو۔ یہ علامات ایلومینا کو طلب کرتی ہیں ان علامات کی وجہ سے ڈاکٹر بوننگھاسن نے ایلومینا کا انتخاب کیا اور بوننگھاسن نے اس مرض کے چار مریضوں کو شفایاب کیا۔

اب لعاب دار جھلیوں پر ایلومینا کا اثر دیکھتے ہیں لعاب دار جھلیوں کے لئے ایلومینا بے مثال دوا ہے اگرچہ محدود عمل کرتی ہے مگر زبردست عمل کرتی ہے ایلومینا لعاب دار جھلیوں میں شدید خشکی پیدا کرتی ہے اگر آپ اس حقیقت کو ذھن نشین کر لیں تو آپ وہ تمام علامات بیان کر سکتے ہیں جو ایلومینا پیدا کرتی ہے آپ کو اچانک سوء ہضمی۔ نزلہ حلق کی دکھن اور قبض کی کلید مل جائے گی لعاب دار جھلیاں خشک ہوتی ہیں جلد ہی بلغم پیدا ہونا شروع ہو جائے گا بلغم کا رنگ زرد بلغم گاڑھا اور بہت مشکل سے اکھڑتا ہے آیئے میں آپ کو اس کی چند مثالیں دیتا ہوں۔ آنکھوں کو لیں آنکھوں میں زبردست خشکی ہوتی ہے آنکھوں کے پپوٹے پھٹ جاتے ہیں سخت ہو جاتے ہیں پپوٹے شدید خشک ہو جاتے ہیں اس علامت پر ایلومینا کی قریب ترین مماثل دوا گریفائٹس ہے گریفائٹس میں ہو بہو یہی علامت موجود ہے تاہم گریفائٹس میں ایلومینا سے زیادہ جریان خون ہوتا ہے۔

ایلومینا (Asthenopia) نظر کی پر درد کمزوری میں بھی مظہر ہوتی ہے اس کی وجہ آنکھ کے سفید پردہ کی سوزش ہوتی ہے ککروں اور پپوٹوں کے کناروں کی سوزش میں بھی ایلومینا فائدہ مند دوا ہے۔

آنکھوں کی خشکی میں ایلن بربرس۔ نیٹرم کارب۔ اور نیٹرم سلف کی سفارش کرتا

ہے پڑھتے وقت مطالعہ کرتے وقت آنکھیں خشک ہو جائیں کروکس۔ ار جنٹم نائٹریکم۔ سائنا۔ نیٹرم میور۔ آنکھوں کے اوپر والے پپوٹے کا گر جانا (فالج) نکس موسکاٹا۔ سیپیا۔ رہس ٹاکس۔ ایلو مینا آنکھ کو سیدھا رکھنے والے پٹھے کی کمزوری پیدا کرتی ہے یہاں ایلو مینا اگریکس جبورنڈی۔ کونیم۔ روٹا اور نیٹرم میور سے مماثل ہے (ڈاکٹر وڈیاٹ کے مطابق نیٹرم میور بہترین دوا ہے)۔ ایلو مینا بچوں کے نزلہ میں مظہر ہوتی ہے بچوں کا ناک خشک ہوتا ہے ناک کے اندر چھیچھڑے جم جاتے ہیں اور ناک کے پچھلے حصے میں زرد گاڑھا چپک دار بلغم ہوتا ہے جس کا باہر نکالنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

جس کھانسی میں ایلو مینا مظہر ہوتی ہے وہ خشک اور تشنجی ہوتی ہے صبح کے وقت شدید کھانسی ہوتی ہے مریض کھانس کھانس کر بہت معمولی سی چپک دار بلغم باہر نکالتا ہے اور اس معمولی سی بلغم نکل جانے سے وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے۔

حلق کے امراض میں بھی آپ ایلو مینا کو مظہر پائیں گے جب لعاب دار جھلیاں ڈھیلی ہو گئی ہوں یہ بالکل ویسی حالت ہوتی ہے جو آپ کو پادریوں یا مولویوں کے حلق کی سوزش میں نظر آتی ہے جاگنے پر حلق بہت خشک ہوتا ہے آواز کمزور اور روکھی ہوتی ہے حلق سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے کوا لمبا ہوتا ہے مریض گرم مشروب پیئے تو افاقہ محسوس کرتا ہے صبح کے وقت آواز زیادہ بھاری ہوتی ہے نگلتے وقت حلق میں لکڑی کی پرچی چبھے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ آخری علامت آپ کو ہیپر سلفر۔ ار جنٹم نائٹریکم۔ اور نائٹرک ایسڈ میں بھی نظر آئے گی۔

معدہ کی لعاب دار جھلیاں خشک ہوتی ہیں ہاضم رطوبات کی کمی ہوتی ہے یہ بالکل ویسی ہی سوء ہضمی ہے جو برائی اونیا سے شفایاب ہو جاتی ہے مگر ایلو مینا کی مخصوص علامات درج ذیل کی جا رہی ہیں۔ کھانا کھاتے وقت غذا کی نالی میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے آلو کھانے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ علامت بہت بہترین ہے گوشت سے نفرت ہوتی ہے نا قابل ہضم اشیاء کھانے کی خواہش ہوتی ہے جگر چھونے سے پر حس ہوتا ہے جگر میں چبھن دار درد

ہوتے ہیں ایسے درد برائی او نیا میں بھی موجود ہیں قبض اور پاخانہ کرنے کی خواہش میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں اگر چہ پاخانہ نہ تو سخت ہوتا ہے نہ خشک۔ بواسیری مسوں میں خارش اور جلن ہوتی ہے اور مسے مرطوب ہوتے ہیں۔

ایلو مینا کا غدودوں پر اثر دیکھتے ہیں میرے پاس صرف ایک علامت ہے جو میں آپ کو بتا سکتا ہوں وہ ہے آتشکی گلیٹوں میں ایلو مینا کا استعمال۔ آپ ایلو مینا کو سوزاکی گلیٹوں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب سوزاکی اخراجات کا رنگ زرد ہو پیشاب کی نالی میں جلن اور خارش ہوتی ہو خاص طور پر پیشاب کے سوراخ میں جلن اور خارش ہو۔

اب جلد کی باری ہے ایلو مینا جلد پر بھی لعاب دار جھلیوں کی مانند اثر انداز ہوتی ہے جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں ہم کھردرے ابھاروں میں ایلو مینا کو مظہر دیکھتے ہیں ان ابھاروں میں پھٹاؤ آجاتے ہیں خون نکلتا ہے اگر چہ اکثر تو نہیں مگر ان ابھاروں میں ناقابل برداشت جلن اور خارش ہوتی ہے بستر کی گرمی سے جلن اور خارش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

آپ ذہن پر بوجھ ڈالیں تو آپ کو یاد آئے گا کہ ایلو مینا ریڑھ کے امراض میں ارجنٹم نائٹریکم نکس وامیکا۔ اور سلفر سے مماثلت رکھتی ہے۔

مرکیورس ایلو مینا۔ سے بہت زیادہ مماثل دوا ہے۔

ملمبم سے پیدا شدہ قولنجی درد ایلو مینا سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔

لیکچر نمبر ۶۰

پلمبم اور سٹینم

پلمبم

پلمبم میٹ

پلمبم میٹ [بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ نکس وامیکا۔ کیوپرم۔ او پیم
چائنا (سنکونا) [او پیم
> [ایلومینا

پلمبم یا سیسے کی علامات کا مطالعہ دوا کی مرکزی خصوصیات سے کیا جاسکتا ہے پلمبم کی خصوصیت ہے کہ یہ پٹھوں میں اینٹھنیں پیدا کرتی ہے ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات میں اینٹھن پیدا کرتی ہے پلمبم پٹھوں کے علاوہ عروق دمویہ میں بھی اینٹھن پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ غیر ارادی عضلات پر بھی اثر انداز ہوتی ہے سیسے کے زہر سے پیدا ہونے والی یہ پہلی علامت ہے خواہ سیسے کی تھوڑی تھوڑی مقدار معدہ کے راستے لی گئی ہو جیسے کہ پانی جس میں سیسے کا زہر ملا ہوا ہو (عموماً غسل خانوں میں واش بیسن کو پانی سپلائی کرنے والے پائپ جو ٹی کاک سے واش بیسن کی ٹونٹی میں پانی پہنچاتے ہیں چند سال پہلے تک سیسے کے بنے ہوئے استعمال کئے جاتے تھے مگر پلاسٹک کی ترقی کی وجہ سے اب یہ پائپ پلاسٹک سے بنائے جاتے ہیں (مترجم) یا سیسے کو سانس کے راستے اندر کھینچا گیا ہو کیونکہ رنگ سازوں کے شکم میں قولنجی درد ہوتا ہے یہ درد خوفناک طور پر پکڑنے والا درد ہوتا ہے شکم کی دیواروں میں اینٹھن

ہوتی ہے اور شکم کی دیواریں ابھرنے کی بجائے اندر کی جانب کھچ جاتی ہیں مقعد کے عضلات میں بھی اینٹھن ہوتی ہے اس لئے شکم کی دیواریں اندر کی جانب کھچ جاتی ہیں درد ہر جانب منتقل ہوتے ہیں اور عموماً اعصاب کے رخ جاتے ہیں بسا اوقات درد دماغ کی جانب چلا جاتا ہے تو ہذیان پیدا ہو جاتا ہے درد سینہ کی جانب بڑھ جائے تو سانس کی تنگی ہوتی ہے سینہ بھی متاثر ہوتا ہے اگر درد خصیوں کی جانب چلا جائے تو خصیے اوپر کھینچ جاتے ہیں اگر ٹانگوں کے اعصاب میں جائے تو ٹانگوں میں شدید اینٹھن ہوتی ہے دردوں کے ہمراہ قبض بھی موجود ہوتا ہے قبض ضدی ہوتا ہے حتیٰ کہ چند مریضوں کو پاخانہ کی قے آتی ہے۔

اس مروڑ دار درد کی دافع ادویات ایلومینا۔ایلومن پلاٹینا۔اوپیم۔نکس وامیکا۔ آرسنک۔کالوسنتھ۔سلفیورک ایسڈ زنکم یا بیلاڈونا ہوتی ہیں الکحل پی لینے سے بھی یہ درد کافور ہو جاتا ہے۔

پلمبم کا اگلا کردار فالجی ہے پہلی علامت کلائی کا فالج ہے کیونکہ کلائی کو پھیلانے والے عضلات کو فالج ہو جاتا ہے پلمبم کلائی کے فالج کو شفایاب کر دیتی ہے اگر اس فالج کی وجہ سیسے کے زہر کے علاوہ کوئی اور ہو۔ یہ فالج بڑھ کر جسم کے دوسرے اعضا پر بھی حملہ آور ہو جاتا ہے اور ہمیشہ جھکانے والے پٹھوں پر حملہ کرتا ہے مسوڑھوں کے کناروں پر نیلے رنگ کی لکیر پیدا ہو جاتی ہے یہ لکیر سیسے کے زہر کی نمائندگی کرتی ہے اس کی وجہ سلفر ہے جو دانتوں کے ٹارٹار مادے میں موجود ہوتی ہے سیسے کے زہر سے ملاپ کر لیتی ہے یہ مادہ خون میں بھی موجود ہوتا ہے ملاپ سے ایک مرکب تیار ہو جاتا ہے جس کو لیڈ سلفائیڈ کہتے ہیں یہ مادہ ناحل پذیر ہوتا ہے جیسے کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ فالج جسم کے دوسرے اعضا تک بڑھ جاتا ہے اس فالج کی وجہ سے متاثرہ عضو عملی ابتری کی وجہ سے صائع ہو جاتا ہے یہ حقیقی عضوی تبدیلی ہے پس آپ دیکھیں گے کہ نخاع کے امراض کی وجہ سے پیدا ہونے والے فالج میں پلمبم مظہر ہو گی جب نخاع میں چربی دار تبدیلیاں آچکی ہوں یا بافتوں میں سختی آگئی ہو۔

پلمبم نخاع کے امراض میں بہت کار آمد دوا ہے جب نخاع اور دماغ کی بافتوں میں

سختی آگئی ہو اس کا اظہار رعشہ اور اس کے بعد فالج سے ہوتا ہے۔

بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ پلمبم فالج کے ہمراہ عضو سکڑ جانے میں مظہر ہوتی ہے اگر پٹھے مسلسل ضائع ہوتے جا رہے ہوں تو بھی پلمبم فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔ پلمبم رحم کو بڑھنے سے روکتی ہے اس لئے ہم پلمبم کو حمل ضائع ہونے کے میلان میں استعمال کر سکتے ہیں رحم کے اندر جنین تو بڑھ جاتا ہے مگر رحم کے اعصابی ریشے اس نسبت سے نہیں بڑھتے اس لئے رحم جنین کو برداشت کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے اور یوں حمل ضائع ہو جاتا ہے۔

پلمبم ہذیان میں بھی استعمال کی جاتی ہے یہ ہذیان بیلاڈونا کے ہذیان کی مانند ہوتا ہے مریض قریب آنے والے کو مارنے یا کاٹنے کو آتا ہے لیکن پلمبم اور بیلاڈونا کے ہذیان میں فرق موجود ہے۔ پلمبم کے ہذیان میں سر اور ہاتھوں کا رعشہ ہوتا ہے دانتوں اور منہ میں زرد رنگ کا بلغم جمع ہو جاتا ہے علاوہ ازیں ہذیان اور قولنجی درد باری باری آتے ہیں یہ علامت بیلاڈونا میں نہیں ہے۔

سیسے کے زہر سے پیدا ہونے والی دماغی ابتریاں عام نہیں ہیں لیکن ممکن ہے درج ذیل ابتریاں ظاہر ہوں۔ بے خوابی۔ درد سر۔ شدید سر درد خواہ گدی کا ہو پیشانی کا ہو۔ درد کے ہمراہ چکر ہوں یا نہ ہوں۔ کانوں میں آوازیں نظر بے ترتیب دو نظری۔ جزوی یا مکمل اندھا پن حنجرہ میں کھچاؤ۔ انقباض۔ اگرچہ مشروبات گلا گھوٹتے ہیں مگر مریض لالچ سے پیتا ہے دماغ کمزور ہوتا ہے مریض افسردہ ہوتا ہے اور ان سب کی پیش رو علامت پیشاب میں البومن کی موجودگی ہوتی ہے۔

پلمبم مرگی پیدا کرتی ہے اور اس کی نمایاں علامات جو پلمبم کو مظہر کرتی ہیں درج ذیل ہیں دورہ آنے سے پہلے ٹانگوں میں فالجی بوجھل پن پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد خراٹے دار فالجی نیند آتی ہے۔ دماغ کے اعصاب کی سختی سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں یا دماغ کے ٹیومر (رسولی) میں پلمبم خاص طور پر مظہر ہوتی ہے۔

قبض میں آپ اس وقت پلمبم استعمال کر سکتے ہیں جب شکم اندر کی جانب کھنچ گیا ہو

جیساکہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اور مقعد کے عضلات میں اینٹھن ہوتی ہو یہ پاخانہ کرنے کی خواہش ہے مریض شکایت کرتا ہے کہ مقعد میں رسی ڈال کر اوپر کی جانب کھینچا رہا ہے۔

یہاں میں برائٹا کارب کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ برائٹا کارب میں شکم کے درد کے ہمراہ ناف اندر کی جانب کھچ جاتی ہے۔

تھالیم میں یہ علامت موجود ہے اس کے ہمراہ معدہ اور آنتوں میں نشتر مارنے کے سے درد ہوتے ہیں درد بجلی کے جھٹکوں کی مانند یکے بعد دیگرے تیزی سے آتے ہیں۔

چال میں لڑکھڑاہٹ (Locomotor Ataxia) کے مرض میں جب درد بجلی کے جھٹکوں کی مانند آتے ہوں تو ان کو تھالیم شفایاب کر دیتی ہے۔

پلبم گردوں پر عمل کے دوران گردوں میں دانہ دار تبدیلیاں یا ان کا کینسر پیدا کرتی ہے معمولی سا استسقاء ہو جاتا ہے یا پیشاب میں البومن آتی ہے لیکن نمایاں میلان (Uraemia) (تسمم بول) خون میں پیشاب کا زہر بڑھنے کی جانب ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اینٹھنیں ہوتی ہیں گردے فیل ہو جاتے ہیں۔

سٹینم

سٹینم — پلساٹیلا

کاسٹیکم
فاسفورس۔ سلفر
پلساٹیلا سیپیاوغیرہ

اعصاب
تھکاوٹ۔ نقاہت
فالج۔
اینٹھنیں
اعصابی درد

لعاب دار جھلیاں
مخار
اعضاء

سٹینم ایسی دوا ہے جس کی بہت زیادہ علامات نہیں ہیں چنانچہ اس کا مطالعہ آسان ہے سٹینم کی معاون دوا پلساٹیلا ہے۔ سٹینم کا مریض افسردہ اور بات بات پر رونے والا ہوتا ہے بالکل پلساٹیلا کی مانند رونے سے مریض کی حالت ابتر ہو جاتی ہے پھیپھڑوں کے امراض میں جب آپ کو یہ پست ہمتی نظر آئے تو دوا سٹینم ہو گی۔ ایک حد تک یہ دق کے مریضوں کی دماغی حالت سے مختلف حالت ہے آپ سب جانتے ہیں کہ دق کا مریض زندگی کے آخری سانسوں تک پر امید رہتا ہے سٹینم اس وقت مظہر ہوتی ہے جب دق کا مریض ناامید ہو پست ہمت ہو چنانچہ سٹینم دق میں بہت کم مظہر ہوتی ہے۔ جن عورتوں کو سٹینم کی ضرورت ہوتی ہے وہ پریشان اور کمزور ہوتی ہیں بہت ہی زیادہ پریشان اور کمزور گھر کے کام کاج کی ہدایات دینے سے ہی ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے مریضہ سینہ اور معدہ میں خالی پن کی شکایت کرتی ہے اور یہ نقاہت کئی طرح سے اظہار کرتی ہے سیڑھیاں اترتے وقت یہ نقاہت خاص طور پر ظاہر ہوتی ہے سیڑھیاں چڑھنے سے بھی زیادہ مریضہ سمجھتی ہے کہ سیڑھیاں اترنا اس کے لئے بہت مشکل ہے یا یہ کہ اس کے جسم میں اتنی طاقت ہی موجود نہیں ہے کہ وہ سیڑھیاں اتر سکے۔

یہ نقاہت ایک اور طرح سے بھی ظاہر ہو سکتی ہے مریضہ چلنے کی بابت شکایت نہیں

کرتی مگر بیٹھتے وقت ایک طرح سے کرسی میں گر جاتی ہے یہ کوئی خیالی علامت نہیں ہے یہ علامت آپ کو رحم کے امراض میں ملے گی۔

دماغی علامات میں سٹینم کا موازنہ نیٹرم میور پلساٹیلا اور سیپیا سے کیا جانا چاہیے۔ نیٹرم میور میں خبط افسردگی رونے کا مزاج مگر ہمدردی کرنے سے مرض بڑھ جاتا ہے اگر آپ مریض کو سکھ پہنچانے کی کوشش کریں گے تو مریض ناراض ہو جائے گا۔

پلساٹیلا کی مریضہ بامروت آنکھوں میں آنسو اور ہمدردی پسند کرتی ہے مریضہ کو کم مقدار ماہواری آتی ہے اور دیر سے آتی ہے جبکہ سٹینم اس کے بالکل برعکس ہے۔

سیپیا کی مریضہ کو اپنی صحت کی فکر ہوتی ہے اس وجہ سے مریضہ افسردہ ہوتی ہے دیگر سیپیا کی مریضہ اپنے خاندان والوں سے بے اعتنائی برتتی ہے سیپیا کی مریضہ آسانی سے بے زار ہو جاتی ہے اور اس کا میلان تندی کی جانب ہوتا ہے۔

بافتوں کے ڈھیلا ہو جانے میں خلو معدہ اور کمزوری میں ہمارے پاس بہت سی ادویات موجود ہیں سب سے پہلے جب آپ دیکھیں کہ مریض کو بولنے سے بھی کمزوری ہو رہی ہے تو آپ سٹینم کا موازنہ کوکولس۔ وریٹرم البم فاسفورک ایسڈ۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ اور کلکیریا کارب سے کریں۔

عملی فالج جو کام کرنے کے بعد تھکاوٹ سے پیدا ہو یا دماغی جذبات سے پیدا ہو تو آپ سٹینم کا موازنہ کوکولس۔ اگنیشیا۔ فاسفورس۔ نیٹرم میور اور کالنسونیا سے کریں۔

سٹینم کے مریض کا معدہ چوپٹ ہوتا ہے دوسرے الفاظ میں اس کو سوء ہضمی کہا جاتا ہے صبح کے وقت متلی ہوتی ہے اور قے ہو جاتی ہے کھانا پکنے کی بو سے متلی ہوتی ہے (کالچیکم) یہ آخری علامت عورتوں میں سٹینم کا بہت طاقتور اظہار ہے۔

معدہ میں خالی پن یا خلو معدہ کمزوری بالکل سیپیا کی مانند ہے اور منہ کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے مقعد کاہل وست نرم پاخانہ نکالنے کے لئے بھی بہت اینٹھنے کی ضرورت ہوتی ہے چہرہ زرد اور ڈوبا ہوا آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے یہ سب علامات کمزوری کی نشاندھی کرتی ہیں اور

عورتوں میں نظر آتی ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کے ہمراہ اگر یہی علامات موجود ہوں تو سٹینم ہی دوا ہو گی۔ حتیٰ کہ اگر پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے اینٹھنیں پیدا ہو جائیں اور دوسری علامات بھی اتفاق کرتی ہوں تب بھی سٹینم ہی دوا ہو گی۔ پس سٹینم بھی سائنا اور آرٹی میزیا کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔

مردوں کو بھی سٹینم کی ضرورت ہو گی جب ان کا مزاج سوداوی ہو معدہ میں درد ہوتا ہو درد میں افاقہ پیدا کرنے کے لئے یہ مرد ٹہلتے ہیں یہ مرد اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ ٹہلنا بھی ان کے لئے تھکاوٹ کا باعث ہوتا ہے زبان پر زرد پشم ہوتی ہے۔

سٹینم کی مریضہ کا رحم گر جاتا ہے رحم کا گر جانا اکثر سٹینم طلب کرتا ہے ڈاکٹر رچرڈ ہیوز عام رحم ٹل جانے میں سٹینم استعمال کرتے تھے آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ سٹینم میں فرج بھی سرک جاتا ہے اور فرج کے سرک جانے کی علامت پاخانہ کرتے وقت زیادہ ہو جاتی ہے ماہواری ہمیشہ با افراط آتی ہے لیکوریا کی مطابقت دوا کی مروجہ علامات سے ہے لیکوریا زردی مائل یا شفاف آؤں پر مشتمل ہوتا ہے اس کے ہمراہ نا قابل برداشت کمزوری ہوتی ہے۔

اتنی شدید نقاہت ہوتی ہے کہ مریضہ کو صبح کپڑے بدلتے وقت کئی بار بیٹھنا پڑتا ہے مریضہ نقاہت کی وجہ چل پھر نہیں سکتی بازو اور ٹانگیں کانپتی ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اعضا میں سیسہ بھرا ہوا ہے اس نقاہت میں سیڑھیاں اترتے وقت اور کرسی پر بیٹھتے وقت بہت شدت آجاتی ہے خلو معدہ کے ہمراہ رحم کی علامات بھی موجود ہوتی ہیں مریضہ اتنی نقاہت زدہ ہوتی ہے کہ بول بھی نہیں سکتی۔

رحم ٹل جانے اور پاخانہ کے دوران علامات میں اضافہ میں آپ سٹینم کے ہمراہ پوڈوفائلم کو بھی یاد رکھیں پوڈوفائلم میں دستوں کے ہمراہ رحم ٹل جانے کی علامت موجود ہے پاخانہ کا رنگ عموماً سبز اور پاخانہ یکدم خارج ہوتا ہے اس تعلق سے پلساٹیلا۔ کلکیریا فاس اور نکس وامیکا کا مطالعہ بھی کیا جانا چاہیے۔

ایسے مریض جن کا اعصابی نظام سٹینم کی مانند نقاہت زدہ ہو تو آپ کو توقع ہو گی کہ

اس مریض کو اعصابی درد بھی ہونگے ایک عام نمایاں اظہار جو آپ کی راہ نمائی کرے گا یہ درد آہستگی سے بڑھتے ہیں اور آہستگی سے کم ہوتے ہیں اور یہ اعصابی درد کے حلقہ چشم اعصاب میں ہوتے ہیں درد کی اس نوعیت کی وجہ سے ہم سٹینم کو چہرے کے اعصابی درد میں فائدہ مند سمجھتے ہیں جب یہ درد باری کے بخار کے بعد یا کونین کے زیادہ استعمال کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں یہ درد آہستہ آہستہ بڑھتے اور کم ہوتے ہیں یہاں سٹینم کی قریب ترین مشابہ ادویات پلاٹینا۔ سٹرونشیم کارب۔ سپائی جیلیا۔ کالمیا اور نیٹرم میور ہیں ان سب ادویات میں یہ علامت موجود تو ہے مگر اتنی نمایاں نہیں ہے۔

سٹینم سے مرگی (Epilepsy) کا علاج بھی کیا جاچکا ہے جب شکمی سوزش کے معکوس اثرات کی وجہ سے مرگی کا مرض پیدا ہو گیا ہو اور آنتوں میں کیڑے موجود ہوں مریض کا چہرہ زرد آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہوں شکم میں قولنجی درد ہوتے ہوں شکم کو زور سے دبانے سے درد میں افاقہ ہوتا ہو۔ اگر بچہ اتنا بڑا ہو کہ وہ اپنے احساسات بیان کر سکے تو وہ شکایت کرے گا کہ اس کے منہ کا ذائقہ میٹھا ہے۔ سٹینم اس مرگی کی دوا بھی ہے جو جنسی پیچیدگیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو جسم عقبی جانب مڑ جاتا ہے انگوٹھے اندر کی جانب مڑ جاتے ہیں۔

ہسٹیریا کی اینٹھنوں میں ممکن ہے سٹینم فائدہ مند ثابت ہو بشرطیکہ ان اینٹھنوں کے ہمراہ شکم یا پردہ شکم میں درد ہو۔

اب سٹینم کا لعاب دار جھلیوں پر اثر دیکھتے ہیں جب سٹینم دوا ہوگی تو آپ دیکھیں گے کہ لعاب دار جھلیوں سے باافراط اخراج ہوگا اخراجات غیر خراش دار اور ان کا رنگ زرد یا زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ اگرچہ اکثر تو نہیں مگر بسا اوقات اخراجات بلغمی اور پیپ دار ہوتے ہیں بلغم چپک جانے والا اور بلغم کے ہمراہ خون کی آلائش ہوتی ہے حلق میں بلغم اکٹھا ہو جاتا ہے اور اس کو باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے حتیٰ کہ بلغم نکالتے وقت قے آجاتی ہے بلغم پھیپھڑوں میں بہت تیزی سے اکٹھا ہو جاتا ہے اور آسانی سے خارج ہوتا ہے بلغم نکل جانے سے مریض کو بہت

افاقہ ہوتا ہے سینہ کا جبر کمزوری اور تناؤ بڑی حد تک کم ہو جاتا ہے بلغم نکل جانے سے بھرائی ہوئی آواز میں بھی بہتری ہوتی ہے آواز اونچی ہو جاتی ہے سانس کی تنگی میں بھی کمی آجاتی ہے۔

کھانسی تنگ کرنے والی اور غصہ دلانے والی ہوتی ہے رات کے وقت کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے بولنے سے ٹہلنے سے کھانسی میں اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے اضافی طور پر مریض سینہ میں کمزوری کی شکایت کرتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض کے سینہ میں شدید ناطاقتی ہے۔

شام کو سانس دقت سے آتا ہے تنگی میں اضافہ ہو جاتا ہے زکام یا نزلہ سے غفلت برتی جائے تو یہ علامات سٹینم کی نشاندہی کرتی ہیں نزلاوی ٹی بی میں درج ذیل علامات سٹینم کا اظہار ہیں۔ ٹی بی کا بخار موجود ہوتا ہے دس بجے دن لرزہ ہوتا ہے شام کو مریض گرم اور خون میں جوش ہوتا ہے معمولی سی ورزش سے علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے رات کے وقت مریض کو بالافراط پسینے آتے ہیں اور ان پسینوں میں صبح چار یا پانچ بجے شدت آجاتی ہے مجھے کہنے دیں کہ دق کے اس بخار میں صبح دس بجے لرزہ کی علامت پر میں نے بار ہا نیٹرم میور کو آزمایا ہے مگر نتیجہ ہمیشہ سے صفر رہا۔

سٹینم ایسی دوا ہے جسکے انتخاب کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے وگرنہ آپ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اگر آپ دوا کے کامیاب ہونے کی توقع رکھتے ہوں تو مریض میں نقاہت کا موجود ہونا بہت ضروری ہے اگر آپ نزلاوی دق میں سٹینم کو ناکافی سمجھیں تو آپ کو درج ذیل ادویات کی بابت سوچنا چاہیے۔

سلیشیا نزلاوی دق اور اصلی دق میں استعمال کی جاتی ہے جب کھانسی موجود ہو تیز حرکت کرنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہو پھیپھڑوں میں بالافراط بلغم کھڑ کھڑاتا ہو بلغم سٹینم سے زیادہ پیپ دار ہو پھیپھڑوں میں عموماً غار موجود ہوتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ سلیشیا بڑی عمر کے لوگوں میں مظہر ہوتی ہے۔

سٹینم کا موازنہ بہت احتیاط کے ساتھ فاسفورس سے کیا جائے کیونکہ دونوں ادویات ایک دوسرے کی جگہ استعمال کرلی جاتی ہیں دونوں ادویات میں آواز کا بھر اجانا' سینہ

ین کمزوری، کھانسی، باافراط، بلغم، دق کا بخار، شام کے وقت علامات میں اضافہ اور بلغم میں خون کی آمیزش موجود ہے۔ فاسفورس میں بلغم زیادہ خون آمیز ہوتا ہے سینہ کے آرپار کساؤ بائیں جانب لیٹنے سے اضافہ اور یخ بستہ پانی کی پیاس موجود ہے۔

سنیگا ایسی دوا ہے جو سینہ کی دیوراوں میں دکھن پیدا کرتی ہے اور پھیپھڑوں میں شفاف البومن کی مانند بلغم جمع ہو جاتا ہے جس کو باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے اس علامت کے ہمراہ ایسا احساس بھی ہوتا ہے کہ جیسے پھیپھڑوں کو ریڑھ کی جانب دبایا جارہا ہے سنیگا خاص طور پر موٹے افراد کی دوا ہے جن کا گوشت ڈھیلا ہو سنیگا میں سینی جن یا پولی گیلک ایسڈ موجود ہے جو اپنی ترکیب میں سیپونین سے مشابہت رکھتا ہے اور سیپونین کوئی لایا سیپونیریا کا خاص جزو ہے یہ دوا بھی سنیگا کی مانند ڈھیلا نزلہ پیدا کرتی ہے۔

کوکس کیکٹائی کالی کھانسی (Whooping Cough) میں فائدہ مند دوا ہے البومن کی مانند رسے دار بلغم خارج ہوتا ہے ہنسلی کی ہڈی کے نیچے تیز چبھن دار درد ہوتے ہیں یہ بھی نزلاوی دق میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ جب شفاف البومن کی مانند رسے دار بلغم خارج ہو۔

بالسم آف پیرو بھی نزلاوی دق کی دوا ہے اس میں باافراط پیپ دار بلغم خارج ہوتا ہے ہمیں اس دوا کی بہت کم علامات معلوم ہیں اس لئے مصلحت کی رو سے دوا کا انتخاب اجتماعی علامات سے کرنا چاہیے۔ یربا سانتا (اری اوڈکشن) اس وقت فائدہ مند دوا ہے جب بلغم کے اجتماع کی وجہ سے سانس کی آمدورفت دمہ کی مانند ہو مریض دبلا ہو لاغر ہو اور بخار موجود ہو۔

وہ دوسری ادویات جن میں بلغم موجود ہے انٹی مونیم کروڈم۔ انٹی مونیم ٹارٹ۔ کیمو ملا۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا فاس۔ اپی کاک۔ (بچوں میں) لائیکوپوڈیم سلفر۔ فاسفورس بالسم آف پیرو (پیپ دار بلغم) ہیپر سلفر۔ سکلا۔ یربا سانتا (بخار کمزوری بلغم کی وجہ سے دمہ) کوپے وا (باافراط سبزی مائل بھورا بلغم جس کی بو سے نفرت محسوس ہو) الیسیم اینی سیٹم (پیپ اور دائیں یا بائیں تیسری پسلی کی کری ہڈی میں درد) پکس لیکویڈا (بلغم بدبودار اور تیسری پسلی کی کری ہڈی میں درد) مایوسوٹس (باافراط بلغم۔ لاغری۔ رات کے پسینے)

سل میں آپ کو سٹینم کے اظہار نظر آسکتے ہیں جب بائیں بغل میں تیز چاقو لگنے جیسے چبھن دار ہوں اور بڑھ کر بائیں جانب ہنسلی کی ہڈی تک جاتے ہوں بسااوقات یہ درد بائیں بغل سے شروع ہو کر شکم کی جانب جاتے ہیں آگے کی جانب جھکنے سے دباؤ سے اور سانس اندر کھینچنے سے اضافہ ہوتا ہے۔

کبھی کبھار مشت زنی یا جذباتیت سے پیدا ہونے والے فعلی فالج میں بھی سٹینم مظہر ہوتی ہے۔ عموماً ایسے افراد کمزور اعصابی مزاج رکھتے ہیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں جذبات سے اتنے متاثر ہو جاتے ہیں کہ ان میں حرکت کرنے کی قوت باقی نہیں رہتی۔ ان علامات پر سٹینم کا موازنہ سٹافی سیگریا اور نیٹرم میور سے کیا جانا چاہیے۔

لیکچر نمبر ۶۱

کیوپرم اور زنکم

کیوپرم میٹ

کیوپرم میٹ	سلفر	(ا) خون
	ارجنٹم نائٹریکم۔ آرسنک۔ وریٹرم البم	(ا) سبز بھس (ب) بخار
	کالوسنتھ۔ پلمبم۔ کولاس ٹیرا پائنا	(ج) دل
	سٹرامونیم۔ بیلاڈونا۔ ہائیوسائمس	(۲) اعصاب
		(ا) اینٹھنیں
		(ب) مروڑدار درد
		(ج) اعصابی درد
کلکیریا کارب	شوگر	(د) رد عمل میں کمی
	البومن۔ انڈے کی سفیدی	(ہ) فالج
		(۳) نقاہت۔ نزع کی حالت

بہت سے ڈاکٹروں نے کیوپرم میٹ اور کیوپرم ایسی ٹیکم کو بدل بدل کر استعمال کیا ہے دراصل دونوں کی علامات بالکل ایک سی ہیں دوا بدلنے کا خیال جن لوگوں نے پیش کیا ان کے خیال کی بنیاد یہ تھی کہ کیوپرم ایسی ٹیکم پانی میں حل پذیر ہے جب کہ کیوپرم میٹ حل پذیر نہیں ہے بات یقیناً درست ہے مگر خام دوا تک۔ اس کا اطلاق دوا کی طاقتوں پر نہیں ہوتا۔

کیوپرم کی مددگار دوا کلکیریا کارب ہے کیوپرم کے اثرات ختم کرنے کے لئے چینی

اور انڈے کی سفیدی استعمال کی جاتی ہے۔ ہیپر سلفر چونکہ تمام دھاتی ادویات کی دافع اثر ہے اس لئے کیوپرم کی دافع اثر ہے۔ بیلاڈونااور سٹرامونیم بھی دافع اثر ادویات ہیں۔ کیوپرم یاکاپر میں مانع امراض خصوصیات بھی موجود ہیں جو لوگ تانبے (کاپر) کی کانوں میں کام کرتے ہیں ان کو ایشیائی ہیضہ نہیں ہوتا۔ یہ علامت سلفر سے مماثل ہے سلفر کی مانند تو نہیں تاہم کیوپرم ایشیائی ہیضہ کی دوا ہے کیوپرم کی طلب گار علامات درج ذیل ہیں۔ جسم سرد، جلد نیلاہٹ مائل، پٹھوں میں اینٹھنیں ہوتی ہیں، پنڈلیوں اور رانوں کے پٹھے کھچ جاتے ہیں، اور ان میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں شدید تکلیف ہوتی ہے شکم کے اوپر والے حصے (بر معدہ) میں شدید تکلیف ہوتی ہے اس کے ہمراہ سانس میں تنگی ہوتی ہے سانس کی تنگی اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض رومال بھی منہ کے قریب لے جانا برداشت نہیں کر سکتا۔ اس سے بھی مریض کا سانس گھٹتا ہے اب کیوپرم کی یہ علاماتی تصویر اس کو کیمفر اور ارجنٹم نائٹریکم کے درمیان کھڑا کرتی ہے۔

کیمفر میں نقاہت اور قوت حیات کا ہمت ہار جانا موجود ہے بالکل کیوپرم کی مانند اور ارجنٹم نائٹریکم میں معدہ کے اوپری حصے میں شدید دکھ اور سانس کی تنگی موجود ہے کیوپرم اور کیمفر کا اختلاف درج ذیل علامات میں ہے۔ کیمفر میں اینٹھنیں نمایاں نہیں ہوتیں جبکہ کیوپرم میں قوت حیات کا ہمت ہار جانااور اینٹھنیں موجود ہیں۔

جب خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جائے تو کیوپرم کو استعمال کیا جا سکتا ہے یوریا کی زیادتی کی وجہ سے اینٹھنیں جب ہیضہ کے بعد پیدا ہو جائیں۔ ان اینٹھنوں کی خاصیت چند منٹ بعد آپ کے سامنے آجائے گی جب میں آپ کو کیوپرم کی اعصابی علامات بتاؤں گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیوپرم سبز بخس کی دوا ہے جب لوہے کے شربتوں گولیوں وغیرہ کا بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو علامات گرم موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ کیوپرم باربار آنے والے بخار میں مظہر ہوتی ہے اگرچہ یہ باربار آنے والا بخار مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ ایک حد تک ایسا بخار ہے جو ناقص رد عمل کی وجہ سے

دوبارہ آجاتا ہے۔

اگر کیوپرم کی بڑی بڑی خوراکیں کھالی جائیں تو سوزشی قولنج پیدا کرتی ہیں اور اعصابی اور سوزشی علامات مرکب ظاہر ہوتی ہیں ان کا تعلق آنتوں سے ہوتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ شکم پتھر کی مانند سخت ہوتا ہے ابتدا میں قبض ہو جاتا ہے بعد میں بسااوقات خونی سبز پتلے پاخانے آنے لگتے ہیں ہولناک طور پر تشنجی قے ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹھنڈے پانی کے دو گھونٹ افاقہ پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ کیوپرم 'کیوپرم آرسنک ورینٹرم اور دوسری ادویات سے مختلف دوا ہے اب علامات کے اس گروہ میں کیا ہوتا ہے ابتداء میں کیوپرم نہ صرف انتڑیوں میں سوزش پیدا کرتی ہے بلکہ اعصاب پر بھی اثر انداز ہوتی ہے ریشوں میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہے خاص طور پر غیر ارادی پٹھوں میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہے اسی طرح عروق دمویہ میں بھی سکڑاؤ پیدا کرتی ہے اس کے ہمراہ ہمیں براہ راست خراش جو کہ سوزش پیدا کرتی ہے نظر آتی ہے۔

کیوپرم کا خاص کردار سمجھنے کے لئے اب آپ کو تصویر کا دوسرا رخ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ قوت حیات کی ہمت ہارنے اور نقاہت کے بعد کی حالت بہت جلد آئے گی جس میں سے مریض کو نکالنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے چنانچہ ہمیں بہت گہرائی میں کیوپرم کی علامات ملتی ہیں۔ ایک اور علامت جس سے عموماً تغافل برتا جاتا ہے وہ علامت رد عمل کی کمی ہے ہم جانتے ہیں رد عمل کی کمی دور کرنے والی بہت سی ادویات ہیں ہمیں معلوم ہے کہ سلفر اکثر استعمال کی جاتی ہے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کاربو وتیج سے مدد لے سکتے ہیں۔ لاروسیریس۔ ویلیریانا۔ امبر اگریسیا پریشان مزاج لوگوں میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔ کیپسیکم ڈھیلے ڈھالے افراد میں۔ سورینم سورک مزاج افراد میں۔ لیکن جہاں کیوپرم دوا ہو گی وہاں علامات دوبارہ واپس آنے کا میلان ہوتا ہے۔

ایسے افراد جو دماغی اور جسمانی طور پر تباہ حال ہوں اور رد عمل کی کمی ہو تو یہ کیوپرم کا اظہار ہے میں ایک ایسے مریض کو جانتا ہوں جس کا ٹانگوں کا فالج کیوپرم نے روک دیا تھا

مرض پیدا ہونے کا سبب یہ تھا کہ مریض نے دماغ اور جسم سے بے تحاشا کام لیا تھا۔

نمونیہ میں بھی ہم رد عمل واپس لانے کے لئے کیوپرم استعمال کر سکتے ہیں اس کے بعد دوسری ادویات کی۔ ~~ی آتی ہے~~ تاکہ شفا کا عمل مکمل ہو سکے۔ کیوپرم تب مظہر ہوتی ہے جب سانس کی گھٹن کے حملے ہو رہے ہوں جسم سرد اور شدید نقاہت موجود ہو اور سانس کی تنگی پھیپھڑوں کی سختی کی نسبت سے زیادہ ہو جسم سرد اور چپچپے پسینے سے تر ہو۔

کیوپرم کا مرکز عمل اعصابی نظام ہے اس لئے امراض کے علاج کے دوران بار بار اس کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً ہم جانتے ہیں کہ کیوپرم اینٹھنوں میں مظہر ہوتی ہے جب دماغی امراض موجود ہوں جیسے کہ دماغی پردوں کا ورم (Menengitis) کتاب الادویہ کی کوئی دوا اس پر برتری ثابت نہیں کر سکتی اور بہت کم ادویات اس کی برابری کر سکتی ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ خارش یا اسی طرح کے کسی ابھار کو دبادیا جائے تو کیوپرم مظہر ہوتی ہے خواہ خسرہ ہو، حمرہ ہو، زہرباد ہو، درج ذیل علامات کیوپرم کی طلب گار ہوتی ہیں ایسا ہذیان ہو جو قریب قریب بیلاڈونا کی مانند ہو مریض دیئے گئے پیالے کو کاٹتا ہو نیند سے جاگنے پر مریض یاوہ گوئی کرے لیکن جب مریض ہوش میں ہو تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے خوف زدہ ہے یہ علامت سٹرامونیم سے مشابہ ہے مگر کیوپرم تو بہت گہرا عمل کرنے والی دوا ہے کیوپرم کی اینٹھنیں ہمیشہ دماغ سے ابتدا کرتی ہیں چہرہ اور ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں پتلیاں گول گول حرکت کرتی ہیں منہ سے جھاگ نکلتا ہے شدید اینٹھن ہوتی ہے۔ خاص طور پر اعضا موڑنے والے پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے اینٹھنوں کے بعد گہری نیند آتی ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ اینٹھنیں اگر مرگی نما ہوں تو ممکن ہے دماغی چیخ (Brain cry) کی نقیب ہوں۔ مریض دانت بھی پیستا ہے۔

اعصابی دردوں میں کیوپرم زیادہ مظہر نہیں ہوتی مگر اچانک پیدا ہونے والے اعصابی دردوں میں کیوپرم کو استعمال کیا جا سکتا ہے جب غیر ارادی پٹھوں کے اعصابی رسد کے راستے میں شدید بھراؤ ہو۔

میں نے کیوپرم آرسینی کو سم کو ڈاکٹر جے ایچ مارسڈن کی ہدایات کی روشنی میں اس وقت استعمال کیا ہے جب شکم کے آلات میں اعصابی درد تھا اور کسی دوسری دوا کی کوئی علامت موجود نہ تھی میں یقین سے کہہ سکتا ہوں میں بہت کامیاب رہا ہوں۔

زنکم

زنکم
- اعصابی افسردگی
- ضعف کی وجہ سے غیر ترقی یافتہ مرض
- دماغ
  - Sensorium آدھا دماغ
  - Pons Medula پل دماغ

- ریڑھ
- خون کی کمی
- اعضا
- جلد

زنکم
- بیلاڈونا۔ کیوپرم۔ سٹرامونیم
- ہائیوسائمس
- کلکیریا کارب > اگنیشیا
- کیمفر > نکس وامیکا
- پلسم > ہیپر سلفر

زنکم میٹ ایسی دوا ہے جو بہت استعمال کی جاتی ہے آپ ایک خصوصی حقیقت ملاحظہ کریں کہ دوادویات نکس وامیکا اور اگنیشیا میں کچلہ موجود ہے دونوں زنکم کی مخالفت کرتی ہیں اگنیشیاز نکم کی پیروی بھی کرتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اعصابی امراض میں زنکم کے اثرات کو ختم بھی کردے۔ نکس وامیکا ایک حد تک زنکم کے اثرات کو بڑھادیتی ہے درحقیقت نکس وامیکا زنکم کی دشمن دوا ہے۔ ہیپر سلفر چونکہ تمام دھاتی ادویات کی دافع اثر ہے اس لئے زنکم کی دافع اثر بھی ہے جب دھاتوں کی زہریلی علامات پیدا ہو جائیں اور کوئی دوسری دوا مظہر نہ ہو تو ہیپر سلفر کا سہارا لینا مناسب ہوتا ہے۔

زنکم اکثر اوقات ایپس سے پہلے کام آتی ہے جب تمام جسم میں کاٹنے والے درد ہوں درد تیزی سے آتے ہوں' نیند میں بند ھن پھڑکتے ہوں' (بندھنوں میں جھٹکے آتے ہوں) سر گرم' پاؤں سرد' اور گردوں کا عمل خاموش۔ میں نے زنکم کا ایک نقشہ ترتیب دیا ہے جو زنکم کے دائرہ عمل کی نشاندہی کرتا ہے اگرچہ یہ نقشہ زنکم کی آخری حدود کی نشاندہی نہیں کرتا نہ ہی اس سے میرا مطلب ہے کہ زنکم صرف درج بالا امراض میں ہی کام آتی ہے بلکہ یہ آپ لوگوں کی آسانی کے لئے ہے کہ آپ کو ابتدائی نقاط معلوم ہو جائیں اور آپ ان نقاط کے گرد دوا کی علامات کی گروہ بندی کر سکیں۔

زنکم کے نمک کی زہریلی خوراکیں جسم پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس پیدا کرتی ہیں یہ احساس ملنے سے یا دباؤ سے کم ہو جاتا ہے حتی کہ پورے جسم میں لرزہ کے ارتعاشات آتے ہیں یہ ارتعاشات نہ صرف مریض کو محسوس ہوتے ہیں بلکہ دیکھنے والے کو بھی نظر آتے ہیں اس کے بعد غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ حد سے زیادہ سن پن کے ہمراہ موت کی سی متلی ہوتی ہے جوں ہی پانی معدہ کو چھوتا ہے قے آجاتی ہے۔ تیزابی اشیاء قے میں اضافہ کردیتی ہیں۔ اگر مریض کو لیمن جوس یا سرکہ دے دیا جائے تو متلی بڑھ جاتی ہے اور مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے علاوہ ازیں چکر بھی آتے ہیں سر چکراتا ہے آنکھوں میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے ایک دوسری کی جانب کھچی جا رہی ہوں ناک کی جڑ میں سخت بوجھل دباؤ ہوتا ہے ان

علامات کے علاوہ اینٹھنیں ہوتی ہیں اور بے ہوشی آلیتی ہے اور اگر اب بھی زخم کے زہر کو ختم نہ کیا جا سکے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ میں آپ کو تنبیہ کرتا ہوں کہ اگر آپ کے پاس ایسا مریض آجائے تو اس کو انگور کی شراب یا دوسرے محرک مشروبات ہر گز نہ دیں کیونکہ انگور کی شراب مریض کی ہر علامت میں اضافہ کر دیتی ہے۔

انگور کی شراب روڈوڈنڈران۔ گلونائن نکس وامیکا' سلینیم' لیڈم پال' فلورک ایسڈ' انٹی مونیم کروڈم' پلساٹیلا' آرسنک' لائیکو پوڈیم' اوپیم اور سلیشیا کی علامات میں اضافہ کر دیتی ہے۔

گلونائن کے اجتماع خون والے سر درد میں انگور کی شراب سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ فلورک ایسڈ کی علامات میں انگور کی سرخ شراب سے اضافہ ہوتا ہے لیڈم کے جوڑوں کے کچھاؤ دار دردوں میں انگور کی شراب کے استعمال سے اضافہ ہو جاتا ہے

پلساٹیلا کی علامات میں سلفر والی انگور کی شراب شدت لے آتی ہے۔

انٹی مونیم کروڈم کھٹی شراب کے بداثرات دور کرنے کے لئے موزوں دوا ہے۔

بووسٹا اور کونیم سے شراب کا نشہ بڑھ جاتا ہے۔

سلیشیا کے خون کے ابال میں شراب اضافہ کر دیتی ہے۔

کاربوویج کے مریض کے خون میں معمولی سی انگور کی شراب سے جوش آجاتا ہے' چہرے کی لالی بڑھ جاتی ہے۔

وہ افراد جو زنک کی کانوں میں کام کرتے ہیں ان میں دس یا بارہ سال بعد درج ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد ہوتا ہے پاؤں کے تلوے پر حس ہو جاتے ہیں' ٹانگوں میں ٹھنڈک اور سن پن' شکم کے گرد رسی بندھی ہونے کا احساس ہوتا ہے پٹھوں میں تشنجی جھٹکے آتے ہیں' معکوس اکساہٹ بہت بڑھ جاتی ہے' جسم کے ایک حصے میں سوزش ہو تو دوسرے حصے میں جھٹکے آنے لگتے ہیں پٹھوں کی حس کم ہو جاتی ہے اس لئے مریض آنکھیں بند کر کے چلے تو لڑکھڑاتا ہے یا اندھیرے میں چلے تو لڑکھڑاتا ہے۔ پٹھوں میں ایک قسم کا رعشہ

ہوتا ہے پٹھے کانپتے ہیں اس کے بعد رفتار میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اگر پاؤں کا پورا تلوا زمین پر لگے تو حرکت تشنجی ہو جاتی ہے۔ تاثر پذیر اعصابی نظام کے الجھاؤ کی وجہ سے خون کی کمی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔

بطور دوا زنکم کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ زنکم ایسی دوا ہے جو اعصابی نظام پر نمایاں اثر انداز ہوتی ہے اعصابی بافتوں پر اس کا اثر محرک ہونے کے بجائے ایک حد تک پثر مردگی کی جانب ہوتا ہے۔

زنکم دماغی نخاعی اعصاب کو کمزور کرتی ہے اور وہ اعصاب جن کو (Ganglionic) (عقدی) اعصاب کہا جاتا ہے ان کو بھی کمزور کرتی ہے اس لئے زنکم ان امراض میں استعمال کی جاتی ہے جن امراض سے اعصابی نظام کمزور ہو گیا ہو۔

ایک اور سود مند حالت ہے جس میں ہم زنکم استعمال کر سکتے ہیں وہ حالت ضعف کی وجہ سے غیر ترقی یافتہ مرض ہے میرا مطلب ہے کہ مریض اتنا لاغر ہو چکا ہو کہ مرض کو ترقی نہ دے سکتا ہو اور چھپے ہوئے مرض کے نتائج بھگت رہا ہو یا مرض اندرونی اعضا پر اپنی قوت صرف کر رہا ہو۔ میں آپ کو اس کی ایک مثال سمجھاتا ہوں سرخ باد جیسے پھوٹ پڑنے والے امراض کو لیں ہم جانتے ہیں کہ زنکم سرخ بخار کے علاج میں طلب کی جاتی ہے یا جب خسرہ باہر نہ آرہا ہو تو زنکم کو طلب کیا جاتا ہے اگر مرض ترقی نہ کرے تو دماغ متاثر ہوتا ہے جیسے کہ ہم وقت الحاضر دیکھیں گے۔

مینگنیز زنکم سے مماثل ہے اور بڑی تیزی سے قوتوں کو زائل کرتی ہے چال میں لڑکھڑاہٹ اور فالج پیدا کرتی ہے اور فاسفورس کی مانند جگر میں چربی دار تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہے۔

رد عمل کم ہونے کی ایک اور شہادت جو اعصابی حالت میں پیدا ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بیضہ دانیوں میں درد ہوتے ہیں ماہواری کے دوران ان دردوں میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں زنکم کے عمل کی مثال نزلاوی دمہ میں دیکھی جاسکتی ہے جس میں زنکم مظہر ہوتی

ہے دمہ کے ہمراہ سینہ میں شدید سکڑاؤ ہوتا ہے (کیڈ میم سلف۔ کالی کلوریکم۔ کیکٹیس گرینڈی فلورس) یہ سکڑاؤ اس وقت کم ہونا شروع ہو جاتا ہے جب مریض بلغم باہر نکالنا شروع کرتا ہے (سیپیا۔ انٹی مونیم ٹارٹ۔ گرینڈیلیا) مردانہ آلات میں مقامی طور پر خراش ہوتی ہے جس کی وجہ ریڑھ کی سوزش یا مشت زنی ہو سکتی ہے خراش میں مادہ منویہ خارج ہونے سے افاقہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بچے کے دانت نکلنے کے زمانے میں اعصابی تناؤ کی وجہ سے دانت ترقی نہیں کرتے بچے کی نبض آہستہ اور لمبی لہروں کی صورت آتی ہے' بچہ سست اور کاہل ہوتا ہے' بھینگا پن موجود ہوتا ہے' بچہ چت لیٹا ہوا ہوتا ہے' سر تکیے میں گہرا گھسا ہوا ہوتا ہے' آنکھیں اُدھ کھلی ہوتی ہیں۔ چہرہ زرد اور ایک حد تک سرد ہوتا ہے یا کبھی زرد ہو جاتا ہے کبھی سرخ ہو جاتا ہے بچہ چیخ مارتا ہے مگر یہ دماغی چیخ نہیں ہے۔(Cri encephalique) لیکن کسی حد تک دماغی چیخ سے مماثل ہوتی ہے بچے کا سارا جسم کانپتا ہے بچہ ناک میں انگلی مارتا ہے (جیسا کہ سائنا' آرم ٹری فائلم' وریٹرم اور چند دوسری ادویات کی علامت ہے) یا بچہ خشک اور پھٹے ہوئے ہونٹ کھنچتا رہتا ہے یہ علامات آپ کو آرم کی یاددھانی کراتی ہے۔ جسم کے مختلف اعضا خود کار حرکت کرتے رہتے ہیں خاص طور پر ہاتھ اور پاؤں بے آرام ہوتے ہیں یہ علامت زنکم کی بہت ہی مخصوص علامت ہے۔

اگر بچہ ابھی تک ہوش میں ہو تو بے صبری سے پانی پیتا ہے۔ شدت مرض میں شکم گرم اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے پاخانہ اور پیشاب بلاارادہ خارج ہو جاتے ہیں اگر دماغی علامات نرم ہوں تو بچہ نیند سے جاگتا ہے تو ہذیانی کیفیت ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی خوفناک خواب سے ڈر گیا ہے بچہ کسی کو پہچانتا نہیں ہے دائیں بائیں سر گھماتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ بچے کو اٹھینیں ہونے لگیں پریشانی سے چیخ مارے اور بستر سے کود جائے دانت پیسے اور آنکھوں کو گول گول گھمائے۔ دورہ سے پہلے بچہ زبردست تنگ مزاج اور غصے میں ہوتا ہے بچے کا جسم خاص طور پر رات کو گرم ہوتا ہے اور بچہ شدید بے آرام ہوتا ہے۔

ممکن ہے کہ رعشہ (Chorea) میں یا (St-vitus Dance) رقصی رعشہ میں بھی زنکم مظہر ہو اگر یہ مرض خوف زدہ ہونے یا ابھار دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ خاص طور پر اس وقت جبکہ عام صحت بھی متاثر ہو روح بھی افسردہ ہو تنک مزاجی ہو۔ دماغی جھلی کے ورم (Menengitis) میں بھی زنکم مظہر ہوتی ہے جبکہ مریض کا مزاج گھٹیا دی ہو یا حقیقتا کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ سر میں برچھی مارنے جیسے درد ہوتے ہیں شراب پینے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے (اگر انگور کی شراب پینے سے سر درد میں اضافہ ہو تو آپ کو روڈوڈنڈران۔ گلونائن۔ نکس وامیکا۔ آگزالک ایسڈ اور سلینیم سے موازنہ کرنا چاہیے۔ کونیم میں انگور کی شراب کی چسکیاں لینے سے اضافہ ہوتا ہے نشہ بڑھ جاتا ہے زنکم میں انگور کی تھوڑی سی شراب پی لینے سے تمام علامات بڑھ جاتی ہیں) کسی بھی محرک شے کے استعمال سے زنکم کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے پشت سر میں دباؤ دار پھاڑنے والا درد ہوتا ہے خاص طور پر دماغ کے پیندے میں درد ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ درد آنکھوں میں سے گزر رہے ہیں دانت بھی شریک غم ہوتے ہیں ناک کی جڑ میں مروڑ دار تکلیف دہ درد ہوتا ہے بالکل ایسے ہی درد ہمیں دوا کی زہر خورانی کی علامات میں نظر آتے ہیں۔ اب یہ علامات آپ کو کئی اقسام کے امراض میں زنکم کا مشورہ دیں گی خاص طور پر دماغی جھلی کی سوزش میں جس کی وجہ اچانک پھوٹ پڑنے والے امراض کے ابھار ہوں جو ترقی نہ کر رہے ہوں۔

زنکم آپ کو سرخ بخار (حمی قرمزی) میں مظہر ملے گی اور وہ علامات ہمراہ ہوں گی جن کو میں بیان کر چکا ہوں علاوہ ازیں درج ذیل اضافی علامات موجود ہوں گی ابھار ناقص ترقی کرتے ہیں (کھجلی کے دانے) جلد کا رنگ ایک حد تک سیسے کے رنگ جیسا ہوتا ہے بچہ بے آرام اور ہذیانی کیفیت میں ہوتا ہے یا پھر خاموش اور بے ہوش۔

حتیٰ کہ نرم یا سائی ڈینہم سرخ بخار میں زنکم بیلاڈونا کی جگہ لے سکتی ہے اس کی وجہ بچہ کی لاغری ہوتی ہے حالت اس سے بھی زیادہ بُری ہو سکتی ہے زنکم پھر بھی مظہر ہو سکتی ہے یہ وہ وقت ہے کہ جب جلد سرد اور نیلی ہو جسم وزنی اور نبض بالکل دھاگے کی مانند باریک کمزور

اور جسامت میں کم ہو۔

آیئے اب زنکم کا دوسری ادویات سے موازنہ کریں۔

کیوپرم میں دماغی علامات اینٹھنیں رونا ہاتھ کے انگوٹھوں کا ہتھیلی کی جانب کھچ جانا موجود ہے۔ مریض سر کو تکیے میں گھسیڑتا ہے اس سے پہلے جھکانے والے پٹھوں میں تشنج ہوتا ہے چہرہ عموماً سرخ ہوتا ہے حتیٰ کہ چہرہ کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے دانت بھنچ جاتے ہیں بچے کے منہ میں جھاگ آجاتا ہے بچہ نیند سے جاگتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے کسی کو پہچانتا نہیں ہے (سٹرامونیم۔ زنکم) کیوپرم کی تمام علامات جلدی ابھار دب جانے سے پیدا ہوتی ہیں مگر زنکم کی علامات کی وجہ جلدی امراض کا ترقی نہ کرنا ہے کیوپرم کی علامات میں شدت ہوتی ہے اور علامات ایک حد تک شدید سوزش جیسی ہوتی ہیں۔

سرخ بخار میں جب بیلاڈونا مظہر ہوتی ہے تو مرض مختلف ہوتا ہے بیلاڈونا سائنشتہ سرخ باد کی دوا ہے سرخ باد کی ابتداء میں شدید قے آتی ہے دماغی علامات نمایاں ہوتی ہیں مریض وحشیوں کی مانند دیکھتا ہے' مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے' مریض چیخیں مارتا ہے' حلق سوجا ہوا اور چمکدار سرخ ہوتا ہے' مریض نیند سے اچھل کر جاگتا ہے' چیختا ہے' پاس آنے والوں کے ساتھ چمٹ جاتا ہے فرض کریں کہ حمرہ باہر نہ نکلے اور مرض اسی طرح جاری رہے تو بچہ زرد اور نیلا ہو جاتا ہے اور تکیے میں سر کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے دانت کچکچاتا ہے جب بھی آپ بچے کو حرکت دیں گے تو بچہ روئے گا بچے کے پاؤں بے آرام ہوتے ہیں یہاں بیلاڈونا کیوپرم اور لیکیسیس کچھ نہ کر سکیں گی کوئی دوا بھی کچھ نہ کرے گی مگر زنکم سب کچھ کرے گی لیکن اگر زنکم کے باوجود مرض ترقی کرتا رہے اور جلد نیلے رنگ کی ہو جائے نبض دھاگے کی مانند باریک ہو توکیمفر ردعمل کو واپس لاسکتی ہے خاص طور پر اس وقت جبکہ سرد پسینہ موجود ہو۔ چند مریضوں کے لئے آپ کو وریٹرم البم کی ضرورت پڑے گی تاہم اگر یہ بھی فائدہ مند ثابت نہ ہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ کو یاد رکھیں۔

کلکیریا کارب کو سرخ بخار (Scarlatina) میں اکثر فراموش کر دیا جاتا ہے اس

کو زنکم کے شانہ بشانہ رکھا جائے خاص طور پر خنازیری مزاج بچوں میں جب حمرہ ترقی نہ کر رہا ہو یا واپس جا رہا ہو چہرہ غیر فطری زرد اور پھولا ہوا ہو۔

زنکم کئی اقسام کے سر درد کی دوا ہے۔ سر میں ڈنگ دار پھاڑنے والا درد ہوتا ہے سر کے اطراف شدید درد ہوتا ہے سر درد رات کے کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے انگور کی شراب سر درد میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

بسا اوقات آپ زنکم کو ضدی سر درد میں مظہر پائیں گے ثابت قدم سر کش سر درد اس کے باوجود درد رک رک کر آتا ہے ابھی درد میں شدت ہے ابھی کم ہو جائے گا لیکن درد مسلسل واپس آجاتا ہے۔ زنکم خاص طور پر سوداوی سر درد میں جس میں سر کی چوٹی پر دباؤ ہوتا ہے فائدہ مند دوا ہے یہ درد رات کو کھانا کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے۔

گرم موسم کے اسہال کے بعد پیدا ہونے والے استسقاء دماغ میں بھی زنکم مظہر ہوتی ہے بچہ اپنے سر کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے نیند سے جاگتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے' کمرے میں اِدھر اُدھر خوف زدہ نظروں سے دیکھتا ہے' سر کا عقبی حصہ گرم ہوتا ہے' پیشانی ایک حد تک سرد ہوتی ہے' بچہ دانت پیستا ہے' آنکھیں روشنی سے پر حس ہوتی ہیں' آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ ٹک ٹکی لگ جاتی ہے' چہرہ زرد اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے یا کبھی سرخ ہو جاتا ہے کبھی زرد ہو جاتا ہے۔ نیند میں پٹھے جھٹکتے ہیں اور پاؤں مسلسل حرکت کرتے ہیں استسقاء دماغ میں زنکم کلکیریا فاس سے نزدیکی مماثلت رکھتی ہے۔

آیئے زنکم کا ریڑھ پر عمل دیکھتے ہیں زنکم ریڑھ کے فعلی امراض میں بہت بہتر دوا ہے خاص طور پر ریڑھ کی سوزش میں درج ذیل علامات زنکم کی طلب گار ہوتی ہیں۔

سب سے پہلے ریڑھ کے آخری مہرے یا پہلے مہرے میں میٹھا میٹھا درد۔ بہ نسبت چلنے پھرنے کے مریض بیٹھا ہوا ہو تو درد میں اضافہ ہو جاتا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ علامت زنکم کا بہترین اظہار ہے اور قریب قریب یہی علامت سیپیا میں بھی موجود ہے اگرچہ سیپیا کا درد اس جگہ نہیں ہوتا مگر بیٹھنے سے کمر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ درد کوبالٹ

کی نمایاں خصوصیت بھی ہے زنکم میں کمر درد کے ہمراہ اور ریڑھ میں جلن بھی ہوتی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ جلن خیالی ہوتی ہے یہ اجتماع خون نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ زنکم میں مریض کے اعضاء کانپتے ہیں اور ایسا احساس ہوتا ہے کہ فالج ہونے والا ہے۔ دل میں اچانک تشنجی پھٹاؤ کا احساس ہوتا ہے۔ دل کی دھڑکن مسلسل ہوتی ہے اچانک احساس ہوتا ہے کہ دل پھٹ کر سینے سے باہر نکل آئے گا۔ سینہ میں کھچاؤ کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے سانس چھوٹا ہو جاتا ہے نبض آہستہ کمزور اور بے ترتیب ہوتی ہے گیارہ بجے دن معدہ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے یہ علامت آپ کو فاسفورک ایسڈ۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم فاس۔ سلفر۔ ایسافوئیڈا۔ ہائیڈراسٹس اور انڈیم میں بھی ملے گی۔

ریڑھ کے امراض اور جلن دار درد میں زنکم کے ہمراہ مینگینم کو بھی یاد رکھیں جب درد عقبی جانب جھکنے سے بڑھتے ہوں ٹانگیں کمزور ہوں اور ادھر ادھر تناؤ ہو خون کی نمایاں کمی ہو۔

اگر دماغ نرم پڑ جانے سے فالج ہو جائے تو زنکم فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔ پاؤں کا پسینہ دب گیا ہو، چکر آتے ہوں، سن پن ہو، رعشہ ہو اور چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہو ان علامات میں ملنے سے افاقہ ہوتا ہے انگور کی شراب پینے سے علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے آنکھ کے اوپر والے پپوٹے کا فالج بھی اس فالج کے ہمراہ ہو۔

ان فالجی امراض میں زنکم فاسفورس اور پلمبم سے مماثلت رکھتی ہے زنکم فاسفورس سے مماثل ہے کیونکہ دونوں ادویات ضعف میں دماغ نرم پڑ جانے میں اور رعشہ میں مفید ہیں لیکن فاسفورس میں انگور کی شراب سے اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی آنکھ کے اوپر والے پپوٹے کا فالج (Ptosis) موجود ہے۔

پلمبم کی علامات بھی قریب قریب زنکم جیسی ہیں لیکن پلمبم میں اضافی طور پر یہ علامات موجود ہیں فالج زدہ اعضا کا سکڑ جانا۔ ناقص غذائیت۔ سکڑے ہوئے اعضا میں درد۔ یہ درد اور قولنجی درد باری باری آتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اب میں چند الفاظ زنکم کے مقامی اثرات کی بابت کہوں گا اس کے بعد دوا کا بیان ختم۔ سب سے پہلے ہم زنکم کو آنکھوں کے چند امراض میں مظہر پاتے ہیں۔ مثال کے طور پر

نظر کے دھندلے پن (Amblyopia) میں جب اس کے ہمراہ شدید سر درد ہو جس کی اصل وجہ دماغ یا اس کی جھلی میں تبدیلی ہو ناک کی جڑ میں بھی شدید درد ہو آنکھ کے اندرونی کونوں میں شدید درد ہو پتلیاں سکڑی ہوئی ہوں۔

ہم زنکم کو آنکھوں کے مرض (Opacity) یعنی آنکھوں میں روشنی کی غیر نفوذ پذیری ہو گئی ہو استعمال کر سکتے ہیں۔

جب یہ مرض بار بار پتلی کی جھلی کی سوزش سے پیدا ہوا ہو تو بہترین دوا زنکم سلفیور یکم ہے۔

بھینگا پن میں بھی زنکم استعمال کی جا سکتی ہے جب آنکھوں کے اندرونی کونوں میں ڈنک دار درد ہوں۔ زنکم ککروں میں بھی مفید دوا ہے مگر یہاں بھی زنکم سلف ہی استعمال کی جائے گی۔

چہرے کے اعصابی درد (Prosopalgia) میں بھی زنکم مفید دوا ہے جب شدید درد کے ہمراہ آنکھوں کے پپوٹے نیلے ہو جاتے ہوں۔

زنکم میں شکم اور جگر کی نمایاں علامات موجود ہیں زنکم منہ کا ذائقہ کڑوا بنا دیتی ہے مریض کڑوے ذائقے کی شکایت کرتا ہے جوں ہی چمچہ بھر پانی معدہ میں پہنچتا ہے تے آجاتی ہے سینہ کی جلن بھی موجود ہوتی ہے علامات میں دوران حمل اور انگور کی شراب سے اضافہ ہو جاتا ہے اگر علامات دوران حمل پیدا ہوں تو ان کے ہمراہ ٹانگوں کی رگیں پھول جاتی ہیں دوپہر کے قریب شدید بھوک لگتی ہے۔

زنکم جگر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اس کی علامات آپ کو کتابوں میں مل سکتی ہیں جن کتابوں میں اس کی آزمائشی علامات درج ہیں درست علامات میں بھول چکا ہوں لیکن جو علامات زنکم عنصر میں موجود ہیں درج ذیل ہیں۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ ناف کے قریب ایک سخت

گومڑ موجود ہے اس احساس کے ہمراہ پکڑنے والے درد بھی ہوتے ہیں یہ علامات راہنمائی
کرتی ہیں کہ اگر جگر بڑھ گیا ہو تو زنکم استعمال کی جاسکتی ہے۔
زنکم شکم پر پلمبم کی مانند اثرانداز ہوتی ہے ناف کے گرد پکڑنے والے درد ہوتے ہیں
زبردست ضدی قبض ہوتا ہے اس کے ہمراہ عقبی جانب دباؤ ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ
شکم کو کمر کی جانب کھینچا جارہا ہے اب وہ تمام امراض جن کی دوا زنکم ہوتی ہے ان میں شکم کے
اطراف دباؤ اور درد غالب ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زنکم بڑی آنت کے دائیں اور بائیں
حصے پر اثرانداز ہوتی ہے۔ پیشاب میں اکثر خون کی آمیزش ہوتی ہے کبھی کبھار پیشاب گدلا
اور چکنی مٹی کے رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں زرد رنگ کی تلچھٹ ہوتی ہے مریض اس وقت
تک پیشاب نہیں کر سکتا جب تک ٹانگیں آرپار کر کے نہ بیٹھے خواہ مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہی
کیوں نہ ہو۔

زنکم کی کھانسی تشنجی ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سینہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے
گا۔ ممکن ہے بلغم خونی ہو یہ علامت خاص طور پر ماہواری کے دوران یا ماہواری آنے سے پہلے
نظر آتی ہے میٹھی اشیاء کھانے سے اضافہ ہو جاتا ہے بسااوقات زنکم بچوں کی کھانسی میں آپ
کی مدد کرے گی۔ یہ بچے جب کھانستے ہیں تو اپنے ہاتھ اعضائے تناسل پر رکھ لیتے ہیں۔

مردانہ آلات تناسل پر عمل میں زنکم کونیم کی مانند ہے جب بہت عرصہ تک
مشت زنی کے بعد جریان منی ہو گیا ہو تو یہ زنکم کا اظہار ہے مریض سوداوی مزاج ہوتا ہے
چہرہ زرد اور ذوبا ہوا ہوتا ہے آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوتے ہیں مقامی خراش ہوتی ہے خصیے
مستقل اوپر کھچے ہوئے ہوتے ہیں۔ کونیم کا فرق صرف یہ ہے کونیم میں شدید چڑچڑاپن موجود
نہیں ہے کونیم میں جب پیشاب کرنے میں مشکل ہو تو مریض کھڑا ہو کر آسانی سے پیشاب
کر سکتا ہے۔ زنانہ آلات تناسل کے امراض میں زنکم فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر جب
ماہواری بے ترتیب ہو رحم کی گردن پر زخم ہوں اور بائیں بیضہ دانی میں چھیدنے والے درد
ہوتے ہوں ماہواری آجانے سے تمام علامات میں بہتری ہوتی ہو۔

لیکچر نمبر ۶۲

فیرم اور میگنیشیا کے نمکیات

فیرم میٹ

فیرم

چائنا — ایلومینا

اپی کاک۔ آرسنک۔ چائنا۔ وریٹرم البم

پلساٹیلا

آیوڈین > آرسنک

کیوپرم > پلساٹیلا

فیرم کی پیروکار ادویات چائنا اور ایلومینا ہیں فیرم اور ایلومینا سبز بھُسن میں Chloro-(sis) ایک دوسرے کی پیروی کرتی ہیں اور فیرم اور سنکونا (چائنا) جسمانی رطوبات ضائع ہو جانے سے پیدا ہونے والی خون کی کمی میں ایک دوسرے کی پیروکار ہیں جہاں تک میرا تجربہ ہے لوہے کی بہترین دافع اثر دوا پلساٹیلا ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس پلساٹیلا موجود ہے پلساٹیلا سنکونا کی دافع اثر دوا بھی ہے کیونکہ ایلوپیتھک طریقہ کار سنکونا اور لوہے کے مرکبات بے تحاشا استعمال کرتا ہے۔

فیرم جوان جسموں پر بہتر عمل کرتی ہے خواہ جسم عورت کا ہو یا مرد کا۔ ان کے جسم میں دوران خون کی ترسیل ناقص ہوتی ہے گال چمکدار سرخ ہوتے ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرد بہت صحت مند ہے حالانکہ یہ پرخون ہونے کی جھوٹی علامت ہے کیونکہ جب یہ افراد برانگیختہ نہ ہوں خاموش ہوں تو ان کا چہرہ مٹی کے رنگ کا ہوتا ہے دوران خون کی ناقص ترسیل کے ہمراہ درج ذیل علامات بھی نظر آتی ہیں۔ سر میں ہتھوڑے مارنے کا سا شدید

درد ہوتا ہے یہ درد نوبتی ہوتا ہے رات کے بارہ بجے درد دوبارہ شدت اختیار کر جاتا ہے
نکسیر آتی ہے گال چمکدار ہوتے ہیں نزلہ کے حملے کے دوران ناک کے اندر سیاہ خون کے
لوتھڑے جمے ہوتے ہیں۔ دمہ کے ہمراہ خون کا جوش ہوتا ہے رات بارہ بجے کے بعد مرض
میں اضافہ ہو جاتا ہے مریض اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور سینہ ننگا کر لیتا ہے مریض سینہ اس لئے ننگا
کرتا ہے کہ سینہ ٹھنڈا ہو جائے اٹھ کر اس لئے بیٹھتا ہے کہ سانس کی آمدورفت میں آسانی ہو
مریض آہستہ آہستہ چہل قدمی کرتا ہے تاکہ افاقہ ہو۔

فیرم خون تھوکنے کے مرض (Haemoptysis) میں فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر جوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جب ٹی بی کی ابتدا ہو رہی ہو تمام علامات میں جذبات بھڑکنے سے اضافہ ہو جاتا ہے ان علامات کے ہمراہ زبردست تھکاوٹ موجود ہوتی ہے باوجودیکہ ظاہراً صحت مندی ظاہر ہوتی ہے۔

حتیٰ کہ اعصابی درد جن کو فیرم شفایاب کرتی ہے ان کے ہمراہ عروق دمویہ میں بھراؤ ہوتا ہے سردیانی سے دھونے سے اعصابی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے خاص طور پر اس وقت جب کہ جسم بہت گرم ہو درد دھڑکن دار ہوتے ہیں اور دردوں میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے اجتماع خون اور دردوں کی تمام علامات میں آہستہ آہستہ چلنے سے افاقہ ہوتا ہے آپ دوا کی اس خصوصیت کو ذہن میں رکھیں تو آپ کو فیرم کا عمل سمجھنے میں آسانی ہوگی فیرم عروق دمویہ میں ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے یقیناً وہ اعصاب جو عروق دمویہ کی جسامت کو کنٹرول کرتے ہیں ان کا عمل ختم ہو جاتا ہے اس لئے آپ کو نبض بھری ہوئی اور گول محسوس نہیں ہوتی جب بھی فیرم مظہر دوا ہوگی آپ دیکھیں گے کہ شکم کی دیواروں میں ایسی دکھن موجود ہوگی جیسے کہ جلد چھل جانے سے ہوتی ہے یہ دکھن سوزش کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ عروق دمویہ کے ڈھیلے پن کی وجہ سے ہے یہ علامت فیرم کو ایکونائٹ سے الگ کرتی ہے اور جلسی میم کے برابر لاتی ہے۔

اب ہم بطور سبز بخش کی دوا فیرم کا مطالعہ کریں گے۔ ہم فیرم کو ایلوپیتھک

ڈاکٹروں کی طرح استعمال نہیں کرتے کیونکہ اس مرض میں لوہا جسم کے اندر ناقص صورت موجود ہوتا ہے دوا کا اس طرح استعمال کیا جانا ہومیوپیتھی کے اصولوں کے خلاف ہے ہومیوپیتھی کا مدعا یہ ہے کہ ہیماٹین کی ضروریات کو درست کیا جائے جو لوہے کی طلب گار ہے یہ ایسی کمی نہیں ہے جو غذا میں لوہے کی کم مقدار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو بلکہ لوہے کو جذب کرنے والی قوتوں کی کمی ہے اس لئے فیرم سبز بھس کی دوا نہیں ہے تاہم فیرم کو سبز بھس میں اس وقت استعمال کیا جاسکتا ہے جب درج ذیل علامات موجود ہوں سبز بھس جس کے ہمراہ خون میں فاسد اکساہٹ موجود ہو۔ ممکن ہے سرد موسم کے دوران مرض میں اضافہ ہو اور گرم موسم میں کم اضافہ ہو۔ چہرے کا رنگ مٹی کے رنگ کی مانند زرد مومی معمولی سی جذباتی اکساہٹ سے چہرے پر خون کی لالی آجائے اچانک خوشی یا غم کے جذبات سے چہرہ پر خون ہو جاتا ہے کمرے میں کسی کے اچانک گھس آنے سے اجنبیوں سے ملاقات حتیٰ کہ کسی بھی ایسی شے سے جو کسی نہ کسی طور دماغ میں ابتری پیدا کرتی ہو اس سے چہرہ خون سے سرخ ہو جاتا ہے

چمکدار سرخ ہو جاتے ہیں۔ یہ پر خون ہونے کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ تو مصنوعی سلسلہ ہے چہرے کا رنگ تو مٹی کے رنگ کا ہے مگر معمولی سے جذبات سے سرخ ہو جاتا ہے معدہ ہمیشہ چوپٹ ہوتا ہے شکم میں درد اور دباؤ دار بوجھ ہوتا ہے ایک اور احساس بھی ہوتا ہے۔ جیسے کوئی شے گردش کرتی ہوئی حلق میں آگئی ہے جس سے حلق والو کی مانند بند ہو جاتا ہے ۔مریض گوشت سے نفرت کرتا ہے اصل مریض کو ہر قوت بخش شے سے نفرت ہوتی ہے غذا کا ذائقہ کم محسوس ہوتا ہے یا غذا بالکل بے ذائقہ محسوس ہوتی ہے بار بار متلی کے دورے ہوتے ہیں جوں ہی مریض غذا کھالے متلی شروع ہو جاتی ہے یا پھر نوبتی طور پر رات کے بارہ بجے متلی ہوتی ہے یہ علامت آپ کو آرسنک کی یاد دہانی کراتی ہے لعاب دار جھلیاں غیر فطری طور پر زرد ہوتی ہیں مثال کے طور پر ہونٹوں کا شنگرفی رنگ بدل کر عام زردی مائل گلابی ہو جاتا ہے اگر مریض مرد ہو تو اس کا آلہ تناسل سکڑا ہوا اور خون کا رنگ سفید ہوتا ہے قریب قریب الیسا ہی جیسا کہ گھونگٹ ہوتا ہے منہ کے اندر کا گلا اور مسوڑھے

بھی سفید ہوتے ہیں جن سے خون کی زبردست کمی ظاہر ہوتی ہے ماہواری باافراط مگر پانی اور خون کی گٹھلیوں پر مشتمل ہوتی ہے شکم میں دردزہ جیسادرد ہوتا ہے مریضہ کو حرکت کرنے کے لئے بہت کوشش کرنی پڑتی ہے ورزش سے افاقہ ہوتا ہے مریضہ کو سارادن سردی لگتی رہتی ہے شام کے وقت مریضہ کے گال سرخ ہو جاتے ہیں دل کی آواز دھونکنی کی مانند سنائی دیتی ہے۔ جسم کی تمام وریدوں میں دھڑکن ہوتی ہے کبھی کبھار خون کی شدید کمی ہو جاتی ہے تو پاؤں پر سوجن آجاتی ہے (پاؤں کا استسقاء)

مینگنیز ہیماٹین پر فیرم کی مانند اثر کرتی ہے اس کی اعصابی علامات بڑی حد تک کیوپرم ار جنٹم اور زنکم جیسی ہیں اگر علامات متفق ہوں تو سبز بھس ہیں فیرم کے بعد دیا جائے تو فیرم کا عمل بڑھاتی ہے۔

فیرم کے مریض کو غلبہ خون کا سر درد ہوتا ہے سر درد دھڑکن دار ہوتا ہے درد آدھی رات کے بعد زیادہ ہو جاتا ہے سر درد کے حملے کے دوران چہرہ آگ کی مانند سرخ ہوتا ہے پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ یہ علامت بیلاڈونا سے مماثل ہے مگر بیلاڈونا کا مریض بہت مختلف ہوتا ہے ایسے مریض ہر وقت چکر آنے اور سر گھومنے کی شکایت کرتے ہیں چکروں میں اس وقت شدت پیدا ہوتی ہے جب مریض اچانک اٹھ کر بیٹھنا چاہتا ہے۔ پل کے اوپر چلنے سے چلتا پانی دیکھنے سے کار یا چھکڑے کی سواری کرنے سے بھی چکر آتے ہیں یہ ایسے مریض ہیں جن میں فیرم آپ کو کامیابی دلائے گی۔ ایک انگریز معالج کہتا ہے کہ فیرم کو غذا سے پہلے دینے کی بجائے غذا کے بعد دیا جائے تو بہتر عمل کرتی ہے مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ درست ہے یا نہیں۔

ایک اور مرض ایسا ہے جس میں ہم فیرم کی اس خصوصیت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ مرض فلوریڈا کی ٹی بی ہے فیرم جوان افراد میں مظہر ہوتی ہے جو ٹی بی کے تسلط میں ہوں۔ اس علامت پر فیرم فاسفورس سے مماثل ہے اور فاسفورس سے زیادہ مظہر ہوتی ہے خون کی فراوانی کا دھوکا۔ ذراسی ورزش سے سینہ پر زبردست جبر پیدا ہو جاتا ہے سانس لینے کی کوشش

پر نتھنے پھیل جاتے ہیں بار بار نکسیر آتی ہے مریض خون بھی تھوکتا ہے یہ خون چمکدار سرخ اور جما ہوا ہوتا ہے کھانسی خشک اور تنگ کرنے والی ہوتی ہے کوئی بھی گرم مشروب پینے سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے کھانسی کے ہمراہ سینہ میں دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے۔ پشت سر میں بو جھل درد ہوتا ہے اس ٹی بی کے علاوہ ہم فیرم کو اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب بلغم سبز اور پیپ دار ہو اور بلغم سے بدبو آتی ہو بلغم کے ہمراہ خون کی لکیر ہو۔

اس سے مجھے فیرم کا دوسرا نمک فیرم فاس یاد آتا ہے یہ ایسی دوا ہے جس کو ڈاکٹر شسلر نے تمام اقسام کی سوزشوں میں استعمال کرنے کی سفارش کی ہے جب کہ ابھی رساؤ شروع نہ ہوا ہو۔ ان کی بنیاد یہ تھی کہ فیرم اور فاسفورس دونوں کے مشترکہ اثرات مرتب ہوں فیرم فاس ایکونائٹ اور جلسی میم کے درمیان جگہ پاتی ہے حقیقت میں فیرم سوزش کے درجے کو ترقی دیتی ہے جس کو پتھالوجسٹ عروق کا پھیل جانا یا عروق دمویہ کو کنٹرول کرنے والے پٹھوں کا فالج کہتے ہیں۔

ڈاکٹر شسلر نے فیرم فاس کو ایکونائٹ کا بدل کہا ہے اس کی ہزاروں بار تصدیق کی جا چکی ہے اب میں آپ کے سامنے فیرم فاس کی اچھائیاں بیان کرتا ہوں۔ درج ذیل علامات فیرم فاس کا اظہار کرتی ہیں۔

نبض بھری ہوئی نرم اور گول سوزش میں رساؤ نہیں ہوتا اگر لعاب دار جھلی کی سطح متاثر ہو تو اخراجات خون آمیز ہوتے ہیں دوسرے الفاظ میں فیرم فاس طلب کرنے والی علامات میں عروق دمویہ میں وافر مقدار خون ہوتا ہے۔ اگر ایک مریض جس کو پھیپھڑوں کی ٹی بی ہو اور اس کو زکام لگ جائے اور وہ شکست خوردہ ہو جائے اس کا بلغم خون آمیز ہو جائے تو فیرم فاس کی ۲۰۰ ویں طاقت فوری طور پر پھیپھڑوں کا اجتماع خون ختم کر دیتی ہے اسی طرح اگر نمونیہ کے ہمراہ اجتماع خون ہو تو بھی ختم کر دے گی۔ مثال کے طور پر دائیں پھیپھڑے میں سوزش ہے اور بائیں میں اچانک اجتماع خون ہو جاتا ہے تو فیرم فاس فوری عمل کرتی ہے یا گرمیوں کا دن ہو ایک بچہ جس کو پسینہ آیا ہوا ہو وہ ہوا کا سامنا کرتا ہے اور اس کا پسینہ دب جائے

ہے اور اگر پسینہ دب جانے کی وجہ سے آنتوں کی سوزش پیدا ہو جاتی ہے خون آمیز اور پانی کی مانند پاخانے شروع ہو جاتے ہیں تو یہ بھی فیرم فاس کا اظہار ہے پیچش کی ابتدا میں جب مروڑ پڑ رہے ہوں فیرم فاس کچھ نہ کرے گی اس لئے آپ کو مرکیورس یا کسی دوسری دوا کی جانب دیکھنا پڑے گا۔

اسہال میں ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں پاخانہ میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے جوں ہی مریض غذا کھانے کی کوشش کرتا ہے دست آجاتا ہے۔ چوں کیمو سم گرما کے اسہال میں ہم دیکھتے ہیں کہ علامات نوبتی طور پر آتی ہیں خاص طور پر آدھی رات کے بعد اس وقت پاخانہ کے ہمراہ نوبتی قے بھی آتی ہے یہ علامت فیرم فاس کو آرسنک اور سنکونا کے برابر لاتی ہے دستوں کی ادویات کا یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے اور اولی اینڈر سے قبل بھی فیرم فاس کام آتی ہے کیونکہ اولی اینڈر اس وقت مظہر ہوتی ہے جب نا ہضم شدہ غذا کے پاخانے آئیں مگر یہ پاخانے غذا کھانے کے کئی گھنٹوں بعد آتے ہیں بچہ اس غذا کا پاخانہ کرتا ہے جو اس نے ایک دن پہلے کھائی تھی۔ آرسنک اور سنکونا کا پاخانہ کھانا کھانے کے بعد آتا ہے اور آرسنک میں پاخانہ آدھی رات کے بعد آتا ہے۔ اسہال کے مریضوں میں آپ کو ارجنٹم نائٹریکم کا خیال بھی آنا چاہیے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچے کے منہ سے مقعد تک صرف ایک آنت ہے۔

رحمی جریان خون میں فیرم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب خون چمکدار سرخ ہو اور اس میں لوتھڑے موجود ہوں مریضہ کا چہرہ پر خون دکھائی دیتا ہو۔ چہرہ اگرچہ راکھ کے رنگ کا ہوتا ہے مگر جریان خون کے ہمراہ چمکدار سرخ ہو جاتا ہے سانس کی آمدورفت تھوڑی تیز اور بوجھل ہو جاتی ہے (اپی کاک) نبض کی رفتار اور قوت بڑھ جاتی ہے۔ جریان خون میں فیرم سنکونا اور اپی کاک کے درمیان کڑی ہوتی ہے۔ سنکونا کی مانند فیرم بھی تھکے ہارے مریضوں کی دوا ہے یہ مریض فطری طور پر خون کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔ چشمہ کی مانند ابلنے والے چمک دار خون اور سانس کی تنگی میں فیرم اپی کاک کی حلیف ہے۔

اپی کاک اسی جریان خون میں مفید ہے جو چشمہ کی مانند ابل پڑے جریان خون سے

ہمراہ متلی ہو یا نہ ہو لیکن سانس کی آمدورفت تیز اور زوردار ہو۔

فیرم کو کبھی کبھار رحم گر جانے میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن رحم ٹل جانے کی بہترین دوا فیرم آیوڈائڈ ہے شکم کی دیواریں دکھتی ہیں بیٹھنے پر مریضہ کو احساس ہوتا ہے کہ کوئی شے فرج میں سے اوپر کی جانب دھکیل دی گئی ہے فیرم باری کے بخاروں میں بھی مظہر ہوتی ہے۔ مگر اس وقت جب کونین کا ناجائز استعمال کیا گیا ہو بخار کے دوران آپ کو عروق دمویہ ابھری ہوئی نظر آئیں گی خاص طور پر کنپٹی اور چہرہ کی عروق پھولی ہوئی ہوں گی۔ دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے تلی بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ استسقاء ہو جاتا ہے۔

میگنیشیا کارب

میگنیشیا کارب	آرسنک۔ فاسفورس
	بیلاڈونا۔ کیمفر۔ پلساٹیلا۔ مرک۔ کالوسنتھ
	ریٹھیا۔ سیپیا۔ کوکولس

>پلساٹیلا

>رہیوم

>کیموملا

>بیلاڈونا۔

میگنیشیا کی ایک یا دوسری قسم ایلوپیتھ حضرات بطور دست آور دوا استعمال کرتے ہیں لیکن جب اس کا ناجائز استعمال کیا جائے تو درج ذیل نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میگنیشیا آنتوں کے لئے نقصان دہ ہے کیوں کہ اس کا میلان آنتوں میں جمع ہونے کی جانب ہوتا ہے میگنیشیا کے کھرنڈ بطور امونیا میگنیشین فاسفیٹ جمع ہو جاتے ہیں اور اعصابی نظام پر گہرے اثرات

مرتب کرتے ہیں اس کا اعصابی نظام پر اثر بالکل زنکم کی مانند ہے اس لئے میگنیشیا کو اسی طرح کے اعصابی دردوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے اگر خام میگنشیا کے بد اثرات سے قبض پیدا ہو جائے تو نکس وامیکا بہت بہتر دوا ہے۔

- میگنیشیا کے ناجائز استعمال سے کھٹے کیچڑ نما دست آنے لگیں تو رہیوم دی جاتی ہے
- پلساٹیلا بھی چند علامات دور کرتی ہے
- اگر میگنیشیا کے ناجائز استعمال سے پکڑنے والے قولنجی درد پیدا ہو جائیں تو کالوسنتھ طلب کی جاتی ہے
- میگنیشیا کے ناجائز استعمال سے اعصابی درد پیدا ہو جائیں تو کیمو ملا استعمال کی جاتی ہے۔
- ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میگنیشیا کارب کی تمام علامات دوا کے شکمی اعضا پر عمل سے پیدا ہوتی ہیں دوسری علامات کم و بیش اسی عمل کے انحصار کرتی ہیں یا پھر ان علامات کی کم اہمیت ہوتی ہے میگنیشیا کارب کے مریض کی تصویر آپ کو [illegible] کہ یہ بڑوں اور بچوں دونوں پر اثر انداز ہوتی ہے اگر مریض بچہ ہے تو آپ دیکھیں گے کہ ناقص غذائیت کی وجہ سے کمزور اور ناتواں نظر آئے گا۔ بچہ دودھ پینے سے انکار کرتا ہے اگر دودھ پی لے تو اس کے پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے یا پھر دودھ ہضم ہوئے بغیر خارج ہو جاتا ہے بچے کے شکم میں بار بار پکڑنے والے قولنجی درد ہوتے ہیں یہ درد قریباً کالوسنتھ کی مانند ہوتے ہیں بچہ اپنی ٹانگیں اوپر کی جانب سکیڑتا ہے تاکہ درد میں افاقہ ہو حرکت کرنے سے بھی دردوں میں افاقہ ہوتا ہے پاخانے کھٹی بو والے سبز رنگ اور کیچڑ نما ہوتے ہیں۔ پاخانہ آنے سے پہلے شکم میں پکڑنے والے درد اور آنتوں میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے یہ پاخانے آپ کو جوہڑ کی جھاگ کی مانند نظر آئیں گے ایسے جوہڑ جس میں بے تحاشا مینڈک رہتے ہوں جب پاخانہ دست نمانہ ہو تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس میں چکنائی کے ڈلے ہیں شدت مرض میں آپ کو بچہ غیر صحت مند نظر آئے گا منہ میں بے تحاشا چھالے ہوتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بچے کی صحت ناقص غذائیت کی

وجہ سے خراب ہے ان علامات سے آپ جان سکتے ہیں کہ میگنیشیا کارب کو بچوں کے سوکھا کے مرض (Marasmus) میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے بہت سی ادویات میگنیشیا کارب سے مماثلت رکھتی ہیں بہتر ہے کہ ان کا مطالعہ بھی کر لیا جائے سب سے پہلے تو میگنیشیا کارب ... سے مماثل ہے کیونکہ اس میں بھی پکڑنے والے قولنجی درد موجود ہیں جو درد سے دہرا ہو جاتا ہے لیکن پاخانہ میں فرق ہے میگنیشیا کا پاخانہ سبز اور کیچڑ نما ہوتا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر میگنیشیا کارب رہیوم سے مماثل ہے دونوں ادویہ کے پاخانے سبز اور کیچڑ نما ہوتے ہیں لیکن میگنیشیا کارب گہرا عمل کرنے والی دوا ہے اگر آپ کو شک محسوس ہو کہ کونسی دوا دی جائے تو (رہیوم) قابل ترجیح دوا ہے۔ لیکن مجھ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ میں آپ کو بتاؤں رہیوم ایک حد تک ہی مفید دوا ہے (رہیوم) کے پاخانے سبز اور کیچڑ نما ہوتے ہیں ان کے ہمراہ پکڑنے والے قولنجی درد ہوتے ہیں نیند کے دوران چہرے کے پٹھوں میں اور انگلیوں میں جھٹکے آتے ہیں۔

کیموملا بھی میگنیشیا کارب سے مماثل ہے دونوں ادویہ میں پریشانی اور بے آرامی نمایاں طور پر موجود ہے لیکن کیموملا کے پاخانے زردی مائل سبز ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انڈے کترے ہوئے ہوں دونوں میں چلنے پھرنے سے افاقہ اور پاخانے سے پہلے پکڑنے والے قولنجی درد موجود ہیں دونوں ادویہ میں غذا کی بے ترتیبی موجود ہے جو کہ مرض کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن دونوں میں سے یقیناً میگنیشیا کارب گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔

میگنیشیا کارب کلکیریا کارب سے بھی مماثل ہے دونوں میں پاخانے کھٹے دودھ سے نفرت اور جسمانی صحت ناقص ہوتی ہے تاہم کلکیریا کارب سر کی چوٹی پر پسینہ۔ پاؤں مرطوب اور سرد اور شکم بڑا ہونے کی وجہ سے میگنیشیا کارب سے الگ ہو جاتی ہے۔ سوکھا مرض (Marasmus) میں میگنیشیا کارب کا موازنہ انٹی مونیم کروڈم۔ سلفر۔ پوڈوفائلم۔ سیپیا اور نیٹرم کارب سے کریں۔

اگر میگنیشیا کا مریض بڑی عمر کا ہو تو درج ذیل علامات راہ نما ہوتی ہیں

شکم اور جگر کی علامات پیش رو ہوتی ہیں مریض تیزابی بدہضمی کا شکار ہوتا ہے آلو اور نشاستہ دار غذا ہضم نہیں ہوتی مریض کھانا کھاتے وقت پریشان اور گرم ہو جاتا ہے مریض رات کے وقت اتنا گرم ہوتا ہے کہ سو نہیں سکتا اس کے باوجود مریض سردی کا سامنا نہیں کر سکتا۔

ممکن ہے حاملہ عورت کو بھی میگنیشیا کارب کی ضرورت ہو جب حاملہ کو دانت درد ہو درد رات کو زیادہ ہو جاتا ہے اور مریضہ بستر سے نکل کر چہل قدمی پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اس تعلق سے میں ایک اور دوا کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا اس دوا کی بات کسی کے دماغ میں خیال بھی نہیں آسکتا چند سال پہلے بلکہ میرے خیال میں تیس سال پہلے کی بات ہے یہاں کا ایک معالج ایک حاملہ مریضہ کا علاج کر رہا تھا مریضہ کے دانت میں شدید درد تھا معالج نے میگنیشیا کارب کے علاوہ کئی دوسری ادویات بھی آزمائیں مگر دانت کا درد جاری رہا مشورہ کی غرض سے ڈاکٹر لیپے کو بلایا گیا ڈاکٹر لیپے نے ریٹنھیا تجویز کی۔ اس دوا میں بھی رات کو دانت میں درد ہوتا ہے جو مریض کو بستر سے نکل کر چہل قدمی پر مجبور کر دیتا ہے۔ ریٹنھیا نے مریضہ کو شفایاب کر دیا آپ ان دونوں ادویہ کو یاد رکھیں اور ساتھ ہی ساتھ کیموملا کو بھی کیونکہ کیموملا میگنیشیا کارب کی امدادی دوا ہے۔

ماہواری دیر سے اور کم مقدار آتی ہے لیکن ماہواری میں یہ خاصیت ہے کہ رات کے پر زیادہ خون نکلتا ہے یا رات کو خون زیادہ نکلتا ہے دن کے دوران خون کم نکلتا اور دوپہر کو بالکل بند ہو جاتا ہے دردوں کے دوران بافراط ماہواری آتی ہے یہ بالکل موقوف ہے خواہ ماہواری کم ہو یا بافراط ہو میگنیشیا کے تمام نمکیات کی ماہواری سیاہی مائل یا بالکل تارکول کی مانند سیاہ ہوتی ہے۔

میگنیشیا کارب کا تھوڑا بہت تعلق جوڑوں اور پٹھوں کے امراض سے بھی ہے دائیں کندھے کے وجع المفاصل میں مفید ہے اعضا کے وجع المفاصل بھی اس میں موجود ہیں ان دردوں میں لمبی سیر کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے تکور سے افاقہ ہوتا ہے لیکن بستر میں اضافہ ہو

جاتا ہے سینگونیریا بھی میگنیشیا کارب سے مماثلت رکھتی ہے کیونکہ سینگونیریا میں بھی دائیں کندھے کے تکونی پٹھے میں درد ہوتا ہے بہت سال پہلے میں نے سینگونیریا کو کئی بار استعمال کیا مگر نتائج صفر نکلے اور میں اتنا ناامید ہو گیا کہ میں نے طالب علموں سے کہا کہ مجھے یقین ہی نہیں رہا لیکن اس کے ایک ہفتہ بعد ہی دو مریض سینگونیریا سے شفایاب ہو گئے۔

نکس موسکاٹا بائیں کندھے کے وجع المفاصل میں شافی دوا ہے۔ سفید موتیے کے دو مریض بھی ریکارڈ پر موجود ہیں جن کا موتیا میگنیشیا کارب سے شفایاب ہو گیا ان میں سے ایک مریض کو سر درد اور پھنسیوں کی شکایت تھی۔

میگنیشیا میور

میگنیشیا میور	کالو فائلم۔ ایکٹیا ریسی موسا کیمو ملا۔ پلساٹیلا۔ مرکیورس سلفر۔ لائیکو پوڈیم۔ سیپیا فاسفورس۔ اگنیشیا

> کیمو ملا

یہ دوا میگنیشیا میور یا کلورائڈ آف میگنیشیا کہلاتی ہے میگنیشیا میور عورتوں اور بچوں پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر ہسٹیریائی مزاج عورتوں پر اور خنازیری مزاج بچوں پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔

میگنیشیا میور ان عورتوں کی دوا ہے جن کو ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہوں اور درج ذیل علامات موجود ہوتی ہوں۔ رات کے کھانے کے بعد مریضہ کو متلی ہوتی ہے ڈکار آتے

ہیں مریضہ کانپتی ہے غشی کا حملہ ہو جاتا ہے رات کا کھانا بڑا ہوتا ہے اور دوسرے اوقات سے
زیادہ غذا کھائی جاتی ہے مریضہ بے چین اور بے آرام ہوتی ہے دماغی کام کرنیسے اضافہ ہوتا ہے
سر میں اجتماع خون کی وجہ سے درد ہوتا ہے سر درد کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے
کھوپڑی میں پانی ابل رہا ہے یا جیسے کہ پیشانی سن ہے درد کنپٹیوں تک جاتے ہیں ہاتھوں کے
ساتھ سر کو زور سے دبایا جائے تو افاقہ ہوتا ہے سر کو خوب ڈھانپ لیا جائے تو بھی افاقہ ہوتا
ہے مریضہ شکایت کرتی ہے کہ گولا معدہ سے اٹھ کر حلق میں آتا ہے ڈکار آنے سے کمی ہوتی
ہے اس معکوس علامت کی وجہ معدہ میں گیس جمع ہو جاتا ہے مریضہ کے رحم کا بوجھ نچلی جانب
ہوتا ہے اور رحم میں مروڑ پڑتے ہیں ماہواری کا خون تار کول کی مانند سیاہ ہوتا ہے اور چلتے وقت
کمر میں درد ہوتا ہے مریضہ بیٹھی ہوئی ہو تو رانوں میں درد ہوتا ہے ہر پاخانے کے بعد لیکوریا
آتا ہے یا رحم میں مروڑ پڑتے ہیں تب لیکوریا آتا ہے جن مریضوں کی دوا میگنیشیا میور ہوتی ہے
ان کو نمایاں قبض ہوتا ہے پاخانہ خشک اور اس میں سدے ہوتے ہیں بڑی مشکل سے خارج
ہوتا ہے پاخانہ مقعد سے نکلتے ہوئے چور چور ہو جاتا ہے اگر رحم کی علامات کے ہمراہ آپ کو یہ
علامت نظر آئے تو آپ کو یقین کر لینا چاہیے کہ میگنیشیا میور مریضہ کی مدد کرے گی۔

کئی مریضوں کا جگر متاثر ہوتا ہے میگنیشیا میور جگر کے امراض کے لئے ہماری
بہترین دوا ہے جگر بڑھ جاتا ہے شکم میں ہوا بھری ہوتی ہے جگر کے اندر درد ہوتا ہے جگر کو
چھونے سے یا دائیں جانب لیٹنے سے اضافہ ہوتا ہے زبان لمبی اور زبان پر زرد پشم ہوتی ہے زبان
پر دانتوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ اچانک میگنیشیا میور مرکیورس سے کیسے
مماثل ہو گئی ہے لیکن میگنیشیا میور کو مرکیورس سے الگ کرنے کے لئے اس کے پاخانے ہی
کافی ہیں۔

بسا اوقات پاؤں کا استسقاء ہوتا ہے جس کی وجہ جگر کو خون لے جانے والی ورید میں
رکاوٹ ہوتی ہے دل کی دھڑکن زیادہ ہوتی ہے اور سانس کی تنگی ہوتی ہے یہ آخری علامت
جگر کی خرابی کی معکوس علامت ہے۔

کمزور اور لاغر بچوں کے جگر بڑھ جانے میں میگنیشیا میور ہمیں بار بار نظر آتی ہے ان بچوں کو جلدی امراض بھی ہوتے ہیں ان بچوں کو داد (Tinea ciliaris) ہوتا ہے اور یہ داد بالوں کی جڑوں میں ہوتا ہے خاص طور پر پلکوں کی جڑوں میں یہ بال گر جاتے ہیں بالوں کے گرد خارش ہوتی ہے چھلکے اترتے ہیں جلد زخمی ہو جاتی ہے داد کے ہمراہ چہرے پر پھنسیاں بھی ہوتی ہیں ناک سے بو آتی ہے ناک کے بیرونی کناروں پر سرخی اور سوجن ہوتی ہے اور چھلکے اترتے ہیں ان علامات کے ہمراہ پاؤں پر پسینہ آتا ہے یہاں آپ کو سلیشیا یاد آئے گی مگر سلیشیا میں پاؤں کا پسینہ بدبودار ہوتا ہے۔

خواہ مرد ہو یا عورت میگنیشیا میور کی ایک عام علامت دل کی دھڑکن ہے جو زیادہ ہوتی ہے جب مریض خاموش ہو تو دھڑکن زیادہ اور جب حرکت کر رہا ہو تو دھڑکن کم ہو جاتی ہے اس علامت کی ہزاروں بار تصدیق ہو چکی ہے ایک اور علامت جو صرف عورتوں میں ہوتی ہے عورت شکم کی دیواروں کو دبائے بغیر پیشاب خارج نہیں کر سکتی۔

میگنیشیا میور کی مماثل ادویات کا مطالعہ بھی ہو جائے نہیں تو آپ اس کی مماثل ادویہ سے الگ کرنے کے قابل نہ ہوں گے ہم دیکھتے ہیں کہ رحم کے مروڑ دار درد یا اینٹھنوں میں کالو فائلم اور ایکٹیا ریسی موسا بالکل میگنیشیا میور کی مانند عمل کرتی ہیں میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ سر فہرست دوا کالو فائلم ہے میں اور کوئی ایسی دوا نہیں جانتا جو رحم میں مسلسل اینٹھن پیدا کرتی ہو اگر وہ سیکیل کارنہ ہو۔ خنازیری مزاج بچوں کے علاج میں سلیشیا بھی میگنیشیا میور سے مماثل دوا ہے دونوں ادویات میں پاؤں کے پسینے موجود ہیں دونوں میں جگر بڑھا ہوا ہوتا ہے بچوں کا سینہ کبوتر کے سینہ کی مانند ابھرا ہوا ہوتا ہے (Rachitis) اور ناک سے بو آتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ سلیشیا میں پاؤں اور سر کا پسینہ بدبودار ہوتا ہے یہ اچھا فرق ہے لیکن اور بھی فرق موجود ہیں

سر درد میں بھی سلیشیا اور میگنیشیا میور کی مماثلت موجود ہے دونوں میں سر کو لپیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے

امراض جگر میں مرکیورس میگنیشیا میور سے مماثل ہے مگر مرکیورس کے اسہال کے ہمراہ مروڑ پڑتے ہیں اور دستوں کا رنگ راکھ جیسا یا بھورا ہوتا ہے یہ ہی دونوں ادویات کا فرق ہے۔

ٹیلیا بھی میگنیشیا میور سے مماثل دوا ہے۔ جگر میں اجتماع خون کی وجہ سے سینہ سے نیچے دائیں جانب بوجھ اور دباؤ کا احساس ہوتا ہے اس کے لئے فائدہ مند دوا ہے جگر بڑھا ہوا ہوتا ہے مریض دائیں کروٹ لیٹے تو اسے افاقہ ہوتا ہے۔

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میگنیشیا کے نمکیات زنکم کے برابر ہیں کیونکہ یہ اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اسی حقیقت نے ڈاکٹر شلر کی راہ نمائی کی کہ میگنیشیا فاس اعصابی ٹانک ہے۔

لیکچر نمبر ۶۳

برائٹا کارب۔ سٹرونشیم کارب اور لیتھیم کارب

برائٹا کارب

بیریم اور سٹرونشیم کیمیائی طور پر ایک دوسری سے قریبی نسبت رکھتی ہیں بطور عناصر ہمارے پاس ان کی آزمائش موجود نہیں ہے لیکن ان کے کاربو نیٹ کو آزمایا جا چکا ہے اسی طرح میوریٹ اور سلفیٹ کی آزمائش بھی کی جا چکی ہے برائٹا کسی حد تک زہر ہے مگر اس کی زہریلی علامات کے مریض زیادہ نہیں کیونکہ اسے گھریلو علاج میں بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔

خاص طور پر بوڑھوں کے امراض میں برائٹا کارب کی مددگار دوا انٹی مونیم ٹارٹ ہے۔

جن حیوانوں کو برائٹا کا زہر دیا گیا ان کے آلات شکم میں کچھ سوزش ہوئی جس کی مماثلت شدید سوزش سے تھی ان کی آنتوں کی حرکت دودیہ میں اضافہ ہو گیا دل متاثر ہوا اور حیوان ظاہری طور پر دل کے فالج سے مر گئے برائٹا دل پر ڈجی ٹیلس کی مانند عمل کرتی ہے یہ سب برائٹا کا زہریلا عمل ہے۔

برائٹا کارب کی تمام علامات زندگی کے آخری حصے اور بچپن میں پیدا ہونے والے امراض سے تعلق رکھتی ہیں بڑھاپے میں جسم کمزور ہوتا ہے اور دماغی علامات پیدا ہوتی ہیں ان علامات کے ہمراہ بچوں میں اضافی طور پر خنازیر موجود ہوتا ہے جس کو ہم برائٹا کارب استعمال کرا سکتے ہیں وہ بچے ضعیف العقل ہوتے ہیں ان میں کھیلنے کودنے کی کوئی خواہش نہیں

ہوتی یہ بچے ایک کونے میں خاموش بیٹھے رہتے ہیں ان کی یاداشت کمزور ہوتی ہے بولنا پڑھنا سمجھنا آہستہ آہستہ سیکھتے ہیں بولنے کی کمزوری بولنے والے آلات کی کمزوری کی وجہ سے نہیں ہوتی یعنی زبان بلکہ یہ دماغی کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے یہ بچے لاغر ہوتے ہیں ماسوائے بچوں کے شکم کے کیونکہ ان کا شکم بڑا ہوتا ہے چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے ممکن ہے بچوں کو بہت بھوک لگتی ہو لیکن غذا کا انجذاب نہیں ہوتا کیونکہ آنتوں کے غدود مرضانہ حالت میں ہوتے ہیں۔

ایک بچے کو دماغ کا استسقاء (Hydrocephalus) تھا برائٹا کارب کا انتخاب درج بالا علامات سے کیا گیا بچے کی صحت بہتر ہونا شروع ہو گئی تھی۔

بوڑھے لوگ خاص طور پر اجنبیوں سے نفرت کرتے ہیں اجنبیوں سے پرہیز کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ ان پر ہنستے ہیں ان کو دوسرے لوگوں کی موجودگی سے خوف آتا ہے یہ بوڑھے بہت جلد غصے میں آجاتے ہیں اور بزدل ہوتے ہیں آپ کو یہ سب علامات بوڑھوں اور بچوں میں نظر آئیں گی یہ افراد ضعیف العقل ہوتے ہیں اور امراض نے ان کا دماغ کمزور کر دیا ہوتا ہے۔ میں آپ کو ڈاکٹر ٹال کاٹ کی مستند رائے کے مطابق برائٹا کارب کی ایک علامات بتاتا ہوں مریض سمجھتا ہے کہ اس کی ٹانگیں کٹی ہوئی ہیں اور وہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔

بڑھاپے کے فالج میں آپ برائٹا کارب استعمال کر سکتے ہیں جب فالج سکتہ کے بعد پیدا ہوا ہو ان افراد کا دماغ سکڑ جاتا ہے مگر کھوپڑی نہیں سکڑتی اس لئے وہاں خلا پیدا ہو جاتا ہے اس خلا میں ماء الدم جگہ بنا لیتا ہے اس کے بعد فالج ہو جاتا ہے آپ دیکھیں کہ فالج کا مریض بالکل بچے کی مانند ہو تا ہے یاداشت ختم ہو جاتی ہے اعضا کانپتے ہیں زبان کو فالج ہوتا ہے برائٹا کارب ان ادویات میں سے ہے جو زبان کا فالج پیدا کرتی ہیں آپ کو یہ علامت ضعیف العقل بچوں میں نظر آئے گی ان بچوں کا منہ جزوی کھلا ہوتا ہے اور منہ سے تھوک نکل کر بہہ رہا ہوتا ہے عجیب وقوفی نظر آتا ہے جس سے آپ پر یکدم واضح ہو جائے گا کہ بچے کا دماغ درست نہیں ہے۔

برانٹاکارب شرابیوں کے سکتہ کی ادویات میں سے ایک ہے (او پیم پر لیکچر ملاحظہ کریں برانٹاکارب عروق دمویہ کے استر میں ابتری پیدا کر کے فالج پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ عروق دمویہ کو پھیلا دیتی ہے۔ دل پھیل جانے سے دل کی اندرونی دیوار میں سوراخ بھی ہو سکتا ہے۔

کاسٹیکم فالج میں برانٹاکارب کی مانند عمل کرتی ہے لیکن کاسٹیکم کے فالج میں انقباض ہوتا ہے۔

سیکیل کار عروق دمویہ پر اثرانداز ہوتی ہے لیکن اس کی علامات کے ہمراہ جلن سن پن اور گینگرین ہوتی ہے کالچیکم اور آرسنک میں زبان کی حس ختم ہو جاتی ہے۔

برانٹامیور اور برانٹاکارب نخاع کے سخت ہو جانے میں Multiple Sclerosis استعمال کی جا سکتی ہیں یہ مرض بچوں میں عام ہے اس کی وجہ سے دماغ کی ترقی رک جاتی ہے میں ان علامات کا پہلے ذکر کر چکا ہوں یہی علامات بوڑھوں میں برانٹاکارب طلب کرتی ہیں جب بوڑھوں کا نخاع سخت ہو گیا ہو اگر اس مرض کے ہمراہ کانپنا پایا جائے تو بائیوسائمس کا خیال بھی آنا چاہیے جب درج بالا علامات موجود ہوں۔ آپ ان بچوں کو بھی برانٹاکارب دے سکتے ہیں جن کا دماغ بچپن میں ترقی نہ کر رہا ہو برانٹاکلورائڈ کو ایلوپیتھک معالج بھی استعمال کرتے ہیں جب بافتیں سکڑاؤ کا شکار ہوں ان کو بھی کچھ نہ کچھ کامیابی ہوتی ہے۔

یہاں کاسٹیکم ایسی دوا ہے جو برانٹاکارب سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔

برانٹاکارب کا نزلہ توجہ طلب ہے۔ گلسوؤں کی جانب میلان میں برانٹاکارب ہماری بہترین دوا ہے خاص طور پر خنازیری بچوں میں جن کے سر سے خشک سیکری یا بھوسی گرتی ہو۔ برانٹاکارب اور برانٹامیور بندھنوں میں سختی پیدا کرتی ہیں یہ بندھنوں کو بڑھنے سے روک دیتی ہیں اس لئے گلسوؤں کا بڑھ جانا گلسوؤں کی سوزش غدودوں کی سختی میں جب عام علامات متفق ہوں استعمال کی جاتی ہے موسم معمولی سا سرد یا مرطوب ہو جائے تو گلسوؤں کی سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور ان میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے ایسے مریضوں کے جبڑے کے نیچے

اور کانوں کے پیچھے گردن کے غدود بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں ہماری دوا برائیٹا کارب اس میلان کو روکتی ہے اور مرض دوبارہ واپس نہیں آتا برائیٹا کارب مریض کا جسمانی میلان بدل دیتی ہے برائیٹا کارب مرض کی شدید علامات کی بجائے مرض کے اثرات کی دوا ہے۔

حلق کی نمایاں علامات درج ذیل ہیں۔

بہ نسبت بائیں جانب کے دائیں جانب مرض میں شدت ہوتی ہے جیساکہ بیلاڈونا کی علامت ہے خالی نگلنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے میں ذاتی طور پر حلق کے امراض میں وہ ادویات استعمال کرتا ہوں جو خناق میں استعمال کی جاتی ہیں۔ الکحل اور پانی ملا کر غرارے کئے جائیں تو حلق میں جمع بلغم نکل جاتا ہے۔

گلسوؤں کی سوزش میں آپ برائیٹا کارب کا موازنہ درج ذیل ادویات سے کریں

کلکیریا کارب	موٹے بلغمی مزاج بچے
کلکیریا فاس	ہڈیوں کے امراض گلسوؤں کا مزمن مرض
اگنیشیا	گلسوئے بڑھے ہوئے اور ان پر چھوٹے چھوٹے زخم نگلنے کے عمل کے دوران درد
ہیپر سلفر	گلسوئے بڑے بڑے۔ سنائی کم دے۔ حلق میں مچھلی کا کانٹا چبھا ہونے کا احساس
لائیکوپوڈیم	گلسوئے سوجے ہوئے اور چھوٹے چھوٹے آرائشی زخموں سے بھرے ہوئے

کلکیریا آیوڈائڈ اور برائیٹا کارب چند مریضوں میں مماثل ادویات ہیں خاص طور پر اس وقت جب گلسوؤں میں چھوٹی چھوٹی غاریں بنی ہوئی ہوں۔

کونیم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب گلسوؤں کا میلان پیپ کی جانب نہ ہو۔

برائیٹا کارب ان بچوں کے لئے کارآمد دوا ہے جن میں گلسوئے بڑھ جانے میلان کے ہمراہ نزلہ بھی لگا رہتا ہو ناک کے پچھلے حصے اور کوے کے پیندے میں کھرنڈ بنتے رہتے ہوں اوپر والا ہونٹ اور ناک سوجا ہوا ہوتا ہے جیساکہ آپ کو کلکیریا کارب میں نظر آتا ہے

لیکن دماغی علامات میں اختلاف ہے۔
برائٹا کھانسی میں بھی مفید دوا ہے جب خنازیری مزاج۔بچے کھانسی کا شکار ہوں غدود
سوجے ہوئے گلسوئے بڑھے ہوئے معمولی سی سردی یامرطوب ہوا سے سر میں درد کمر درد
اور دست شروع ہو جاتے ہیں یہ علامت ڈلکامارا سے مماثل ہے نزلہ میں ممکن ہے کہ کان بھی
الجھاؤ کا شکار ہوں غذا نگلتے وقت کانوں میں کڑکڑ ہوتی ہے ناک صاف کرتے اور چھینکتے وقت
کانوں میں آواز گونجتی ہے مرحوم ڈاکٹر میک کلیچی سرخ باد کے بعد پیدا ہونے والی درمیانی کان
کی سوزش میں (نزلہ) میں برائٹاکارب استعمال کیا کرتے تھے۔
بسا اوقات آنکھوں کی خنازیری سوزش میں برائٹاکارب مظہر ہوتی ہے نیچے دیکھنے سے
درد میں افاقہ ہوتا ہے عام علامات کلکیر یاکارب کی مانند ہوتی ہیں۔
ہم دیکھتے ہیں کہ برائٹاکارب بوڑھوں کے نزلہ میں فائدہ مند ہوتی ہے جب نزلہ
کے ہمراہ دم گھٹتا ہو جب بوڑھے اٹھ کر بیٹھ جائیں تو ان کو سانس لینے میں آسانی ہو جاتی ہے
میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس علامت کو تب سمجھ سکتے ہیں جب آپ برائٹاکارب کا ارادی اور
غیر ارادی پٹھوں پر اثر جانتے ہوں برائٹاکارب ان پٹھوں کا فالج پیدا کرتی ہے۔ بوڑھے افراد کا
سینہ بہت کمزور ہوتا ہے ان کو نزلہ لگ جائے تو شدید تو نہیں ہوتا لیکن یہ نزلہ اچانک رات کو
پیدا ہو جاتا ہے سانس کی تنگی شروع ہو جاتی ہے اور چہرہ نیلا ہو جاتا ہے برائٹاکارب ایسی دوا ہے
جو انٹی موینیم ٹارٹ کے ناکام ہو جانے کے بعد کام آتی ہے مریض شکایت کرتا ہے کہ اس کے
سینہ میں دھواں بھرا ہوا ہے یا رال بھری ہوئی ہے برائٹاکارب کو آپ کبھی بھی نزلاوی دمہ میں
استعمال نہ کریں بلکہ اس وقت استعمال کریں جب مرض خالص اعصابی ہو گرم مرطوب ہوا
میں اضافہ ہوتا ہو آپ دیکھیں کہ یہ اضافہ اورم کی مانند ہے۔
کبھی کبھار برائٹا بوڑھوں کی نظر کے دھندلے پن میں مظہر ہوتی ہے مریض کسی
شے کو زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکتا اندھیرے میں آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں۔
بڑھاپے کے سر درد میں بھی برائٹاکارب مظہر ہوتی ہے چولھے کے نزدیک نیند سے

جاگنے پر اور کھانے کے بعد سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے مریض کو بہوشی کا احساس ہوتا ہے ہم جانتے ہیں کہ برائٹا کارب چربی دار گومڑوں کے لئے بھی استعمال کی جاسکتی ہے جسم پر ادھر اُدھر چربی دار گومڑ نکل آتے ہیں ان کو چاقو سے کاٹنا آسان ہوتا ہے اگر آپ علاج کر سکیں تو بہتر ہے کہ ان گومڑوں کا علاج دوا سے کیا جائے۔

نوزائیدہ بچوں کی شکم کی جھلی جو بڑی آنت سے منسلک ہوتی ہے اس کی ٹی بی میں Tabes Mesentrica) بھی برائٹا کارب مظہر ہوتی ہے جب درج بالا علامات کے علاوہ درج ذیل علامات موجود ہوں جب غذا نگلی جائے تو غذا کی نالی میں کسی جگہ دکھن ہوتی ہے جو نہی بچہ غذا کھالیتا ہے ہمیشہ معدہ میں درد شروع ہو جاتا ہے بسا اوقات پاخانہ میں غیر ہضم غذا خارج ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ شکم بھی سوجا ہوا ہوتا ہے پاؤں کا پسینہ بدبو دار ہوتا ہے (سلیشیا)

اب ایسے امراض میں برائٹا کارب کا موازنہ دوسری ادویات سے کیا جائے۔ آیوڈین برائٹا سے مماثل دوا ہے آیوڈین کا مریض سست ہوتا ہے دونوں ادویات میں مریض کے چہرے کا رنگ مختلف ہوتا ہے آیوڈین کا مریض سیاہی مائل سیاہ بال سیاہ آنکھیں اور جلد کا رنگ راکھ جیسا۔ آیوڈین کے مریض کو بھوک بہت لگتی ہے اگر آپ بچے کا معائنہ احتیاط سے کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بچہ جب تک غذا نہ کھالے پریشان اور رنجیدہ رہتا ہے غذا کھا لینے سے بچے کو وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے لیکن اتنا کچھ کھانے کے باوجود بچہ لاغر ہی رہتا ہے۔ جب آپ کو آنتوں کی جھلی کی ٹی بی میں آیوڈین مظہر ملے گی تو ہر صورت دماغی علامات موجود ہوں گی انٹی مونیم کروڈم کے چڑچڑے پن سے بھی زیادہ چڑچڑا پن ہوتا ہے۔

کلکیریا فاس ان بچوں کی دوا ہے جن کا دماغ کمزور ہو یہ بچے جلد چلنا نہیں سیکھتے اگرچہ اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ چل سکیں یہ بچے اپنی وضع قطع سے بے چین اور بے آرام لگتے ہیں ان کی ہڈیوں کی نشو نما ناقص ہوتی ہے ہڈیاں باریک اور پھوٹک ہوتی ہیں۔

برائٹا کی مانند سلیشیا کا مریض بھی مرطوب موسم میں بیمار ہو جاتا ہے سلیشیا کے

مریض کو بدبودار پسینہ آتا ہے ماسوائے شکم کے تمام بدن لاغر ہوتا ہے دونوں ادویات کا فرق دماغی علامات میں پوشیدہ ہے سلیشیا کا بچہ ضدی اور سرکش ہوتا ہے اس کا سر جسم کی مناسبت سے بڑا ہوتا ہے۔

لیکٹک ایسڈ میں پاؤں پر بہت پسینہ آتا ہے مگر یہ پسینہ بدبودار نہیں ہوتا۔

پاؤں کے بدبودار پسینے میں سلیشیا۔ تھوجا۔ نائٹرک ایسڈ۔ گریفائٹس۔ اور کاربو وتیج میں موازنہ کریں۔

سٹرونشیم کارب

سٹرونشیم کارب کی چند علامات بہت اہم ہیں۔ یہ دوا برائٹا کارب سے بھی زیادہ دوران خون پر اثر انداز ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ چہرے پر خون کا جوش ہوتا ہے اور شریانوں میں شدید پھڑکن ہوتی ہے ممکن ہے سکتہ ہونیکا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہو اور سر میں شدید اجتماع خون ہو مریض جب بھی چلے چہرہ سرخ اور گرم ہو جائے معمولی سی ورزش سے سر کی جانب دوران خون میں اضافہ ہو جائے۔ چند مریضوں کے سینے میں غیر فطری طور پر اعصابی زود حسی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ دل ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے مریض آرام نہیں کر سکتا سینے پر بوجھ کا احساس ہوتا ہے یہ دل پھیپھڑوں اور سر میں اجتماع خون کی علامات ہیں یہ علامات سٹرونشیم کارب طلب کرتی ہیں یہ علامات سن یاس میں پیدا ہو سکتی ہیں جب گرمی کی لہریں عام آتی ہیں اس کی مخصوص علامت جو اس کو دوسری ادویات سے الگ کرتی ہے کہ سر کو لپیٹ کر گرمانے سے افاقہ ہوتا ہے (سلیشیا۔ میگنیشیا میور) یہ مریض ہوا کا معمولی سا جھونکا بھی برداشت نہیں کر سکتے اور اجتماع خون کے میلان کے باوجود اپنے سر کو لپیٹ کر رکھتے ہیں اگرچہ اس سے ان کو پسینہ آنے لگتا ہے یہ علامت یقینی طور پر سلیشیا سے مماثلت رکھتی ہے

دونوں ادویات میں سر کے اجتماع خون میں سر کو لپیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے سلیشیا کے اجتماع خون میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اجتماع خون ریڑھ سے ہوتا ہوا سر میں گھس جاتا ہے مگر سٹرونشیم کارب میں ایسی خصوصیت نہیں ہے۔

سٹرونشیم کارب ایک اور اثر بھی کرتی ہے مگر اس کے لئے ہم اس کو استعمال نہیں کرتے دست جن میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے ان دستوں کی ایک خاصیت ہے کہ مریض جوں ہی دست کر کے فارغ ہوتا ہے تو دوبارہ دست آجاتا ہے صبح کے قریب تین بجے یا چار بجے دستوں میں افاقہ ہوتا ہے۔

سٹرونشیم ہڈیوں پر بھی نمایاں اثر کرتی ہے اور خاص طور پر خنازیری مزاج بچوں کی ران کی ہڈی پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے یہ دوا ران کی ہڈی میں بوسیدگی اور سوجن پیدا کرتی ہے اس تکلیف کے ہمراہ دست بھی موجود ہوتے ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔

سٹرونشیم کارب سائیکوسس کی مانند ابھار پیدا کرتی ہے اس لئے اس کو سائیکوسس کی سمیت سے پیدا ہونے والی خارش جو چہرے اور جسم کے مختلف اعضا میں ہوتی ہے استعمال کیا جا سکتا ہے یہ خارش مرطوب اور اس کے ہمراہ کھجلی اور جلن ہوتی ہے۔

سٹرونشیم کارب آخری خصوصیت میں آپ کو بتانا چاہوں گا مزمن موچ میں اس کا اثر، خاص طور پر ٹخنے کے جوڑ میں جب کہ آرنیکا اور روٹا ناکام ہو چکی ہوں تو سٹرونشیم کارب شفایاب کرتی ہے دراصل دوران خون میں طویل عرصے سے رکاوٹ کی وجہ سے ٹخنے کے جوڑ میں معمولی سا استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔

لیتھیم کارب

لیتھیم کارب لمبا چوڑا اثر نہیں رکھتی نہ ہی یہ قوت حیات کو زیادہ دباتی ہے اس کی

آزمائش میں کمزوری نظر آتی ہے جس کا تعلق جوڑوں کے امراض کے بعد سے ہے یہ جوڑوں کے امراض میں فائدہ مند دوا ہے وجع المفاصل میں فائدہ پہنچاتی ہے سب سے بڑھ کر گنٹھیا کی چند اقسام میں فائدہ مند ہے لیتھیم کارب کئی اعضاء پر حملہ آور ہوتی ہے لیکن سر فہرست دل معدہ جگر گردے اور مثانہ ہیں لعاب دار جھلیاں بھی لیتھیم کارب سے متاثر ہوتی ہیں سب سے پہلے ان جھلیوں میں غیر ضروری خشکی آجاتی ہے اور خشکی کے بعد گاڑھی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جلد پر بھی اثر کرتی ہے اور حمرہ پیدا کرتی ہے حمرہ کے ہمراہ کھجلی ہوتی ہے اور یہ کھجلی خاص طور پر جوڑوں پر ہوتی ہے کھجلی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ جوڑوں کا درد بھی ہمراہ ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں لیتھیم کارب چہرے کا کھردرا پن اور نائی کی خارش سے مماثل خارش بھی پیدا کر سکتی ہے دوا کی علامات کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کا یہ عام عمل ہمارے سامنے ہے ہمیں دماغی پراگندگی نظر آتی ہے سر کی چوٹی اور کن پٹیوں میں درد ہوتا ہے جس میں صبح جاگنے پر اضافہ ہوتا ہے آنکھیں دکھتی ہیں آنکھوں کے پپوٹوں کو کھولنا مشکل ہوتا ہے سر کی چوٹی کا درد اور آنکھوں کی دکھن دراصل ہواری دب جانے سے پیدا ہوتی ہے مریضہ کو بائیں کن پٹی سے بائیں حلقہ چشم تک درد ہوتا ہے کھانا کھانے کے دوران افاقہ ہوتا ہے کھانے کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے آنکھ کی پتلی کی ایک خاص علامت ہے یا آپ اس علامت کو نظر کی علامت کہہ سکتے ہیں کسی بھی شے کا آدھا دایاں حصہ نظر نہیں آتا۔

لیتھیم کارب کے لعاب دار جھلیوں پر عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ لیتھیم کارب آنکھوں میں درد اور نظر میں کمزوری پیدا کرتی ہے (ایلوپینا) آنکھوں کی جھلی آنکھ کی پتلی اور پپوٹوں کے کنارے دردناک حد تک خشک ہوتے ہیں مریض کو مطالعہ کرتے وقت آنکھوں میں دکھن ہوتی ہے۔

لیتھیم کارب کی آزمائش میں ناک بھی متاثر ہوتا ہے ناک سوج جاتا ہے سرخ ہو جاتا ہے بسا اوقات مریض جب گھر کے اندر ہو تو ناک خشک ہو جاتا ہے مگر جونہی گھر سے باہر

آئے ناک بہنے لگتا ہے ناک کے پچھلے حصے میں رسی کی مانند **بلغم** لٹکنے **کا احساس ہوتا ہے** **لیتھیم** کارب کی ایک اور علامت لعاب دار جھلیوں کی **بے حسی کا** ہے اندر کھینچی جانے والی ہوا **سرد محسوس** ہوتی ہے۔

لیتھیم کارب ایسی کھانسی کو شفایاب کرتی ہے جو حلق میں سے کسی خاص جگہ سے اٹھتی ہو۔

شکم کے درد کی ایک ایسی قسم بھی ہے جسے لیتھیم کارب شفایاب کرتی ہے شکم میں درد کے ہمراہ بائیں کن پٹی اور حلقہ چشم میں درد ہوتا ہے جس میں کھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

لیتھیم کارب کا کچھ اثر آنتوں پر بھی ہے اگر چاکلیٹ یا کوکو کے مشروبات پی لئے جائیں تو دست آنے لگتے ہیں لیتھیم کارب مثانہ کی گردن میں خراش پیدا کرتی ہے آپ جانتے ہیں کہ جوڑوں کے درد کے مریض میں یہ علامت موجود ہوتی ہے پیشاب گدلا اور گچھے دار آتا ہے درد بڑھ کر یا تو پیشاب کی نالی یا خصیوں کی ڈوری یا خصیوں میں جاتا ہے جس کے بعد سرخ رنگ کا پیشاب خارج ہوتا ہے جس میں بلغم تہہ نشین ہوتا ہے۔

لیتھیم کارب عورتوں میں اس وقت مظہر ہوتی ہے جب ان کو ماہواری کم اور دیر سے آتی ہو آزمائش کنندگان نے دیکھا کہ ماہواری کی بے ترتیبی کے ہمراہ تمام علامات بائیں جانب کی تھیں۔

اب ہم لیتھیم کارب کے جوڑوں کے درد کی علامات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں اسی عنوان کے تحت دل کی علامات کا مطالعہ بھی کریں گے میں نے کئی بار لیتھیم کارب سے جوڑوں کے مزمن درد میں افاقہ پیدا کیا ہے لیتھیم کارب کو طلب کرنے والی علامات درج ذیل ہیں دل کی وجع المفاصلی دھن آپ کو دل کے کواڑوں میں تہہ نشین بھی ملیں گے دماغی ہیجان کی وجہ سے دل پھڑ پھڑانے لگ جاتا ہے (نیٹرم میور، سیپیا، کلکیریا کارب) مریض آگے کی جانب جھکے تو دل میں درد ہوتا ہے بے شک دل کے پٹھوں میں خراش ہوتی ہے کیونکہ دل میں جھٹکے آتے ہیں جب مریض پیشاب کر رہا ہو تو دل کے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

اب جسمانی اعضا کی باری ہے اعضا اور جوڑ پر حسی سوجن اور کبھی کبھار انگلیوں کے آخری جوڑ کی سرخی۔ چال بے ڈھنگی جس کی وجہ پٹھوں کی حرکت قابو میں رکھنے والی قوتوں کی کمزوری ہوتی ہے پاؤں اور ہاتھوں کے کناروں پر شدید کھجلی ہوتی ہے جس کی کوئی ظاہری وجہ سمجھ نہیں آتی۔ خاص طور پر گھٹنے ٹخنے اور انگلیوں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے پورا جسم سخت اور دکھتا ہے جیسے کہ مارا پیٹا گیا ہو درد اعضا کی نچلی جانب جاتے ہوں جسم کا وزن بڑھ جاتا ہے اور جسم پھول جاتا ہے میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ جسم کا پھولنا صحت مند چربی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ توڈھیلا پن ہے جو تمام کھاروں کی خاصیت ہے۔

گیٹس برگ چشمہ کا پانی جس میں لیتھیم کاربونیٹ شامل ہے ان خنازیری مزاج بچوں کے لئے مفید ہے جن کے جوڑوں پر زخم ہوں جیسے کہ پاٹس کے مرض میں ہوتے ہیں یا کولہے کے جوڑ کے مرض میں ہوتے ہیں جب کہ ان زخموں سے پیپ کا اخراج ہو رہا ہو اور بدبودار دست آرہے ہوں۔

لیتھیم کارب کے نزلہ کی خاص علامت سانس اندر کھینچنے سے ہوا سرد محسوس ہوتی ہے یہ علامت کالی بائی کرام۔ ایس کیولس ہپ۔ سٹس کیناڈینسس۔ ہائیڈراسٹس اور کوریلیم ریرم میں بھی موجود ہے۔

کالی بائی کرام۔ برائیٹا کارب۔ سیپیا۔ ٹیوکریم ان سب ادویات کے نزلہ میں ٹھوس بلغم کے ٹکڑے ناک کے پچھلے حصے سے خارج ہوتے ہیں۔

دل کے کواڑوں پر مادے جم جانے میں آپ کو لیتھیم کارب کا موازنہ لیڈم، کالمیا اور بینزوئک ایسڈ سے کرنا چاہیے بینزوئک ایسڈ کا انتخاب بدبودار پیشاب سے کیا جاسکتا ہے۔

دل میں اچانک جھٹکے آنا زنکم کو نیم اور اورم کی علامت ہے وجع المفاصل اور گنٹھیا میں آپ کالمیا اور کلکیر یا کارب سے موازنہ کر سکتے ہیں کیونکہ انگلیوں کے وجع المفاصل میں یہ ادویات لیتھیم کارب سے مماثلت رکھتی ہے۔

جب جوڑوں پر گانٹھ دار سوجن ہو تو کلکیریا کارب۔ نیٹرم میور۔ بینزوئک ایسڈ۔ لائیکوپوڈیم اور امونیم فاس سے موازنہ کریں۔

لیکچر نمبر ۶۴

امونیم ادویات

	خون	
امونیم کاسٹیکم	سکروی۔ یوریمیا	
	کاربونائزڈ خون	
	دل	
امونیم کارب	لعاب دار جھلیاں	
	ناک	
	حلق اور حنجرہ	
امونیم فاس	پھیپھڑے	
	جلد	
	حمرہ۔ سرخ باد	Erythema
امونیم میور	سرخ بخار۔ (حمی قرمزی)	Scarlatina
	اعضاء	

میں نے آپ کے سامنے امونیم ادویات کی لمبی فہرست پیش کی ہے امونیم کارب امونیم کاسٹیکم۔ امونیم فاس۔ امونیم میور۔ اگر امونیم کے نمکیات کو دیکھا جائے تو یہ ادویات ایک حد تک موٹے اور پھولے ہوئے افراد کے لئے فائدہ مند ہیں۔

امونیم کارب خاص طور پر موٹے پلپلے افراد کی دوا ہے جو بے کار رہنا پسند کرتے ہوں یعنی ان کا میلان بے کار رہنے کی جانب ہو اور کاہل زندگی گزارتے ہوں امونیم کارب

سلفر اور نکس وامیکا سے بہت مختلف ہے جن میں مریض کاہل عادات رکھتا ہے۔
اموینم میور موٹے اور گھونگھے کی مانند سست افراد کے لئے بہتر ہے خاص طور پر
جب شکم پر چربی چڑھی ہوئی ہو ٹانگیں نسبتاً باریک ہوں یہ علامت ہی اموینم کارب اور اموینم
میور کا فرق ہے۔

اموینم کے نمکیات سے بنی ادویات خون پر معقول اثر رکھتی ہیں۔
مثلاً اموینم کارب ہی کو لیں اموینم کارب سکروی (فساد خون) کی علامات پیدا کرتی
ہے منہ سے ناک سے جریان خون آنتوں سے بریان خون۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ خون
کے اجزا الگ ہو رہے ہیں پٹھے نرم اور پلپلے ہو جاتے ہیں اور لاغری کی جانب میلان ہوتا ہے۔
ہمیں معلوم ہے کہ امونیا کے تمام نمکیات لعاب دار جھلیوں پر بڑی قوت سے اثر
انداز ہوتے ہیں ہر نمک سوزش پیدا کرتا ہے اور سوزش شدید ہوتی ہے سوزش کی ابتدا میں
معمولی سی جلن اور کھردراپن ہوتا ہے اس کے بعد سوزش ترقی کرنا شروع کر دیتی ہے حتیٰ کہ
یہ سوزش لعاب دار جھلیوں کو تباہ کر دیتی ہے جھلی کا استر ادھڑ جاتا ہے اور کھردری سطح نکل آتی
ہے جہاں جلن ہوتی ہے اور زخم بن جاتے ہیں۔
اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے کہ امونیا کے نمکیات ناک حلق حنجرہ اور کسی
حد تک پھیپھڑوں کے امراض میں قابل قدر خدمات انجام دیتے ہیں اموینم کے نمکیات جلد
پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں جب ان کو جلد پر لگایا جائے تو عام سرخی پیدا کرتے ہیں جس کے بعد
سوجن اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے تاہم جلد ہی دانے پھنسیاں نکل آتی ہیں اور ہر امونیا کے
نمک کی پھنسیاں الگ ہوتی ہیں سب سے پہلے یہ دانے پھنسی جیسے اور بعد میں آبلہ نما اور آخر کار
زخم بن جاتے ہیں وہ اموینم ادویات جن کا ہم علم رکھتے ہیں یہ علامات ان سب ادویات
کا معمول ہے۔
معالجاتی تعلق سے وریٹرم ورائیڈ 'ڈجی ٹیلس 'ایکونائٹ سردی اور دوسری دل کو
سکون بخشنے والی ادویات اموینم ادویات کی مخالفت کرتی ہیں۔

امونیم ادویات کے عمل میں گرمی، اوپیم، آیوڈین، ویلیریانا، ایسافوٹیڈا اور اناکارڈیم وغیرہ مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

امونیم کارب

امونیم کارب
- آرنیکا، انٹی مونیم ٹارٹ
- بیلاڈونا، اپس، لیکیسس
- آرسنک، اورم، کاربو ویج، کورالے
- کونیم، سنیگا، کالی بائی کرام، کلکیریا کارب

دشمن
- آرنیکا
- لیکیسس

سب سے پہلے ہم امونیم کارب کا مطالعہ شروع کرتے ہیں میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ امونیم کارب کی واقع اثر دوا دشمن ہے چند علامات کو آرنیکا دور کرتی ہے ظاہری طور پر امونیم کارب اور لیکیسس ایک دوسری سے مماثل ہونے کے باوجود ایک دوسری کی دشمن ہیں۔

امونیم کارب خون پر عمل کرتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اس کا مسلسل استعمال خون میں فساد پیدا کر دیتا ہے قوت حیات کمزور ہو جاتی ہے۔ سیاہی مائل سیال خون کا جریان ظاہر ہوتا ہے خون کی بافتوں میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے پٹھے نرم اور پلپلے ہو جاتے ہیں فساد خون کی ان علامات کے ہمراہ دانت ڈھیلے ہو جاتے ہیں مسوڑھوں پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور دق کی مانند بخار ہو جاتا ہے۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ امونیم کارب تسمم بول (Uremia) میں کیسے مظہر ہوتی ہے جو علامات میں آپ کو بتانے لگا ہوں وہ بہت ہی اہم ہیں خاص طور پر یوریمیا (خون

میں یوریا کی مقدار بڑھ جانا) میں کیسے مظہر ہوتی ہے جو علامات میں آپ کو بتانے لگا ہوں وہ بہت ہی اہم ہیں خاص طور پر یوریمیا (خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جانا) بلکہ کسی بھی دوسرے مرض میں جہاں امونیم کارب مظہر ہو سکتی ہے۔

ہمیں یہ علامات سرخ بخار (حمی قرمزی) (Scarlatina) اور دل کے امراض میں نظر آسکتی ہیں جب خون میں بوسیدگی پیدا ہو رہی ہو فساد خون کی علامات ہوں علامات درج ذیل ہیں۔

غنودگی یا نیم خوابی کی حالت پھیپھڑوں میں بڑے بڑے بلبلوں کی کھڑ کھڑاہٹ مریض ہوا میں روئی کے گالوں کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہونٹوں کا رنگ نیلاہٹ مائل یا ارغوانی جس کی وجہ آکسیجن کی کمی ہوتی ہے زبان کا رنگ بھورا آپ یہ یاد رکھیں کہ خون کا زہریلا پن خون میں کاربانک ایسڈ کی وجہ سے ہے یہ حالت یوریمیا میں پھیپھڑوں کی سوزش میں یا کسی بھی مرض میں ہو سکتی ہے جس میں آکسیجن کی کمی موجود ہو ان علامات پر امونیم کارب کی قریب ترین مماثل ادویات انٹی مونیم ٹارٹ اور آرسنک ہیں ایسی ہی مماثل حالت آرنیکا میں بھی موجود ہے جب ٹائی فائڈ بخار میں مریض غنودگی کا شکار ہوتا ہے اور سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے۔

جن علامات کا تعین کیا جا چکا ہے ان سے آپ یہ یاد رکھ سکتے ہیں کہ امونیم کارب کو پھیپھڑوں کے استسقائی ورم یا دمہ نفاخ الریہ (Emphysema) میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

امونیم کارب کوئلے کے دھوئیں کے زہر سے پیدا ہونے والی صورت حال میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے اسی طرح کے حالات میں آرنیکا اور بووسٹا بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔
علاوہ ازیں ایک مرض (Cerebro spinal menengitis) دماغی نخاعی سوزش ہے۔

مرض کی ابتدا میں امونیم کارب کبھی کبھار استعمال کی جا سکتی ہے مریض اس زہر کی

وجہ سے بے ہوشی میں چلا جاتا ہے رد عمل بالکل ختم ہو جاتا ہے مریض سرد ہو جاتا ہے خون میں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے جلد کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ نبض بہت کمزور ہوتی ہے ایسی حالت میں آپ کو امونیم کارب استعمال کرنی چاہیے امونیم کارب رد عمل واپس لے آئے گی اس کے بعد آپ کسی بھی دوسری مظہر دوا کو استعمال کر سکتے ہیں تاکہ شفا کا عمل مکمل ہو جائے۔

اب میری خواہش ہے کہ امونیم کارب کا دل پر عمل آپ کو بتاؤں امونیم کارب دل پھیل جانے (Dilation of Heart) میں فائدہ مند دوا ہے۔ مریض جب چڑھائی چڑھتا ہے تو اسے تکلیف ہوتی ہے سیڑھیاں چڑھنے یا پہاڑ کی چڑھائی چڑھنے سے تکلیف ہوتی ہے گرم کمرہ بھی مریض کے لئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے مریض کو بار بار کھانسی ہوتی ہے خون آمیز بلغم خارج ہوتا ہے دل کی دھڑکن کے ہمراہ سانس کی تنگی ہوتی ہے شکم اندر کی جانب کھیچ جاتا ہے آپ کو جلد کا نیلا پن بھی نظر آ سکتا ہے۔

امونیم کارب نمونیہ (Pneumonia) میں مظہر ہوتی ہے جب شدید کمزوری ہو اور علامات خون میں کسی جمے ہوئے لوتھڑے (Heart clot) کی جانب اشارہ کرتی ہوں۔

امونیم کارب مزمن برانکائٹس میں بھی مظہر ہوتی ہے جب سانس کی نالیوں میں طاقت کی کمی کی وجہ سے (Emphysema) دمہ نفاخ الریہ ہو گیا ہو۔ پھیپھڑوں میں بہت بلغم جمع ہو گیا ہو سانس کی نالیاں پھیل گئی ہوں اور نمونیائی استسقاء (ورم) ہو گیا ہو ایسی حالت میں مریض سست اور کمزور ہوتا ہے مسلسل کھانستا ہے مگر بلغم نہیں اکھاڑ سکتا یا بلغم بہت کم خارج ہوتا ہے غنودگی ہوتی ہے یا ممکن ہے مریض ہذیان میں بڑبڑاتا بھی ہو۔

امونیم کارب کو ہم سرخ بخار (حمی قرمزی) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اور بے شک امونیم کارب سرخ بخار کی بہترین دوا ہے خواہ سرخ بخار مہلک شکل اختیار کر چکا ہو تب بھی امونیم کارب بہترین دوا ہے ہم جانتے ہیں کہ امونیم کارب حمرہ پیدا کرتی ہے جو سرخ بخار سے حمرہ سے مماثل ہوتا ہے اگرچہ یہ حمرہ باجرے کے دانوں کی مانند ہوتا ہے۔ اندھونی اور

بیرونی طور پر حلق سوجا ہوا ہوتا ہے بیرونی طور پر غدود بڑھے ہوئے ہوتے ہیں گلسوے بڑھے ہوئے اور ان کا رنگ گہرا سرخ یا نیلاہٹ مائل ہوتا ہے بیرونی طور پر گردن کا استسقاء ہوتا ہے گردن کے لمف غدودوں کی سوجن کے علاوہ جوف دار بافتوں کی سوزش ہوتی ہے ناک اکثر بند ہوتا ہے بچہ رات کے وقت دم گھٹنے کے احساس سے جاگ جاتا ہے بچہ بار بار منہ کھول کر سانس لیتا ہے غنودگی میں ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ بے ہوشی کی نیند سو جائے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تھوک پیدا کرنے والا دایاں غدود بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

آیئے اب اس مرض میں اموینم کارب سے مماثل ادویات کا مطالعہ کریں سب سے پہلے بیلاڈونا۔ بیلاڈونا اور اموینم کارب میں ظاہری مماثلت موجود ہے دونوں ادویات میں حلق کا دایاں حصہ متاثر ہوتا ہے حمرہ چمکدار سرخ، سرخ بخار اور غنودگی۔ لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ اموینم کارب کے سرخ دانے باجرے کی مانند ہوتے ہیں اور بیلاڈونا میں یہ علامت نہیں ہے۔ اموینم کارب میں حلق کا رنگ بیلاڈونا سے زیادہ گہرا سرخ ہوتا ہے اور غنودگی زیادہ مکمل ہوتی ہے بیلاڈونا کی غنودگی میں نیند سے جاگنے پر وحشی پن ہوتا ہے یا بے آرام ہذیان ہوتا ہے یا مریض سوتے ہوئے روتا ہے لیکن اموینم کارب کا مریض صرف عام غنودگی میں ہوتا ہے اور نیند سے چونکنے کی وجہ دماغ کی سوزش نہیں ہوتی بلکہ بچہ نیند کے دوران دم گھٹنے کی وجہ سے جاگتا ہے۔

اموینم کارب اور ایپس میں تھوڑی سی مماثلت موجود ہے دونوں ادویات کا حمرہ باجرے کی مانند ہوتا ہے دونوں ادویات حمرہ اور سرخ بخار میں اور غنودگی میں مظہر ہوتی ہیں تاہم ایپس کی سوجن استسقائی ہوتی ہے جب بھی ایپس دوا ہوگی آپ کو حلق پھولا ہوا اور کوے کا استسقاء نظر آئے گا ایپس میں آپ کو دماغی جھلیوں کی سوزش بھی نظر آئے گی اس کا اظہار بچے کی چیخ کرتی ہے یہ چیخ اچانک ہوتی ہے یہ محض خوف زدگی سے چیخنا نہیں ہے بچہ اپنا سر تکیہ میں ادھر ادھر مارتا ہے۔

لیکیسس اگرچہ ظاہری طور پر اموینم کارب سے سرخ بخار میں مماثلت رکھتی ہے

مگر لیکیسس امونیم کارب کی دشمن ہے۔ لیکیسس کی امونیم کارب سے مماثلت جلد کے نیلے پن میں، غنودگی، حلق کی گہری سرخ یا نیلاہٹ مائل سوجن اور گردن کی انتہائی حالت میں ہے۔ لیکیسس میں ہمیشہ جلد کی پرحسی موجود ہوتی ہے مریض گردن پر کسی شے کا چھوا جانا برداشت نہیں کرتا۔ لیکیسس میں ہمیشہ بائیں جانب متاثر ہوتی ہے اور امونیم کارب میں دائیں جانب۔ لیکیسس کی یہ پرحسی دکھن جیسی نہیں ہے جو آپ کو دوسری ادویات یا جیسی اچھی میں دکھن نظر آتی ہے اس پرحسی کی وجہ اعصاب کی شاخیں ہیں جو کہ متاثرہ حصے میں موجود ہوتی ہیں۔ مستحکم دباؤ سے اضافہ نہیں ہوتا بلکہ چھونے سے اضافہ ہوتا ہے۔ رہس ٹاکس بھی امونیم کارب سے مماثل ہے دونوں ادویات میں حلق کا رنگ گہرا سرخ اور غنودگی موجود ہے رہس ٹاکس میں تھوک پیدا کرنے والا بایاں غدود متاثر ہوتا ہے اور امونیم کارب میں دایاں غدود متاثر ہوتا ہے رہس ٹاکس میں بے آرامی زیادہ ہے۔

آیئے اب امونیم کارب کا لعاب دار جھلیوں پر اثر دیکھتے ہیں امونیم کارب ناک کے نزلہ میں مفید دوا ہے رات کے وقت ناک بند ہو جاتا ہے اور مریض ہانپتا ہوا جاگ جاتا ہے صبح تین یا چار بجے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے گدگدی دار خشک کھانسی ہوتی ہے کھانسی کے ہمراہ آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے سینہ میں بلغم کی وجہ سے جبر ہوتا ہے۔ ناک کے نتھنے کھردرے اور دکھتے ہیں بسا اوقات بچوں کے ناک سے نیلاہٹ مائل بلغم نکلتا ہے یہ علامت کالی بائی کرام۔ نیٹرم آرسینی کوسم۔ ارنڈومیوریٹ۔ امونیم میور اور امبرا گریسیا میں بھی موجود ہے۔ بسا اوقات نزلہ اوپر والے ہونٹ کو جلا دیتا ہے حلق اور سانس کی نالی میں بھی جلن ہوتی ہے حلق میں ڈھیر کا احساس بھی ہوتا ہے رات کو خشک کھانسی ہوتی ہے جس سے دمہ کشی کے حملے ہوتے ہیں تھوک بہت زیادہ آتا ہے مابعد بلغم نکلتا ہے سینے میں تپش کی مانند دھڑکن ہوتی ہے امونیم کارب خاص طور پر سردیوں کے زکام کی دوا ہے بلغم کیچڑ نما اور اس میں خون کے دھبے ہوتے ہیں۔ امونیم کارب کی قریبی رشتہ دار دوا امونیم میور ہے اور نزلہ میں مماثلت رکھتی ہے۔ کاربو نیٹ امتیازی طور پر نزلہ کو شفایاب کرتے ہیں سردیوں میں اضافہ، ناک بند، رات کو

اضافہ۔ مریض رات کو نیند سے جاگ جاتا ہے۔ سانس کے لئے ہانپتا ہے صبح تین یا چار بجے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے گدگدی دار خشک کھانسی ہوتی ہے آواز بھر اجاتی ہے بلغم کی وجہ سے سینہ پر جبر ہوتا ہے۔

میوریٹ میں ناک کا ایک نتھنا بند ہوتا ہے لیکن رات کو دونوں نتھنے بند ہو جاتے ہیں ناک کے نتھنے کھردرے اور ان میں دکھن ہوتی ہے۔ ناک سے نیلاہٹ مائل مواد خارج ہوتا ہے یا پتلا اخراج ہوتا ہے۔ حلق میں شدید جلن ہوتی ہے صبح تین بجے مرض میں اضافہ کی علامت پر امونیم کارب کا موازنہ پوٹاش کے نمکیات سے کریں۔ نزلہ ناک کا بند ہونا خراش دار پانی کا اخراج سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے کھردرا پن۔ ان علامات کا موازنہ چند دوسری ادویات سے کریں۔ ایک دوا امونیم کاسٹیکم ہے جس میں بھرائی ہوئی آواز کے ہمراہ حلق کا کھردرا پن اور جلن موجود ہے آواز بھر اجانے میں امونیم کاسٹیکم ہماری کتاب الادویہ کی بہترین دوا ہے۔

سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے کھردرے پن اور جلن میں کاسٹیکم اور کاربوویج امونیم کارب سے مماثل ادویات ہیں۔ لاروسیریس میں بلغم کے ہمراہ خون کے دھبے ہوتے ہیں۔

امونیم کارب کو موچ میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جب کہ موچ سے زخمی جوڑ گرم اور اس میں درد ہو امونیم کارب آرنیکا کی پیروی کرتی ہے اس علامت پر آپ سلفیورک ایسڈ اور امونیم میور سے بھی موازنہ کر سکتے ہیں۔

امونیم میور

امونیم میور	اپیس۔ آرنیکا۔ نیٹرم میور کالی بائی کرام سیپیا۔ سلفر

جیسا کہ میں آپ پر پہلے بھی واضح کر چکا ہوں کہ امونیم میور سست اور کاہل افراد کی دوا ہے ان افراد کا جسم ایک حد تک موٹا تازہ ہوتا ہے مگر امونیم کارب کی مانند جسم کی نسبت اعضا پتلے ہوتے ہیں۔ یہ بھی لعاب دار جھلیوں میں شدید سوزش پیدا کرتی ہے دوران خون میں ابتری پیدا کرتی ہے معمولی سی پرجوش گفتگو کرنے سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ گرم کمرے سے بھی آپ ایسی توقع کر سکتے ہیں خون جوش کھانے لگتا ہے تمام وریدوں میں شدید دھڑکن ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ پریشانی اور کمزوری ہوتی ہے جیسے کہ فالج ہو گیا ہو۔ امونیم میور کے عمل سے اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے علامات یقینی طور پر نوبتی' ہوتی ہیں جیسا کہ لرزہ اور بخار سے ظاہر ہے لرزہ کا دورہ ہر سات دن بعد واپس آ جاتا ہے اعصابی نظام کی اور بھی بہت سی علامات ہیں۔ ہمیں بائیں کولہے میں درد نظر آتا ہے کہ جیسے عضلات سکڑ گئے ہوں اس کی وجہ سے مریض لنگڑا کر چلتا ہے مریض بیٹھا ہوا ہو تو اس کی ہڈیوں میں کترن ہوتی ہے۔

جب علامات امونیم میور کی طلب گار ہوں تو امونیم میور فوری شفایاب کرتی ہے مریض بیٹھا ہوا ہو تو لنگڑی کا درد شدت اختیار کر جاتا ہے مگر حرکت کرنے سے بہتری ہوتی ہے لیکن جب مریض لیٹ جاتا ہے تو درد بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ امونیم میور کو جسم کے کٹے ہوئے حصوں ٹھنٹھ کے اعصابی دردوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ مقابلہ کریں سائی سیگریا'

امونیم میور ایڑیوں کے زخموں کے پھاڑنے والے چبھن دار دردوں میں بھی مفید ہے جب رات کو بستر میں درد زیادہ ہو جاتا ہو اور چلنے سے افاقہ ہو ایڑیوں پر حملہ کرنے والی دوسری ادویات میں پلساٹیلا (سوزش) کاسٹیکم، مینگنم (جسم کا بوجھ برداشت نہ ہو) انٹی مونیم کروڈم، لیڈم، گریفائٹس، اگنیشیا (رات کے وقت ایڑیوں میں جلن ہو) نیٹرم کارب اور ایلم سیپا خاص طور پر خون مستورات کی وجع المفاصلی سوزش میں سیانتا۔

مینگنم وجع المفاصلی مریضوں کے لئے بہترین دوا ہے جب کہ ایڑیاں متاثر ہوں اور مریض ان پر معمولی سا وزن بھی نہ ڈال سکتا ہو علاوہ ازیں مینگنم وجع المفاصلی علامات میں مظہر ہوتی ہے جب نیلاہٹ مائل دھبے ہوں۔

انٹی مونیم کروڈم ایڑیوں کی دکھن میں فائدہ مند دوا ہے جب سخت فرش پر چلنے سے دکھن میں اضافہ ہو جاتا ہو پکی سڑک پر چلنے سے ایڑیوں میں دکھن۔ لیڈم گریفائٹس اور نیٹرم کارب میں ایڑیوں پر پھنسیاں نکل آتی ہیں سیپیا ایڑیوں پر زخم پیدا کرتی ہے جوتی کی رگڑ یا جرابوں کی رگڑ سے اگر ایڑیوں پر زخم بن جائیں تو ایلم سیپا ان کو شفایاب کر دیتی ہے۔

امونیم میور جوڑوں پر بھی کچھ اثر رکھتی ہے یہ جوڑوں میں کھچاؤ کا احساس پیدا کرتی ہے امونیم کارب کو مزمن موچ میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ امونیم میور جوڑوں کے گرد ریشہ دار بافتوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے پس اس کو گھٹنے کی عقبی موٹی نس HamstringTendon کے کھچاؤ کے احساس میں استعمال کیا جا سکتا ہے جب مریض چلتا ہے تو اس نس میں کھچاؤ پیدا ہوتا ہے اگر مریض مسلسل حرکت میں رہے تو اس علامت میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

مستورات کے آلات تناسل پر امونیم میور امونیم کارب سے زیادہ طاقت کے ساتھ عمل کرتی ہے اس میں بہت سی علامات ایسی ہیں جن کا تعلق جنگاسہ اور پیڑو سے ہے اس لئے رحم اور بیضہ دانی کے امراض میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر مریضہ جنگاسہ کی ایک جانب یا دوسری جانب درد کی شکایت کرتی ہے مریضہ کبھی کبھار اس علامت کو یوں

بیان کرتی ہے کہ اس کو وہاں موچ آگئی ہے جنگاسہ میں چبھن کٹن اور دکھن ہوتی ہے یا اس کو ایسے بھی کہا جا سکتا ہے کہ جنگاسہ میں تناؤ کا احساس ہے جس کی وجہ سے مریضہ جھک کر چلتی ہے یہ ایسا اظہار ہے جو اموئیم میور کو رحم کے انحراف کے علاج میں استعمال کی راہ نمائی کرتا ہے۔ اسی طرح اموئیم میور بیضہ دانی کے امراض میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ آپ کو ان تمام مریضوں میں خاص میوریٹ پاخانے نظر آئیں گے پاخانہ ڈول کی مقعد سے باہر نکلتا ہے چُور چُور ہو جاتا ہے اموئیم میور کا خاص لیکوریا بھی علامات کے ہمراہ نظر آئے گا لیکوریا بھورا اور گٹھلی دار یا پھر انڈے کی سفیدی کی مانند ہوتا ہے جو پیشاب کرنے کے بعد خارج ہوتا ہے۔

جنگاسہ میں تناؤ کی علامت اموئیم میور کے علاوہ دوسری ادویات میں بھی ہے۔ آرنیکا میں ہو بہو یہی تناؤ پیڑو کے آر پار ہوتا ہے اس کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ پیڑو کی جلد تنی ہوئی ہے۔

اب ہم اموئیم میور کے لعاب دار جھلیوں پر عمل کا مطالعہ کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ اموئیم میور نزلہ پیدا کرتی ہے ناک بند ہوتا ہے اور دن کی نسبت رات کو ناک زیادہ بند ہوتا ہے ایک وقت ناک کا ایک نتھنا بند ہوتا ہے ناک سے خراش دار پانی خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے ناک کے اندر اور اوپر والے ہونٹ پر دکھن ہوتی ہے حلق سوجا ہوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض منہ کھولنے سے قاصر ہوتا ہے منہ اور حلق میں لیس دار بلغم بھرا ہوتا ہے مریض بلغم بہت مشکل سے نکالتا ہے۔ گلسوؤں میں دھڑکن ہوتی ہے یہ اموئیم میور کی خاص علامت ہے ایسی علامت جو ممکن ہے کبھی قرمزی (سرخ بخار) یا حلق کی سوزش میں اموئیم میور کا مشورہ دے۔ جب منہ کے اندر کی علامات شدید ہوں کہ جیسے مریض کا گلا گھونٹ دیں گی۔

اموئیم میور سینہ کی علامات میں بھی کسی طور غیر اہم نہیں ہے ہم دیکھتے ہیں شدید کھانسی ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تھوک کے غدودوں میں اکساہٹ بڑھ جاتی ہے کیونکہ کھانسی کے دوران منہ تھوک سے بھر جاتا ہے آواز بھرا جاتی ہے حنجرہ میں جلن اور دکھن ہوتی

یہ سب علامات امونیم میور کی ہیں۔ امراض سینہ برانکائٹس اور ٹی بی میں کندھوں کے درمیان سردی لگتی ہے مریض سینہ میں بوجھل پن کی شکایت کرتا ہے (امونیم کارب) جلن بھی ہوتی ہے کبھی کبھار مریض اس علامت کو یوں بھی بیان کرے گا کہ اس کے سینے میں ایک ڈھیر ہے مریض سینہ میں ایک خاص جگہ جلن اور دھڑکن اور ضربات کی شکایت بھی کریگا جو نبض سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔

امونیم میور کو جگر کے مزمن اجتماع خون میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اجتماع خون کے ہمراہ روح بھی افسردہ ہوتی ہے پاخانے آؤں سے بھرے ہوتے ہیں۔

امونیم فاسفوریکم

میرے پاس امونیم فاسفوریکم کی ایک یا دو علامات ہیں جو میں آپ کو بتانا چاہوں گا اس دوا کو گنٹھیا(Gout) میں بڑی کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔ جب جوڑوں پر گانٹھیں موجود ہوں اس کو حاد علامات کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے نہ ہی اس کو تیز دردوں میں استعمال کیا جائے بلکہ اس وقت استعمال کیا جائے جب مرض باقاعدہ ہو چکا ہو جب یوریٹس آف سوڈا کی گانٹھیں جوڑوں پر نمودار ہو جائیں سب سے بُراترین گنٹھیا کا مرض میں نے ایک شخص میں دیکھا جس کو چارپائی پر پڑے ہوئے پندرہ سال ہو چکے تھے اس نے مجھے وہ صندوق دکھایا جس میں اس نے یوریٹس آف سوڈا کے ٹھوس ٹکڑے جمع کئے ہوئے تھے اس نے یہ ٹھوس ٹکڑے اپنے جوڑوں سے اکٹھے کئے تھے ان کی جسامت مختلف تھی اور چاک کے ڈلوں کی مانند نظر آتے تھے اسی طرح کے ٹکڑے اس کی جلد کے نیچے اور بند ھنوں کے ساتھ ساتھ بھی نظر آتے تھے اس کے ہاتھ بل کھا کر بدشکل ہو چکے تھے اس کے پاؤں بھی متاثر تھے اور اسے کھانسی بھی تھی جس نے آخر کار اس مریض کو مار دیا۔ اس مریض کی بلغم کے ہمراہ بھی یوریٹس آف سوڈا کے ٹکڑے باہر آتے تھے امونیم فاسفوریکم نے اس مریض کو جزوقتی افاقہ مہیا کیا تھا۔

اور چونے کا مرکب ہمیں ہڈیوں کے نظام کے لئے طاقت در دوا فراہم کرتا ہے میں پہلے بھی آپ کو ایک مریض کی بابت بتا چکا ہوں جس کی جبڑے کی ہڈی کی بوسیدگی میں کلکیریا فلور نے بہترین خدمات انجام دیں۔ کلکیریا فلور ہڈی کے گومڑوں میں بھی فائدہ مند دوا ہے کلکیریا فاس بھی قیمتی دوا ہے۔

اب آپ کا فرض ہے کہ چونے کے مختلف نمکیات کا فرق تلاش کریں خاص طور پر کلکیریا کارب اور کلکیریا فاس کا فرق تلاش کیا جائے۔ دونوں ادویات ایک قسم کے امراض میں مظہر نہیں ہوتیں جب ایک دوا مظہر ہو گی تو دوسری مظہر نہیں ہو سکتی ان کا فرق تلاش کرنا مشکل کام نہیں ہے میرے خیال میں آپ ان کا فرق آسانی سے تلاش کر لیں گے۔

کلکیریا فاس کی کہانی کا ایک باب تھوڑی دلچسپی کا حامل ہے چند سال پہلے یورپ میں کئی خاص مرضوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے ایک دوا متعارف کرائی گئی جلد ہی اس دوا نے اپنی ساکھ بنالی مگر آہستہ آہستہ شفا کا معیار کم ہوتا گیا حتیٰ کہ ایک امیر آدمی نے دواساز ادارے پر مقدمہ کر دیا کہ دواساز ادارے نے اس کے ساتھ دھوکہ دہی کی ہے دوا کا تجزیہ ضروری ہو گیا تجزیہ کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ دوا چونے کا فاسفیٹ ہے سب سے پہلے تو دواساز ادارے نے ہڈیوں سے فاسفیٹ لیا مگر بعد میں انہوں نے سستا طریقہ کار تلاش کر لیا اور ہڈیاں استعمال کئے بغیر لیبارٹری میں فاسفیٹ تیار کرنے لگے کمپنی کا دعویٰ تھا کہ فاسفیٹ آف لائم فاسفیٹ آف لائم ہی ہے خواہ ہڈیوں سے تیار کیا جائے یا کسی اور طریقے سے تیار کیا جائے مگر لیبارٹری میں بنائے گئے فاسفیٹ آف لائم اور ہڈیوں سے تیار کئے گئے فاسفیٹ آف لائم میں یہی فرق دوران علاج ادویات کی تاثیر میں بھی ظاہر ہوتا ہے جیسی مثال میں اوپر بیان کر چکا ہوں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

کلکیریا سلفوریکا یا سلفیٹ آف لائم (چونے کا سلفیٹ) یہ بھی ڈاکٹر شلر کی ادویات سے ایک دوا ہے اس کی آزمائش نیویارک کالج کے طلباء نے کی۔ تبھی شلر کا دعویٰ ہے کہ کلکیریا سلف بڑی قوت سے عمل کرتی ہے اور پیپ کی پیدائش بند کر دیتی ہے اور پھوڑوں کے